عہدنامجات

واقرارنامجات وعطایاے سند سرکار کمپنی انگریز بہادر وملکہ معظمہ شاہنشاہ انگلستان وہندوستان

باوالیان ملک وراجگان ونوابان وروساے اندرونی وبیرونی وحدود ملک ہند وغیرہ

جو حسب الایماے گورنمنٹ

جناب سی یو ایچسن صاحب بہادر سابق سکریٹری آف انڈیا حال ڈپٹی کمشنر لاہور نے

ہنگام سکرٹری سات جلدون مین ترتیب وتالیف واسطے گورنمنٹ کے کیا منجملہ اوسکے

جلد دوم

جسمین عہدنامجات واقرارنامجات وعطایاے سند متعلقہ اضلاع شمالی

ومغربی ہندوستان دہلی ورامپور وفرخ آباد وبنارس واودہ ونیپال

وپنجاب وممالک سرحدی پنجاب وغیرہ ہین

حسب الایماے منشی نولکشور صاحب مالک ومہتمم مطبع ہذا کے پنڈت کنہیا لال صاحب منصرم علاقہ راجہ لال مادھو سنگہ بہادر

رئیس امیٹھی نے ترجمہ اسکا زبان اردو مین فرمایا اور بحفظ حقوق ترجمہ بموجب ایکٹ سنہ ۱۸۴۷ع

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپی

۱۸۶۶ع
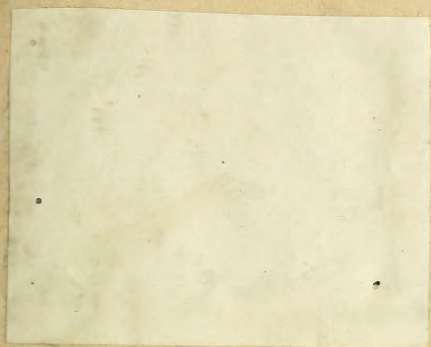
ترجمہ جلد دوم

منجملہ سات جلد کتاب

عہدنامجات و اقرارنامجات وسند سرکار شاہنشاہی انگلستان

و ہندوستان با والیان ملک و راجگان و نوابان و روساے

اندرونی محدودہ لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی .

و اودہ و نیپال و پنجاب

و ممالک سرحدی پنجاب

دیباچہ

بنظر اسکے کہ غلطی نقشے مین درباب قبضہ علاقہ انگریزی یہ امر ضروری متصور ہوا کہ جو علاقہ جس سال مین قبضۂ انگریزی مین آیا اوسکا بیان کیا جاوے مگر جو علاقہ کہ اول قبضۂ انگریزی مین آئے اور پھر رئیسان ہندوستانی کو منتقل کیے گئے وہ بطور علاقہ انگریزی نقشے مین درج نہین ہین مثلاً علاقہ درمیان حال سرحد شمالی اودہ کے اور کوہ ہمالہ کے [illegible] ء مین نیپال سے فتح کرکے قبضۂ انگریزی مین آیا تھا اور اوسی حال مین بابت قرضہ بابت اودہ کے حوالہ شاہ اودہ ہوا اور پھر ہنگام انتزاع ملک اودہ ۱۸۵۶ء مین قبضۂ سرکار مین آیا اور ۱۸۶۱ء مین پھر نیپال کو دیا گیا تو یہ علاقہ شریک علاقۂ انگریزی درج نہین ہی گو ۱۸۵۶ء مین قبضۂ انگریزی مین آیا تھا کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ ایک نقشے مین اسقدر تبدیلی ہر بار کیجاوے اس نقشے سے غرض اسقدر ہے کہ جو ملک اب قبضۂ انگریزی مین ہے وہ کس سال مین قبضۂ انگریزی مین آیا تھا۔

آخر حال دہلی مین جو درباب شاہ معزول دہلی درج ہے یہ لکھا جاتا ہے کہ شاہ معزول دہلی بمقام رنگون بتاریخ ۷ ماہ نومبر سنہ ۱۸۶۲ء فوت ہوا۔ فقط

المرقوم ۳۱ جنوری سنہ ۱۸۶۳ء

حصۂ اول

عہدنامجات واقرارنامجات واسناد متعلق اضلاع شمالی ومغربی وملک اودہ ونیپال

دہلی

درمیان بے انتظامی میر جعفر کے اول انتظام بنگالہ کے محمد قلیخان صوبہ دار الہ آباد کو ترغیب دو زمینداران کلان یعنی سندر سنگہ وراجہ بلونت سنگہ نے دی کہ بنگالہ پر حملہ آور ہوا اوسکا رشتہ دار نواب اودہ بھی اوسکے شامل ہوا اور بنظر اسکے کہ وجہ معقول حملہ کی قائم ہوا اونھون نے پسر عالمگیر ثانی کو جو اپنے والد کے دربار سے بھاگ کر روہیلکھنڈ کو چلا گیا تھا اوسکے نام صوبہ داری بنگالہ وبہار واوڑیسہ بھی [illegible] قرار دیا —

بیچ آخر ۱۷۵۸ء کے فوج بسر کردگی محمد قلی خان وشاہزادہ بجانب پٹنہ روانہ ہوئی مگر نواب اودہ نے جو عقب فوج مین تھا قلعۂ الہ آباد پر قبضہ اپنا کر لیا محمد قلیخان واپس آیا کہ دوبارہ قبضہ قلعہ علاقہ مذکور کرے اور ملتجی نواب سے ہوا نواب نے فوراً اوسے گرفتار کر کے قتل کیا شاہزادہ اب تنہا رہ گیا اسواسطے اوسنے کلایو صاحب سے جو واسطے دفع کرنے حملہ اور ونکے پٹنہ مین آئے تھے یہ اقرار کیا کہ اگر کچہ روپیہ اوسکو واسطے صرف ضروریات کے ملے تو وہ دریای کرمناسہ سے عبور کر کے چلا جائیگا —

بیچ ۱۷۶۰ء کے پھر حملے کا ارادہ کیا مگر اس اثنا مین [illegible] بادشاہ بدست وزیر اوسکو [illegible] اور اوسنے اپنے تئین شاہنشاہ قرار دے کر نواب اودہ کو جسکے دست قبضہ مین وہ [illegible] مقرر کیا اب فوج شاہی کو ماہ جنوری ۱۷۶۱ء شکست ہوئی شاہنشاہ اطاعت [illegible] فوج انگریزی ہوا وہان اوسنے قاسم علی کو جو بعد چلے جانے میر جعفر [illegible] کی اور وعدہ کیا کہ اگر وہ بالاستقلال ہو جاوے تو وہ جو [illegible]

روانہ دہلی ہوا کہ جا کر اپنے تخت موروثی پر قبضہ کرے اس عرصے مین مرہٹے نے قوت حاصل
اور شمالی ہندوستان کو غارت کر کے دہلی پر قبضہ کر لیا تھا مگر اوسکو شکست فاش احمد شاہ ابدالی
نے بمقام پانی پت دی اور دہلی مین شاہ عالم کو شاہنشاہ ہند قرار دیکر اور اوسکو دہلی مین
طلب کر کے خود کابل کو واپس گیا انگریزون کو بباعث کمی روپیہ و مقابلہ قاسم علی بموقع امداد شاہ عالم
بمقدمہ حاصل کرنے تخت دہلی کے نہ ملا

بعد موقوفی اور شکست فاش جو اُسکو مقام پٹنہ مین نصیب ہوئی تھی قاسم علی نے حمایت
وزیر اودہ کی طلب کی اُوسوقت مین وزیر ہمراہ بادشاہ کے جو اوسکا قیدی تھا نہ بادشاہ بمقام
الہ آباد تجویز مہتمم بندیلکھنڈ مین مصروف تھا وزیر کو توقع یہ تھی بہبانہ امداد قاسم علی وہ خود قابض
بنگالہ پر ہو جائیگا اسواسطے بشمول اوسکے مہم عبور دریای کرمناسہ شروع ہوئی اس فوج کو شکست فاش
بمقام بکسر بتاریخ ۲۳ ماہ اکتوبر سنہ ۱۷۶۴ء نصیب ہوئی شاہنشاہ مہم سے علیحدہ ہو کر شامل فوج
انگریزی ہوا اور وزیر بندکو ر اپنی ملک کو واپس آیا اب یہ تجویز ہوئی کہ وزیر کو موقوف کر کے تمام ملک
باستثناء غازی پور و بنارس جو شاہنشاہ نے بموجب سند نمبر ۱ کے انگریزون کو دے دیا تھا
قبضہ شاہنشاہی مین آجاے اسکی تجویز بہت ہوئی مگر کورٹ اوف ڈائرکٹرز نے بوجہ اوسکے وقت بے حالی
اور بے سود ہونے کے نامنظور کیا اور ہواسطے سنہ ۱۷۶۵ء مین وزیر اپنے ملک پر بحال رہا باستثنائے
علاقہ الہ آباد و کوڑاہ کے جو بادشاہ کے قبضے مین رہے اضلاع غازی پور اور بنارس بھی اسی سبب سے
وزیر کو دیے گئے جس سبب سے یہ عہدنامہ ہوا تھا اور جو جو ملک بعد ازین قبضہ انگریزی مین آئے
وہ متعلق تاریخ ملک اودہ کے ہین اور وہان درج ہوئے ہین یہان کے حال مین ضرورت لکھنے کی نہین

شاہ عالم الہ آباد مین رہتا تھا مگر عین خواہش اوسکی تھی کہ جا کر تخت دہلی پر جلوس کرے
مرہٹے اب پھر زور کرتے تھے کہ اوپر ہندوستان یعنی مغربی اضلاع کو غارت کرتے تھے اور
یہ ارادہ اوسکا تھا کہ روہیلون کو جنھون نے مدد احمد شاہ ابدالی کی تھی سزا
اس مطلب کے حاصل کرنے کو اوتھون نے تجویز کی کہ شاہ عالم کو دہلی
ہر چند گورنمنٹ انگریزی نے اونکو منع کیا مگر اوتھون نے نمانا اور
نے اونکو بشان وتجمل بتاریخ ۲۵ ماہ ...

اونکے قبضے مین تھا جو چاہتے تھے کرتے تھے یہ صرف براے نام تھا

بیچ سنہ ۱۷۷۱ء کے مرہٹے نے زبردستی سند عطای اضلاع الہ آباد اور کوڑاہ کی شاہنشاہ سے لکھائی مگر نائب شاہنشاہی مقیم الہ آباد نے اجازت چاہی کہ اضلاع مذکور حوالہ انگریزان حسب منشاء سند جو شاہنشاہ نے اونکو ہنگام قید ہونے کی لکھہ دی تھی چاہی سال دوم مین یہ ضلع سنہ ۱۷۷۳ء وزیر اودہ کے ہاتھہ بابت پچاس لاکھہ روپیہ کے فروخت ہو گئے۔

شاہنشاہ سنہ ۱۸۰۳ء تک بطور قیدی باختیار مرہٹہ رہا اس سنہ مین لارڈ لیک صاحب نے اونکو قید مرہٹہ سے رہا کر کے زیر حمایت و حفاظت گورنمنٹ انگریزی لائے تمام علاقہ اور آمدنی جو مرہٹہ نے شاہنشاہ کے واسطے مقرر کر رکھے تھے وہ سب سرکار انگریزی نے بحال اور برقرار رکھے اور ماورای اوسکے ساٹھہ ہزار روپیہ ماہواری اور پھر لاکھہ روپیہ ماہواری نقد اونکے واسطے اور مقرر کردی شاہ عالم نے بتاریخ ۱۹ ماہ نومبر سنہ ۱۸۰۶ء وفات پائی اور اونکے بعد اکبر شاہ تخت نشین ہوئے اور اونکے بعد سنہ ۱۸۳۷ء مین اونکا پسر کلان بہادر شاہ تخت نشین ہوا بادشاہ کو ممانعت تھی کہ سواے قرب و جوار دہلی کے اور کہین نجائین اور نہ خطاب کسیکو عطا کرین اور نہ سکہ اپنا جاری کرین مگر اونکو اختیار تھا کہ قلعہ کے سب مقدمات دیوانی و فوجداری وغیرہ اپنی مرضی کے موافق فیصلہ کرین

جب بلوہ سنہ ۱۸۵۷ء کا واقع ہوا تو مفسدین نے بہادر شاہ کو کہا کہ وہ اونکی سرداری کرین اول مین اوسکی مرضی اچھی تھی مگر بعد ازان شریک مفسدین ہو گیا بعد شکست دہلی وہ گرفتار ہوا اور تحقیقات جرائم نسبت اوسکے حسب تفصیل ذیل ہوئی۔ اول مدد اور اعانت کرنی بلوہ فوج انگریزی کی۔ دوم ترغیب دینی اور مدد کرنی ایسے اشخاص کو جو شریک نہ تھے اور نہ شریک مفسدین ہوا چاہتے تھے واسطے جنگ بمقابلہ گورنمنٹ انگریزی کے۔ سوم اپنے تئین شاہنشاہ ہند قرار دینا۔ چہارم قتل کرانا اور باعث قتل ہونا انگریزون کا فقط شاہ معزول پر یہ ہر ایک جرم ثابت ہوا اور اوسکو حکم رنگون بھیجے جانے کا ہوا جہان وہ اب قید ہے۔

نمبر ۱

درخواست شاہ عالم بادشاہ جو ملفوف ایک چٹھی میجر ہکٹر منرو کے مرقومہ مقام بنارس ۲۲ نومبر سنہ ۱۷۶۴ء

کے پاس پریسیڈنٹ اور کونسل بنگالہ کے مرسل ہوئی تھی —

اگر یہ ملک رکھنا ہے تو مجکو اوسپر قابض کرادو اور تھوڑی فوج انگریزی میرے ساتھ رکھو تاکہ ظاہر
ہو کہ میری حفاظت انگریز کرتے ہین اور اوسکا خرچ میرے ذمہ ہوگا اگر کوئی دشمن میرے اوپر آئیگا
تو مین ایسی موافقت ملک کے ساتھ کرونگا کہ اپنی فوج سے اور اوس تھوڑی فوج انگریزی سے
مین ملک کو بچا لونگا اور زیادہ مدد انگریزی طلب نکرونگا اور مین اونکو تنخواہ آمدنی ملک سے سالانہ
دونگا جو کچھ وہ طلب کرینگے اگر انگریز بخلاف اپنے فائدے کے وزیر سے صلح کرینگے تو مین دہلی
چلا جاؤنگا اسواسطے کہ مین یہ نہین چاہتا کہ مین پھر اوس شخص کے قبضے مین گرفتار ہون جسنے
مجھے اسقدر دقت اور تکلیف دی ہے یہاں کوئی دوست معتبر سواے انگریزون کے نہین ہے
اور اونکی سابق مراعات کے نسبت مین ہمیشہ اونکا لحاظ اور ادب کرونگا اب اوسکا وقت ہے کہ
ایسے ملک پر قابض ہون جسمین دولت اور روپیہ بکثرت ہے اور مین راضی اوسیقدر پر ہونگا
جسقدر وہ مجھے بخوشی دینگے روہیلے ہمیشہ دشمن وزیر نالائق کے ہین وہ تمام میرے دوست ہین

شرائط جو بادشاہ نے قرار دینا چاہین اور جو پریسیڈنٹ اور کونسل بنگالہ نے بنام میجر ہکٹر منرو
سپہ سالار افواج کے بتاریخ ۲ ماہ دسمبر سنہ ۱۷۶۴ء ملفوف بھیجی تھی —

بنظر مدد اور وفاداری انگریزی کمپنی کے جسنے حضور کو تکالیف سے رہا کیا ہے اور بناے
سلطنت خداداد کو استحکام دیا ہے حضور بخوشنودی تمام عنایات شاہی نسبت انگریزی کمپنی کے
بذریعہ شرائط ذیل ظاہر کرتے ہین اور یہ شرائط حال و استقبال مین جاری اور قائم رہینگے
بلحاظ اسکے کہ انگریزی کمپنی کا خرچ عظیم ہوا اور اونھون نے تکالیف و خطرہ جنگ جو ناحق
شجاع الدولہ نے خلاف مرضی حضور مقابلہ اون کے کی تھی اوٹھائے ہین حضور نے ملک
غازی پور و باقی زمینداری راجہ بلونت سنگہ جو بنظامت نواب شجاع الدولہ مین واقع ہے اوسکو
دی اور انتظام و حکومت وہان کی اونکے سپرد ہوئی جسطرح اب تک نواب شجاع الدولہ کے سپرد
تھی اور راجہ مذکور نے جو معاملہ سرداران انگریزی کمپنی سے کرلیا ہے اسواسطے وہ اوسی بموجب
مالگذاری کمپنی کو دیا کرے اور جمیع مالگذاری علاقہ مذکور اب کچھ تعلق نہین مالگذاری شاہی سے

نہین رکھتی اور اوسنے خارج کیجائیگی—

فوج انگریزی کمپنی ہمراہ ہمارے ہوکر حضور کا قبضہ الہ آباد اور دیگر علاقہ نظامت نواب شجاع الدولہ پر قابض کرائیگی اور مالگزاری اوس علاقے کی سواے مالگزاری زمینداری راجہ بلونت سنگہ حضور کے قبض و تصرف مین آئے گی—

چونکہ انگریزی کمپنی کا اوبھی خرچ بیچ ہمارے قبضہ کرانے کے اوپر علاقہ نظامت نواب شجاع الدولہ کے ہوگا حضور اسواسطے جسقدر قبضہ ملک ہمکو ملتا جاے گا خزانہ عامرہ سے اسقدر روپیہ مالگزاری دیتے رہینگے جسقدر ہم سے ممکن ہوگا اور جب ہم علاقہ پر قابض ہونگے تو ہم تمام اخراجات کمپنی جو اس مہم مین شروع سے یعنی جب سے وہ شامل شاہنشاہی ہوئی آخر تک ہوگا ادا کردینگے

فرمان بادشاہ

بلحاظ اسکے کہ انگریزی کمپنی کا خرچ عظیم ہوا اور اونھون نے تکالیف اور خطرہ جنگ جو ناحق شجاع الدولہ نے خلاف مرضی حضور بمقابلہ اونکے کیے تھے اوٹھائے ہین حضور نے ملک غازیپور و باقی زمینداری راجہ بلونت سنگہ جو نظامت نواب شجاع الدولہ مین واقع ہے اونکو دی اور انتظام اور حکومت وہان کی اونکے سپرد ہوئی جسطرح اب تک نواب شجاع الدولہ کے سپرد تھی اور راجہ مذکور نے جو معاملہ سرداران انگریزی کمپنی سے کرلیا ہے اسواسطے وہ اوس بموجب مالگزاری کمپنی کو دیا کرے اور جمیع مالگزاری علاقہ مذکور اب کچہ تعلق کتب مالگزاری شاہی سے نہین رکھتی اور اوسنے خارج کیجائے گی—

فوج انگریزی کمپنی ہمراہ ہمارے ہوکر حضور کا قبضہ الہ آباد اور دیگر علاقہ نظامت نواب شجاع الدولہ پر قابض کرادیگی اور مالگزاری اوس علاقے کی سواے مالگزاری زمینداری راجہ بلونت سنگہ حضور کے قبض و تصرف مین آئیگی—

کمپنی مذکور کو لازم ہے کہ اپنی شکرگزاری عنایات شاہنشاہی کا اظہار کرین اور کوشش بلیغ بیچ نظم و نسق ملک کے کرین اور رعایا کو دوست اپنا بنائین اور بدمعاشون کو سزا دین اور مفسدین کو نے ملک سے خارج کرین اونکو لازم ہے کہ کوشش کرکے بہبودی اور بہتری ہمارے اشخاص

اور رعایا اور دیگر مردم کے زیادہ کرین اور ممانعت اشیای منشی کی اور ایسے اشیا کی جوازروی
حکم خدا ممنوع ہین ملک مین کرین اور دشمنون کو نکالین اور مقدمات کا فیصلہ بموجب احکام محمدی
و برواج ملک کے کرین تاکہ باشندگان بامن وامان کاشتکاری اور دیگر پیشہ ور اپنے اپنے
پیشے مین مصروف ہون اور غربا پر زیادتی اور ظلم نہوان احکام حضور کو قطعی سمجھین فقط
المرقوم ۴ ماہ رجب سنہ ۶ جلوس مطابق ۲۹ دسمبر سنہ ۱۷۶۴ع

رامپور

ازروی رپورٹ صاحب کمشنر روہیلکھنڈ و دیگر کوا غذ فورین دفتر گورنری تحریر ہوا

اول افغان روہیلہ جو یہان آکر آباد ہوئے دو بھائی شاہ عالم اور حسین خان نامے سے تھے شاہ عالم کے بیٹے داؤد خان سنے کچھ مرتبہ شروع اٹھارہ صدی کے حاصل کیا اور ترقی خاندان اوسکی سبیٹے علی محمد خان سے ہے جسکی نسبت ایک ہندو کا کہتے تھے مگر داؤد خان سنے اوسکو متبنی کر لیا تھا علی محمد کو بعد وفات اپنے والد کے جو اکثر فتوحات نصیب ہوئین تو بہت افغان کے باشندے اوسکے ساتھہ جمع ہوگئے اور جو خدمت اوسنے بمقابلہ سیدان بارہہ کین اوسکو خطاب نواب کا عطا ہوا اور زیادہ تر ملک روہیلکھنڈ کا اوسکو دیا گیا اتفاقاً صوبہ اودہ اوس سے ناراض ہو گیا اور دہلی جاکر اوسنے شاہنشاہ دہلی محمد شاہ کو آمادہ کیا کہ ایک فوج بمقابلہ نواب روہیلکھنڈ روانہ ہوئی علی محمد بمجبوری حاضر ہوا اوسکو حکم ہوا کہ ملک چھوڑ دے اور دو بیٹے اپنے بطور اول حوالہ کر دے —

عرصہ قلیل کے بعد اوسکو علاقہ سرہند مین مامور کیا مگر جو بدنظمی آخر مہینون سلطنت شاہنشاہ مین بباعث حملہ کرنے احمد شاہ ابدالی کے واقع ہوئی تھی اوسکو علیحدہ سمجھکر وہ روہیلکھنڈ کو چلا گیا اور وہان اپنی سرداری قائم کی اور محمد شاہ کے بیٹے کے عہد مین اس ملک پر وہ بالاستقلال ہو گیا —

قبل از وفات کے اوسنے انتظام نسبت اپنے چھوٹے بیٹون کے کر دیا تھا اور تا رہا ہو کر آنے اوسکے دو بڑے بیٹون کے جو احمد شاہ کے پاس تھے اور تا بالغ ہونے چھوٹے بیٹون کے اوسنے اپنے علاقے کو سپرد حافظ رحمت خان برادر اور دوندی خان برادرزادہ داؤد خان کے کر دیا تھا بعد وفات اوسکے اوسکے دونون بیٹے رہا ہوئے —

۔ اخیر انتظام ان دونون محافظین علاقہ کا یہ تھا کہ اوٹھون نے فیض اللہ خان کو ملک جاگیر پر قائم کیا جسمین رام پور اور کوٹھیر اشامل تھے اور جسکی آمدنی چھہ لاکھ روپیہ سالانہ کی تھی —

جب مرہٹہ نے ۱۷۷۱ع مین شاہ عالم کو تخت دہلی پر بیٹھایا تو اوٹھون نے اوسکو مشورہ دیا کہ ملک روہیلکھنڈ کو فتح کرے اس خبر سے اور فوج کے قریب آنے سے متوحش ہو کر روہیلون نے اونسے آشتی کی اور نیز نواب اودہ سے اتفاق کیا بیچ ۱۷۷۲ کے ایک صلحنامہ نمبر ۲ جس کی رو سے اتفاق باہمی بیچ جنگ و صلح کے قرار پایا اور روہیلون سنے وعدہ کیا کہ نواب کو چالیس لاکھ روپیہ

دینگے اگر وہ مرہٹون کو نکالدے —

بعدازانکہ مرہٹہ نے زبردستی شاہنشاہ سے اضلاع الہ آباد و کوڑہ لیے تھے نواب کو بہت اندیشہ پیدا ہوا اوسنے درخواست انگریزون سے کی جن پر اوسکی مدد بموجب عہدنامے کے فرض آئی جب وارین ہیسٹنگ صاحب سے نواب کی ملاقات بمقام بنارس ہوئی تو اوسنے منظوری مدد انگریزی بمقابلۂ روہیلان حاصل کی پھر روہیلے مرہٹون کا مقابلہ نہین کر سکتے تھے اور روپیہ بھی اونکے پاس باقی نرہا تھا وزیر نے بھی ایک عہدنامہ شاہنشاہ دہلی سے کیا جسکی رو سے یہ قرار پایا کہ شاہنشاہ اوسکی مدد کرینگے اور جو ملک فتح ہوگا اوسمین حصہ شاہنشاہ کا بھی ہوگا —

روہیلون نے اپنے ملک کے بچانے مین نہایت جدوجہد کی اور جنگہای عظیم بر روی کار لائے مگر اونکی شکست ہوئی اور حافظ رحمت خان مارا گیا فیض اللہ خان جو فوج روہیلون کی بچی تھی اوسکو ہمراہ لیکر کوہستان مین چلا گیا اور بعد جنگ و صلح کے ایک عہدنامہ نمبر ۳ جو بنام عہدنامہ لال دہانگ مشہور ہے فیمابین اوسکے اور نواب کے بوساطت انگریزی قرار پایا اور اوسمین یہ شرط ہوئی کہ وہ ملک رامپور مین محفوظ رہیگا اگر نواب کی خدمت اپنی فوج سے بروقت ضرورت کرتا رہیگا بیچ ۱۷۸۳ء کے خدمت فوج کے عوض بموجب عہدنامہ نمبر ۴ کے بوساطت انگریزی گورمنٹ یہ قرار پایا کہ پندرہ لاکھ روپیہ نقد دے —

بعد وفات فیض اللہ خان کے خاندان مین تکرار ظہور مین آئی محمد علیخان پسر کلان کو اوسکے برادر خرد غلام محمد خان نے قتل کیا اور جاگیر چھین لی چونکہ علاقہ بوساطت اور ضمانت انگریزی گورمنٹ کے تھا اسواسطے اون پر فرض آیا کہ مدد نواب کی کرین تا کہ وہ چھیننے والے کو نکالکر احمد علیخان پسر محمد علی کو قائم کرے اول ایک عہدنامہ نمبر ۵ فیمابین گورمنٹ انگریزی اور نواب اور روہیلون کے قرار پایا بعدازان بموجب عہدنامہ نمبر ۶ کے احمد علیخان بضمانت انگریزی ایک جزو علاقے پر مقرر ہوا اور باقی شامل روہیلکھنڈ ہوگیا —

جب ۱۸۰۱ء مین روہیلکھنڈ گورمنٹ انگریزی کو ملا تو بھی یہ خاندان قابض رہے احمد علیخان ۱۸۳۹ء مین فوت ہوا اوسکی ایک دختر تھی جسکی جانشینی نامنظور ہوئی اور وراثت ثانی محمد سعید خان پسر کلان غلام محمد خان کا مالک ملک کیا گیا اوس سے ایک عہدنامہ نمبر ۷ لکھا لیا کہ وہ

اپنے علاقے کا انتظام ازروے انصاف کیا کریگا اور روہیلہ سرداران خرد کے واسطے گزارہ مقرر کردیگا ایک اوسیطرح کا عہدنامہ نمبر ۶ نواب حال محمد یوسف علیخان سے جو پسر کلان اور جانشین محمد سعید خان کا ہے لیا گیا۔

بجلدوے خدمات جو اوسنے بلوہ ۱۸۵۷ء مین کین نواب مذکور کو علاقہ جمعی لعہ اکملک کا بموجب سند نمبر ۹ کے عطا ہوا اول یہ تجویز ہوئی کہ پرگنہ کاشی پور دیا جاے مگر بعد ازان دیہات سرحدی مرادآباد و بریلی دیے گئے ان دیہات جو حقوق زمینداران اونکے قائم اور جاری رکھنے کا وعدہ نواب پر فرض ہے۔

نواب کو خطاب نائٹ اوف دی موسٹ اگزالٹڈ آرڈر اوف دی سٹار اوف انڈیا کا عنایت ہوا ہے یعنی سردار با وقار ستارہ ہند کا خطاب ملا ہے اور اوسکا اطمینان اس امر سے کردیا گیا ہے کہ جو وارث اصلی ازروی شرع محمدی کے اوسکا ہوگا اوسکی منظوری جانشینی حکومت علاقہ کی ہوگی نواب کی سلامی تیرہ ضرب کی ہوتی ہے۔

رقبہ علاقہ رامپور کا ایک ہزار ایک سو چالیس میل مربع ہے اور مردم شماری تین لاکھ نوّے ہزار دو سو بتیس آدمی ہین۔

نمبر ۲

ترجمہ عہدنامہ فیمابین وزیر سلطنت شجاع الدولہ اور سرداران روہیلا جو فریقین نے لیکر اپنے پاس رکھے۔

عہدنامہ

اول یہ کہ دوستی درمیان ہمارے مقرر ہوئی۔ اور ہم حافظ رحمت خان اور ضابطہ خان و دیگر سرداران روہیلا خرد و کلان نے وزیر شجاع الدولہ سے منظور کرکے وعدہ کیا ہے کہ ہم مضمون تحریر ہذا کے مطابق عمل مین لائینگے اور ہرگز متجاوز اس عہدنامہ سے نہونگے اور ہم اوسکے دوستون کو اپنے دوست تصور کرینگے اور اوسکے دشمنون کو اپنے دشمن اور ہم اور ہمارے وارث تمامی عمر پابند اس قول و قرار کے رہینگے اور ہم شامل ہوکر وزیر سلطنت کے ملک کی حفاظت کرینگے

اور اپنے ملک کی بھی اور اگر کوئی دشمن خدا نخواستہ ہمارے ملک پر یا وزیر کے ملک پر حملہ آور
ہوگا ہم سرداران روہیلا اور وزیر متفق ہوکر کوشش اوسکے مقابلے مین کرینگے اور جو صلاح
وزیر سلطنت واسطے بہبودی نواب ضابطہ خان کے دیگا اوسکے سرانجام مین بھی ہم سب
سرداران روہیلہ متفق ہوکر سعی کرینگے —

ہم دونون فریق قسم خدا اور اوسکے پیغمبر کی اور قرآن شریف کی کھاتے ہین کہ ہم بدل
مطابق اس قول وقسم کے عمل کرینگے اور کبھی اس عہدنامے سے تجاوز نکرینگے —

یہ عہدنامہ مستحکم قسم سے ہوکر روبرو جنرل سر رابرٹ بارکر کے مہر سے مکمل ہوا

المرقوم ۱۱ ماہ ربیع الاول ۱۱۸۶ھ مطابق ۱۳ جون ۱۷۷۲ء

دستخط ولیم ڈیوی

مترجم فارسی

ترجمہ عہدنامہ جو حافظ رحمت خان سے وزیر کے ساتھہ کیا

چونکہ وزیر سلطنت شجاع الدولہ تمام سرداران روہیلا کو اونکے ملک پر قابض کرادینگے اب
اونکو اختیار رہے چاہین صلح یا جنگ سے اس امر کا سرانجام کرین اب اگر مرہٹہ بغیر آنے بارادہ
جنگ یا بغیر ہونے صلح کے دریا کا عبور کرینگے اور بباعث موسم برشگال خاموش رہ کر بعد
گذرنے موسم مذکور کے ملک روہیلا مین فساد برپا کرینگے تو رفع فساد متعلق وزیر کے ہوگا سرداران روہیلا
بعد از امور مذکورہ بالا اقرار کرتے ہین کہ وہ چالیس لاکھہ روپیہ حسب شرائط ذیل دینگے یعنی چونکہ
مرہٹون نے فساد برپا کر رکھا ہے تو وزیر شاہ آباد سے روانہ ہوکر ایسے مقامات مین جائین
جو اونکے نزدیک ضروری ہون تاکہ متوسلان روہیلا جنگل سے آکر اپنے اپنے گھر مین آباد ہون
جب ایسا ہوگا تو دس لاکھہ روپیہ نقد منجملہ رقم مشروط دیجائیگی اور باقی تیس لاکھہ روپیہ تین سال مین
شروع ۱۱۸۶ فصلی سے دیا جائیگا —

یہ عہدنامہ روبرو گورنر جنرل سر رابرٹ بارکر کے مہر ہوا

نمبر ۳

نقل عہدنامہ دستخطی ومہری نواب شجاع الدولہ بہادر اور کرنیل چمپین ۱۷۷۴ء

چونکہ دوستی فیمابین میرے اور فیض اللہ خان کے قائم ہوئی ہے لہذا مین نے وعدہ کیا ہے کہ مین اوسکو ملک رام پور مع دیگر اضلاع متعلقہ کی جمع سالانہ چودہ لاکھہ پچہتر ہزار روپیہ سے ہے دونگا اور مین نے یہ بھی شرط کی ہے کہ فیض اللہ خان پانچ ہزار فوج ملازم رکھے اس سے زیادہ نرکھے اسواسطے مین یہ عہدنامہ لکھدیتا ہون کہ مین ہمیشہ اور ہر وقت فیض اللہ خان کی حرمت اور عزت کی حفاظت کرتا رہونگا اور اونکی بہبود اور بہتری مین کوشش بلیغ حتے الامکان کیا کرونگا بشرطیکہ فیض اللہ خان سوای میرے اور کسی سے اتفاق پیدا نکرے اور سواے سرداران انگریزی کے اور کسی سے تحریر کی رسم جاری نرکھے اور وہ میرے دوستون کو اپنا دوست اور میرے دشمنون کو اپنا دشمن تصور کرے اور اگر مین کسی سے لڑائی کرنے جاون تو وہ دو تین ہزار سپاہ یا جسقدر اوس سے ممکن ہو ہمراہ میری فوج کے دے اور اگر مین خود ہمراہ فوج کے جاؤن تو وہ بھی خود مع اپنی سپاہ کی ہمراہ میرے رہے اور اگر بسبب کمی فوج کے وہ خود ہمراہ میرے نجاسکے کیونکہ اوسکے پاس تھوڑی فوج ملازم ہے تو مین پانچ ہزار سپاہ اور اوسکے ساتھہ مقرر کرونگا تاکہ وہ اس فوج کو بھی اپنے ساتھہ رکھکر ہمراہی میری کرے اور مین اونکے خرچ کا متحمل ہونگا ان شرایط پر مین نے وعدہ کیا ہے کہ مین علاقجات مذکورہ جمع تعداد مسطور فیض اللہ خان کو دونگا اور اوسکی بہتری اور بہبود مین کوشش بلیغ کرونگا۔

اگر فیض اللہ خان شرائط عہدنامہ ہذا کی تعمیل قرار واقعی کریگا تو مین بھی انشاءاللہ تعالے پہلوتہی اوسکی بہبودی مین نکرونگا۔

باقی روہیلون کو وہ دوسری طرف دریا کے روانہ کرے گا۔

مین نے قسم قرآن کی کھائی ہے اور خدا اور رسول کو گواہ دیا ہے کہ مین ان شرائط کو سرانجام دونگا

مہر کرنیل چمپین	ماہ رجب ۱۱۸۸ھ	مہر وزیر

نقل عہدنامہ دستخطی و مہری فیض اللہ خان اور کرنیل چمپین ۱۷۷۴ء

چونکہ دوستی فیمابین نواب وزیر الممالک بہادر کے اور میرے قرار پائی اور نواب وزیر نے ازراہ
مہربانی ایک ملک مجکو دیا مین قسم قرآن شریف کی کھاکر خدا اور رسول کو گواہ اپنے قول کا دیتا ہون
کہ مین ہمیشہ جب تک زندہ ہون تابعدار اور فرمانبردار نواب وزیر کا رہونگا اور مین اپنے پاس پانچ ہزار
سپاہ نوکر رکھونگا اس سے ایک آدمی زیادہ نرکھونگا اور نواب وزیر کسی سے آمادہ جنگ ہونگے
مین اوسکی مدد کرونگا اور اگر نواب وزیر کسی پر اپنی فوج بھیجے گا مین بھی دو تین ہزار آدمی اپنے
اوس فوج کے ہمراہ دونگا اور اگر وہ خود کسی دشمن پر جائیگا تو مین بھی خود اپنی فوج لیکر اوسکے ہمراہ
جاؤنگا اور مین کسیطرح سے اتفاق اور دوستی سواے وزیر کے نکرونگا اور کسی سے رسم تحریرات
جاری نرکھونگا اس سے سردار انگریزی مستثنا ہین اور جو کچھ نواب وزیر مجھے حکم دیگا مین اوسکی
تعمیل کرونگا اور مین ہمیشہ اور ہر وقت مصیبت اور بہبودی مین اوسکا شریک لاجنب رہونگا۔
مین نے قسم قرآن شریف کی کھائی ہے اور خدا اور رسول کو گواہ دیا ہے کہ مین ان
شرائط کی تعمیل کرونگا اور اگر مین خلاف اسکے کرون تو خدا اور رسول مجھے سزا دین۔

مہر فیض اللہ خان	ماہ رجب ۱۱۸۸ھ	مہر کرنیل چمپین

نمبر ۴

ترجمہ تحریر جو میجر ولیم پالمر صاحب نے نواب فیض اللہ خان کو دی

مہر کمپنی
دستخط جی پی الریل سکرٹری

چونکہ عہدنامجات اکثر شرائط کے سابق فیمابین وزیر مرحوم شجاع الدولہ اور وزیر
حال آصف الدولہ کے اور نواب فیض اللہ خان کے قرار پائے ہین اور اون مین ایک
یہ بھی شرط ہے کہ جب کبھی نواب وزیر کہین فوج کشی کرے تو دو تین ہزار سپاہ
خود بھی ہمراہ فوج کے دیگا اس سے فریقین مین گاہ گاہ تکرار اور شبہہ پیدا ہوا ہے لہذا نواب
فیض اللہ خان نے بوساطت میرے درخواست کی کہ نواب وزیر اس شرط کو جس سے اون پر
فرض ہے کہ ہر وقت ضرورت فوج سے مدد کرے مسترد کرے اور وہ وعدہ کرتا ہے کہ
ابھو عوض اس خدمت یا مدد کے وہ پندرہ لاکھ روپیہ دیگا اس طرح یعنی پانچ لاکھ فوراً پانچ لاکھ

خریف مین اور دو لاکھ ربیع سنہ ۱۱۹۱ فصلی مین اور باقی تین لاکھ روپیہ شروع خریف سنہ ۱۱۹۲ فصلی مین ادا کریگا
اور نواب وزیر نے بھی ان شرائط پر منظور کیا کہ وہ شرط مذکورہ بالا عہدنامہ سابق سے مسترد
کریگا آج کی تاریخ سے یعنی ۱۴ ربیع الاول سنہ ۱۱۹۷ ہجری مگر باقی شرائط عہدنامہ کے بحال اور
برقرار رہینگی فقط مجھے جو نواب وزیر اور ارباب کونسل نے بھیجا ہے تو مین اقرار کرتا ہون کہ
آینده نواب وزیر توقع تمہاری فوج کے ملنے کی نرکھیگا اور اگر احیاناً وہ طلب کرے تو جواب اوسکے پاس منجانب ارباب کونسل سے
ہین وہ اس بارہ مین تکرار اوس سے کرینگے بشرطیکہ نواب فیض اللہ خان تمام شرائط عہدنامہ
کی تعمیل کرے جو فیما بین اوسکے اور وزیر کے قرار پایا ہے باستثنا اوس شرط کے جسکی رو سے
اوسے فوج دینی فرض ہے اور نواب فیض اللہ خان کسی مستاجر نواب وزیر کو ترغیب نہ دے
اور اپنے علاقے مین رہنے نہ دے اور نواب وزیر بھی تعمیل شرائط عہدنامہ سابق کی کریگا
اور اوسکے اہلکاران ریاست اسکے مطابق کسی مستاجر نواب فیض اللہ خان کو ترغیب نہ دینگے
اور نہ اپنے ملک مین پناہ دینگے مین اس عہدنامے کو منجانب نواب وزیر منظور کرکے اقرار کرتا ہون
کہ نواب فیض اللہ خان فرض مدد دہی سپاہ سے بری کیا گیا اور تحریراً منجانب ارباب کونسل جو
بنام اور بنا بر نواب فیض اللہ خان تہا دیتا ہون —

المرقوم ۱۴ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱۹۷ ہجری مطابق ۱۷ ماہ فروری سنہ ۱۷۸۳ ہجری

دستخط وارین ہیسٹنگ

دستخط ایڈورڈ ویلر

دستخط جان میکفرسن

دستخط جان اسٹیبل

منظور ہوا کونسل مین
فورٹ ولیم بتاریخ
۳۰ جون سنہ ۱۷۸۳ع

ترجمہ صحیح ہے

دستخط رابرٹ گریگری

اسسٹنٹ ریذیڈنٹ بدربار وزیر

نمبر ۵

ترجمہ عہدنامہ تمہیدی فیمابین نواب وزیر الممالک آصف جاہ آصف الدولہ یحییٰ خان بہادر ہزبر جنگ و انگریزی کمپنی و سرداران روہیلا ۔

شرط اول

جب یہ تمہیدی عہدنامہ منظور ہوگا دشمنی فیمابین نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر اور اوسکے دوست اور فوج روہیلا کی موقوف ہوگی ۔

شرط دوم

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر وعدہ کرتے ہین کہ اونسے خاندان نواب فیض اللہ خان کا اور اوسکے شرکا کا قصور معاف کیا ۔

شرط سوم

فوج روہیلا وعدہ کرتے ہین کہ جو کچھ باقی خزانہ خاندان فیض اللہ خان مرحوم کا ہوگا وہ اوسکو امانتاً حوالہ کمپنی کر دینگے بموجب اسکے غلام محمد خان نے حساب خزانہ پس ماندہ نواب فیض اللہ خان مرحوم تا وقت اوسکی ذمہ داری کے داخل کیا اس حساب میں سے ایک لاکھ اور چار ہزار مہر طلائی صرف مین آئین جبسے غلام محمد خان فوج روہیلہ سے جدا ہوا تھا یہ منہا اور مجرا دے کر باقی روپیہ طلب ہوا ۔

شرط چہارم

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر وعدہ کرتے ہین کہ وہ احمد علیخان کو جو پوتہ نواب فیض اللہ خان مرحوم کا ہے محالات جمعی دس لاکھ روپیہ سالانہ کی جاگیر دیگا اور شہر رام پور بھی شامل جاگیر ہوگا اور چونکہ احمد علیخان ہنوز صغیر سن ہے لہذا وہ نصر اللہ خان بہادر پسر عبد اللہ خان مرحوم کو بطور منصرم ریاست اور محافظ احمد علیخان مقرر کیا جب تک احمد علیخان سن تمیز ہژدہ سالگی پہونچیگا ۔

شرط پنجم

جب فوج روہیلا خزانہ حوالہ کر دے گی جیسا شرط سوم مین درج ہے اوس وقت فوج

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر اور فوج انگریزی کمپنی بہادر سے روانہ ہوگی اور فوج روہیلا منتشر اور متفرق ہوکر جہان چاہے گی چلی جائیگی۔

المرقوم مقام تاگھاٹ کمپو انگریزی بتاریخ پنجم جمادی الاول ۱۲۰۹ھ

مہر　یہ مہر نواب وزیر الممالک آصف الدولہ آصف جاہ یحیی علیخان بہادر ہزبر جنگ کی ہی

مہر　یہ مہر مستر جارج فردرک چیری منجانب انگریزی کمپنی کے بطور ضامن تعمیل اس عہدنامے کی ہے۔

مہر　یہ مہر نصر اللہ خان کی ہے۔

نمبر ۶

عہدنامہ بطور ضمانت جو ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی نے فیما بین وزیر الممالک ہند نواب آصف الدولہ آصف جاہ یحیی علیخان بہادر ہزبر جنگ اور نواب احمد علیخان بہادر کے تحریر کیا۔

چونکہ ازروے عہدنامہ تمہیدی مرقومہ پنجم جمادی الاول ۱۲۰۹ ہجری مطابق ۲۹ ماہ نومبر ۱۷۹۴ع مہری نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر و جارج فردرک چیری صاحب رزیڈنٹ بدربار نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر منجانب ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب نصر اللہ خان بہادر منجانب فوج روہیلا ایک نقل جسکی ملفوف ہے کمپنی مذکور نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ضامن واسطے تعمیل شرائط مذکورہ کے منجانب نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر ایک فریق اور منجانب نواب نصر اللہ خان بہادر فریق ثانی کے ہونگے بموجب اوسکے جارج فردرک چیری صاحب منجانب ہنوربل سر جان شور بارٹ گورنر جنرل امور کمپنی ہند شرائط مفصلہ ذیل کا وعدہ کرتے ہین۔

شرط اول

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر نے شرط دوم عہدنامہ تمہیدی مین ظاہر کیا ہے کہ اونہون نے خاندان نواب فیض اللہ خان مرحوم و شرکا کا قصور معاف کیا بعوض اسکے شرط دوم

عہدنامہ مذکور انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر
کو بہ تکلیف خاندان اور شرکاء مذکور کو واسطے کسی قصور موقوعہ ماقبل تاریخ پنجم جمادی الاول سنہ ۱۲۰۹ھ
کے نہ دینگے۔

شرط دوم

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر نے شرط چہارم عہدنامہ مذکور مین وعدہ کیا ہے کہ
وہ ایک جاگیر نواب احمد علیخان بہادر پوتہ نواب فیض اللہ خان مرحوم کو دیگا اور اوسکے مطابق
اونسے ایک سند نواب احمد علیخان کو دی جسکی پشت پر نام محالات جاگیر مع جمع محالات لکھی ہی
اور جسکی تاریخ ۷۔ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری ہے لہذا کمپنی مذکور وعدہ کرتے ہین کہ وہ ضامن
قبضہ احمد علیخان بہادر کا بموجب سند مذکور کے بلا توفیر محالات مذکور پر دلا دینگے۔

شرط سوم

شرط چہارم عہدنامہ مذکور مین یہ وعدہ ہوا ہے کہ نواب نصر اللہ خان بہادر پسر نواب عبداللہ خان
مرحوم محافظ نواب احمد علیخان بہادر اور منصرم جاگیر تا عمر بست و یک سالگی نواب احمد علیخان بہادر کے
مقرر ہونگے کمپنی مذکور وعدہ کرتے ہین کہ وہ اوسکی تقرری منظور کرتے ہین اور مہر نواب نصر اللہ خان
بہادر مذکور کو جب تک وہ محافظ نواب احمد علیخان بہادر موصوف اور منصرم جاگیر رہینگے بطور مہر
نواب احمد علیخان بہادر کے مستند گردانینگے۔

شرط چہارم

شرط سوم عہدنامہ مذکور مین یہ وعدہ ہوا ہے کہ خزانہ خاندان نواب فیض اللہ خان مرحوم کا
پاس کمپنی مذکور کے امانت رہیگا اور کمپنی مذکور نے برطبق اوسکے تین لاکھ اکیس ہزار مہر طلائی
پائین اور یہ تین لاکھ اکیس ہزار مہر نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کو بطور نذرانہ بابت جاگیر
کے اور بالعوض تمام حقوق ضبطی وغیرہ املاک نواب فیض اللہ خان مرحوم اور محمد علیخان مرحوم کے
دی گئین لہذا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ کوئی اور رقم نقدی کی فریقین مین طلب نہوگی۔

شرط پنجم

جب نواب احمد علیخان بہادر بعمر بست و یک سالگی پہونچےگا تو کمپنی مذکور وعدہ کرتے ہین

کہ عہدنامہ قائم اور جاری رہیگا اور کوئی اور عہدنامے کی ضرورت نہوگی اور اگر خدانخواستہ نواب نصراللہ خان بہادر مرجاوے یا کسی سبب سے اپنے عہدۂ محافظی نواب احمد علیخان بہادر سے اور مسند جاگیر سے برخاست ہوجاوے تو نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر بصلاح کمپنی مذکور کسی شخص کو روہیلوں مین سے پسند کرکے اس عہدے پر مامور کرینگے —

شرط ششم

چونکہ نواب نصراللہ خان بہادر موصوف نے ایک قبولیت پاس نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کے محررہ ۷ جمادی الثانی ۱۲۰۹ ہجری منجانب نواب احمد علیخان بہادر مذکور داخل کی ہے کمپنی مذکور وعدہ کرتے ہین کہ وہ ضامن پاس وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کے ہوتے ہین کہ تعمیل قبولیت مذکور کی نواب نصراللہ خان بہادر منجانب نواب احمد علیخان بہادر مذکور کرینگے اور انحراف شرائط عہدنامہ ہذا کو شکستی عہد دوستی منجانب نواب احمد علیخان بہادر نسبت نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر موصوف کے تصور کرینگے —

شرط ہفتم

اس عہدنامے پر مہر اور دستخط جارج فردرک چیری صاحب کی منجانب کمپنی مذکور اور تصدیق بدستخط ہنوربل سر جان شور بارٹ گورنر جنرل کی اور مہر کمپنی مذکور کی ہوکر دو نقول ہوئین ایک نقل نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر موصوف کو اور دوسری نقل نواب نصراللہ خان بہادر کو دی گئی اسیطرح دو نقل قبولیت ~~~ بموجب شرط ششم عہدنامہ ہذا کی مہر نواب نصراللہ خان بہادر کی ہوکر ایک نقل نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کو اور دوسری نقل جارج فردرک چیری صاحب کو دی گئی اور سند جسپر مہر نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کی ہے اور جسکا ذکر شرط دوم عہدنامہ ہذا مین درج ہے نواب احمد علیخان بہادر کو دی گئی اور نقل اوسکی بمہر نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کے جارج فردرک چیری صاحب کو دی گئی —

المرقوم مقام بریلی بتاریخ ۷ ماہ جمادی الثانی ۱۲۰۹ھ مطابق ۱۳ ماہ دسمبر ۱۷۹۴ع

دستخط جی الیف چیری

رزیڈنٹ

تصدیق اسکی بمقام فورٹ ولیم بدستخط آنریبل سرجان شور بارٹ گورنر جنرل و مہر آنریبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کے بتاریخ ۶- ماہ مارچ سنہ ۱۷۹۵ع ہوئی —

دستخط جی شور

ترجمہ قبولیت منجانب نواب احمد علیخان بہادر بنام نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر

چونکہ ازروی عہدنامۂ تمہیدی مرقومہ ۵- ماہ جمادی الاول سنہ ۱۲۰۹ھ مطابق ۲۹- نومبر سنہ ۱۷۹۴ع اور جسپر مہر نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کی اور مسٹر جارج فردرک چیری صاحب ریذیڈنٹ بدربار نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر موصوف منجانب انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کے اور نواب نصراللہ خان بہادر کے منجانب قوم روہیلا جسکی نقل ہمردیف اسکے ہے بعض شرائط نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر ایک فریق اور قوم روہیلا فریق ثانی نے منظور کیے ہین اسواسطے مین نصراللہ خان بہادر جو ازروے شرائط مذکور محافظ نواب احمد علیخان بہادر اور منصرم جاگیر مذکورہ بشرائط مذکور مامور ہوا ہون منجانب اپنے بحیثیت محافظ نواب احمد علیخان بہادر کم اور منصرم جاگیر اور منجانب نواب احمد علیخان بہادر جاگیردار کے شرائط ذیل منظور کرتا ہون —

شرط اول

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر نے شرط دوم عہدنامۂ تمہیدی مذکور مین ظاہر کیا ہے کہ اونھون نے قصور خاندان نواب فیض اللہ خان بہادر مرحوم اور اونکی سرکار کے معاف کیے مین مطابق شرط مذکور کے عہد کرتا ہون کہ کچھ تکلیف با[illegible] قصورات موقوعہ ماقبل پنجم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ھ کی کسی اوس خاندان کے آدمی کو یا اوسکی سرکار کو نہ دیجائیگی —

شرط دوم

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر نے شرط چہارم عہدنامۂ مذکور مین بیان کیا ہے کہ وہ ایک جاگیر بنام نواب احمد علیخان بہادر پوتہ نواب فیض اللہ خان مرحوم کے دینگے اور بموجب اوسکے اونھون نے نواب احمد علیخان بہادر مذکور کے ہاتھہ مین ایک سند مہری دی ہے جسکی پشت پرنام محالات مع جمع جاگیر مذکور درج ہے اور تاریخ جسکی ۷- ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ھ ہے مین وعدہ کرتا ہون کہ مین نواب احمد علیخان بہادر کو عقائد فرمانبرداری و وفاداری درست

نسبت نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کے تلقین کرونگا اور بموجب شرائط مندرجہ سند مین انتظام جاگیر کا کرونگا اور مین حتی المقدور تمام روہیلون کو اور دیگر اشخاص کو جنکا گذارہ اس جاگیر سے ہوگا تفہیم کرونگا کہ وہ شکرگزار نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کے بابت اس عنایت کے رہین اور وفاداری اور دوستی سے اوسکے ساتہ بذریعہ اپنے جاگیردار نواب احمد علیخان بہادر مذکور کے پیش آئین —

شرط سوم

شرط چہارم عہدنامہ مذکور مین مشروط ہے کہ مین نصراللہ خان ولد نواب عبداللہ خان مرحوم محافظ نواب احمد علیخان بہادر کا اور منصرم جاگیر کا تا بلوغت و یک سالہ ہونے نواب احمد علیخان بہادر کے مقرر ہونگا مین اقرار کرتا ہون کہ فائدہ نواب احمد علیخان بہادر مدنظر رکھکر اس کام کو مین حتی المقدور بلیاقت سرانجام دونگا —

شرط چہارم

شرط سوم عہدنامہ مذکور مین یہ وعدہ ہوا ہے کہ خزانہ خاندان نواب فیض اللہ خان مرحوم کا پاس کمپنی مذکور کے امانت رہیگا اور کمپنی مذکور نے برطبق اوسکے تین لاکھ اکیس ہزار مہر طلائی پائین اور یہ تین لاکھ اکیس ہزار مہر نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کو بطور نذرانہ بابت جاگیر کے اور بالعوض تمام حقوق ضبطی وغیرہ املاک نواب فیض اللہ خان مرحوم و محمد علیخان مرحوم کے دیگئین لہذا مین وعدہ کرتا ہون کہ کوئی اور رقم فیصدی فریقین مین یا طلب نہوگی —

شرط پنجم

مین وعدہ کرتا ہون کہ غلام محمد خان ہرگز اس جاگیر مین رہنے نہ پائیگا اور نہ کسیطرح کی حکومت اس جاگیر مین کر سکیگا اور نہ امورات نواب احمد علیخان بہادر مین مداخلت کرنے پائیگا

شرط ششم

مین وعدہ کرتا ہون کہ ایک ہزار پانصد روپیہ سکہ فی ماہ شروع یکم ماہ دسمبر ۱۷۹۴ء مطابق ۶ ماہ جمادی الاول ۱۲۰۹ھ سے واسطے گذارہ غلام محمد خان مذکور کے کمپنی ممدوح کو

بمقام لکھنؤ جاگیر کی آمدنی سے دیا جائیگا۔

شرط ہفتم

مین اقرار کرتا ہون کہ روپیہ مفصلۂ ذیل بمقام رام پور پسران نواب فیض اللہ خان مرحوم کو حسب تفصیل ذیل شروع ۱۲۰۲ فصلی سے دیا جائیگا۔

حسین علیخان کو	مبلغ ا سکہ
فتح علیخان کو	مبلغ ا سکہ
ناظم علیخان کو	مبلغ ا سکہ
یعقوب علیخان کو	مبلغ ا
قاسم علیخان کو	مبلغ ا
کریم علیخان کو	مبلغ ا

شرط ہشتم

جب نواب احمد علیخان بہادر سن تمیز کو پہونچے گا تو یہی قبولیت کافی متصور ہوگی اور دوسری قبولیت جدید کی ضرورت نہوگی اور اگر خدانخواستہ مین مرجاؤن یا عہدہ محافظی نواب احمد علیخان بہادر و منصرمی جاگیر سے برخاست ہوجاؤن تو نواب وزیر الممالک باستصلاح و استصواب کمپنی کسی شخص کو روہیلون مین سے پسند کر کے عہدۂ مذکور پر مامور کرینگے۔

شرط نہم

مین منظور کرتا ہون کہ ازروے عہدنامہ مرقومہ ۷ جمادی الثانی ۱۲۰۹ ہجری کے جسپر مہر و دستخط جارج فردرک چیری صاحب کے منجانب کمپنی مذکور ہین اور بتصدیق ہنوربل سرجان شور بارٹ گورنر جنرل کی ہے اور دونون نقول پر یہ مہر اور دستخط ہین جسکی ایک نقل نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کو اور دوسری مجکو ملی ہے کمپنی مذکور ضامن پاس نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کے واسطے تعمیل اُس عہدنامہ با قبولیت کے منجانب نواب احمد علیخان بہادر کے مین نے اپنی مہر اور دستخط کیے ہین اور جسکی ایک نقل نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر

ممدوح کو دی گئی اور دوسری نقل پاس جارج فردرک چیری صاحب کے رہی اور ہان نواب احمد علیخان بہادر کی بابت قبضۂ جاگیر کے جو اوسکو نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر نے مطابق سند مذکورہ شرط دوم عہد نامۂ مذکور کے دی ہے جسکی ایک نقل جارج فردرک چیری صاحب کو بمہر نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کے دی گئی ہے ہوئی ہین —

المرقوم مقام بریلی بتاریخ ۷ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ھ مطابق ۳۰ ماہ دسمبر سنہ ۱۷۹۴ع

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ایف چیری

رزیڈنٹ

ترجمہ اقرار نامہ با سند منظوری منجانب نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر بنام ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی —

چونکہ ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی نے از روے ضمانت نامہ مرقومۂ ۷ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ھ مہری و دستخطی جارج فردرک چیری صاحب رزیڈنٹ دربار منجانب کمپنی مذکور و دستخطی ہنوربل سر جان شور بارٹ گورنر جنرل امور کمپنی بملک ہند و مہری کمپنی مذکور کی جسکی دو نقل ہو کر ایک مجھے ملی ہے اور دوسری نقل نصر اللہ خان بہادر کو دی گئی ہے میرے پاس ضامن ہوی ہین کہ شرائط قبولیت مرقومۂ ۷ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری کے جسکی دو نقل مہری نصر اللہ خان بہادر ہو کر ایک نقل مجھے ملی ہے اور دوسری نقل جارج فردرک چیری صاحب کو دی ہے تعمیل کامل ہو گی اور نیز ضامن پاس نواب احمد علیخان بہادر کے ہوے ہین کہ اوسکو قبضہ محالات جاگیر کا جو مین نے نواب احمد علیخان بہادر کو مطابق سند مہری میری مرقومہ ۷ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری کے جسکی پشت پر [illegible] محالات جاگیر کے مع جمع سالانہ درج ہین اور جو سند نواب احمد علیخان بہادر کے ہاتھہ مین دی گئی ہے بلا طلب رقم توفیر وغیرہ ملیگا اور ایک نقل حکم مہری میری مسٹر جارج فردرک چیری صاحب کو بھی دی گئی ہے ہین اوسکو منظور کرتا ہون کہ مجھے شرائط ضمانت نامہ مذکور قبول اور منظور ہین —

المرقوم مقام بریلی بتاریخ ۷ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ھ

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ایف چیری

رزیڈنٹ

ترجمہ واجب العرض نصر اللہ خان مع جوابات محاذی اسکے

سوال اول

خاندان غلام محمد خان بالفعل مکان رام پور مین رہین اور جب وہ اوسکو طلب کرے تو روانگی یا مقام اونکا منحصر اوپر مرضی بیگم کے ہو۔

جواب اول

غلام محمد خان جیسا چاہے گا درباب اپنے خاندان کے کریگا۔

سوال دوم

کوئی سدباب دربارہ ادای بقایاے سرکار و زر قرضہ و تقاوی وغیرہ جو کسی رعیت سے لیتا ہو یا اون محالون سے جو جاگیر نواب مرحوم سے علیحدہ کیے گئے ہین لیتا ہو نہو اور ایک پروانہ حضور سے بنام ناظم بریلی صادر ہو کہ وہ زر واجبی ادائی دلوادے۔

جواب دوم

جاگیر دار کو کچھ اختیار حاصل نہین ہے کہ وہ دست اندازی بمقدمات بقایاے زر قرضہ یا تقاوی سرکار فیض اللہ خان مرحوم بیچ اون محالات کے جو ضبط ہو گئے ہین دست اندازی کرے۔

سوال سوم

وہ قطعات زمین جو افغانان و افسران وغیرہ کے ہین اور اونکو جاگیر قدیم مین فیض اللہ خان نے دیے تھے بحال و برقرار کیے جائین۔

جواب سوم

یہ اختیار جاگیر دار اپنے محالات جاگیر مین رکھتا ہے۔

سوال چہارم

مسمی تلسی رام خزانچی جو اتفاقات وقت سے

جواب چہارم

تحریر اس مضمون کی نواب صاحب نے لکھ بھیجی ہے

یہاں سے جاکر دہلی مین رہتا ہے وہان اوسکو
شاہ نظام الدین کے آدمی اور رہزنٹے تنگ کرتے
ہین اور یہان سے آنے نہین دیتے چونکہ حسابات
سرکاری و فوج و جاگیر متعلق اوسکے ہین لہذا
مجھے امید ہے کہ نواب صاحب ایک تحریر
ناظم دہلی کو بھیجکر اوسکو ممانعت کرینگے کوئی
مزاحم تاسی رام سے نہوا ور اوسکو یہان واپس
آنے دین تاکہ یہان آکر پھر اپنے کام پر مامور ہو

سوال پنجم

جو اسباب کسیکا رامپور سے ہنگام جنگ
لٹگیا ہے مین چاہتا ہون کہ حضور ایک حکم
بنام ناظم بریلی صادر فرمائین کہ مالکان مال کو
اسباب مغروقہ بعد تحقیقات ملجاوے ۔

جواب پنجم

جواب ملبنی اوپر انصاف کے حضور سے
صادر ہوگا جب کوئی درخواست واسطے اسی
جایداد کے گذرانیگا ۔

سوال ششم

سرکار چک جو فیض اللہ خان نے راجہ
خان مل سے خرید کیے تھے اور وہ اب تک
اوسکے قبضے مین ہین مجھے امید ہے کہ
حضور ایک حکم بنام ناظم بریلی صادر فرمائین کہ
اونکو واگذاشت کردے ۔

جواب ششم

جو ایسے چک واقع یا متعلق محالات جاگیر کے
ہین وہ بموجب سند نواب صاحب کے
واگذاشت ہوگئے ہین ۔

سوال ہفتم

اکثر مقامات و قطعات زمین و چکہا و دیہات
خرید کردۂ سنوخان غلام علی الدین خان وغیرہ
افغانان جو سرکاری مالگذاری سے معاف ہین

جواب ہفتم

جاگیردار کو اختیار اس شرط کا اپنے محالات
جاگیر مین حاصل ہے ۔

اور اون لوگون کے قبضے مین اوسوقت تک تھے جب تک وہ دامن کوہ مین گئے مجھے امید ہے کہ پروانہ معافی نسبت اونکے تمام ناظم بریلی صادر ہو۔

سوال ہشتم

مین چاہتا ہون کہ پروانہ بنام ناظم بریلی درباب اون لوگون کے جو علاقہ فوزیہ مین رہتے ہون اور عمارتگری علاقہ احمد علیخان مین کرتے ہون اس مضمون کا جاری ہو کہ بعد تحقیقات چورون کو سزا دین اور مال مسروقہ ساکنان انکے جاگیر کو واپس دین۔

جواب ہشتم

اس بارہ مین جو رسم بیچ وقت فیض اللہ خان کے تھی وہی مرعی رہے گی۔

سوال نہم

جو محصول اسباب تجارت افغانان پر سابق لیا جاتا تھا وہی بدستور رہے اور اہلکاران برٹش سرکار زیادہ طلب نکرین۔

جواب نہم

جو قاعدہ اس بارہ مین فیض اللہ خان کے وقت مین تھا وہی اب بھی مرعی رہے گا۔

سوال دہم

بیچ عہد فیض اللہ خان کے داد و ستد حافظ رحمت کے وقت کی کسیکے ساتھہ ہو وزیر کے حکم سے مسموع نہین ہوتی تھی پس اب بھی کسی سے مزاحمت اون داد و ستد کے باعث نہو اور اگر کوئی حضور مین نالشی ہو تو اوسکی سماعت نہو۔

جواب دہم

رسم قدیم اس بارہ مین جاری ہے۔

سوال یازدہم

موضع صاحب گنج واقع پرگنہ حضرت نگر دہیہ معافی فیض اللہ خان نے ساعت رای مرحوم کو دیا تھا مین چاہتا ہون کہ ایک پروانہ دربارہ معاف رہنے اس موضع کے عنایت ہو۔

جواب یازدہم

اگر یہ موضع محالات جاگیر مین آگیا ہے تو جاگیردار کو اختیار حاصل ہے۔

المرقوم ۳۰ ماہ دسمبر ۱۷۹۴ء مطابق ۷ جمادی الثانی ۱۲۰۹ ہجری

نقل و ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ایف چیری

رزیڈنٹ

نمبر ۷

ترجمہ عہدنامہ نواب محمد سعید خان

بر طبق حکم گورنر جنرل بہادر حکومت رام پور کی جو میرے سپرد ہوئی ہے مین اسواسطے بیان کرتا ہون کہ جو کام میرے متعلق ہوگا وہ ازروے انصاف سرانجام ہوگا اور تمام پٹھان اور متوسلین اوسیطور پر بسر کرینگے اور اونکی اوسیقدر پرورش ہوگی جیسے اب تک ہوتی تھی اور مین اسطرح اوسنے پیش آونگا کہ وہ بامنیت اور خوشی بسر کرینگے اور دربارہ تنخواہ خاندان اور دیگر رشتہ داران کے وہی طریق اختیار کیا جائیگا جو اب تک ہوتا آیا اور میری محبت اور اتحاد سے کوئی امر نسبت دختر و بیوہ نواب احمد علیخان مرحوم کے تبدل نہوگا اور حسب تفصیل ذیل اونکو تنخواہ ملا کریگی۔

دختر نواب مرحوم . . . . لـــــ ماہواری

صاحب محل . . . . اسمار ماہواری

ممتاز محل . . . . اسمار ماہواری

چاند رانی . . . . سمار ماہواری

ڈیوڑھی بالاخانہ . . . . سمار ماہواری

دھاری خند . . . . للعہ ماہواری

مادر سعید علیخان پسر مرحوم نواب مغفور . . . . ۱۸ ماہواری

مادر دختر نواب مرحوم . . . . للعہ ماہواری

کلو خانم . . . . سے ماہواری

نتھو خانم . . . . ھے ماہواری

پدمنی . . . . ھے ماہواری

چار گانے والیان . . . . ھے ماہواری

دستخط نواب محمد سعید خان

ترجمہ صحیح ہے

دستخط فرانسس رابنسن

قائم مقام اجنٹ

دفتر کمشنری قسمت روہیلکھنڈ
۲۱ اگست سنہ ۱۸۴۰ عیسوی

نمبر ۸

عہدنامہ نواب محمد یوسف علیخان

چونکہ مین منظوری ہنوربل لفٹنٹ گورنر بہادر اضلاع شمالی و مغربی جانشین نواب محمد سعید خان جاگیر رامپور مین مقرر ہوا ہون مین اقرار کرتا ہون اور تصدیق مہر کرتا ہون کہ امورات جاگیر مذکور کو نصفت اور عدل سے سرانجام دونگا اور پٹھانون سے بمروت پیش آونگا اور تمام تنخواہ جو نواب احمد علیخان کے وقت سے مقرر ہے اور شرائط سابق مین درج ہے قائم اور بحال رکھونگا اور واسطے بسر خاندان اور وابستگان والد مغفور نواب محمد سعید خان کی تجویز مناسب عمل مین لاونگا ۔

دستخط آر الکزینڈر
اجنٹ لفٹنٹ گورنر

دفتر اجنسی متعلق
دفتر کمشنری قسمت روہیلکھنڈ
مقام بریلی ۱۰ اپریل سنہ ۱۸۵۵ء

نمبر ۶

ترجمہ سند بابت دیہات کے جو نائب السلطنت گورنر جنرل بہادر نے نواب رامپور کو بتاریخ ۲۳ ماہ جون ۱۸۶۰ء عطا کی۔

چونکہ فرزند دلپذیر نواب محمد یوسف علیخان بہادر نواب رامپور نے شروع بلوہ سے آخر تک نمک حلالی اپنی نسبت گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ دینے مدد روپیہ اور فوج کی اور بچانے زندگی عیسائیان و کرنے دیگر خدمات لائقہ کے ظاہر کی ہے جس سے خوشنودی گورنمنٹ ہوئی تھی نواب کی شکر گزاری سابق ادا ہو چکی ہے اور ایک خلعت بھی عطا ہو چکا ہے اور تعداد ضرب سلامی بھی ایزاد ہو چکی ہے اور اوسکے خطاب مین بھی افزونی ہو چکی ہے مگر ماسوا اسکے اب اور قدر اسکی خدمات کی کیجاتی ہے یعنی گورنمنٹ چند مواضعات اضلاع بریلی و مرادآباد حسب مندرجہ تفصیل علیحدہ جمعی مدت مالگذاری دوامی و نسلاً بعد نسل عطا فرماتے ہین مواضعات مذکورہ مفصل اب شامل علاقہ قدیم نواب کے کیے گئے اور یہی شرائط جو نسبت اوسکے علاقہ قدیم کے مشروط ہین اس سے بھی متعلق تصور ہونگے۔

تفصیل دیہات واقع بریلی

نمبر	پرگنہ	موضع	نام نمبردار	جمع
۱	چومحلا	پیرپا دوپٹی	منشی مادھو سنگھ و دوری لال	۱۱ر لعه
۲	ایضاً	بھیکھم پور	ہوری لال	۱۱ دعه حالہ عه
۳	سرساوان	رسول پور	فیض اللہ خان	لمالہ لعه
۴	رر	اورنگ نگر	نور محمد وغیرہ	لمالوله
۵	رر	نرسوا	خوبچند وغیرہ	امالہ عه
۶	رر	کرسولا	سلو خان وغیرہ	سمالو عه
۷	رر	کرسولی	مصطفی خان	حالو عه

نمبر	پرگنہ	موضع	نام نمبردار	جمع
۸	سرساوان	اودن پور	نیاز علیخان	اساسے ۲ر
۹	″	پچپریا	مدار بخش وغیرہ	لاادعہ
۱۰	″	کنک پور	خوبچند وغیرہ	اسااسعہ
۱۱	″	ایشرپور گوپال پور	گنگارام	اساسعہ
۱۲	″	اہرو	چیت رام	اسعہ ۲ر
۱۳	″	سیپونتیا	محمد احمد خان	سالو
۱۴	″	بھولاپور	مصطفےٰ خان	سامدعہ
۱۵	″	منصورپور	گل خان	عامعہ
۱۶	″	دہیری	محمد شفاعت علیخان	لمالوعہ
۱۷	″	چندپورا	″	الماسعہ ۲ر
۱۸	″	رستم پور	سرکار	لماادعہ
۱۹	″	غلام گنج	رام دیال وغیرہ	ساموعہ
۲۰	″	کدنیا	تجمل حسین خان	اسامعہ ۲ر
۲۱	″	برہ پورا	دہرنی دہر وغیرہ	اساعہ
۲۲	″	قاضیاپور	ذوقی رام	لاادعہ
۲۳	″	ہرسوکلا	طوطارام	لاادعہ
				مدساعہ
۲۴	اجاون	کیولپور	اننت رام وغیرہ	اساار
۲۵	″	چین پور عرف چپچا	خوبچند وغیرہ	اساار ۲ر
۲۶	″	مودونا	تلسی رام	اساعہ ۲ر
۲۷	″	حرمت پور تینی پیٹی	کلو وغیرہ	اساعہ ۲ر

نمبر	پرگنہ	موضع	نام نمبردار	جمع
۲۸	اعاون	پٹی السبنت پور	ذوالحسن وغیرہ	حاد ہے
۲۹	″	ہیونگر	بختاور سنگھ	اہاہ ع
۳۰	″	توہریا	دیبی داس	ہا ر
۳۱	″	پچاوا	کیول رام وغیرہ	حالہ ع
۳۲	″	ہنگا نگلا	احمد یار خان	ہار
۳۳	″	اودی پور	وزیر علی	سا ع
۳۴	″	میودی خرد	بھائی سنگھ وغیرہ	لاع
۳۵	″	جوئی	″	[illegible]
۳۶	″	گگا نگلا	موہن لال	سا ر
۳۷	″	چونگر	چنی لال وغیرہ	ہاع
۳۸	″	سوبھاگ نگلا	رتی رام	سامدع
۳۹	″	گجرورا	دھرتی دھر	سا ر
۴۰	″	مبارکپور	ذوقی رام	[illegible]
۴۱	″	خانپور	پتی رام	اسـ ر
۴۲	″	نیوڈیا	مہر حسین وغیرہ	اہار ر
۴۳	″	ترکھیا	ذوقی رام وغیرہ	اسـ لاہ
۴۴	″	لکھمی پور بھیکھا	بینی رام وغیرہ	ساع
۴۵	″	پیر یارا زادہ	محمد الطاف علی	ہار
۴۶	″	مڑھ نگلا	ذوقی رام	اسـ ر
۴۷	″	گدیا	خوشحال رائے	حامدع

نمبر	پرگنہ	نام موضع	نام نمبردار	جمع
۴۸	اجاون	سوبار کھیڑا	احمد یار خان	اسماللوبعہ
۴۹	؍؍	راشد ندیا	ٹھاکر داس وغیرہ	اسـ اسمار ۔۔
۵۰	؍؍	سمرا	ہری رام وغیرہ	لالہ لعہ
۵۱	؍؍	دہلیا	گوبند رام وغیرہ	اسـ ۔۔
۵۲	؍؍	منگھا انکلا چار پتی	ٹھاکر داس	للعار
۵۳	؍؍	لودھی پور	احمد یار خان	عاصہ
۵۴	؍؍	جگدیسپور	گوبند رام وغیرہ	سالعہ
۵۵	؍؍	[illegible]	[illegible]	اسـ لالر ۔۔
۵۶	؍؍	ہردوا	اوتم چند وغیرہ	اسـ سار ۔۔
۵۷	؍؍	بھورکھا	غلام حسین	اسـ عاعہ ر
۵۸	؍؍	بھورکھی	محمد الطاف علی	لاللعہ
۵۹	؍؍	منجھیانا	غلام ناصر خان	اسـ سالعہ ۔۔
۶۰	؍؍	سلھی عرف بڑا گانون	محمد الطاف علیخان	اسـ سالعہ ۔۔
۶۱	؍؍	دیوری خرد	چنی لال وغیرہ	اسمار
۶۲	؍؍	گنبھری	محسن علیخان	اسـ سالعہ ۔۔
۶۳	؍؍	ہردوپور	گوبند رام وغیرہ	لالر
۶۴	؍؍	راج پورا	راجا رام	لالعہ
۶۵	؍؍	گولریا بھات	موتی لال وغیرہ	اسماعہ
۶۶	؍؍	اگوندا	فضل امام	لالعہ
۶۷	؍؍	جوہرا	کھیم سنگھ	اسـ اسمار ۔۔

نمبر	پرگنہ	نام موضع	نام نمبردار	جمع
۶۸	اجاودن	پیورا	دیبی داس وغیرہ	لا۶ ر
۶۹	؍؍	رتھورا	جبنی لال وغیرہ	ا۱ اماعہ
۷۰	؍؍	اہمی	بلدیو سنگھ	ا۱ امار
۷۱	؍؍	گیلوسا	فقیر محمد خان	لمانہ
۷۲	؍؍	جنگ پور	دھرنی دھر وغیرہ	سانہ
۷۳	؍؍	ہمت گنج	کلن چند	امار
۷۴	؍؍	عنایت پور	کلیان سنگھ	سار
۷۵	؍؍	بھوجوپورا	دوارکاداس	ا۱ اماعہ
۷۶	؍؍	دیوری بزرگ	دھرنی دھر	ساعہ
۷۷	؍؍	کلیانپور	؍؍	ا۱ عہ
۷۸	؍؍	بلبھدرپور	نند رام	حار
۷۹	؍؍	سرسا	شیودیال وغیرہ	ساعہ
۸۰	؍؍	پچپولی	مسماۃ سنعادت بیگم	اماعہ
۸۱	؍؍	پورنیا	شیخ غلام حسین	ا۱ ماعہ
۸۲	؍؍	بگیتا بہارت	چتربھوج وغیرہ	لاعہ
۸۳	؍؍	شیام پور	ہیرا لال	لماعہ ر
۸۴	؍؍	گنگا پور	پیارے لال	سالعہ
۸۵	؍؍	سنگرا	وارثان غلام محی الدین	ا۱ ساعہ
۸۶	؍؍	بہمانا	چیت رام	ا۱ مالعہ
۸۷	؍؍	لکھی پور شنبنا	چھوٹے لال وغیرہ	مالوعہ

نمبر	پرگنہ	نام موضع	نام نمبردار	جمع
۱۰۷	سرولی شمالی	کرپیاہیوہ	الطاف علیخان	عامدعہ
۱۰۸	〃	کرپیا پانڈے	چھیدی لال	لمالعہ
۱۰۹	〃	بھوپت پور	مسماۃ جھانا	لاعہعہ
۱۱۰	〃	گنگا پور	بنسی دھر	الماعہ
۱۱۱	〃	کھوڑا چارپٹی	شمودت وغیرہ	ساعہ معہ ماعہ
۱۱۲	سرولی جنوبی	بنی گنج	ہزاری مل وغیرہ	لاعہ
۱۱۳	〃	سوماوا	روپ سنگھ	عامعہ
۱۱۴	〃	شیوجیت	درگا پرشاد	اماللوعہ
۱۱۵	〃	تاج پور	دیو سنگھ	لعہ
۱۱۶	〃	زاندا	حکیم سعادت علیخان	لمالعہ
۱۱۷	〃	چکر پور چارپٹی	دہن سنگھ وغیرہ	اللوعہ
۱۱۸	〃	نند گانون	درگا پرشاد	مالولعہ
۱۱۹	〃	اونچی گانون	〃	عامعہ
۱۲۰	〃	بھوپت ای پور	نوبت سنگھ	عامدعہ
۱۲۱	〃	لودھی پور	〃	عامدعہ
۱۲۲	〃	نداکر	〃	المالوعہ
۱۲۳	〃	کنڈیلی اسد پور	جی کشن داس	اللعہ
۱۲۴	〃	پیپریا پیرپور	بالکشن	سایعہ
۱۲۵	〃	گلیینی	شیودت	عامدعہ
۱۲۶	〃	پروتاہیگی	نوبت سنگھ	لمامدعہ

ترجمہ خریطہ نواب محمد یوسف علیخان بہادر رامپور والا بنام ہنور بل لفٹنٹ گورنر بہادر اضلاع شمال مغربی

بعد القاب معمولی

رسید خریطہ ہنور بل لفٹنٹ گورنر بہادر دربارہ ایک درخواست کے جو چوبے گردھاری لال
و دیگر زمینداران مواضع نے جو جاگیر میں نواب مذکور کو ضلع مرادآباد مین ملی تھی بحضور گورنمنٹ ہند
پیش کی تھی اور جسمین درخواست یہ تھی کہ بعد ختم ہونے بندوبست حال کے اونکے حقوق مالکانہ
قائم اور بحال رہین تحریر ہوکر دربارہ توقیع لفٹنٹ گورنر بہادر کہ نواب دعویداران کے دعاوی فی الحقیقی
اور درست کے لحاظ کرینگے اطمینان لفٹنٹ گورنر بہادر کو کرتے ہین کہ انشاء اللہ حقوق زمینداران
درخواست دہندگان کے مع حقوق دیگر اشخاص جنکے دعوی واجبی ہونگے لحاظ رہے گا
کیونکہ اونسے نیت درست اس امر کی ہے کہ اپنی رعایا کے انتظام امور مین قواعد انصاف و
عدل جاری رکھے جیسے حکومت انگریزی مین مرعی ہین —

ترجمہ خلاصے کے طور پر صحیح ہے
دستخط دیوکرن شوکلی مترجم

نمبر ۱۰

نقل سند جو نواب محمد یوسف علیخان رامپور والی کو ملی —

مرضی ملکہ معظمہ کی یہ ہی کہ ریاست تمام شاہان اور رئیسان ہند کی جو اپنے علاقے مین حکمرانی کرتی ہین
دوامی ہوا اور یہ کہ ثبات اور عزت اونکے خاندان کی جاری رہے مین اسواسطے خواہش ملکہ معظمہ کی
تعمیل کرنے مین اطمینان تمکو دیتا ہون کہ درصورتیکہ کوئی وارث اصلی یعنی اولاد نہو تو تمھارا جانشین
ریاست وہ بھی منظور ہوگا جو ازروی شرع محمدی کے حق واجبی رکھتا ہوگا —
مطمئن رہو کہ یہ عہد جو تمسے ہوتا ہے یہ کسی سبب سے متخلل نہوگا اوسوقت تک کہ جب تک تمھارا
خاندان نمک حلال تاج شاہی رہیگا اور جب تک ان عہدنامجات اور اقرارنامجات و عطایات کی
تعمیل بنسبت گورنمنٹ انگریزی کے ہوتی رہیگی —

دستخط کیننگ

فرخ آباد

قبل اشتمال روہیلکھنڈ گورنمنٹ انگریزی سے علاقہ فرخ آباد بالکل محصور علاقہ وزیر اودہ سے تھا اور خراج چار لاکھ پچاس ہزار روپیہ کا نواب رئیس فرخ آباد وزیر کو دیتا تھا یہ خراج ازروی عہدنامہ وزیر جو بتاریخ ۱۰ ماہ نومبر ۱۸۰۱ء منعقد ہوا تھا گورنمنٹ انگریزی کو دیا گیا۔ بیچ ۱۸۰۲ء کے نواب نے عہدنامہ نمبر ۱۱ قرار دیا اوسمین مشروطہ یہ ہوا کہ علاقہ گورنمنٹ انگریزی کو دیا جائے اور سالانہ نقدی تعدادی ایک لاکھ آٹھ ہزار روپیہ کا نواب اور اوسکے ورثا اور جانشین کو دیا جائے۔

آخری نواب رئیس فرخ آباد تفضل حسین نامے نے ۱۸۵۷ء مین سرکشی بلوہ مین کی تاریخ ۷ جنوری ۱۸۵۹ء کو بعجواے اشتہار معافی حاضر ہوا تحقیقات اوسکی روبروے اسپشل کمشنر صاحب کے بجرائم ذیل ہوئی۔

اول سرکشی کرنی اور جنگ کرنی بخلاف گورنمنٹ انگریزی کے اور بلوے مین سرداری فوج کرنا اور ترغیب دینا سرکشون کا۔

دوم سردار اور شریک ہونا قبل اور مابعد قتل اکثر رعایاے انگریزی و یورپ زاد عیسائی و ہندوستانی کے یہ جرائم نسبت اوسکے ثابت ہوے اور حکم قصاص صادر ہوا اور جائداد کی ضبطی کا حکم نافذ ہوا مگر تحقیقات مین یہ ظاہر ہوا کہ قبل اوسکے حاضر ہونے کے ایک چھٹی اوسکو میجر بیرو صاحب اسپشل کمشنر ہمراہ کیمپ سپہ سالار بہادر نے اس مضمون کی لکھی تھی کہ وہ حاضر ہو اور یہ چھٹی مین لکھا تھا کہ معافی انہی لوگون کی ہوگی جنھون نے قتل انگریزان خود نہین کیا ہے اور اگر نواب نے خود قتل نہین کیا ہے تو بلا اندیشہ حاضر ہو گورنمنٹ نے اس عہد کو اور حکم کو نامنظور کیا تھا مگر تاہم بلحاظ اوسکے اس شرط پر حکم قصاص عمل مین نہین آیا کہ تفضل حسین فوراً ملک انگریزی سے خارج ہوا اور اوسکو شہر عدن تک پہونچا کر سمندر پار بجانب مکہ بھیجدیا اور اوسکو متنبہ کر دیا کہ اگر کبھی ممالک انگریزی مین قدم رکھیگا تو حکم قصاص جو نافذ ہوچکا ہے اوسپر عمل مین آئیگا۔

درباب عہدنامہ ۱۸۰۲ء کے یہ بیان ہوا کہ چونکہ عہدنامہ فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور نواب رئیس کے اب تفضل حسین کی سرکشی سے فسخ ہوگیے مگر یہ سرکشی تفضل حسین کی اثر پذیر اوپر حقوق دیگر اشخاص کے جنکی نسبت عہدنامہ مین مذکور ہے نہوگی پنشن جو ازروی شرط دوم کے

دی گئی ہے اور جائداد اور تنخواہ سالانہ جو ازروی شرائط ۳ و ۴ و ۷ کے مقرر ہوئی تھی
اب ضبط ہو کر قدرے گذارہ اون لوگون کے واسطے تجویز ہوا جنکی اور کوئی صورت بسر کی
نہین بشرطیکہ اونمین سے کوئی شخص شریک سرکشی ہوا ہو گا مگر پنشن ازروی شرط پنجم اونہین معافی
و جاگیر مندرجہ شرط ۸ دی گئی تھی وہ بحال ہے بشرطیکہ وہ شریک سرکشی نہوے ہونگے اور پنشن اور
جاگیر بالعوض نوکری ملی ہو کیونکہ اب نوکری کا امکان نہین ہے —

نمبر ۱۱

عہدنامہ نواب فرخ آباد بابت ۱۸۰۲ء عیسوی

عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب امداد حسین خان درباب سپرد کرنے
واسطے ہمیشہ کے ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کو ضلع فرخ آباد مع متعلقات بالعوض نقدی جو ایک
قابل ادا ہونے ہنوربل کمپنی کے منجانب نواب تھے اور جو ہنوربل ہنری ویلی لفٹنٹ گورنر
اضلاع مفوضۂ اودہ نے باختیارات عطیہ ہزاکسیلنسی یعنی دی موسٹ نوبل گورنر جنرل بہادر ایک فریق
اور نواب امداد حسین خان بہادر ناصر جنگ فریق ثانی نے منجانب اپنے اور اپنے ورثا اور
جانشینون کے منعقد کی تھی —

شرط اول

یہ وعدہ اور اقرار ہوتا ہے کہ ضلع فرخ آباد مع متعلقات واسطے ہمیشہ کے سپرد ہنوربل
ایسٹ انڈیا کمپنی کے ۱۲۱۰ فصلی سے ہو اور نواب اپنے حقوق اور علاقے کو باستثنا ہندکرہ
ذیل منتقل کرتے ہین —

شرط دوم

بنظر بسر اوقات اور قائم رکھنے شان نواب امداد حسین خان بہادر کے یہ اقرار ہوتا ہے
کہ اوسکو نو ہزار روپیہ ماہواری یعنی ایک لاکھ آٹھ ہزار روپیہ سالانہ ملیگا اور یہ روپیہ اوسکو اور
اوسکے ورثا کو اور جانشین کو ملا کریگا اور کسی وجہ سے کم نہو گا اور یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ
نواب سے ہر موقع پر اوسی اعزاز اور ادب اور قاعدہ سے پیش آئینگے جیسا اوسکا رتبہ اور عزت کے

لائق ہے اور جسطرح گورنمنٹ انگریزی اپنے دوستوں سے پیش آتی ہین۔

شرط سوم

ہنوربل لفٹنٹ گورنر وعدہ کرتے ہین کہ دو ہزار روپیہ سالانہ واسطے خرچ امام باڑہ کے ملا کرے گا اور مبلغ تین ہزار چھ سو روپیہ سالانہ جو واسطے گذارہ محلات نواب مظفر جنگ مرحوم کے معرفت امراؤ بیگم کے تقسیم ہوتا ہے وہ آیندہ معرفت نواب کے تقسیم ہوگا اور نواب اوس روپیہ کی رسید اہلکاران گورنمنٹ خزانہ کو دینگے بشرطیکہ یہ ثابت ہو کہ امراؤ بیگم کی معرفت روپیہ مذکور درستی سے تقسیم نہین ہوتا۔

شرط چہارم

حسب استدعا نواب کے باغات جو ملکیت اونکے والد کے تھے اور موضع سرائے نجیب پور مکانات منضبطہ واقع فرخ آباد اور جائداد رانی صاحبہ از آن نواب لقصور کیے جائینگے بشرطیکہ کوئی اور حقدار اوسکا ثابت نہو۔

شرط پنجم

چونکہ فہرست رشتہ داران و ہمراہی مدخلہ نواب جنکی نسبت درخواست پیش ہوئی ہے اور فہرست اونکی مدخلہ خردمند خان مین فرق ہے اور چونکہ ارادہ گورنمنٹ کا یہ ہے کہ جسکا استحقاق پنشن کا واجب متصور ہو اوسکی پنشن مقرر ہوجاوے لہذا یہ تجویز ہوئی کہ ایک افسر گورنمنٹ انگریزی واسطے تحقیقات اس امر کی شراکت نواب مقرر کرینگے اور جنکا حق ثابت ہوگا اوسکو سند دستخطی افسر مذکور اور نواب عطا ہوگی اور ان اسناد کے موجب پنشن نواب کی معرفت تقسیم ہوگی اور رسید یابندگان پنشن کی نواب حاصل کرکے داخل محکمہ افسر مذکور کرینگے۔

شرط ششم

حکومت عدالت ذات نواب پر نہوگی مگر چونکہ واسطہ دار اور ہمراہی نواب کی تصریح نہین ہے اور چونکہ یہہ ارادہ گورنمنٹ انگریزی کا ہے کہ انصاف بلا روے رعایت ضلع فرخ آباد مین قائم اور جاری ہو لہذا یہ شرط ہوتی ہے کہ اگر کوئی نالش بنام کسی واسطہ دار یا ہمراہی نواب کی روبروے نواب کے پیش ہوگی اور اوسکا تصفیہ واجبی جاری نہوگا یا تصفیہ سے کوئی فریق ناراض ہوگا تو

اوس نالش کی سماعت عدالت مین ہوگی۔

شرط ہفتم

حسب استدعا نواب کے پنشن اشخاص مفصلہ ذیل کی تجویز ہوئی اور یہ پنشن جاری رہے گی کہ جب تک پابندہ کا طریق قابل خوشنودی و اطمینان گورنمنٹ انگریزی اور نواب کے رہیگا۔

امام خان . . . . مبلغ صہ سالانہ

پہل خان و محمد خان . . . . مبلغ صہ سالانہ

رحمن بخش سا وکیل نواب حاضر باش محکمہ انگریزی مقیم فرخ آباد مبلغ سہ سالانہ

احمد بخش و محمد ضیا . . . . مبلغ اسہ سالانہ

شرط ہشتم

قطعات زمین معافی در روزینہ و سالانہ پنشن و جاگیر قائم اور بحال رہینگے اگر تحقیقات سے ثابت ہوگا کہ وہ قبل وفات مظفر جنگ مقرر ہوے تھے۔

شرط نہم

یہ عہدنامہ نو شرائط کا مقرر ہوکر ختم ہوا بمقام بریلی بتاریخ ۴ ماہ جون ۱۸۰۲ء مطابق ۳ ماہ صفر ۱۲۱۷ہجری اور ہنوربل ہنری ویلسلی صاحب لفٹنٹ گورنر اضلاع مفوضہ اودہ نے ایک نقل اوسکی انگریزی اور فارسی مین مہر و دستخط اپنے نواب امداد حسین خان بہادر ناصر جنگ کو دی اور نواب نے ایک نقل اپنی مہری و دستخطی ہنوربل ہنری ویلسلی صاحب لفٹنٹ گورنر اضلاع مفوضہ اودہ کو دی اور ہنوربل ہنری ویلسلی صاحب وعدہ کرتے ہین کہ تیس دن کے عرصے مین منظوری عہدنامہ بمہر و دستخط ہزاکسلنسی یعنی ڈی موسٹ نوبل گورنر جنرل کے منگا دینگے۔

مہر ہنوربل ہنری ویلسلی	مہر نواب امداد حسین خان

دستخط ہنری ویلسلی

یہ عہدنامہ منظور گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل بتاریخ ۲۴ ماہ جون ۱۸۰۲ عیسوی ہوا

بنارس

اس خاندان کی بنیاد منسارام زمیندار گنگاپور سے ہوئی جسنے سنہ ۱۷۴۰ع مین وفات پائی اور اوسکی جگہ راجہ بلونت سنگہ جانشین ہوا بلونت سنگہ حملہ بنگالہ مین جو سنہ ۱۷۶۳ع کے ہوا تھا شریک شاہ عالم اور شجاع الدولہ کا تھا اور وہ بعد جنگ بکسر کے ہمراہ شاہ انگریزی فوج مین آیا سنہ ۱۷۶۴ع مین اوسکی زمینداری اودہ سے گورنمنٹ انگریزی پاس منتقل ہوئی یہ تجویز انتقال گورنمنٹ ولایت نے نامنظور کیا اور جب عہدنامہ سنہ ۱۷۶۵ع شجاع الدولہ سے ہوا تو علاقہ بلونت سنگہ کا دوبارہ اودہ کو دیا گیا اس شرط پر کہ نواب راجہ کو قابض رکھے درصورتیکہ راجہ جسقدر مالگذاری سابق ادا کرتا تھا اوسیقدر ادا کرے —

سنہ ۱۷۷۰ع مین ہنگام وفات بلونت سنگہ کے وزیر اودہ نے چاہا کہ خاندان راجہ کو بیدخل کرے مگر گورنمنٹ انگریزی نے زبردستی چیت سنگہ پسر بلونت کو جانشین کرایا اور سند نمبر ۱۲ اپنی ضمانت پر دلوائی از روے عہدنامہ جو نواب کے ساتھ سنہ ۱۷۷۵ع مین ہوا تھا حکومت اضلاع ماتحت راجہ چیت سنگہ واسطے ہمیشہ کے منتقل گورنمنٹ انگریزی کے نام ہوئی سند نمبر ۱۳ راجہ کو عطا ہوئی جسکی رو سے زمینداری اوسکی اوسکے نام قائم ہوئی اور اختیار مالی و ملکی وہانکا اوسکے سپرد ہوا بشرطیکہ مالگذاری تعدادی بائیس لاکھ چھیاسٹھ ہزار ایکسو اسی روپیہ ادا کیا کرے اور نیز اس شرط پر کہ وہ حسن انتظام سے امنیت اور آسایش ملک پیدا کرے اور ملک مین امن وامان رکھے راجہ کو اختیار سکہ کا بھی دیا گیا یعنی سکہ اپنا جاری رکھے

سنہ ۱۷۷۸ع مین یہ تجویز ہوئی کہ راجہ بطور مدد خرچ کے پانچ لاکھ روپیہ واسطے خرچ تین پلٹن سپاہ دے اوسنے ایک سال کے واسطے منظور کیا مگر سنہ ۱۷۷۹ع و سنہ ۱۷۸۰ع مین بھی اوس سے وصول کیا گیا اور یہ بھی حکم ہوا کہ راجہ اپنے سوار واسطے کاروبار ممالک سرکاری کے دے چیت سنگہ ان امور کے منظور کرنے مین ناراض ہوا اور نیز روپیہ گورنمنٹ انگریزی کو دیتے ہوئے تساہل و تغافل کرنے لگا اور اوسکے نسبت گمان ناراضی پیدا ہوا اور یہ بھی خیال ہوا بلکہ یقین ہوا کہ وہ دشمنان گورنمنٹ سے تحریر رکہتا ہے اسواسطے اوسکو اوسکے اپنے مکان مین سنہ ۱۷۸۱ع مین نظر [illegible]

مقرر ہوا تھا سب قتل اور راجہ مفرور ہوگیا اور اپنی فوج جمع کر کے اوسنے درخواست مدد بعض راجگان ہندستے کی مگر اوسکی فوج کو اکثر لڑائیون مین شکست ہوئی اور فساد دفع ہوا راجہ چیت سنگہ کا علاقہ ضبط ہوکر موجب عہدنامہ نمبر ۱۳ کے اوسکے برادرزادہ راجہ مہیپ نراین پوتہ راجہ بلونت سنگہ کو بشرط ادای مالگزاری تعدادی چالیس لاکہ روپیہ کے دیا گیا مگر اوسکو اختیارات ملکی و مالی و تحصیل نہین ملی۔ راجہ چیت سنگہ نے جاکر سیندھیا کے پاس پناہ لی اور سنہ ۱۸۱۰ع مین وفات پائی راجہ مہیپ نراین سنہ ۱۷۹۵ع مین مرگیا اور اوسکا بیٹا اودت نراین سنگہ جانشین اوسکا ہوا اور یہ راجہ بہی مرگیا اور سنہ ۱۸۳۵ع مین اوسکا برادرزادہ و متبنی ایشری پرشاد نراین راجہ حال جانشین ہوا ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ع مہاراجہ کو بذریعہ سند نمبری ۱۵ اطمینان دیا گیا کہ اگر اوسکا وارث اصلی نہوگا تو گورنمنٹ اوسکو اجازت دیگی کہ وہ یا کوئی اوسکے بعد اوسکے جسکو اپنا جانشین قرار دیگے اوسکو منظور ہوگا بشرطیکہ بموجب آئین ہندوان و رواج خاندان وہ استحقاق رکہتا ہوگا اس مہاراجہ کی سلامی تیرہ ضرب کی ہوتی ہے۔

نمبر ۱۲

ترجمہ قولنامہ جدید جو نواب شجاع الدولہ نے راجہ چیت سنگہ کو دیا

امورات زمینداری و تعہد سرکار بنارس سرکار چنار و محالات جونپور و بہجپور و بہدوہی و کنیت گدہ و ملبوس خاص و سرکار غازی پور و سکندرپور و فرید شادی آباد و پنہنچ وغیرہ جو ماتحت راجہ بلونت سنگہ مرحوم کے تہے بہیئت سابق مین اب تمکو دیتا ہون اب یہ ضرور ہے کہ بعد منہائی نانکار و نصف جاگیر ہی تم ماہ بماہ و سال بسال خزانہ سرکار مین اقساط مقررہ و نقد کو دیتے رہو بعنایات ایزدی جس سے ترقی عزت و توقیر تمہارے کی ہوگی وہ ظہور مین آئیگا اور جو جمع قبولیت سنہ ۱۱۸۲ فصلی مین قرار پائی ہے اوس سے زیادہ کبہی آیندہ طلب نہوگی اور اگر تم قائم اور ثابت قدم اپنی فرمانبرداری مین رہوگے اور مالگذاری دیتے رہوگے تو تمہارا ملک اور تمہاری رعیت آسیب سے بچی رہیگی بحکم خدا و قرآن شریف و امام پاک یہہ عہدنامہ جو فیمابین میرے اور ... کے اور تمہارے اور تمہارے وارثون کے ہوا ہی اس کی کبہی انحراف نہوگا

المرقوم ۱۸ ماہ جمادی الثانی ۱۱۸۸ھ مطابق ۶ ستمبر ۱۷۷۴ عیسوی سے

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم ریدفرن

مترجم فارسی

ترجمہ پٹہ جو نواب شجاع الدولہ نے راجہ چیت سنگہ کو دیا

سرکار بنارس و جونار و محالات سرکار جونپور وغیرہ مع مالگذاری و رقم سوائے و سائر اور حویلی محمد آباد یعنی بنارس و ملبوس خاص و پرگنہ بہدوہی وغیرہ و تعلقہ سکما مومن متعلقات پرگنہ خاندیسیا و پرگنہ بہدوہی لکنیس گڈہ بجی پور سرکار غازی پور پرگنہ سکندر پور خرید شادی آباد و پرگنہ سرخ وغیرہ مع مالگذاری و سائر بعد مجرا دینے رقم دستور دیوانی و نانکار و نصف جاگیر بہدوہی و دیگر جاگیرات مرفوع القلم کی وجہ کچہ رقم منہائی سابق مجرا الّتی تھی مین اب کلیتہً دیتا ہون اور سپرد تمھارے کرتا ہون بالعوض مبلغ بائیس لاکھ اڑتالیس ہزار چارسو پچاس سکہ کم سنہ بنارس اصل و انتفاع کے حسب تفصیل ذیل اور کچہ خرچ سہبندی نہ لیا جائیگا مناسب ہے کہ تم مبلغان مذکورہ بالا سرکار کو بموجب اقساط مفصلہ ذیل کے سال بسال ادا کیا کرو اور بعون الٰہی اس پٹہ سے انحراف نہوگا

تفصیل ادای راجہ بلونت سنگہ

بابت بنارس	[illegible]
بدوہی	ایک لکھ [illegible]
لکنیس گڈہ	[illegible]
بجی پور	لکھان
غازی پور	[illegible]
شادی آباد	[illegible]

کل [illegible]

منہائی نانکار و تفاوت جاگیر مذہبی و التمغا

عدد ۱ مد

اصل رقم پیشکش ادای راجہ بلونت سنگہ

۲ لکہ ۴۰ ہزار
۲۲ لکہ ۴۰ ہزار

اضافہ مقبولہ راجہ چیت سنگہ ۵۰ لکھان

اصل رقم ادائی راجہ چیت سنگہ

لکہ ۲۲
۲۲ لکہ ۶۶ ہزار

المرقوم ۲۲ ماہ رجب ۱۱۸۴ ہجری

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم ریڈفرن

مترجم فارسی

تحریر منجانب گورنر بہادر بنام راجہ چیت سنگہ

اب جو وزیر الممالک نے ایک عہدنامہ مہری و دستخطی دیا ہے جسپر تمنے بھی دستخط کیے ہین اور مہر لگائی ہے مناسب کہ بموجب اوسکے اور بموجب عہدنامہ کے جو بمقام الہ آباد لارڈ کلایو صاحب اور وزیر سے درباره راجہ بلونت سنگہ تمھارے والد مرحوم کے ہوا تھا تم بخوشی تمام مالگذاری مقررہ وزیر کو ادا کرتے رہو اور کمپنی ہمیشہ تمھاری بہبود کی نگران رہیگی اور تمھاری نسبت حفاظت اور حمایت مبذول رکھیگی اور عہدنامہ مذکورہ بالا مین ہرگز انحراف یا شکستگی عہد نہو گی —

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم ریڈفرن

مترجم فارسی

نمبر ۱۳۳

ترجمہ سند جو راجہ چیت سنگہ کو بابت زمینداری غازی پور و بنارس وغیرہ کے عطا ہوئی

متصدیان حال و استقبال و قانونگویان و مقدمان و رعیت و مزارعین و جمیع ساکنان و آبادان و متعلقان سرکار بنارس و غازی پور و جونپور واقع صوبہ الہ آباد کو معلوم ہو کہ چونکہ بموجب عہدنامہ نواب آصف الدولہ جو بتاریخ ۲۰ ربیع الاول ۱۱۸۹ ہجری مطابق ۲۱ ماہ مئی ۱۷۷۵ء کے قرار پایا تھا حکومت اور انتظام سرکاران مذکورہ بالا کا چہارم جمادی الاول ۱۱۸۹ ہجری مطابق ۵ ماہ جولائی ۱۷۷۵ء سے ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے سپرد ہوئی ایسٹ انڈیا کمپنی مذکور اسواسطے بعوض حقوق جو اوس سے حاصل ہوئی تھی اب بنام راجہ چیت سنگہ زمینداری و عاملی و فوجداری سرکاران مذکور مطابق ضمن کے اور کوتوالی جونپور اور بنارس کی اور ٹکسال بنارس تاریخ مذکورۃ الصدر سے دیتے ہین جسقدر طلا و نقرہ ٹکسال بنارس مین ضرب ہوگا راجہ اوسکو بموجب اپنے سکے کے ضرب لگوائینگے راجہ مذکور ذرا بھی غافل اپنی فہمید اور تعمیل امور مفوضہ مین نہین اوسکو لازم ہے کہ رعایت اور مہربانی سے نسبت رعایا و مردمان کے پیش آئین اور زراعت اور بہبود ساکنان و پیداوار زمین کی ترقی مین کوشش کرینگے و دزدان و ڈاکوان وگرہ بر وغیرہ کو خارج از ملک کرینگے اور مفسدان بلوہ برداران امنیت ملک کو ایسی سزا سے قرار واقعی دینگے کہ اونکا سراغ بھی نظر نہ آئیگا اور راجہ مذکور خراج تعدادی [illegible] روپیہ مچھلی دار ضرب بنارس مطابق [illegible] روپیہ سکہ کلکتہ سالانہ خزانہ کمپنی مذکور مین داخل کیا کرینگے اگر اوسکو حکم ہوگا کہ زر مالگذاری بمقام بنارس ادا کرے تو وہ مبلغ [illegible] مچھلی دار بنارس کا روپیہ جسمین دس ماشہ نقرہ اور دو رتی اور دو چانول ملان ہوگا اور اس سے زیادہ ملان نہوگا ادا کریگا اگر وزن اس سے کم ہوگا یا ملان زیادہ ہوگا تو اوسقدر کمی کا معاوضہ اوسکو اور دینا ہوگا اور جب زر مالگذاری کی ضرورت مقام بنارس مین نہوگی تو وہ زر مالگذاری [illegible] روپیہ سکہ بلاتفاوت بموجب اقساط کے ماہ بماہ کلکتہ روانہ کریگا اس صورت مین اوسکو دو روپیہ فیصدی کے حساب سے مجرا ملیگا اور یہ فیصدی تعدادی [illegible] ہوتا ہے بس یہ مجرا دیکر اصل رقم روپیہ کی مبلغ [illegible] سکہ کلکتہ [illegible] ہے اور یہ رقم وہ کلکتے مین داخل کیا کریگا اور آخر سال مین بعد تصفیہ حساب حسب دستور [illegible] روپیہ [illegible] مجرا ملیگا اور وہ مجاز نہین [illegible] کہ ابواب ممنوعہ زار و غہ شاہی وغیرہ تحصیل کرے

یہ سند عطا ہوئی اور اس بموجب عمل ہوگا تم متصدیان و دیگر اشخاص مذکورۂ بالا راجہ ممدوح کو اصلی اور واجبی قابض اور حقدار زمینداری و عاملی و فوجداری سرکاران مذکورۂ بالا تصور کرو اور اونکی حکومت کو بیچ امور متعلقۂ صیغہ جات مذکورہ مین منظور اور قبول کرو واضح ہو کہ اس حکم کو محکم اور مستحکم سمجھکر بموجب اسکے تعمیل کرو۔

المرقوم ۲۵ ماہ صفر سنہ ۱۱۸۷ مطابق ۱۵ ماہ اپریل سنہ ۱۷۷۳ عیسوی

دستخط گورنر جنرل بہادر اور اہالیان کونسل

ضمن

دفتر زمینداری سرکار بنارس و غازی پور و جونپور و کوتوالی و ٹکسال واقع صوبہ الہ آباد رئیس کلان راجہ چیت سنگھ بہادر کو دیے گئے اور نیز عاملی و فوجداری —

تفصیل محالات

سرکار بنارس چندیرا سرکار غازی پور محال جونپور مع مال و سوای حویلی محمد آباد بنارس لائن دام یعنی خرچ پوشاک بادشاہ پرگنہ بھدری تعلقۂ سرکار ... واقع چندار سکنی گڈھ بجے پور سکندر پور تھر یدشادی آباد ٹپہ سرکیا کوتوالی و دیگر امور بنارس بلا ... و کوتوالی و دیگر امور جونپور بلاادائے محال ٹکسال بنارس بلاادای مقیمی بنارس سنگریزہ و بعد ... رن سنگی بنارس و دیگر محالات ائی ساندبی یعنی دفتر سفیدیات بنارس

نقل پٹہ عطیۂ چیت سنگھ

یہ پٹہ جسمین شرائط ذیل درج ہین راجہ چیت سنگھ بہادر کو دیا جاتا ہے۔

سرکار بنارس غازی پور اور جونپور اور محالات سرکار جونپور مع مال و سوائے حویلی محمد آباد بنارس خاص و عام بیچ پرگنہ بھادری تعلقۂ سکرا مو واقع پرگنہ جونپور گیت گڈھ بجے پور سرکار غازی پور پرگنہ سکندر پور خرید شادی آباد ٹپہ سرکچنا مع کوتوالی جونپور و بنارس ٹکسال بنارس مقیمی بانصاب و رن سنگی مال و سوای اور دستور دانی باستثنا ننکار و نصف جاگیر بہادری و جاگیر مستثنا دائما جو رقوم مدت دراز سے حساب مین مجرا لیے جاتے ہین اور تمام شرائط تعہد تپر فرض ہین تاریخ ۴ جمادی الاول سنہ ۱۱۸۹

منہا	[illegible]
سکہ بنارس	[illegible]
بہ سکہ کلکتہ	[illegible]
باقی سکہ روپیہ	[illegible]
منہا بندادن	[illegible]
باقی اصل زر دادنی	[illegible]

المرقوم ۲۶ ماہ صفر سنہ [illegible] مطابق ۱۵ ماہ اپریل سنہ [illegible] عیسوی

نقل قبولیت مدخلہ راجہ جیت سنگہ نابز زمینداری بنارس وغیرہ

چونکہ ایک عہدنامہ فیمابین انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب آصف الدولہ جیاکان بہادر ہزبر [جنگ]
ناظم صوبہ الہ آباد بتاریخ ۲۰ ماہ ربیع الاول سنہ [illegible] ہجری مطابق ۲۱ ماہ مئی سنہ ۱۷۷۵ء قرار پائی جسکی رو [سے]
حکومت سرکار بنارس وغازی پور وجونپور وغیرہ انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کو تاریخ چہارم ماہ ربیع الاول
سنہ [illegible] مطابق ۴ ماہ جولائی سنہ ۱۷۷۵ء ملی اور کمپنی نے زمینداری وعاملی وفوجداری سرکاران مذکورہ
بالا کی مع کوتوالی بنارس وجونپور وغیرہ ٹکسال بنارس تاریخ مذکور سے مجکو دی مین اب
برضامندی اقرار کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ جسقدر سکہ ٹکسال مذکور مین ضرب کہائیگا وہ بموجب [اقرار] نامہ
علیحدہ کے جو مین نے بتاریخ ۲۰ ماہ ذیحجہ سنہ [illegible] جلوس کے لکھکر گورنمنٹ کمپنی کو دیا ہی ہونگے
مجھے لازم ہوا کہ مین وہ امر کرونگا جو واسطے فائدے اور بہبود ملک کے ہوگا اور بہبودی خلائق مین
کوشش کرونگا اور متوجہ ترقی زراعت وافزونی مالگذاری رہونگا اور درباب اخراج دزدان وقاتلان
ودیگر مجرمان ایسی سخت سزا تجویز کرونگا کہ نشان بھی اونکا باقی نرہیگا اور مین سالانہ مالگذاری گورنمنٹ

ادا کرتا رہونگا جسکی تعداد مچھلی دار روپیہ بنارس کی سو روپیہ سیکڑہ ہوتا ہے اور فی روپیہ فی دس ماشہ سے کم نہوگا اور اوسمین دو رتی دو چاول سے زیادہ کھوٹ نملا ہوگا اگر اس سے وزن مین کم ہوگا یا کھوٹ زیادہ معلوم ہوگا تو جسقدر کمی زر ہوگی وہ مین اور دیگر پورا کرد ونگا اگر گورنمنٹ کو ضرورت لینے زرمالگذاری کی بمقام بنارس نہوگی تو مین سال بسال بموجب اقساط ماہواری کے یہ روپیہ حسب تفصیل ذیل کلکتہ ارسال کیا کرونگا یہ سب روپیہ برابر سکہ کلکتہ سیکڑہ مع بٹہ و غیرہ ہوگا مگر اسمین سے رقم ہنڈاون فیصدی دو روپیہ جسکی تعداد [illegible] روپیہ ہوتا ہے مجرا لیکر ملی روپیہ [illegible] ہر سال کے آخر مین بلا کسور وغیرہ خزانہ کلکتہ مین داخل کیا کرونگا بعد ادا کرنے اس روپیہ کے رسید بیباقی حسب دستور بعد اختتام سال ملا کریگی اسواسطے یہ اقرار تحریری لکھدیا کہ بموجب اسکے عمل درآمد ہو۔

حاشیہ قبولیت پر تفصیل اقساط ماہواری درج ہے

مہر راجہ

دستخط راجہ

المرقوم ۲۵ ماہ صفر سنہ جلوس مطابق ۱۵ ماہ اپریل سنہ ۱۷۸۱ء

ترجمہ اقرارنامہ راجہ جیت سنگھ درباب محصول سائر

چونکہ محصول سائر جو متعلق میرے ہے بحضور گورنر بہادر حسب شرح ذیل مقرر ہوچکا ہے اور حکم اوسکی تعمیل کا صادر ہوا ہے محصول مقررہ انگریزی اور ہندوستانی سوداگرون سے بلا تفریق لیا جائیگا اسواسطے مین یہ لکھدیتا ہون کہ شرح مذکور سے سوا مین نہ لونگا اور نہ کسی شخص کی نسبت اس بارہ مین رعایت کرنی منظور ہوگی مگر بانات اور شیشہ اور تانبا جو کمپنی سے خرید کیا جائیگا اور اوسکے ساتھ ایک چھٹی گورنر بہادر کی ہوگی وہ محصول مقررہ سے بری تصور کیا جائیگا اور نہ اوسکی نسبت مزاحمت یا انسداد کسیطرح کی ہوگی۔

	مقام چوسا	مقام بریانی	مقام گہمر	سیتاپور نانجی ہوا	مرزاپور	کھجوا	درا	غازی پور	کل
اوپر کرانہ مثل سونٹھہ و سیاہ مرچ وغیرہ فی پر تنگنی بوزنی چھہ من مرزاپوری	۸ ر	۷ ر ۳ پائی	۷ ر ۳ پائی	۱۴ ر ۹ پائی	۱۰ ر ۹ پائی	۴ ر ۹ پائی	۶ ر ۶ پائی	۱ ر ۳ پائی	۶ پائی [illegible]
اوپر پارچہ و ریشم و لونگ و جائفل کے	۱۴ ر	۱۵ ر	۸	۹ ر	۱ ر ۳ پائی	۱۰ ر ۳ پائی	۱۲ ر ۶ پائی	۲ ر	[illegible]
اوپر ٹین وغیرہ کے	۸ ر ۳ پائی	۷ ر ۶ پائی	۷ ر ۳ پائی	۱۴ ر	۱۳ ر	۷ ر	۶ ر ۹ پائی	۱ ر	[illegible]
اوپر آہن کے	۴ ر ۳ پائی	۳ ر ۳ پائی	۳ ر ۹ پائی	۱۱ ر	۱۵ ر ۳ پائی	۲ ر	۲ ر	۴ ر ۶ پائی	[illegible]
اوپر تانبے کے	۸ ر ۳ پائی	۷ ر ۹ پائی	۸ ر	۶ ر ۹ پائی	۵ ر	۷ ر ۹ پائی	۶ ر ۶ پائی	۴ ر	[illegible]
اوپر پارچہ کرفی چھہ تھان کی گٹھری پر	۱۴ ر ۳ پائی	۱۴ ر ۳ پائی	۷ ر ۶ پائی	۴ ر ۶ پائی	۹ ر	۸	۶ ر	۴ ر ۶ پائی	[illegible]
اوپر پنبہ یعنی روئی کی کپاس	۶ ر ۶ پائی	۶ ر	۶ ر	۸ ر	۴	۵ ر ۹ پائی	۴ ر ۹ پائی	۱۵ ر	[illegible]
اوپر چٹا وغیرہ پارچہ کم قیمت	۳ ر ۶ پائی	۳ ر ۶ پائی	۳ ر ۶ پائی	۲ ر	۲ ر	۳ ر ۳ پائی	۳ ر	۵ ر ۳ پائی	۱۲ ر
اوپر چھالیا یعنی سوپاری	۶ ر	۶ ر	۶ ر	۹ ر	۱۰ ر	۳ ر ۹ پائی	۵ ر ۳ پائی	۲ ر	[illegible]

بمقام بنارس دو روپیہ فیصدی قیمت فروخت پر حسب دستور قدیم لیا جاتا ہے

نمبر ۱۴۳

نقل پٹہ جو راجہ مہیپ نراین بہادر رئیس بنارس کو ۱۷۸۱ء میں دیا گیا

چونکہ سرکار بنارس و جونپور و محالات سرکار جونپور ہر دو مال و سائر و چونگی محمد آباد بنارس دام بلبوس خاص اور پرگنہ بدوہی اور تعلقہ سکرائو ما تحت پرگنہ چند او سکیلی گڈھ اور پرگنہ کنتیل معروف بجے پور و سرکار غازی پور و پرگنہ سکندر پور و خرید صادق آباد و ٹیہہ بریج مع مال و سائر و کوتوالی جونپور و غیرہ و چیتی سارا و سکوتی بنارس ہر دو مال و سائر مع دستور دیوانی و سوائے ازین نصف جاگیر پرگنہ بدوہی وغیرہ و معافی روزینہ داران و دیگر اخراجات حسب مندرجہ قبولیت مدخلہ تمہاری تمکو دی گئی شروع ماہ اسوج ۱۱۸۹ فصلی مطابق ۱۴ ماہ ستمبر ۱۷۸۱ء بقرار ادا کرنے چالیس لاکھ روپیہ سکہ ضرب بنارس سال بسال بلا کمی و بیشی دوامی کے اور بابت سال حال کے کہ ۱۱۸۹ھ ہے باعث نقصانی وغیرہ جو دو مہینے فساد میں واقع ہوا ہو گا

... مجرا لیکر باقی ... سکہ بنارس بوزن مقررہ بموجب اپنی قسط بندی و قبولیت کے جو علحدہ داخل ہوے ہین ادا کرو تم بلا عذر و حیلہ ماہ بماہ بلا تاخیر ادا کیا کرو اور بلا خرچہ سبندی وغیرہ مطابق قسط بندی کے قرار سرکار مین داخل کرو اور سال آیندہ مین جمع مقررہ چالیس لاکھ روپیہ جو ہمنے خود مقبولہ کیا ہے اور جسکی قسط بندی بھی تمنے علحدہ مہری اپنی دفتر سرکاری مین داخل کی ہے پس اوسکی مطابق تم مالگزاری سرکار مین دیتے رہو ببرکت خدای پاک عہدنامہ ہذا کے کسی امر مین انحراف نہو گا

بندوبست بابت ۱۱۸۹ھ

بموجب کواغذ کے	...	
اضافہ بحق سرکار	...	...

منہائی بابت جاگیر وغیرہ

جاگیر بینی رام پنڈت	...
ایضاً بندوخان	...
ایضاً جگرناتھ صوبدار	...
روزینہ داران	...
	...

...

منہائی اخراجات محال و امانی وغیرہ

اخراجات محال و امانی وغیرہ	...
معافی معمولی	...
	...

...

منہا محال کھیری گڈہ جسکی آمدنی نواب وزیر الممالک کے خزانہ مین داخل ہوتی ہے

منہا جاگیر ذات میری و دیگر متعلقات

نصف پرگنہ بدرہی

پرگنہ بہیجی

پرگنہ سید پور

تنخواہ ذات دیگر متعلقان

منہا بابت تقلیابی جو دو مہینے فساد مین ہوئی

واجب باقی سکہ بنارس

۱۱۹۰ سنہ فصلی سے جمع مقررہ مداتی ذیل

بندوبست سنہ سابق

ایزادی جو بابت نقصانی کے مجرا دی گئی تھی

کل سکہ بنارس

المرقوم یکم آسون یعنی اسوج ۱۱۸۹ سنہ فصلی مطابق ۱۴ ماہ ستمبر ۱۷۸۱ء

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط ایڈورڈ کولبروک مترجم فارسی

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط لاسی ہے

سب سکرٹری ہنوربل بورڈ

قبولیت راجہ مہیپ نراین بہادر

مین راجہ مہیپ نراین بہادر

چونکہ زمینداری سرکار بنارس و چنار اور محالات سرکار جونپور ہر دو مال و سائر اور حویلی محمد آباد
بنارس اور دوام ملبوس خاص اور پرگنہ بدوہی اور تعلقہ سکرامو متعلق پرگنہ چاندا اور سکنس گڈھ اور
کنتبل معروف بچی پورا اور سرکار غازی پورا اور پرگنہ سکندر پورا اور خرید شادی آباد اور بیتہ سرنج
مع مال و سائر و کوتوالی جونپور و مقیمی و چنار و سنگورتی بنارس اور کل محالات ہر دو مال و سائر
مع دستور دیوانی صوبہ الہ آباد باستثناء محال کھیری گڈہ جسکی مالگذاری متعلق سرکار نواب وزیر الممالک
آصف الدولہ بہادر کے ہے اور محالات جاگیر روزینہ داران اور اخراجات مطابق حشو منہائی
مجکو ہنوربل کمپنی نے واسطے ہمیشہ کے بجمع مقررہ دوامی چالیس لاکھ روپیہ سکہ بنارس کے
دیے ہین بخوشی و رضامندی منظور کرتا ہون اور جمع مالگذاری سے مبلغ [illegible] بابت نقصانی
دو مہینے فساد کے اس سال سنہ ۱۱۸۹ فصلی مین مجھے معاف ہوے اور مجرا ملے مین بلاتامل اقرار
کرتا ہون کہ باقی بدر [illegible] سکہ بنارس بطور مالگذاری واجبی سرکار مین داخل کرونگا اور بند قسط بندی کا
مین نے علیحدہ داخل کیا ہے مین اقرار کرتا ہون کہ اوسکے مطابق ماہ بماہ بلا عذر و حیلہ خزانہ
عامرہ سرکار مین بمقام بنارس ادا کرونگا اور آخر سال مین سب روپیہ ادا کرکے رسید اور فرد
بیباقی حاصل کرونگا اور جمع سال دوم یعنی سنہ ۱۱۹۰ فصلی کی کل چالیس لاکھ روپیہ قرار پاتا ہے اور
یہی جمع واسطے ہمیشہ کے قرار پائی ہے اسکے ادا کرنے کا بھی بلا عذر و حیلہ سال بسال بموجب
اقساط مین اقرار کرتا ہون اور مین روپیہ روزینہ داران وغیرہ کا بھی بلاتامل ادا کرونگا اور رسید اوسکی حاصل
کرونگا اور مین کاروبار زمینداری مین مصروف ہوکر کوئی دقیقہ حزم و ہوشیاری کا فروگذاشت نکرکے
رعیت کی نسبت توجہ دلی مبذول کرونگا اور ہر ایک شخص سے حسب مرتبہ پیش آونگا اور مین کوشش بلیغ

بیچ آبادی علاقہ کے کرونگا اور ترقی آمدنی مین جہد شایان عمل مین لاونگا تا کہ اوسکی بوتا فیوما ترقی ہو اور نسبت مفسدان و دزدان و قاتلان و بدکرداران کے ایسی سختی سے پیش آونگا کہ ایک بھی انمین کا میری زمینداری مین باقی نرہیگا اور کبھی نام بھی کسی جرم کا سنا نجائیگا لہذا یہ چند کلمہ بطریق قبولیت لکھدیے کہ عند الحاجت کام مین آوے —

المرقوم یکم آسون یعنی آسوج ۱۲۰۹ فصلی مطابق ۱۴ ماہ ستمبر ۱۸۰۱ع

نقل مطابق اصل کے ہے
دستخط ایڈورڈ کولبروک

مترجم فارسی

نقل مطابق اصل کے ہے
دستخط ای ہے
سب سکرٹری ہنوربل بورڈ

قبولیت راجہ مہیب نراین بہادر در باب ادای باقی مالگذارے

چونکہ مجکو حضور سے حکم ہوا ہے کہ جو باقی سرکار کی عہد حکومت راجہ چیت سنگہ کے ذمہ ۱۱۸۸ فصلی علاقے مین ہے اوسکو وصول کر کے داخل سرکار کرو لہذا مین بیان کرتا ہون کہ جو کچہ منجملہ زر باقی بابت سنہ مذکور کے مجہے وصول ہوگا اوسیقدر مین داخل سرکار کرونگا —

نقل مطابق اصل کے ہے
دستخط ایڈورڈ کولبروک

مترجم فارسی

نقل مطابق اصل کے ہے
دستخط ای ہے
سب سکرٹری ہنوربل بورڈ

درخواست راجہ مہیپ نراین جسکی بنسبت اوسکو توقع ہی کہ گورنر جنرل اپنی دستخط سے منظور فرماینگے

دفعہ اول

ٹکسال اور عدالت وغیرہ صیغجات مفصلۂ ذیل کا اگر کوئی صیغہ میرے بندوبست سے علیحدہ ہو جاوے تو مجھے امید ہے کہ رسید بابت اوسکی مالگذاری مین مجرا دیجاوے گی

تفصیل صیغجات

ٹکسال — عدالت — فوجداری — کوتوالی — بنارس — نخاس — دیدنی مسافران — تلاشی — قمارخانہ — دستوری انگریزی

جواب دفعہ اول

ٹکسال اور عدالت وغیرہ صیغجات مفصلۂ بالا کا جو کچھ بحساب اوسط پنجسال گذشتہ ہوگا وہ مالگذاری سے منہا ہوگا مگر دیدنی مسافران کو بنظر رفاہ اشخاص و باشندگان شہر منسوخ ہوئی ہی اوسکی منہائی نہوگی —

دفعہ دوم

جو کچھ کہ حضور سے بطور پرورش زمینداران وغیرہ کو ملیگا مجھے امید ہے کہ وہ مجرا مالگذاری مین دیا جائیگا —

جواب دفعہ دوم

زمینداران و قابضان سابق جنکو بطور مدد اور پرورش ملا ہے اور جو سال گذشتہ تک قابض رہے ہین اور جو اوس کاغذ مین مندرج نہین ہین جو حضور کو دیا گیا ہے وہ جاری رہے گا سواے اوسکے جو کچھ اور بطور پرورش کسی زمیندار وغیرہ کو حضور سے ملیگا وہ مالگذاری مین مجرا ہوگا —

دفعہ سوم

جو کچھ خرچ فرمائشات انگریزی افسران وغیرہ کے ہوگا وہ مجھسے ندیا جائیگا اس بارہ مین جیسا حکم ہو —

جواب دفعہ سوم

جس شی کی فرمایش ہوگی اوسکی قیمت تمکو بحساب کمپنی دی جائیگی کوئی فرمایش نہوگی —

دفعۂ چہارم

جس طریق پر بندوبست امور متفرقہ ہوا ہے وہ حضور کو بخوبی معلوم ہے بیچ سرانجام کرنے مالواجب سرکار کے جہان مین موقع ایزادی نفع کا دیکہونگا مین اوسی مطابق بندوبست کرونگا لہذا امید ہے کہ کسیکی رعایت حضور سے نہو۔

جواب دفعۂ چہارم

جہان کہین تمکو موقع ایزادی نفع کا نظر پڑے تم اوسی مطابق بندوبست کرو کسیکی رعایت حضور سے نہوگی۔

دفعۂ پنجم

مجہے امید ہے کہ جو فوج حضور سے واسطے حفاظت سرکار بنارس وغیرہ کے تعینات ہوگی وہ میری درخواست کے مطابق تعینات ہو۔

جواب دفعۂ پنجم

جہان کہین فوج کی ضرورت معلوم ہوگی وہان تعینات کیجائیگی۔

دفعۂ ششم

درباب بقایا سنہ [illegible] جیت سنگہ [illegible] فصلی کے مجہے حکم حضور ہوا ہے کہ تحصیل کرکے داخل سرکار کرو مین اسواسطے عرض کرتا ہون کہ جسقدر زر بقایا سال مذکورہ بالا کا مجہسے تحصیل ہوگا اوسقدر مین داخل سرکار کرونگا۔

جواب دفعۂ ششم

منظور۔

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط اسی ہے

سب سکرٹری ہنوربل بورڈ

نمبر ۱۵

بنام مہاراجہ ایشری پرشاد نراین سنگہ بہادر راجہ بنارس

مرقومہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء

چونکہ مرضی مبارک ملکہ معظمہ یہ ہے کہ حکومت شاہان و رئیسان ہند جو اب حکمرانی اپنے اپنے علاقجات پر کرتے ہین دوامی ہو اور شان اور مرتبہ اونکے خاندان کا جاری رہے مطابق اس مرضی اور خواہش کے یہ سند تمکو دی جاتی ہے اسمین مکرر اطمینان اوس امر کا دیا جاتا ہے جو سابق بتاریخ ۲۰ ماہ اپریل گذشتہ تمکو دی گئی تھی کہ درصورت نہونے وارث اصلی کے گورنمنٹ انگریزی تمکو اجازت دیگی کہ جسکو تم چاہو یا بعد تمھارے کوئی اور رئیس تمھارے ملک کا چاہے اوسکو متبنی اور جانشین اپنا قرار دے بشرطیکہ حق اوسکا بموجب قاعدہ ہندوان و رسم خاندان تمھارے کے پہونچتا ہو —

اطمینان رکھو کہ اس عہد مین ہرگز خلل واقع نہوگا جب تک تمھارا خاندان نمک حلال تخت و تاج رہیگا اور جب تک تم اطاعت شرائط عہدنامجات و بخشش نامجات و اقرارنامجات منعقدہ کا نسبت گورنمنٹ انگریزی کے کرتے رہو گے — فقط

دستخط کیننگ

ریاستہای خرد متعلقہ اضلاع شمالی و مغربی

گڑھوال

بعد ختم ہونے جنگ نیپال ۱۸۱۵ء کے راجہ سودرسن ساہ جسکا علاقہ گورکھیون سے نے چھین لیا تھا نہایت افلاس مین بمقام دہیرہ موجود تھا وہ حصہ اوسکے موروثی علاقے کا جو بجانب مشرق دریای الکنندا کی واقع ہے بمضمون سند نمبر ۱۶ اوسکو عطا ہوا اور زمین مشرقی اور دیہردون اور پرگنہ رام گڑھ گورنمنٹ انگریزی نے اپنے پاس رکھا۔

درمیان مفسدہ ۱۸۵۷ء کے راجہ نے خدمتگزاری لائقہ گورنمنٹ کی کی اور ۱۸۵۹ء مین فوت ہوا بنظر اوسکی خدمات کے اوسکا بیٹا غیر منکوحہ کا بھون ساہ نامی موجب نمبر ۱۷ کے مجاز جانشین پدر ہوا اور اوسکو سند نمبر ۱۸ جسمین اوسکو اختیار متبنی کرنے کا ملا عطا ہوئی۔

محاصل اس ملک کا قریب اسی ہزار روپیہ کے ہے اور مردم شماری دو لاکھ ہے راجہ کے پاس فوج کسی قسم کی نہین ہے اور وہ خراج نہین دیتا۔

شاہ پورا

راجہ دہراج شاہ پورا خاندان سیسودیا راجپوت سے ہے اور اولاد رانا اودے پور کی بانی اس خاندان شاہ پورا کا مسمی سورج مل پسر خرد رانا کا تھا اوسکی دسوین پشت مین راجہ حال ہے سورج مل نے اپنے حصے مین پرگنہ کھیرار واقع میواڑ مین پایا تھا اور اوسکے بیٹے کو بجلدوے خدمات دلیرانہ پرگنہ پھولیا واقع علاقہ شاہی اجمیر مین شاہجہان بادشاہ دہلی نے عطا کیا تھا اور شرط یہ تھی کہ کچہ سوار اور پیادہ خدمتگزاری مین حاضر شاہ رہا کرین اوسنے شہر پھولیا چھوڑ کر شہر شاہ پور جدید آباد کیا۔

پس راجہ حال کے پاس کھیرار رانای اودیپور کی طرف سے اور شاہ پورا واقع اجمیر گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے ہے تشخیص اوسکے علاقے کی قریب تین لاکھ روپیہ سالانہ ہے بیچ ۱۸۴۸ء کے اوسکو سرکار سے سند نمبر ۱۹ ملی تھی اوسکی روسے دس ہزار روپیہ مالگزاری سرکار اوسپر مقرر ہوا اس شرط پر کہ اگر محصول پرسٹ اجمیر مین موقوف ہوگا تو بنظر نقصان

اوسکی مالگزاری کم ہوکر دو ہزار روپیہ رہے گی وہ مطیع عدالت اجمیر نہین ہے مگر ازروی سند کے اوسکو واجب پڑا ہے کہ رپورٹ اون جرائم کی افسران اجمیر کو کیا کرے جسمین سزای قتل یا حبس دوام ہوسکتی ہو اور اونکا فیصلہ باستصلاح اور اتفاق رای اوسکے ہوا کریگا۔

بماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء اوسکو بھی سند نمبر ۸ ملی بموجب اوسکے اوسکو بھی اختیار متبنے کرنیکا حاصل ہوا۔

نمبر ۱۶

سند جو راجہ گھڑوال کو معرفی اور دستخطی گورنر جنرل بہادر مرقومہ ۴ ماہ مارچ سنہ ۱۸۲۰ء دی گئی

چونکہ وہ اضلاع جو سابق راج گھڑوال کہلاتے تھے اب قبضہ گورمنٹ انگریزی مین آگئے اور راجہ سدرسن ساہ نے جو اولاد راجگان قدیم اس ملک کا ہے گرمجوشی اور انس نسبت گورمنٹ انگریزی کے ظاہر کیا ہے گورنر جنرل باجلاس کونسل سودرسن ساہ اور اوسکی اولاد اور جانشین کو واسطے دوام کے تمام علاقہ گھڑوال اس شرط پر مذکورہ ذیل پر باستثناء علاقجات مفصلہ ذیل دیتے ہین۔

اول اضلاع واقع بجانب شرق دریای الکنندا اور دریای مندا کنی اوپر کی جانب اوس مقام کے جہان یہ دونون دریا ملتے ہین دوم دیہرہ دون سوم پرگنہ رام گڑھ راجہ کو لازم ہے کہ ایسا بندوبست اور انتظام اوس ملک کا کرے گا اوسکو اب ملا ہے جس سے خوشی اور بہبودی رعایا متصور ہو اور ازروی انصاف حکومت کرے اور تحصیل محصول کرکے اپنے صرف مین لاوے اور وہ ممانعت خرید و فروخت غلامان کرے کیونکہ اسکی ممانعت ازروی قوانین گورمنٹ انگریزی ہے جب کبھی گورمنٹ انگریزی کو ضرورت بیگار اور رسد کی ہو تو راجہ اوسکا سرانجام کردے جہان تک اوسکے امکان مین ہو اور رعایا گورمنٹ انگریزی اور دیگر مردمان کو جو اوسکے علاقے مین یا کسی اور علاقے مین تجارت کرتے ہون اونکو ہر طرح کی سہولت اور آسایش دے اور جو احکام گورمنٹ یا اوسکے حکام کے ہونگے اونکی تعمیل کرے گا اور راجہ مجاز نہین کہ کوئی جزو علاقہ بغیر اطلاع اور رضامندی گورمنٹ انگریزی کے علیحدہ کرے یا رہن کرے جب یہ شرائط عمل مین آئینگے

اوسوقت تک گورنمنٹ انگریزی راجہ اور اوسکے وارثون کو قبضہ مستقل علاقہ عطیہ کا رکھنے دیگی
اور اوسکی حفاظت اور حمایت بخلاف اوسکے دشمنون کے کرے گی۔

المرقوم ۴ ماہ مارچ سنہ ۱۸۲۰ء عیسوی

نمبر ۱۷

ترجمہ سند جسکی رو سے علاقہ گھڑوال راجہ بھون ساہ سنگہ کو تاریخ ۶ دسمبر سنہ ۱۸۵۹ء مین دیا گیا

چودہریان وقانونگویان وزمینداران علاقہ گھڑوال معلوم کرو

کہ رئیس گھڑوال مرگیا اور کوئی اولاد اصلی اوسکی نہین رہی پس علاقہ مع تمام حقوق مالکانہ
ضبط سرکار گورنمنٹ ہوگیا مگر بلحاظ اتحاد و دوستی راجہ مرحوم اور اوسکی خدمات لائقہ کے جو اوسنے
سنہ ۱۸۵۷ء مین کین بتعین گورنمنٹ نے تجویز کی ہے کہ علاقہ گھڑوال جو راجہ مرحوم کے پاس تھا
بھون سنگہ اور اوسکی اولاد اصلی کو دیا جاے مین اسواسطے بھون سنگہ اور اوسکی ورثاء اصلی کو
خطاب راجگی اور علاقہ گھڑوال عطا کرتا ہون۔

یہ بھی واضح ہو کہ رعایاء انگریزی ہندوستانی یا یورپ بلامزاحمت علاقہ راجہ مین آمد و رفت اور
تجارت کیا کرینگے اور اونکی اوسیطرح کی رعایت اور حفاظت ہوگی جیسی رعایاء راجہ مذکور کی
ہوتی ہے اور گورنمنٹ کو اختیار حاصل ہے کہ اوسکے علاقہ گھڑوال مین راستہ بنائین اور یہ
عطیہ بشرطہ نیک چلن رہنے راجہ کے اور اوسکے مدد کرنے کے سپاہ ہنگام خوف و فساد
اور امور پولیٹیکل مین دی گئی ہے۔

نمبر ۱۸

بنام راجہ بھون سنگہ راجہ گھڑوال المرقوم ۱۱ ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء عیسوی

چونکہ مرضی مبارک ملکہ معظمہ یہ ہے کہ حکومت شاہان ورئیسان ہند جو اب حکمرانی اپنے اپنے
علاقجات پر کرتے ہین دوامی ہو اور شان اور مرتبہ اونکے خاندان کا جاری رہے مطابق
اس مرضی اور خواہش کے یہ سند تمکو دی جاتی ہے تاکہ اطمینان تمہارا ہو کہ درصورت نہونے

وارث اصلی کے گورنمنٹ منظور کرینگے جسکو تم چاہو مابعد تمھارے کوئی رئیس تمھارے ملک کا چاہے اپنا متبنی اور جانشین قرار دے بشرطیکہ حق اوسکا بموجب قاعدہ ہندوان و رسم خاندان تمھارے پہونچتا ہو۔

اطمینان رکھو کہ اس عہد مین ہرگز خلل واقع نہوگا جب تک تمھارا خاندان نمک حلال تخت و تاج کا رہیگا اور جب تک تم اطاعت شرائط عہدنامجات و بخشش نامجات و اقرارات منعقدہ کا نسبت گورنمنٹ انگریزی کے کرتے رہوگے۔

دستخط کیننگ

واضح ہو کہ سند اسی قسم کی راجہ شاہ پورا واقع اضلاع شمالی و مغربی و رئیسان دھامی و بلاسپور و کوسیا و بگھات و بجی و کوتھار و درکوتی و بیجا و بلسن و نالاگڑھ و سوکیت و چمبا و کونہیر و منڈی و میلوگ و ناہن و فرید کوٹ و کیوتھل و تروج و کمارسین و منگال و جوبل و باگھل و بسہیر واقع پنجاب کو عطا ہوئی۔

نمبر ۱۹

ترجمہ سند جسکی رو سے پرگنہ پھولیا بنام راجہ جیت سنگھ جو رئیس شاہ پورا کے قائم اور بحال رہا المرقوم ۷ ماہ جون ۱۸۴۸ء

چونکہ معاملہ تقرری جمع ادائی پرگنہ پھولیا جو رئیس شاہ پورا سے طلب ہو مدت دراز سے زیر تجویز افسران انگریزی ہے اور تحقیقات سے جو روبکار آئین یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پرگنہ پھولیا اورنگزیب عالمگیر بادشاہ دہلی نے جاگیر مین راجہ سوجان سنگھ بانی خاندان شاہ پورا کو دیا تھا اور اوسوقت سے پرگنہ مذکور اولاد راجہ مذکور کے قبضے مین چلا آیا اور راجہ جنگ سنگھ جیو ولد راجہ مادہو سنگھ جو اب جانشین اپنے والد کا ہے اسواسطے گورنمنٹ نے بنظر امور مذکورہ بالا یہ فیصلہ کیا کہ پرگنہ پھولیا مثل سابق قبضہ راجہ جنگ جیو کے اور اوسکے وارثون کے رہے اور جمع ادائی سالانہ دس ہزار روپیہ قرار دیا جاوے جو راجہ شاہ پورا سال بسال گورنمنٹ کو ادا کیا کریگا اور چونکہ تجویز افسران انگریزی کی

یہ ہے کہ کچہ شرائط درباب انتظام امور علاقہ تجویز ہون لہذا یہ مناسب متصور ہوا کہ سند مین شرائط ذیل درج ہون یعنی

شرط اول

یہ کہ اگر کسیوقت مین محصول پرمٹ وغیرہ ضلع اجمیر مین موقوف ہوجائین اور اگر گورنمنٹ کی مرضی ہو کہ وہ محصول پرگنہ پہولیا مین بہی موقوف ہون تو رئیس شاہ پورہ محصول پرمٹ وغیرہ اپنے علاقے مین تحصیل نہین کریگا اس حالت مین جمع ادائی دس ہزار روپیہ جواب قرار پایا ہے کم ہوکر صرف دو ہزار روپیہ سالانہ رہیگا اگر محصول پرمٹ وغیرہ سب موقوف نہون اور ایک جزو اوسکا موقوف کیا جاوے تو صرف اوسقدر جمع سالانہ مذکور سے کم ہوگا جسقدر اوس محصول کے موقوف ہونے سے راجہ کا نقصان متصور ہوگا اور یہ بہی یاد رہے کہ جمع ادائی سرکار کسی حالت مین دو ہزار روپیہ سالانہ سے کم نہوگی۔

شرط دوم

یہ کہ تمام قوانین وقواعد جواب درباب مقدمات دیوانی و فوجداری وغیرہ جاری ہین وہ سب جاری رہینگے مگر مقدمہ فوجداری مین کوئی شخص ناانصافی سے یا خلاف قوانین سزایاب نہوگا جو کہ شرہ ریاست ہندوستانی مین سزا کو پہونچ جاتا ہے تمام مقدمات سنگین کی رپورٹ جسمین سزاے قصاص یا حبس دوام ہوسکتا ہے بخدمت صاحب اجنٹ اور کمشنر اجمیر مرسل ہوگی اور اونکی استصواب سے فیصلے ہونگے۔

شرط سوم

یہ کہ حقوق برادران واولاد رئیس یا دیگران جو قائم ہین بحال اور برقرار رہینگے مگر یہ اون لوگونکو مناسب ہے کہ پیشکش یا خدمت جیسا رواج پرگنہ شاہ پورہ ہو کرتے رہین اور ہرگز پہلوتہی اس امر مین نکرین

شرط چہارم

اگر کسیوقت مین دریافت ہوگا کہ امور پرگنہ پہولیا مین بدنظمی واقع ہے تو گورنمنٹ رئیس شاہ پورہ کی توجہ کو اوسطرف مائل کریگی اور ہدایت واسطے خوش انتظامی کے دیوے گی بعد ازان اگر ضرورت متصور ہوگا تو گورنمنٹ ایسا انتظام کرے گی جیسا مناسب وقت ہوگا خواہ معرفت رئیس شاہ پورہ کے

خواہ بلا توسط اوسکے۔

شرط پنجم

یہ کہ رئیس شاہ پور ابلا عذر خرابی یا بربادی فصل وغیرہ کی اور اقساط مفصلہ ذیل مین دس ہزار
روپیہ سالانہ خزانہ گورمنٹ مین داخل کیا کرینگے یعنی پانچ ہزار روپیہ ماہ اگھن مین اور پانچ ہزار روپیہ
ماہ بیساکھ مین رئیس شاہ پور اس تحریر کو بطور سند دوامی بابت پرگنہ بھولیا تصور کرکے شکر گزار
گورمنٹ کا رہے اور شرائط مرقومہ بالا کو اپنے اوپر فرض تصور کرکے بموجب اونکے تعمیل کیا کرے

اودہ

بانی خاندان اودہ سعادت خان نامی تھا جو صوبہ دار اودہ بیچ عہد سلطنت عیش پسند محمد شاہ بادشاہ کے صوبہ دار اودہ مقرر ہوا تھا اوسکے بعد اوسکا داماد صفدر جنگ صوبہ دار ہوا اور سنہ ۱۷۵۴ء مین فوت ہوا اور اوسکا بیٹا شجاع الدولہ صوبہ دار ہوا اس شجاع الدولہ کو شاہ عالم بادشاہ نے وزیر کا خطاب دیا تھا۔

بعد شکست بکسر سنہ ۱۷۶۴ء مین جسکا حال دہلی کے نیچے درج ہے وزیر اپنے علاقے مین بھاگ آیا اور ایک گروہ مرہٹہ نے اوسکی مدد بھی قبول کی اس فوج کو بھی بمقام کوڑہ شکست نصیب ہوئی اور وزیر نے لاچار ہوکر اپنے تئین حوالہ گورمنٹ انگریزی کردیا جو انتظام سنہ ۱۷۶۴ء مین بادشاہ کے ساتھ ہوا تھا جسکی رو سے غازی پور اور بنارس کمپنی کو ملے تھے اور باقی ملک زیر تحت بادشاہ رکھا گیا تھا صاحبان کورٹ اوف ڈائرکٹر نے نامنظور کیا کیونکہ یہ ضروری متصور ہوا کہ ملک وزیر اسی طرح کا سد راہ بمقابلہ مرہٹا قائم رہنا مناسب ہے لہذا از روے عہدنامہ سنہ ۱۷۶۵ء نمبر ۲۰ وزیر کو تمام اوسکا علاقہ دوبارہ ملگیا باستثناے الہ آباد و کوڑہ جو دونون علاقے بادشاہ کو واسطے قائم رکھنے اوسکے مرتبہ کے اور واسطے خرچ ضروریات کے دیے گئے تھے۔

کچھ اندیشہ باعث نیت وزیر کے اب بھی پیدا ہوا کیونکہ بادشاہ اوسکے اختیار مین تھا اور یہ شخص چاہتا تھا کہ الہ آباد اور کوڑہ اوسکے قبضے مین آجائے اسواسطے یہ امر ضروری متصور ہوا کہ ایک عہدنامہ جدید نمبر ۲۱ سنہ ۱۷۶۸ء مین قرار پائے جسکی رو سے فوج وزیر عـــہ نفری سے زیادہ رہنے کی ممانعت ہوا اور کوئی وردی اور قواعد وغیرہ سے مثل فوج انگریزی آراستہ نہو تفصیل فوج کی یہ ہے۔

سوار . . . . عـــہ نفری

پیادہ . . . . عـــہ نفری

نجیب . . . . صـــہ نفری

سپاہ توپخانہ . . . . ھار نفری

رگولر . . . . بعہ عـــہ نفری

اسوقت مین مرہٹہ لوگ اوس حال مین تھے کہ اونسے اندیشہ پیدا ہوتا تھا بادشاہ اونکے
اختیار مین تھا اور اونکی ہی معرفت تخت دہلی پر بیٹھا تھا اور اوسکا نام صرف ایک سجادہ کے
واسطے تھا ورنہ مرہٹے ملک چھینتے جاتے تھے جب بادشاہ ۱۷۷۱ء مین الہ آباد سے روانہ
ہوا تو اوسنے وزیر کو قلعہ مین چھوڑا مگر جب مرہٹہ نے بادشاہ سے کوڑہ اور الہ آباد زبردستی
اپنے نام کرا لیا تو یہ ضروری متصور ہوا کہ اوسکی مدد بمقابلہ مرہٹہ کیجاوے اسواسطے تجویز ہوئی کہ
فوج انگریزی قلعہ جونار اور قلعہ الہ آباد مین رہے اور عہدنامجات نمبر ۲۲ و نمبر ۲۳ اس غرض سے
بتاریخ ۲۰ مارچ ۱۷۷۲ء قرار پائے دیدینا کوڑہ اور الہ آباد کا بنام مرہٹہ خلاف منشار عہدنامہ ۱۷۶۵ء
متصور ہوا کیونکہ اسکی رو سے یہ دونون مقام واسطے قائم رکھنے مرتبہ کے اور واسطے اخراجات
ضروری کے بادشاہ کو دیے گئے تھے اور جب وہ چھوڑ گیا تو پچاس لاکھ روپیہ پر وزیر کے ہاتھ
فروخت ہوے اور اقرارنامہ نمبر ۲۴ قرار پایا وزیر نے فوراً اقرار کیا کہ وہ دو لاکھ دس ہزار روپیہ
ماہواری بابت خرچ برگیڈ فوج انگریزی کے جب سے وہ اوسکی مدد کیواسطے کوچ کرینگے دیا کریگا

بیچ ۱۷۷۵ء کے وزیر شجاع الدولہ نے قضا کی اور اوسکا بیٹا آصف الدولہ بجاے اوسکے
جانشین ہوا وقت جانشینی کے اوس سے عہدنامہ نمبر ۲۵ قرار پایا جسکی رو سے منظوری اوسکے
قبضہ کوڑہ اور الہ آباد کی ہوئی اور خرچ برگیڈ فوج انگریزی دو لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ ماہواری فی برگیڈ
قرار پایا اور بنارس اور جونپور اور غازی پور اور علاقہ راجہ چیت سنگھ گورنمنٹ انگریزی کے حوالہ ہوے
بباعث اسقدر صرف کثیر کے جو گورنمنٹ انگریزی کو دینا پڑتا تھا نواب مقروض ہو گیا جب نہایت
تنگ ہوا تو اوسنے ارادہ کیا کہ والدہ شجاع الدولہ اور اپنی والدہ بہو بیگم کا علاقہ جو اونکو دیا گیا تھا
چھین لے بیچ ۱۷۷۵ء کے بہو بیگم نے نالش کی کہ اوسکا چھبیس لاکھ روپیہ اوسنے چھین لیا
عہدنامہ نمبر ۲۶ فیمابین اوسکے اور اوسکے بیٹے آصف الدولہ کے قرار پایا اور گورنمنٹ انگریزی
طرفین کی ضامن ہوئی جسکی رو سے بہو بیگم کی بحالی اپنے علاقے اور جاگیر پر قائم رہی

بیچ ۱۷۸۱ء کے جب ملاقات نواب کی وارین ہسٹینگ صاحب سے بمقام جونار ہوئی
تو ایک عہدنامہ جدید نمبر ۲۷ قرار پایا اوسمین یہ شرط قرار پائی کہ تمام فوج انگریزی برخاست کیجاوے
تاکہ نواب کو خرچہ زیادہ نہ پڑے صرف ایک برگیڈ اور ایک رجمنٹ اوسکی مدد کو رہے اور نواب کے

یہ بھی اجازت ہوئی کہ تمام جاگیرات ضبط کرے مگر اس شرط پر کہ اوسکے عوض اوسیقدر روپیہ نقد
بطور پنشن جاگیرداروں کا مقرر کردے جنکے درمیان گورنمنٹ انگریزی ضامن ہوے ہین اوسکو
ایک ذریعہ مفید قرار دیکر اوسنے جاگیرات محلات ضبط کرلین گو چند اونمین کی بعد ازان واپس
ہوئی تعین اور زر نقد بھی ضبط اس حیلے سے کرلیا کہ وہ شریک بابو چیت سنگہ تھے وارن ہسٹنگ صاحب
کے حصے مین بھی اس حکم کے نہ دینے سے الزام عائد ہوا۔

بباعث ضعف انتظام نواب برخاست کرنا فوج انگریزی کا حسب عہدنامہ ۱۷۸۱ء مناسب متصور
نہین ہوا جب لارڈ کورنوالس صاحب ۱۷۸۶ء مین حکومت ہند پر مامور ہوے نواب نے بہت
عرض کیا کہ اوسکا بار کم ہوا اور یہ مناسب نہ تھا کہ فوج انگریزی کم کیجاے لہذا اقرارنامہ نمبر ۲۸ ہوا کہ
نواب بابت تمام اخراجات کے مبلغ پچاس لاکھہ روپیہ سالانہ دیا کرے اور بہت سا زر بقایا
یافتنی گورنمنٹ انگریزی ادا ہوا۔

بسال دیگر ایک عہدنامہ تجارت نمبر ۲۹ وزیر کے ساتھہ قرار پایا جسکی رو سے ایک محصول فیصدی
قیمت اجناس پر لینا تجویز ہوا اور زمینداران وغیرہ کو ممانعت ہوئی کہ محصول گذرات کا نہ لیا کرین
کمی روپیہ جو وزیر کو ہوئی تھی صرف بباعث اوسکی نالیاقتی اور بدانتظامی کے تھی بیچ ۱۷۹۷ء کے
سر جان شور صاحب لکھنؤ مین اس نیت سے آئے کہ وہ وزیر کو تفہیم کرین کہ اپنا انتظام درست
کرے اور کچھہ روپیہ فوج کو دے جو بضرورت زیادہ کی گئی تھی ایک عہدنامہ نمبر ۳۰ اب قرار پایا جسکی
رو سے وزیر نے وعدہ کیا کہ وہ خرچ ایک اور رجمنٹ ولایتی اور ایک سواران ہندوستانی کا دیگا
بشرطیکہ سالانہ خرچ اوسکا ساڑہے پانچ لاکھہ روپیہ سے زیادہ نہو

بیچ ۱۷۹۷ء کے آصف الدولہ مرگیا اور اوسکا مشہور فرزند وزیر علی بجاے اوسکے جانشین ہوا
مگر بعد ازین دریافت ہوا کہ اوسکا ہونا فضول ہے لہذا اوسکو برخاست کرکے پسر کلان شجاع الدولہ
و برادر آصف الدولہ یعنی سعادت علی کو جانشین کیا جب سعادت علی جانشین ہوا تو ایک عہدنامہ نمبر ۳۱
اوسکے ساتھہ منعقد ہوا جسکی رو سے ماورا اور شرطون کے ایک یہ تھی کہ وزیر چہتر لاکھہ روپیہ سالانہ
گورنمنٹ انگریزی کو دے اور فوج انگریزی شمار اوسط دس ہزار رہا کرے گی وزیر نے ایک اور عہدنامہ
نمبر ۳۲ بہو بیگم کے ساتھہ قرار دیا جسکی رو سے بہو بیگم کو جاگیر گونڈہ اور فیض آباد مین بضمانت گورنمنٹ انگریزی دی

فوج وزیر صرف ایک گروہ مسلح تھی کچہ انتظام اوسمین نہ تھا اور اگر زمان شاہ افغانستان سی ہندوستان
پر حملہ آور ہوتا جسکا اندیشہ اکثر ہندوستان مین رہتا تھا تو یہ فوج زیادہ وقت بجاے مدد کے دیتی اسواسطے
بیچ ۱۷۹۹ع کے مارکیس اوف ویلسلی نے وزیر کو اس نیت سے ایک تحریر کی کہ اوسکو ترغیب اپنی
فوج کی موقوف کرنیکی اور اونکی عوض فوج انگریزی کے رکھنے کی ہوئی اور اوس تحریر کے لیجانے کو
اور وزیر کی تفہیم کرنے کو کہ وہ بجاے دینے نقدی کے کچہ ملک واسطے خرچ اس فوج انگریزی کے
دیدے میجر سکوٹ صاحب تجویز ہوئے وزیر کی بالکل مرضی اسکے قبول کرنے کی نہ تھی مگر اوسکو خوف
دیا کہ وہ اپنے فرزند کو ملک دیدے آخر کار بعد گفتگوے بسیار اور آسنے ہنوربل مسٹر ویلسلی صاحب
برادر گورنر جنرل بہادر کے بمقام لکھنؤ عہدنامہ نمبر ۲۳ بتاریخ ۱۰ ماہ نومبر ۱۸۰۱ عیسوی قرار پایا جسکی
رو سے وزیر نے ملک دوآب گورنمنٹ انگریزی کے حوالہ کیا جسکی آمدنی مبلغ [illegible] روپیہ لاکھ تھی یہ ملک
بالعوض تمام اخراجات فوج و دیگر اخراجات کے دیا گیا اور اپنی فوج کم کر کے چار پلٹن پیادگان اور
ایک پلٹن نجیب دو ہزار سوار اور تین سو گولہ انداز رکھے اور اقرار کیا کہ باقیماندہ ملک مین وہ انتظام
قرار واقعی رکھے گا بموجب عہدنامہ مذکور کے یہ بھی قرار پایا کہ دریاے گنگ و دیگر دریا مین جہاز رانی انگریزی
بلا مزاحمت ہوا کرے گی اور یہ دریا سرحد ممالک انگریزی اور اودہ قرار پایا بعد ازان گورنر جنرل نے
خود لکھنؤ مین جا کر وزیر سے ملاقات کی اور گفتگو درباب اس عہدنامہ کے بہت کی اور اکثر امور جو عہدنامہ
مرقومہ ۱۰ ماہ نومبر سے صاف نہ تھے اونکی تصریح کر دی اور اکثر ایسے امور کی تفہیم اور تصریح
کی جنسے اتحاد اور رسم دونون گورنمنٹ کی قائم اور جاری رہین اس تصریح اور تفہیم کے نتایج
ایک یادداشت نمبر ۲۴ مین درج ہوئی اور اوسکی ایک نقل دستخطی اور مہری گورنر جنرل وزیر کو دیگئی

بیچ ۱۸۱۲ع کے عہدنامہ نمبر ۲۵ نواب سعادت علیخان سے اس سبب سے منعقد ہوا
کہ جو اکثر تکرار درباب سرحد کے بباعث تغیر یانی یا فرو ہونے دریا کے واقع ہوتی تھین وہ رفع ہون
اس عہدنامہ مین صرف انسداد تکرار فیما بین ہر دو گورنمنٹ کے تھا اور کچہ مضمون درباب
حقوق زمینداری نہ تھا۔

سعادت علیخان نے بتاریخ ۱۱ ماہ جولائی ۱۸۱۴ع وفات پائی اور اوسکے بعد غازی الدین حیدر
پسر کلان سعادت علیخان جانشین ہوا بروقت اسکی جانشینی کے عہدنامہ نمبر ۲۶ فیما بین اوسکے

اور گورنر جنرل کے قرار پایا جسکی روسے تمام عہدنامجات سابق جو حاکمان سابق کے ساتھہ قرار پائے تھے کلیتہ بحال اور برقرار رہے۔

درمیان اوس گفتگو و مصلحت کے جو سعادت علیخان کے ساتھہ ہوئی تھی اور جسکے سبب روہیلکھنڈ شامل علاقہ انگریزی ہوا تھا بہو بیگم نے درخواست کی تھی کہ وہ گورنمنٹ انگریزی کو اپنا وارث قرار دیگی اگر وہ اپنے پوتے کی اطاعت سے بری کیجائے اور اوسکے نبیرہ اوسکے واسطہ دار بلا مزاحمت اپنی اپنی جائداد کا قبضہ رکھین اور یہ تصور کیا گیا تھا کہ عذرات دربارہ دینے روہیلکھنڈ کے اسوجہ سے تھے کہ اوسکو امید پانے دولت عظیم کی بعد وفات بیگم کے تھی اس لیئے گورنر جنرل نے اپنی مرضی دربارہ منظوری درخواست بہو بیگم کے دی مگر تدابیر آگے ختم نہوئین اور باعث اسکے کہ فیمابین وزیر اور بہو بیگم کے رشتہ داری بہت تبدیل ہوگئی اس نظر سے اس ہدیہ کو سرکار نے منظور نہین کیا۔

سنہ ۱۸۱۳ء مین بیگم نے ایک وصیت نامہ درست کیا اور اوسمین گورنمنٹ انگریزی کو وارث اپنے باقیماندہ علاقے کا کیا یعنی اوس علاقہ کا جو بعد دینے چند جاگیر اور نقدی کے اور بعد اخراجات مقبرہ وغیرہ کے بچا تھا مگر گورنمنٹ نے اپنی مرضی اسطرح پر بیان کی کہ وہ چاہتی ہین کہ وزیر بطور ولی رہے اور باقیماندہ علاقہ اوسکے پاس رہے آخر کار وصیت نامہ مذکور منسوخ ہوا اور ایک کاغذ امانت معتبر تحریر ہوا اوسکی تعمیل کی ضامن گورنمنٹ انگریزی ہوئی کہ جہان تک اونکے تعلق ہوگا تعمیل اوسکی ہوگی تدابیر مجوزہ کا افشا مرضی بہو بیگم اور پر وزیر کے کیا گیا اور اوسکا اطمینان کیا کہ بعد وفات بیگم کی گورنمنٹ اوسکو وارث منظور کریگی بشرطیکہ تمام عہود وصیت نامہ کی تعمیل وہ کریگا اس تجویز کی نسبت غازی الدین حیدر نے اپنی رضامندی بذریعہ تحریر مرقومہ ۱۴ ماہ اگست سنہ ۱۸۱۴ء صاحب رزیڈنٹ پر ظاہر کی بیگم نے بتاریخ ۱۵ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۱۵ء وفات پائی اور جائداد قیمتی مبلغ [illegible] روپیہ کی چھوڑی بعد وفات اوسکے یہ تجویز ہوئی تھی کہ جو شرائط قابل التعمیل فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور وزیر کے دربارہ جائداد بہو بیگم مرحوم کے ہون وہ عہدنامہ تحریر ہون مگر نواب اسپر راضی ہوا اور اوس نے بیان کیا کہ جو ایک عہدنامہ سنہ ۱۸۱۴ء مین ہو چکا ہے اب اور عہدنامہ کیا ضرور ہے لہذا گورنمنٹ نے اصرار اسکا امر مین نہین کیا تمام ذاتی جائداد بہو بیگم کی سپرد وزیر کے ہوئی اور اوسنے مبلغ [illegible] روپیہ خزانہ

انگریزی مین داخل کیا کہ اوسکے سود سے اکثر پنشن جنکی ادائی بموجب کاغذ امانت داری کی جائداد پس ماندہ بہو بیگم سے مشروط تھی ادا کیجائین اس قسم کی پنشن کو امانتی کہتے ہین ماورا انکے اور اکثر جاگیر ایسی نہین کہ اونکا دینا بھی خزانہ اودہ سے مشروط تھا اور اگر وزیر اونہین بحال کرتا یا اونکو موقوف کرتا تو گورمنٹ انگریزی اوس قدر روپیہ وثیقہ دارونکو جائداد پس ماندہ بیگم سے دلوا دیتی اور اس قسم کے وثیقے سے متعلق وثیقہ مرزا علی اور سالار جنگ اور اوسکے تین بیٹونکا اور براسطہ اران خاص محل کا تھا وثیقہ مرزا علی اور سالار جنگ اور اوسکے تین بیٹونکا آخرکار شامل اوس انتظام کے ہوگیا جو وزیر سے درباب اول زر قرضہ اودہ کے عمل مین آیا تھا وثیقہ خاص محل جو بنام لطف النسا اور مرزا محمد تقی خان اور مرزا نصیر اور اونکی اولاد کے ہے اور تعداد جسکی [illegible] روپیہ ماہواری ہے از روی ضمانت گورمنٹ انگریزی کے اونکے تعلق ہوا یہ وثیقہ اب ضمانتی کہلاتا ہے۔

سنہ ۱۸۱۴ع مین جب لارڈ مویرا اضلاع مغرب کی طرف آئے تاکہ قریب جنگ گاہ نیپال کے رہین اوسنے نواب نے بمقام کانپور ملاقات کی اور بیان کیا کہ وہ ایک کرور روپیہ پیشکش کرتا ہے یہ نامنظور ہوا مگر مبلغ [illegible] کرور روپیہ بطور قرض لینا منظور ہوا اور سود اوسکا بحساب مبلغ شش روپیہ فیصدی سالانہ قرار پایا اور یہ وعدہ ہوا کہ جو روپیہ سود مبلغ [illegible] لاکھ روپیہ ہوتا ہے وہ باداے اون ثالثون کے بتاریخ ۱۴ ماہ نومبر سنہ ۱۸۱۴ع سے بموجب تحریر نمبر ۳۸ کے دیا جایگا جنکی ضمانت گورمنٹ انگریزی نے کی ہے اور جو وثیقہ ضبط ہوجائیگا اوسکا اصل روپیہ گورمنٹ اودہ کو واپس ملیگا اس سود کا روپیہ سنہ ۱۸۵۵ع تک مبلغ [illegible] ادا ہوچکا ہے اور بحساب فیصدی چھ روپیہ مبلغ [illegible] باقی رہا بماہ مارچ سنہ ۱۸۱۵ع کے بباعث کثرت مصارف جنگ نیپال ایک کرور روپیہ اور قرض سودی فیصدی چھ روپیہ سالانہ نواب سے طلب ہوا مگر جب جنگ ختم ہوئی تو قرضے کی عوض حسب عہدنامہ نمبر ۳۹ کے ضلع کھیری گڈہ اور ملک ترائی جو گورکھیون سے لیا تھا وزیر کو دیا گیا یہ علاقہ درمیان دریای گھاگرا بجانب مغرب اور ضلع گورکھپور کے واقع ہے اسی عہدنامے کی روسے ایک جزو ضلع گورکھپور بھی بالعوض اوس علاقے کے جو درمیان اضلاع جونپور اور مرزاپور اور الہ آباد کے واقع ہے دیا گیا

سنہ ۱۸۲۵ع مین وزیر نے درخواست کی کیونکہ اب اوسکو سنہ ۱۸۱۹ع مین گورمنٹ نے بادشاہ

بنایا تھا کہ کچھہ ملک سابق اوسکا روپیہ لیکر واپس دیا جاے اس امر مین نہایت تامل واقع ہوا کیونکہ یہ امر ازحد عذر انگیز تھا کہ علاقہ یا جزو علاقہ انگریزی چھوڑا جاے مگر چونکہ گورنمنٹ کو تنگی روپیہ کی بباعث طول کھنچنے جنگ برہا کے تھی اور خزانہ بادشاہ پر تھا اسواسطے یہ تجویز قرار پائی کہ ایک کرور روپیہ سودی فیصدی پانچ روپیہ سالانہ بادشاہ سے لیا جاے اور اس روپیہ کا سود موجب عہدنامہ نمبر ۴۴ کے گورنمنٹ انگریزی نے وعدہ کیا کہ تاریخ ۷ ماہ اگست ۱۸۲۵ع سے باداے بعض وثیقہ کو دیا جائیگا اور گورنمنٹ نے یہ بھی وعدہ کیا کہ پابندگان وثائق کی حفظ حرمت اور بہبودی ہوگی بسال آیندہ چہارم مرتبہ قرضہ بصف کرور روپیہ کا سودی پانچ روپیہ فیصدی سالانہ لیا گیا اوسکے ادا کرنے کا وعدہ دو سال کا قرار پایا مگر قبل وفات کے ۱۸۲۷ع مین بادشاہ غازی الدین حیدر نے درخواست دی کہ یہ قرضہ بھی دوامی ہو جائے اور اوسکا سود بعض وثیقہ داران کو ملا کرے اور گورنمنٹ وثیقہ داران مذکور سے اقرار کرلین مگر ضمانتہاے سابق کی تعمیل مین بھی گورنمنٹ کو نہایت دقت عائد ہوتی تھی اسواسطے یہ درخواست منظور نہین ہوئی۔

غازی الدین حیدر کے بعد اوسکا بیٹا نصیر الدین حیدر تخت نشین ہوا نصیر الدین حیدر کی خواہش یہ تھی کہ چند عورات خاندان کی تنخواہ دوامی بطور وثیقہ ملا کرے اور اوسنے اسی نظر سے تحریر اس امر کی کی کہ جو نصف کرور روپیہ سابق قرض کیا گیا ہے وہ بھی دوامی ہو جائے اور بارہ لاکھہ چالیس ہزار روپیہ اور لیا جاسے یہ قرضہ بموجب عہدنامہ نمبر ۴۵ کے منظور ہوا مگر یہ شرط قرار پائی کہ جو تنخواہ دار یا وثیقہ دار فوت ہوگا اوسکا روپیہ حسب منظوری واپس ملیگا ضمانت درباب حفاظت وثیقہ داران کے نہین دی گئی مگر اقرار ہو گیا کہ اونکی خاطر کیجائے گی بمبلغ ۔۔ لکھہ اس قرضہ کا ۱۸۳۸ع وارثان وثیقہ داران اصلی کو واپس دیا گیا منجملہ اسکے ۔۔ لکھان نقد اور باقی ۔۔ لکھہ روپیہ کا کاغذ بدلا گیا اور سود چار روپیہ فیصدی قرار پایا۔

بیچ ۱۸۳۲ع کے حسب درخواست بادشاہ گورنمنٹ نے تین لاکھہ روپیہ اور قرض لینا منظور کیا اس وعدہ پر کہ اسکا سود فیصدی چار روپیہ کے حساب سے بموجب عہدنامہ نمبر ۴۶ کے ماہوار غرباے شہر لکھنؤ مین تقسیم ہوگا۔

۱۸۳۷ع مین نصیر الدین حیدر نے وفات پائی اور اوسکا عمو محمد علی شاہ تخت نشین ہوا

اوسکی تخت نشینی کے وقت ایک عہدنامہ نمبر ۴۳ قرار پایا فیمابین اوسکے اور گورنر جنرل باجلاس کونسل کے اس عہدنامے کی تحریر مین مشکل رضامندی بادشاہ کی حاصل ہوئی گورمنٹ ولایت نے اسواسطے اس عہدنامے کو نامنظور فرمایا اور حکم دیا کہ جسطرح کا رابطہ اب تک اوس ملک کے ساتھ جاری رہا ہے وہی آیندہ بھی جاری رہے اسپر بادشاہ کو اطلاع دی گئی کہ گورمنٹ کا ارادہ یہ ہے کہ جو جو امر خلاف مرضی بادشاہ عہدنامے مین ہون اونکی تعمیل نکرائی جائیگی یعنی درباب تقرری افواج ملکی وغیرہ جو ازروے عہدنامہ مذکور قرار پایا تھا اوسکی تعمیل ہونگی اور جسقدر وہ فوج بھرتی ہوچکی ہے اوسکا خرچ خزانۂ انگریزی سے دیا جائیگا مگر اوسکو اطلاع منسوخی عہدنامہ مذکور کی نہی گئی تھی۔

محمد علی شاہ کی مرضی بھی ہوئی کہ چند اہواحقان خاندان کا وثیقہ دائمی ہوجاے اور اس نظر سے ۱۸۳۸ء مین درخواست دی کہ وہ سترہ لاکھ روپیہ سودی فیصدی چار روپیہ پر سرکار کو دیگا اور یہ بھی درخواست کی کہ جنکے نام وثیقہ ہوگا اونکی حفاظت کے ضامن زیادتی حاکمان آیندہ اودہ سے گورمنٹ انگریزی ہو موجب عہدنامہ نمبر ۴۴ کے قرضہ منظور ہوا مگر جیسا نصیر الدین حیدر سے ۱۸۲۹ء مین وعدہ ہوا تھا ویسا ہی اب بھی نسبت وثیقہ داران کے ہوا یعنی ضمانت نامہ نہین ہوتا مگر وعدہ کیا جاتا ہے کہ گورمنٹ انگریزی اونپر مہربانی رکھے گی۔

۱۸۳۹ء مین محمد علی شاہ نے بارہ لاکھ روپیہ سودی چار روپیہ فیصدی کا اور جمع کیا اور ازروے کاغذ امانت داری نمبر ۴۵ کے درخواست کی کہ سود اوسکا مصارف امامباڑہ حسین آباد مین خرچ ہوا کرے اس امر کیواسطے بعدازان اور بھی روپیہ تعدادی سوا چار لاکھ بادشاہ نے جمع کیا اور بعد وفات اوسکے اور روپیہ ستر لاکھ مہتمان سود نے سود کی آمدنی سے جو زیادہ ہوا جمع کرادیا تھا۔

۱۸۴۲ء مین بادشاہ نے بذریعہ کاغذ امانت داری نمبر ۴۶ کے تین لاکھ اور جمع کیا تفصیل اسکے سود کی اسطرح پر ہے کہ مبلغ سوا لاکھ کا سود فیصدی پانچ روپیہ اور مبلغ ڈیڑھ لاکھ کا سود فیصدی چار روپیہ قرار پایا یہہ روپیہ واسطے شفاخانہ لکھنؤ کے جمع کیا گیا تھا اسکے بعد اکثر بادشاہون نے مختلف اوقات مین روپیہ جمع کیا مگر یہ روپیہ کسی شرط

یا عہدنامے کی رو سے نہین جمع ہوا صرف بطور قرضۂ سودی کے جمع ہوا الا بعض بعض معاملہ مین اسقدر
فرق ہوا ہے کہ کاغذات نوٹ خزانہ گورنمنٹ مقام لکھنؤ مین کر لیے گئے اور اونکا سود ماہوار بجاے
سہ ماہی کے ملتا ہے مثلاً بماہ فروری ۱۸۴۲ء للعـ لکہ روپیہ جمع ہوا اور شرط یہ قرار پائی کہ منجملہ اس
روپیہ کے بارہ لاکھ کا سود ماہ بماہ ملا کریگا اور بماہ جولائی ۱۸۴۲ء عـ لاکھ روپیہ جمع ہوا اور اسمین سے
آٹھ لاکھ کا سود ماہ بماہ دینے کا وعدہ ہوا اور بماہ ستمبر ۱۸۴۲ء بارہ لاکھ روپیہ اور اسی شرط پر
جمع ہوے —

۱۸۴۲ء مین محمد علی شاہ نے وفات پائی اور امجد علی شاہ اوسکا بیٹا تخت نشین ہوا اور اسکے
بعد تاریخ ۱۳ فروری ۱۸۴۷ء مین واجد علی شاہ تخت نشین ہوا —

حال بدنظمی ملک اودہ کی جانب توجہ مدت سے بعد عہدنامہ گورنمنٹ انگریزی کے اس
ملک کے ساتھ چلی آتی ہے اور منشاء ایک شرط مندرجہ عہدنامہ ۱۸۰۱ء کا یہ ہے کہ نواب بصلاح
گورنمنٹ انگریزی ایسا انتظام اپنے ملک کا کرے جس سے بہبودی رعایا متصور ہو اور جس سے
حفاظت جان و مال باشندگان عمل مین آئے مگر باوجود آگہی اور نصیحت متواترہ صاحبان رزیڈنٹ
انتظام مین کچہ بہتری نہوئی ۱۸۳۱ء کو لارڈ ولیم بنٹنگ صاحب کو ضرورت اسکی معلوم ہوئی کہ بادشاہ کو
اطلاع اس امر کی کرین کہ اگر اہلکاران شاہی انتظام اچھا نکرینگے اور بدنظمی کو رفع نکرینگے تو بندوبست
ملکی سپرد صاحبان انگریزی کے ہو جائیگا مگر اس اطلاع کا نتیجہ کچہہ پیدا نہوا اور بدانتظامی ملک قائم رہی
بماہ نومبر ۱۸۴۷ء چند ماہ بعد تخت نشینی واجد علی شاہ کے لارڈ ہارڈنج صاحب خود بمقام لکھنؤ آئے اور
دوبارہ بادشاہ کو اطلاع دی کہ اگر دو برس کے عرصے مین انتظام نیک نہوگا تو بمجبوری گورنمنٹ انگریزی
مداخلت کر کے حکومت اودہ کی اپنے ذمہ کر لیگی اس دو سال مین بھی کچہہ صورت بہتری کی انتظام
مین پیدا نہوئی مگر اس نظر سے کہ ایسے سنگین امر مین دست اندازی مناسب نہین گورنمنٹ نے ایک مرتبہ
اس امر کا کرنا مناسب تصور نفرمایا جو لارڈ ہارڈنج صاحب فرما گئے تھے اور جنگ دوم برہما کے سبب بھی
انتظام اودہ کی جانب توجہ نہوئی —

۱۸۵۴ء مین حال ملک اودہ مین کچہ بہبودی نظر نہ آئی جو گورنمنٹ نے بارہا ضروری تصور
کر کے تفہیم کی تھی بنابران صاحب رزیڈنٹ کو حکم ہوا کہ وہ رپورٹ اس بارہ مین کرین کہ آیا جو امر

از روے عہد نامہ سنہ ۱۸۰۱ع کے گورنمنٹ انگریزی پر فرض ہے اوسمین اور بھی تامل ہو سکتا ہی
جو اب تک امر سنگین کے اختیار کرنے مین از روے ناگوارائی طبیعت ہوا ہے صاحب ریزیڈنٹ
کی تحقیقات مین پایا گیا کہ حال ملک اودہ نہایت زبون ہے اور جس بہتری کے واسطے
لارڈ ہارڈنج صاحب نے سات برس کا عرصہ گذرتا ہے کہا تھا وہ کچھہ بھی اب تک نہین ہوئی ہے
لہذا گورنمنٹ انگریزی نے قطعی یہ تجویز کی کہ انتظام اودہ اپنے ذمہ کر لیا جاوے —

عہد نامہ ذیل بادشاہ کو دکھایا گیا جسکا منشا یہ تھا کہ کل ملکی اور جنگی حکومت اودہ کی گورنمنٹ
انگریزی کے اختیار مین واسطے ہمیشہ کے رہے اور خطاب شاہی بادشاہ حال تک رہے
اور اوسکی اولاد کو صلبی تک بادشاہ کی عزت اور توقیر قائم رہے اور اوسکا کل اختیار محل مین اور
دلکشا مین اور موضع بی بی پور مین رہے مگر اونکو اختیار سزاے قصاص دینے کا نہوگا اور بادشاہ واجد علیشاہ
بارہ لاکھہ روپیہ سالانہ واسطے مصارف کے پائیگا جس سے حیثیت شاہی قائم رہے اور سواے
اسکے تین لاکھہ روپیہ واسطے خرچ سپاہ چوکی پہرہ محلات کے اونکو ملیگا اور اونکے جانشین کو
صرف بارہ لاکھہ سالانہ ملیگا اور اونکے ہم جدی واسطہ دارون کو گذارہ گورنمنٹ انگریزی سے ملیگا

بادشاہ کو اجازت ہوئی کہ تین روز مین خوب سمجھکر اسپر دستخط منظوری کرین اونھون نے
اسکے دستخط کرنے سے انکار کیا اور اسواسطے بماہ فروری سنہ ۱۸۵۶ع گورنمنٹ انگریزی نے کل حکومت
اودہ کی واسطے ہمیشہ کے اپنے تعلق کر لی اور بارہ لاکھہ روپیہ سالانہ بادشاہ کو کہا کہ اونکو ملا کریگا
اونھون نے آخر کار بماہ اکتوبر سنہ ۱۸۵۹ع منظور کیا اور اونکے ہم جدی واسطہ دارون کے لیے گذارہ
جداگانہ مقرر ہوا واجد علیشاہ کے حین حیات خطاب شاہی رہیگا اونکی وفات کے بعد موقوف ہوگا اور
تنخواہ بھی اس شرح سے نرہے گی گورنمنٹ نے ایک مکان اونکے رہنے کے واسطے قریب کلکتہ کے
خرید کیا ہے بادشاہ کو کچھہ اختیار اپنے بازار وغیرہ مین نہین ہے مگر یہ تجویز ہوئی ہے کہ جو احکام عدالت
اونکے مکانات متعلقہ مین کسی کے نام جاری ہون وہ معرفت ایجنٹ کے جو اونکے پاس منجانب گورنمنٹ
مامور ہے اجرا ہوا کرین بماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ع ایک ایکٹ اس مضمون سے جاری ہوا کہ بادشاہ عدالت فوجداری
کے احکام سے بری رہے مگر جرائم سنگین مین بری متصور نہونگے درصورت ضرورت اسکے کوئی اہلکار
جاکر بادشاہ سے جو تحقیق کرنا ہو کر لیا کرے اور کسی گواہی مین بھی اونکو عدالت آنے سے بری

کیا گیا ہے اور اوسے جو کچھ تحقیقات معاملہ کرنی ہوگی تو معرفت اجنٹ گورنر جنرل کے ہوا کریگی

عہدنامہ جو واجد علی شاہ کو دیا گیا تھا۔

عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و شاہ ابو المنصور نصیر الدین سکندر جاہ محمد واجد علیشاہ بادشاہ اودہ قرارداده فیمابین منجانب ہنوربل کمپنی بوساطت میجر جنرل جیمس اوٹرم سی بی رزیڈنٹ لکھنو باختیارات عطیہ موسٹ نوبل جیمس آہی مارکوئس اوف ڈلہوسی نایٹ اوف دی موسٹ نوبل انشٹنٹ ان موسٹ نوبل اوڈر اوف دی تھسل ون اوف ہر مجسٹیز موسٹ ہنوربل پریوی کونسل گورنر جنرل ان کونسل جو منجانب ہنوربل کمپنی واسطے انتظام او حکومت ہندوستان کے مقرر ہین اور منجانب شاہ اودہ معرفت۔

چونکہ ۱۸۰۱ء مین ایک عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب وزیر سعادت علیخان بہادر کے قرار پایا ہے اور چونکہ شرط ششم عہدنامہ مذکور مین مشروط ہے کہ حاکم اودہ ہمیشہ بصلاح اور استصواب اہلکاران ہنوربل کمپنی انتظام ملک کریگا اور اپنے علاقہ باقیماندہ مین ایسا انتظام اپنے اہلکاران کی معرفت کریگا کہ جس سے بہبودی رعایا متصور ہو اور جس سے حفاظت جان و مال باشندگان ملک ظہور مین آوے۔ اور چونکہ شکستگی اس عہد کی ہر ایک حاکم اودہ سے چلی آتی ہے اور مشہور ہے اور چونکہ مدت دراز تک اس شکستگی عہد کا جاری رہنا منجانب حاکمان اودہ باعث بدنامی گورنمنٹ انگریزی ہے کہ وہ اپنے فرض کو جسکا وعدہ بنسبت باشندگان ملک کے اونھون نے کیا ہے ادا نہین کرسکتے اور چونکہ اب گورنمنٹ پر فرض ہوا کہ ایسی تدابیر صایبہ انتظام ملک مین کرین جس سے اوس طرح کا انتظام بصفت التیام اور اعانت انجام بنسبت باشندگان کے عمل مین آئے جس طرح کے بندوبست کا وعدہ عہدنامہ ۱۸۰۱ء مین ہوا ہے اور اب تک ظہور مین نہین آیا ہے لہذا عہدنامہ مندرجہ ذیل جسمین سات شرطین تحریر ہین تجویز ہوا اور ایک فریق موسٹ نوبل مارکوئس اوف ڈلہوسی کے ٹی گورنر جنرل ان کونسل جسکو ہنوربل کمپنی نے واسطے انتظام اور حکومت کل امور متعلقہ ہندوستان کے مقرر کیا ہے بوساطت میجر جنرل اوٹرم سی بی رزیڈنٹ لکھنو باختیارات عطیہ گورنر جنرل بہادر موصوف ہین اور فریق ثانی شاہ ابو المنصور نصیر الدین سکندر جاہ محمد واجد علی شاہ بادشاہ اودہ منجانب اپنے اور اپنے

ورتاک کے معرفت ——— ہین —

شرط اول

اسکی رو سے یہ مشروط اور منظور ہوتا ہے کہ کل انتظام ملکی و جنگی ممالک اودھ کا آیندہ واسطے ہمیشہ کے متعلق ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہوگا مع کل حقوق مالی کے اور کمپنی ممدوح وعدہ کرتے ہین کہ سرانجام کافی واسطے قائم رکھنے مرتبۂ شاہی کے جیسا اس عہدنامے مین آیندہ درج ہے کیا جائیگا اور نیز واسطے بہبودی ملک کے تدابیر عمل مین آئینگے —

شرط دوم

یہ بھی مشروط اور منظور ہے کہ خطاب شاہی اودہ بادشاہ کا قائم رہے گا اور اسکی اولاد صلبی اصلی کو بھی یہی خطاب رہیگا —

شرط سوم

یہ بھی مشروط اور منظور ہے کہ بادشاہ اور اوسکے جانشینونکا ہر موقع پر ویسا ہی لحاظ اور رتبہ رہیگا جیسا بادشاہونکا ہوتا ہے —

شرط چہارم

یہ بھی مشروط اور منظور ہے کہ باوجود منشاء شرط اول عہدنامۂ ہذا کے بادشاہ اودہ اور اوسکے جانشین کل اختیار مکانات محلات اور دلکشا اور بی بیاپور مین رکھینگے مگر سزاے قصاص بادشاہ کے حکم سے ان مقامون مین بھی عمل مین نہ آئیگی جب تک کہ اول منظوری گورنر جنرل باجلاس کونسل حاصل نہو جائیگی —

شرط پنجم

چونکہ یہ ضرور ہے کہ تخت وتاج بادشاہ اودہ اوسی حیثیت اور توقیر سے قائم رہے لہذا یہ مشروط اور منظور ہے کہ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی شاہ موصوف محمد واجد علی شاہ کو مالگزاری ملک سے بارہ لاکھ روپیہ سالانہ دیا کرینگے اور نیز کمپنی ممدوح واسطے اخراجات پہرہ وچوکی محلات کے تین لاکھ روپیہ سالانہ اور بھی دینا منظور کرتے ہین —

اور کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ بادشاہ کے بعد جو تخت نشین ہوگا اوسکو بارہ لاکھ روپیہ سالانہ

دیا جاوے گا۔

شرط ششم

بنظر اسکے کہ کوئی دقیقہ فیض رسانی جو بنسبت شاہ اودہ کے ہنوربل کمپنی عمل مین لاتی ہے باقی نرہے یہ بھی کمپنی ممدوح شرط کرتی ہی کہ جو رشتہ داران ہم جدی کو بادشاہ آپ تنخواہ دیتے ہین اونکو کمپنی ممدوح جداگانہ روپیہ گذارہ کا دینگے۔

شرط ہفتم

تمام عہدنامجات جو سابق ہوے ہین اور اب تک قائم ہین اور جو اس عہدنامہ کے خلاف نہین ہین وہ سب اسکی روسے بحال اور برقرار رہینگے۔

یہ عہدنامہ سات شرط کا میجر جنرل جیمس اوٹرم سی بی رزیڈنٹ لکھنؤ نے باختیارات عطیہ موسٹ نوبل گورنر جنرل ان کونسل کے ساتھ بادشاہ ابو المنصور نصیر الدین سکندر جاہ محمد واجد علی شاہ بادشاہ اودہ کے منجانب اپنے اور اپنے ورثا کے بمقام لکھنؤ بتاریخ ماہ ۱۸۵۶ء

مطابق ——

نمبر ۲۰

عہدنامہ فیمابین نواب شجاع الدولہ اور نواب نجم الدولہ اور کمپنی انگریزی کے بمقام الہ آباد بتاریخ ۱۶ ماہ اگست ۱۷۶۵ء کے قرار پایا۔

مہری اور دستخطی بادشاہ

چونکہ رائٹ ہنوربل رابرٹ لارڈ کلایو بیرون کلایو اوف پلیسی نایٹ کمپانیون اوف دی موسٹ ہنوربل اورڈر اوف دی باتھ میجر جنرل اور سپہ سالار فوج و پریسیڈنٹ کونسل و گورنر فورٹ ولیم اور تمام آبادیہای متعلق کمپنی مشتملہ سوداگران انگلستان جو تجارت ہندوستان کے اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ مین کرتے ہین اور جان کارنیاک صاحب برگیڈیر جنرل ملازم کمپنی مذکور اور کمانڈنگ افسر افواج متعینہ بنگالہ کو کل اختیارات اور حکومت منجانب نواب نجم الدولہ صوبہ دار بنگالہ و بہار و اوڑیسہ اور نیز منجانب کمپنی مشتملہ سوداگران انگلستان جو ہندوستان مین تجارت کرتے ہین عطا ہوئی ہے کہ صلح دوامی مستحکم

ساتھ نواب شجاع الدولہ وزیر الممالک کے تجویز کرکے منعقد کرین اون لوگون کو واضح ہو جنسے وہ متعلق ہے یا آیندہ متعلق ہوگی کہ مختاران کل مذکورہ بالا نے شرائط ذیل نواب مسطور سے قرار دین ہین اور منظور کین ہین۔

شرط اول

ایک دوامی اور عام صلح اور دوستی بیرپا اور اتفاق مستحکم فیما بین نواب شجاع الدولہ اور اوسکے وارثون کے ایک فریق اور نواب نجم الدولہ اور انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کی فریق ثانی قائم ہوگا اور فریقین معاہد ہمہ تن مصروف ہوکر اتحاد باہمی فیما بین مین اور اپنے اپنے ممالک مین اور رعایا مین قائم رکھینگے اور آئندہ کسی حیلے یا سبب سے اجازت برخلافی یا برعکسی کی ندینگے کہ کوئی یہ امر ظاہر کرے اور باحتیاط تمام امر مشتبہ اور مشکوک کا لحاظ رہے گا جس سے خلل بعد ازین اس اتفاق مین واقع ہو۔

شرط دوم

درصورتیکہ ملک شجاع الدولہ پر کبھی بعد اسکے حملہ کسی دشمن کا ہوگا تو نواب نجم الدولہ اور کمپنی انگریزی اوسکی مدد جزو فوج یا کل فوج سے کرینگے جیسی ضرورت وقت ہوگی اور جہات بر حفاظت ضروری ممالک اپنے سے بلا دقت ممکن ہوگی اور اگر ملک نواب نجم الدولہ یا کمپنی انگریزی کے ممالک پر حملہ آور ہوگا تو نواب اوسیطرح اونکی مدد جزو فوج یا کل فوج سے کرینگے درحالیکہ فوج انگریزی کمپنی نواب کی خدمت مین رہیگی تو جسقدر خرچ غیر معمولی اوسکا ہوگا اوسکی کفالت نواب پر ہوگی۔

شرط سوم

نواب بصدق دل وعدہ کرتا ہے کہ وہ ہرگز اپنے یہان نرکھے گا اور نہ آنے دیگا قاسم علیخان صوبہ دار سابق بنگالہ وغیرہ اور شمرو قاتل انگریزان اور کسی مفرور انگریز کو اور نہ کسیطرح کی مدد یا رعایت یا حفاظت اونکی کرے گا اور وہ یہ بھی وعدہ کرتا ہے کہ جو انگریز فراری ہوکر اوسکے ملک مین آئیگا اوسکو بھی واپس حوالہ کردیگا۔

شرط چہارم

شاہ عالم بادشاہ قابض کوڑہ پر اور اوس قدر جزو اضلاع الہ آباد پر رہیگا جواب اوسکے قبضے مین ہین، اور جز اوسکو واسطے قائم رکھنے حیثیت بادشاہی کے دیا گیا ہے۔

شرط پنجم

نواب شجاع الدولہ یہ بھی بصدق دل و نیت درست وعدہ کرتا ہے کہ وہ بلونت سنگہ کو زمینداری بنارس اور غازیپور اور اون اضلاع پر جو اوسکے پاس تھے جب وہ نواب جعفر علیخان مرحوم اور انگریزون کے پاس حاضر ہوا تھا بشرطیکہ جسقدر مالگزاری وہ دیتا تھا اوسقدر دیتا رہیگا۔

شرط ششم

بنظر اسکے کہ کمپنی انگریزی کا جنگ گذشتہ مین صرف کثیر ہوا ہے لہذا نواب اقرار کرتا ہے کہ وہ پچاس لاکھ روپیہ حسب تفصیل ذیل دیگا یعنی بارہ لاکھ نقد اور آٹھہ لاکھ کے جواہرات جب یہ عہدنامہ بتصدیق اور منظور ہوگا اور پانچ لاکھ بعد ایک مہینے کے اور باقی پچیس لاکھ باقساط ماہواری اس طرح پر کہ عرصہ تیرہ مہینے مین تاریخ عہدنامہ ہذا سے سب ادا ہو جاے گا۔

شرط ہفتم

یہ تجویز قرار پائی کہ ملک بنارس اور جس قدر بلونت سنگہ نے مالگذاری مین لیا ہے نواب وزیر کو دیا جاے گو بادشاہ نے وہ ملک کمپنی انگریزی کو دیا ہے لہذا یہ وعدہ کیا جاتا ہے کہ ملک مذکور حسب ذیل اوسکو دیا جائیگا یعنی وہ سب ملک انگریزون کے پاس اوسوقت تک رہے گا جب تک میعاد عہدنامہ جو بلونت سنگہ اور کمپنی کے ساتھہ ہوا ہے منقضی نہو جائے اور تاریخ انقضا اوسکی ۲۷ ماہ نومبر سنہ آئندہ سے ہے بعد ازان نواب کو دخل دیا جایگا مگر قلعہ جونار پر دخل اوسکا اوس وقت تک نہوگا جب تک شرط ششم عہدنامہ ہذا کی بالکل تعمیل نہو جاے گی۔

شرط ہشتم

نواب کمپنی انگریزی کو اجازت دیگا کہ وہ تجارت بلا محصول تمام ممالک نواب مین کیا کرین

شرط نہم

تمام واسطہ داران اور رعایاے نواب جنہنے کچہ بھی مدد یا اعانت انگریزی جنگ گذشتہ مین کی ہوگی اونکے قصور معاف ہونگے اور کسیطرح اونسے مزاحمت اس بارہ مین نہوگی —

شرط دہم

جسوقت یہہ عہدنامہ دستخط ہوگا اوسیوقت فوراً فوج انگریزی ملک نواب سے روانہ ہوگی صرف فوج قلعگی جونار باقی رہے گی اور اوس قدر فوج شہر الہ آباد مین رہے گی جسقدر واسطے حفاظت بادشاہ کے ضروری متصور ہوگی بشرطیکہ بادشاہ ضرورت اوسکی بیان کرینگے —

شرط یازدہم

نواب شجاع الدولہ اور نواب نجم الدولہ اور کمپنی انگریزی یہ اقرار کرتے ہین کہ وہ صدق نیت سے تمام شرائط مندرجہ ومقبولۂ عہدنامہ ہذا کا لحاظ اور اعانت رکھینگے اور وہ خفیۃً یا صریحاً اپنی رعایا سے بھی شکستگی عہد روا اور جائز نرکھین گے اور فریقین معاہدہ ضامن ایک دوسرے کے ہین اس بات کے کہ تمام شرائط عہدنامۂ حال کی تعمیل ہوگی —

اسپر دستخط اور مہر اور قسم ہر ایک فریق معاہدہ نے بمقام الہ آباد بتاریخ ۱۶ ماہ اگست ۱۷۶۵ء روبرو ہمارے کی —

ایڈمنڈ مسکلائین	کلایو (مہر)
آرچبالڈ سوئنٹن	جان کارنیک (مہر)
جارج وینسٹارٹ	(مہر) مہر وتصدیق شجاع الدولہ

مرزا قاسم خان

راجہ شتاب راے

میر مشعلہ

مقام فورٹ ولیم تاریخ ۲۰ ماہ ستمبر ۱۷۶۵ء

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط الکزنڈر کیمپل ایس اسی

نمبر ۲۱

عہدنامہ فیمابین کمپنی اور شجاع الدولہ ۱۷۶۸ء

چونکہ افواہ ناملائم مشہور ہوے ہین جنسے خلل بیچ دوستی اور اتفاق اور اعتبار کے جو
فیمابین نواب شجاع الدولہ وزیر الممالک ایک فریق اور رایٹ ہنوربل رابرٹ لارڈ کلایو اور جنرل
جان کارنیگ منجانب نواب نجم الدولہ مرحوم سابق صوبہ دار بنگالہ و بہار و اوڑیسہ اور منجانب کمپنی
انگریزی فریق ثانی قرار پایا تھا واقع ہوا ہے لہذا ہنری ورلسٹ پریسیڈنٹ گورنر فورٹ ولیم
اور کونسل نے بنظر رفع کرنے تمام سبب رشک اور نااتفاقی کے اور قائم کرنے اتحاد فریقین کے
جان کارٹر صاحب اور کرنیل رچارڈ اسمتھ صاحب اور اکلادرس صاحب کو جو تینون صاحب ممبر
کونسل کلکتہ ہین بھیجا ہے کہ زبانی گفتگو نواب کے ساتھ کرین اور چونکہ جان کارٹر صاحب اور کرنیل
چارڈ اسمتھ صاحب اور کلادرس صاحب کو بعد گفتگو کرنے نواب مسطور سے دریافت ہوا کہ نواب
مستقل بیچ اتحاد انگریزون کے ہے لہذا وہ صاحبان منجانب نواب سیف الدولہ صوبہ دار بنگالہ
و بہار و اوڑیسہ اور منجانب کمپنی انگریزی عہد سابق کو حرف حرف مجدداً تازہ اور مستحکم کرتے ہین اور
نواب شجاع الدولہ بھی اوسیطرح عہدنامہ مذکور کو حرف بحرف تازہ اور مستحکم کرتا ہے اور ما ورا اسکے
بنظر رفع کرنے تمام شبہات اور رشک کے اور قائم کرنے دوستی حال کو اوپر بنیاد مستحکم تر کے اور
مستحکم عہدنامہ سابق کے برضامندی اقرار کرتے ہین کہ عبارت ذیل واسطے وضاحت شرط عہدنامہ مذکور
درج کیجاے یعنی بصلاح اور مرضی پریسیڈنٹ اور کونسل ممدوح کے یہ اقرار کیا جاتا ہی کہ نواب
پینتیس ہزار فوج سے زائد نرکھینگے اسمین سپاہ اور سوار اور چپراسی اور توپخانہ وغیرہ سب آگیا اور
اسمین دس ہزار سوار ہونگے اور دس پلٹن سپاہ پیدل کی جنمین سب صوبہ دار اور جمعدار اور حوالدار
وغیرہ لیکر دس ہزار نفری ہوگی اور رجمنٹ نجیب کے پانچ ہزار نفری سے زائد نہوگی انکے پاس
بندوق ہوگی اور پانچ سو سپاہ توپخانے مین رہے گی اس سے زیادہ نہوگی اور باقی نو ہزار پانچ سو کشادہ
فوج ہوگی اونکی وردی اور اسلحہ مانند سپاہ انگریزی کے یا نجیب پلٹن کے نہونگے اور نواب یہ بھی عہد
کرتے ہین کہ سواے دس ہزار نفری مذکورہ بالا کے اور کسی کے پاس اسلحہ مانند فوج انگریزی کے
نہونگے اور اونکے قواعد مثل انگریزی ہوگی فقط بنظر اسکے جان کارٹر صاحب اور کرنیل چارڈ

اسمتہ صاحب اور کلاویورنسل صاحب منجانب نواب سیف الدولہ اور کمپنی انگریزی کے وعدہ کرتے ہین کہ جب تک نواب شجاع الدولہ مسطور اور اُنکے ورثا مطابق شرائط اس عہدنامے کے کاربند ہونگے اوسوقت تک کونسل فورٹ ولیم حال اور نہ کونسل آیندہ بعد ازین کوئی معاملہ جدید اس بارہ مین پیدا نکرینگے سوا اون کے جو سابق مشروط ہو چکے ہین اور اب منظور ہوے اور فریقین اس عہدنامے کو فرض اور واجب تصور کرینگے نواب ممدوح قرآن پر اور جان کارتر صاحب اور کرنیل رچارڈ اسمتہ صاحب اور کلاویورنسل صاحب انجیل پر قسم کھاینگے کہ کوئی ایک حرف بھی اس عہدنامے کا فروگذاشت نہوگا اور خود اوسکی تعمیل کرینگے اور اپنی اولاد پر اوسکو فرض کر جاینگے۔

دستخط جان کارتر

دستخط رچارڈ اسمتہ

دستخط کلاویورنسل

اسپر دستخط اور مہر اور قسم ہر ایک فریق معاہد نے بمقام بنارس تاریخ ۲۹ ماہ نومبر سنہ ۱۷۶۸ء ہمارے روبرو کی۔

دستخط گبریل ہارپر

دستخط سی ڈبلیو بوگٹن

دستخط ڈبلیو ایم گوس

مہر

مین وعدہ کرتا ہون کہ جسقدر فوج اب میرے پاس زائد پینتیس ہزار سوار و پیادہ سے ہے اوسکو برطرف کرونگا اور باقی شرائط کی تعمیل تین مہینے کے عرصے مین تمام و کمال کرونگا۔

المرقوم ۱۹ ماہ رجب ۱۱۸۲ ہجری مطابق ۲۹ ماہ نومبر سنہ ۱۷۶۸ء

نمبر ۲۲

عہدنامہ فیمابین نواب شجاع الدولہ وزیر الممالک ایک فریق اور بریگیڈیر جنرل سر رابرٹ بارکر سپہ سالار افواج کمپنی مشتملہ تجاران انگلستان جو ہندوستان مین اپنی پریسیڈنسی بنگالہ مین منجانب

کمپنی مذکور تجارت کرتے ہین فریق ثانی درباب فوج انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کے قابض رہنے کی اوپر قلعہ چنار گڑھ واقع زمینداری راجہ چیت سنگہ کے اون سب پر واضح ہو جنکے متعلق اب یہ ہے یا آیندہ متعلق ہوگا کہ جنرل سر رابرٹ بارکر صاحب نے شرائط مندرجۂ ذیل ساتھ نواب وزیر کے درباب قلعۂ مذکور کے منظور کین —

شرط اول

یہ کہ بنظر اسکے کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کو سہولت بیچ مدد دہی نواب کے واسطے حفاظت ملک کے بموجب عہدنامہ صلح جو فیمابین رابرٹ ہنوربل لارڈ کلایو اور جان کارنیک صاحب کے منجانب نواب نجم الدولہ صوبہ دار بنگالہ و بہار و اڑیسہ اور منجانب کمپنی مشتملہ تجاران انگلستان جو تجارت ہندوستان مین کرتے ہین اور نواب شجاع الدولہ وزیر الممالک کے بمقام الہ آباد بتاریخ ۱۶ ماہ اگست ۱۷۶۵ء کے قرار پایا تھا حاصل ہو نواب نے اونکو قلعۂ چنار گڑھ واقع زمینداری راجہ چیت سنگہ دیا کہ اونکے قبضے مین رہے اور صرف اونکی فوج اوسمین رہے اوسوقت تک کہ جب تک ضرورت اوسکی واسطے مدد دہی نواب کے یا واسطے ضرورت کمپنی کے بنظر حفاظت اضلاع بنگالہ و بہار و اڑیسہ مناسب اور ضروری متصور ہو —

شرط دوم

یہ کہ اگر کسی موقع پر ضرورت کمپنی انگریزی کو واسطے لیجانے اپنی فوج کے اور خالی کردینے قلعۂ چنار گڑھ کے ہو تو قلعۂ مذکور نواب شجاع الدولہ کے حوالہ ہوگا اور اسیطرح جب فوج انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کی بجانب مغرب دریاے کرمناسا کے کوچ کرے گی تو قلعۂ مذکور بر وقت اونکے واسطے خالی رہیگا کہ اپنی مطلب براری یا اپنا قبضہ اوسپر کرین —

شرط سوم

یہ کہ جسقدر خرچ انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی بیچ اوسکی مرمت یا بیچ تیار کرنے بروج یا مرمت میگزین و سلحخانہ و بارک وغیرہ کی کرینگے وہ سب روپیہ جب قلعہ حوالہ ہوگا تو نواب ادا کرے گا مگر یہ شرط ہے کہ خرچ چار لاکھ روپیہ سے زائد نہوگا اور اوسکے حساب کی جانچ اور صحت اشخاص مامورہ فریقین کرینگے —

دستخط رابرٹ بارکر

مہر اور دستخط فریقین معاہدہ نے بمقام سانڈسی بتاریخ ۲۰ ماہ مارچ ۱۷۷۲ء مین ہمارے روبرو کیے۔

دستخط گبریل ہارپر
دستخط جان کوک ریل
دستخط ولیم ڈیوی

نمبر ۲۳

عہدنامہ فیما بین نواب شجاع الدولہ وزیر الممالک ایک فریق اور بریگیڈیر جنرل سر رابرٹ بارکر سپہ سالار افواج کمپنی مشتملہ تجاران انگلستان جو منجانب کمپنی مذکور ہندوستان مین اپنی پریسیڈنسی بنگالہ مین تجارت کرتے ہین فریق ثانی دربارۂ قلعۂ الہ آباد و تمام اون لوگون پر واضح ہو جنسے یہ متعلق ہے یا کسی امر مین ہوگا کہ جنرل سر رابرٹ بارکر صاحب نے شرائط ذیل ساتھ نواب کے درباب قلعۂ الہ آباد کے منظور کین۔

شرط اول

یہ کہ شاہ عالم بادشاہ کی خوشی یہ ہوئی کہ نواب شجاع الدولہ بہادر وزیر الممالک کو قلعۂ الہ آباد دے دیا جائے جب کبھی وزیر کو مطلوب ہو تو جب شجاع الدولہ طلب کریگا تو اوسکے دس روز کے بعد فوج انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی قلعۂ مذکور خالی کرکے حوالۂ نواب کر دے گی۔

شرط دوم

یہ کہ فوج انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کی قلعۂ الہ آباد اوسیطرح منجانب وزیر رہے گی جسطرح منجانب بادشاہ رہا کرتی تھی جب تک کہ نواب شجاع الدولہ اونسے طلب نکرے یا جب تک کہ کمپنی مذکور کو ضرورت اوسکے خالی کر دینے کی بباعث روانہ کرنے فوج کے قبل طلب کے نہو اگر ایسا موقع ہوگا تو اوسکی اطلاع نواب کو وقت مناسب پر دیجاے گی۔

دستخط رابرٹ بارکر

مہر اور دستخط فریقین معاہدہ نے بمقام سانڈی بتاریخ ۲۰ ماہ مارچ ۱۷۶۸ء روبرو ہمارے کیے

دستخط گبریل ہارپر

دستخط جان کوک ریل

دستخط ولیم ڈیوی

نمبر ۲۴

عہدنامہ ساتھ شجاع الدولہ کے ۱۷۷۳ء مین

وزیر الممالک آصف جاہ شجاع الملک نواب شجاع الدولہ ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ سپہ سالار ایک فریق اور وارین ہیسٹنگ صاحب پریسیڈنٹ کونسل و گورنر فورٹ ولیم و سپہ سالار افواج کمپنی انگریزی باضلاع بنگالہ و بہار و اوریسہ منجانب و بنام کمپنی انگریزی فریق ثانی شرائط ذیل کو منظور کرتے ہین۔

شرط اول

چونکہ عہدنامہ الہ آباد مرقومہ ۱۶ ماہ اگست ۱۷۶۵ء فیما بین وزیر اور کمپنی مین درج ہے کہ اضلاع کوڑہ و الہ آباد بادشاہ کو واسطے اونکے صرف کے دیے گئے ہین اور چونکہ بادشاہ نے قبضہ اضلاع مذکور کا چھوڑ دیا بلکہ ایک سند کوڑہ و کڑہ کی بنام مرہٹہ لکھدی جس سے نقصان وزیر اور کمپنی انگریزی کا متصور اور خلاف منشاء عہدنامہ کے ہے اس سبب سے بادشاہ کا استحقاق نسبت اضلاع مذکورہ کے معدوم ہوگیا اور وہ دوبارہ کمپنی کے قبضہ مین آئے جنھون نے اونکو دیے تھے لہذا یہ اقرار ہوتا ہے کہ اضلاع مذکور وزیر کے قبضہ مین بشرائط مفصلہ ذیل دیے جائینگے اور یہ کہ جسطرح اوسکے پاس ملک اودہ ہے اوسیطرح یہ اضلاع کوڑہ و کڑہ و الہ آباد بھی اوسکے پاس ہمیشہ رہینگے کسیطرح اور کسی حیلے سے اوس سے مزاحمت ان اضلاع کے بارہ مین کمپنی اور اوسکے افسران نکرینگے اور بغیر جو روپیہ اب مشروط ہوتا ہے اوس سے زیادہ ہرگز کسی حیلے یا سبب سے طلب نکیا جائیگا اس عہدنامہ کی پابندی تمام افسران انگریزی و اہالیان کونسل اور کمپنی کرینگے اور ہرگز اس سے انحراف نکرینگے۔

تفصیل شرائط

وہ پچاس لاکھ روپیہ سکہ رائج الوقت ملک اودہ حسب تفصیل ذیل ادا کرے۔

نقد عہ لکہ

دو برس بعد تاریخ اس عہدنامہ سے

اول سال ؎عہ لکہ

دوم سال ؎عہ لکہ ـلعہ لکہ

کل سکہ روپیہ عہ لکہ

شرط دوم

بنظر اسکے کہ تکرار درباب زر ادائی نواب وزیر بابت اخراجات فوج کمپنی جو اونکی مدد کو آئین یہ اقرار ہوتا ہے کہ ایک برگیڈیر کا خرچ دو لاکھ بیس ہزار روپیہ سکہ رائج الوقت ملک اودہ ہوگا اور تفصیل سپاہ برگیڈ ذیل مین درج ہوتی ہے۔

دو پلٹن ولایتی

چھہ پلٹن سپاہ ہندوستانی

ایک کمپنی توپخانہ

اس فوج کا خرچہ ذمہ وزیر کے اوس تاریخ سے ہوگا جس تاریخ سے وہ اونکی حد مین پہونچیگی اور اوس تاریخ تک ہوگا جس تاریخ تک وہ واپس حد ضلع بہار مین آوے اور سواے زر مذکورۂ بالا اور کچہ مطالبہ بابت فوج مذکور کے کسی وجہ سے نہوگا اور اگر کمپنی یا افسران انگریزی فوج وزیر کو طلب کرینگے وہ کمپنی بھی اوسیطرح اوسکا خرچہ ادا کرے گی۔

مہر اور دستخط اور قسم فریقین معاہدہ نے بمقام بنارس تاریخ ستمبر ۱۷۷۳ء مین ہمارے روبرو کیے۔

دستخط جان اسٹوارٹ

دستخط ولیم ایڈفرن

نمبر ۲۵

ترجمہ شرائط مجوزہ عہدنامہ جو ساتھ نواب آصف الدولہ کے تجویز ہوا ۱۷۷۵ء

نواب آصف الدولہ یحیی خان بہادر ہزبر جنگ ایک فریق اور آنریبل وارین ہسٹنگ صاحب گورنر جنرل اور ممبران سوپریم کونسل فورٹ ولیم منجانب اور بنام انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی فریق ثانی شرائط ذیل منظور کرتے ہین —

شرط اول

صلح کل اور دوستی مستحکم اور اتفاق کامل واسطے ہمیشہ کے مابین نواب آصف جہ بہادر اور انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کے قائم ہوا فریقین معاہدہ بنظر جاری رکھنے واسطے ہمیشہ کی دوستی کے باہمی کسی حیلہ یا کسی سبب سے رعایا اور سا کنان ملک کو مخالفت اور فساد کرنے نہ دینگے اور جس بات سے یہ امور مخالفت وغیرہ پیدا ہوتے ہین اونکو واقع ہونے نہ دینگے فریقین کے دوست اور دشمن جانبین کے متصور ہونگے اور اگر کوئی ایک کے ملک سے فراری ہوکر دوسرے کی ملک مین آئیگا وہ فوراً حوالہ کر دیا جائیگا اور اوسکو کسیطرح کی اعانت نہ ملے گی —

شرط دوم

نواب موصوف وعدہ کرتے ہین کہ وہ ہرگز قاسم علیخان صوبہ دار سابق بنگالہ اور سمرو قاتل انگریزان کو اپنے ملک مین آنے نہ دینگے اور نہ اپنے پاس رکھینگے اور اگر وہ اوسکے قابو مین آجائینگے تو برعایت دوستی اونکو قید کرکے سپرد کمپنی انگریزی کے کردینگے اور وہ یہی اقرار کرتے ہین کہ کسی اور قوم ولایت کو وہ اپنی ملازمی مین بغیر رضامندی کمپنی انگریزی کے نہ رکھینگے اور جو کوئی بغیر اجازت کمپنی انگریزی کے اوسکے ملک مین آئیگا یا اوسمین گذر کرے گا یا رہے گا یا معلوم ہوگا کہ ملک مین ہے اوسکو وہ آنے نہ دینگے بلکہ اوسکو آنے مین مانع ہونگے اور اگر آبھی جائیگا تو اوسکو واپس بھیجدینگے تمام یورپ نراکسی قوم کے جو اب نواب مذکور کے ملازم ہین اس عہد کی رو سے برخاست ہوے اور اب اور آیندہ وہ وعدہ کرتے ہین کہ اونکو ملازم نہ رکھینگے اور جو کمپنی انگریزی سے معزول ہوکر آیا ہے یا آیندہ آئے گا بشرط گرفتار ہونے کے حوالہ کمپنی انگریزی کے کر دیا جائے گا —

شرط سوم

اگر بادشاہ کوئی امر نسبت امورات نواب آصف الدولہ کے سرداران انگریزی کو لکھین گے وہ کارروائی حسب رضامندی و فائدہ و ارادہ نواب کرینگے اور جو کچھ بادشاہ کی تحریر اور تقریر پر لحاظ نکرینگے اور اسیطرح اگر بادشاہ آصف الدولہ کو کوئی امر نسبت امور سرداران انگریزی کے لکھینگے تو وہ بھی حسب رضامندی و فائدہ ارادہ کمپنی کے کارروائی کریگا اور کچھ خیال تحریر و تقریر بادشاہ پر نکریگا۔

شرط چہارم

اضلاع کوڑہ والہ آباد ہمیشہ اور واسطے دوام کے قبضہ نواب آصف الدولہ مین اوسی ہیئت سے رہینگے جیسے ملک اودہ اوسکے پاس ہے اور اوسمین انگریز خلل اندازی نکرینگے اور نہ ایک دام یا درم اضلاع مذکور سے طلب کرینگے سرداران انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ صوبہ اودہ اور کوڑہ اور الہ آباد کی حفاظت کرینگے جب تک کہ مرضی کورٹ اوف ڈائرکٹر کی دریافت ہوگی

شرط پنجم

نواب مذکور بابت حفاظت اپنے ملک کے حسب شرائط مذکورہ بالا بیان کرتے ہین کہ اوتھون نے اپنی مرضی اور خواہش سے انگریزی کمپنی کو تمام اضلاع ماتحت راجہ چیت سنگہ کے مع محصول خشکی و دریا اور حکومت اضلاع مذکور کی واسطے ہمیشہ کے دیتے ہین اور انگریزی کمپنی بعد ڈیڑہ مہینے کے تاریخ عہدنامہ ہذا سے حکومت اور قبضہ اضلاع ماتحت راجہ چیت سنگہ کی اپنے ذمے کروا لینگے تفصیل اضلاع یہ ہے۔

سرکار بنارس

سرکار جونپور

سکندر گڑھ

اضلاع جونپور

بھیجے پور بہادر

ملبوس خاص

سرکار غازی پور

پرگنہ سکندرپور خرید شاہی آباد پتہ سرونج وغیرہ مثل سابق اور ٹکسال اور کوتوالی بنارس

شرط ششم

نواب آصف الدولہ بالعوض مدد و اعانت فوج انگریزی کے جو اوسکے ہمراہ رہے گی تاریخ عہدنامہ ہذا سے ایک برگیڈ کے خرچ کے واسطے دو لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ سکہ اودہ سونہ رائج الوقت دیا کرینگے اور اگر اس سنہ کے روپیہ کا رواج آیندہ موقوف ہو جاوے تو بٹہ یا بارہ جو کچھ ہو گا حساب سے دیا جاویگا اور لیا جاویگا تفصیل برگیڈ کی یہ ہے دو پلٹن یا ایک رجمٹ ولایتی ایک کمپنی توپخانہ اور چھ پلٹن سپاہیان ہندوستانی۔

نواب مذکور کو جب سے فوج انگریزی اضلاع کمپنی کی سرحد سے حسب درخواست اونکے باہر آئیگی اور جب تک وہ واپس سرحد ملک کمپنی مین نہ جائیگی اوسوقت تک یہ روپیہ ماہواری دینا ہو گا۔

شرط ہفتم

اگر نواب مذکور کبھی درخواست مدد انگریزی کمپنی واسطے حفاظت کسی اور اپنے علاقہ کی سوای اوسکے جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہی کریگا تو وہ حسب موقع وقت قرارداد کریگا۔

انگریزی کمپنی اور سرداران انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ جو شرائط اب باہم قرار ہوی ہین اونکی تعمیل ہو گی اور آیندہ تا حین حیات نواب آصف الدولہ وہ ہرگز اسکو تبدیل نکرینگے اور نہ اس سے انحراف کرینگے اور وہ کسی طرح پر یا کسی سبب سے کوئی مطالبہ جدید خلاف منشاء عہدنامہ ہذا نکرینگے۔

فریقین باہم اپنی اپنی تحریر پر قسم کرتے ہین کہ مطابق اس عہدنامہ کے کاربند ہونگے

المرقوم ۲۰ ماہ ربیع الاول ۱۱۹۲ ہجری مطابق ۲۱ ماہ مئی ۱۷۷۸ء

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جان برسٹو

رزیڈنٹ بدربار نواب اودہ

مقابلہ اسکا ساتھہ ایک نقل مصدقہ اور مرسلہ برسٹو صاحب سے ہوا اور دریافت ہوا کہ ترجمہ درست اور مطابق ہے صرف نام بہدئی فہرست اضلاع مین فروگذاشت ہوا تھا وہ مین نے درج کردیا

دستخط جی ایچ ڈی اویلی

ایکٹنگ مترجم فارسی

ترجمہ اقرارنامہ مہری نواب آصف الدولہ

اگر کسی شخص کی برات یا تنخواہ حسب الحکم ہمارے اوپر راجہ چیت سنگہ یا اوسکے اضلاع کے ہوئی ہے تو ایسی برات اور تنخواہ راجہ سے یا اوسکے اضلاع سے نہ ملیگی وہ مجھسے ملنی چاہیے —

قبضہ اور حکومت واسطے ہمیشہ کے اضلاع پرگنات ماتحت راجہ کے بلارسوم اور قرضہ اور تنخواہ وغیرہ مین بالکل بعد ڈیڑہ مہینے کے انگریزی کمپنی کو دونگا —

المرقوم ۲۰ ماہ ربیع الاول ۱۱۸۹ ہجری مطابق ۲۱ ماہ مئی ۱۷۷۵ء

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جان برسٹو

رزیڈنٹ بدربار نواب اودہ

مقابلہ اسکا ساتھہ ایک نقل مصدقہ اور مرسلہ برسٹو صاحب کے ہوا اور معلوم ہوا کہ ترجمہ صحیح اور درست ہے —

دستخط جی ایچ ڈی اویلی

ایکٹنگ مترجم فارسی

ترجمۂ اقرارنامہ مہری نواب آصف الدولہ

زربقایاے انگریزی کمپنی بابت اضلاع کوڑہ اور الہ آباد ور وہیلکھنڈ و تنخواہ فوج حسب عہدنامہ نواب شجاع الدولہ بلاعذر و تکرار بروقت وجوب ہونیکے ادا ہوگا —

المرقوم ۲۰ ماہ ربیع الاول ۱۱۸۹ہجری مطابق ۲۱ ماہ مئی ۱۷۷۵ عیسوی

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جان برسٹو

رزیڈینٹ بدربار نواب اودہ

مقابلہ اسکا ساتھ ایک نقل مصدقہ اورمرسلہ برسٹو صاحب کے ہوا اورمعلوم ہوا کہ ترجمہ صحیح اور درست ہے —

دستخط جی ایچ ڈی اویلی

ایکٹینگ مترجم فارسی

شرائط مجوزہ عہدنامہ پرجوساتھ نواب آصف الدولہ کے ہوگا غور کی گئی

اول شرط منظور ہوئی

دوم ایضاً

سوم ایضاً

چہارم ایضاً

پنجم ایضاً

ششم ایضاً

ہفتم ایضاً

حکم ہوا کہ عہدنامہ کا مقابلہ فارسی نقل سے کیا جائے اور اگر درست ہو تو دو نقول اسکی حسب ضابطہ تحریر ہوکر واسطے مہر کمپنی اور دستخط بورڈ ہذا کے پیش ہون اور بعد ازان برسٹو صاحب کے پاس بھیجی جائین کہ اسیطرح تصدیق یعنی مہر اور دستخط منجانب نواب کراکر ایک نقل واپس کرین —

اور دو اقرارنامجات بھی برسٹو صاحب نے نواب سے لکھائے تھے منظور ہوے

نمبر ۲۶

نمبر ۱

نقل مسودۂ قولنامہ مہری نواب آصف الدولہ مرقومہ ۱۹ ماہ شعبان ۱۱۸۹ھ ہجری مطابق ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۷۷۵ء

مین آصف الدولہ بہادر اقرار کرتا ہون اور یہ قولنامہ لکھدیتا ہون یعنی

مین نے اپنی والدہ سے تیس لاکھ روپیہ بابت قرضہ حال اور چھبیس لاکھ روپیہ بابت قرضۂ سابق کے کچھ نقد اور کچھ اسباب اور جواہرات اور ہاتھی اور شتر وغیرہ ورثۂ پدری لیا اور اب کچھہ دعوی میرا اوسپر باقی نہین رہا یہ سب مین نے بوساطت سرداران انگریزی کے لیا اور اب مطالبہ زیادہ اس سے ترک کیا اور یہ بھی مین وعدہ کرتا ہون کہ مین مزاحمت اپنی والدہ سے بہ نسبت جاگیر اور گنجہایت وبارہ دری وباغات وغیرہ وٹکسال اودہ وفیض آباد کے جو اوسکو نواب متبرک نے دیا ہے نکرونگا اور اوسکے حین حیات اوسکو قابض ان سب پر رہنے دونگا اور جب تک میری والدہ زندہ رہے گی اوسوقت تک مین اوسکو ان سب کی نسبت دق نکرونگا وہ اپنی جاگیر مین اپنے ملازمین کی معرفت تحصیل زر کرین مین اونکو نہ روکونگا اگر میری والدہ حج کرنے جائین تو اونکو اختیار ہے جسے چاہین اپنی جاگیر وغیرہ مین بطور مہتمم چھوڑ جائین یہ کلیۃ اونکے اختیار مین ہے مین اسمین مزاحم نہونگا خواہ وہ یہان رہین یا حج کو جائین یہ سب جاگیر وغیرہ اونکے قبضے مین متصور ہون گی اور کوئی شخص اونسے مزاحم نہوگا جس کسیکو میری والدہ مہتمم جاگیر وغیرہ قرار دینگی اوسکی مین مدد اور حفاظت کرونگا اور جب وہ حج کو جائین تو اونکو اختیار رہے جس ملازم ذکور واناث کو چاہین اور جو اسباب چاہین اپنے ہمراہ لیجائین مین مزاحم اوسکا نہونگا اور مین کچھ دقت کسی قسم کا مطالبہ کر کے جواہر علیخان اور بہادر علیخان اور نشاط علیخان اور شکوہ علیخان اور تحویلدارنیون کو نہ دونگا میری والدہ کو اختیار رہے اپنی جاگیر وغیرہ مین جو چاہین کرین وہ مالک ہین درباب لحاظ رکھنے ان سب شرائط کے خدا اور اوسکے رسول اور دوازدہ امام اور چہاردہ معصوم اور سرداران انگریزی کو گواہ دیتا ہون سرداران انگریزی اس قولنامہ مین شریک میرے ہین —

دیگر یہ کہ مین زر قرضہ اپنی والدہ سے طلب نکرونگا میرا کچھہ دعوی اب اوسپر نہین ہے اور مین ہرگز اس عہدنامہ سے انحراف نکرونگا اگر مین احیاناً خلاف ورزی اس عہدنامے کی کرون

تو یہ تصور کرنا چاہیے کہ ہمین سرداران انگریزی کمپنی سے منحرف ہوگیا لہذا یہ قولنامہ ہمین نے لکھدیا کہ سند ہو۔

فہرست جاگیرات وغیرہ

سلون	محال سالم
دوا	ایضاً
پرسیدپور	ایضاً
رتاہ	ایضاً
سمروتہ	ایضاً
تلوئی	ایضاً

جائس مع عدالت وسائر محال سالم

کوڑہ	ایضاً
ٹانڈا	ایضاً

ایک مکان گورکھپور مین

نواب گنج مع دیہات دوسری جانب گھاگھرا کی محال سالم

اسمعیل گنج مع دیہات سے کروہی لکھنؤ

اسمعیل گنج واقع لکھنؤ

بارہ دری صوبہ داران

ٹکسال اودہ وفیض آباد

بیگم گنج وگولہ گھاٹ

وزیر گنج

باغ ہری سنگہ واقع اودہ مع زمین تین بانگے عو

عیش باغ واقع لکھنؤ

روضہ گھاٹ واقع لکھنؤ

بیگم باڑی مع بازار

باغ پہساڑا پل

نمبر ۲

نقل مسودہ قولنامہ مہری جان برسٹو صاحب منجانب کمپنی و سرداران انگریزی مرقومہ ۹ شعبان ۱۱۸۹ھ مطابق ۱۵ اکتوبر ۱۷۷۵ء

مین یہ شرط بطور قولنامہ دیتا ہون اور اسپر اپنی مہر منجانب کمپنی و سرداران انگریزی کی ہے نواب آصف الدولہ یحیی خان بہادر ہزبر جنگ نے اپنی والدہ سے اپنا ورثہ پدری کا مبلغ بتیس لاکھ روپیہ بابت قرضہ حال اور چھبیس لاکھ روپیہ بابت قرضہ سابق کچھ نقد اور باقی کا اسباب اور جواہرات اور ہاتھی اور شتر وغیرہ لیکر بتصرف اپنے لے لیے اور فارغخطی جو نواب آصف الدولہ نے اپنی والدہ کو دی وہ سند ہوگی میری مہر بھی اوسپر لگی ہے تاکہ معلوم ہو کہ یہ امر کمپنی اور سرداران انگریزی کے علم مین ہوا درباب جاگیرات و گنجیات و بارہ دری و باغات و ٹکسال اودہ و فیض آباد جو نواب مرحوم نے بیگم کو دیے تھے اونکے قبضے مین نواب آصف الدولہ مزاحم اوس سے نہونگے مگر تا حین حیات اوسکا قبضہ اور دخل بحال رکھینگے اور بیگم اپنے ملازمین سے روپیہ جاگیر وغیرہ کا تحصیل کرے سرداران انگریزی ضامن تعمیل شرائط ہذا کے ہین کوئی مزاحم بیگم سے نہوگا جب بیگم حج کو جائیگی کوئی سد راہ اوسکا نہوگا بیگم کل مالک اپنے لوگون کی ہے کوئی شخص کسیطرحکا مطالبہ اونکے خواجہ سرا یونسے یا خدمہ سے نکرے گا اوسکو اختیار ہے اونکی نسبت جو چاہے کرے۔

جب بیگم حج کو جائے تو وہ جسکو چاہے مہتمم اپنی جاگیرات وغیرہ کا چھوڑ جائے سرداران انگریزی اسکے شاہد ہین۔

تفصیل جاگیرات و گنجیات وغیرہ وہی بیان کی درج ہے جو نمبر اول کے آخر مین درج ہے۔

نمبر ۲۷

نقل عہدنامہ گورنر جنرل جو ساتھہ وزیر کے ہوا بتاریخ ۱۹ ستمبر ۱۷۸۱ء

نواب وزیر الممالک آصف الدولہ آصف جاہ خان بہادر نے مکرر اور عین خواہش سے ظاہر کیا ہے کہ وہ خرچ برگیڈ و سواران و افسران انگریزی مع اونکے ٹپالن اور دیگر صاحبان بنام نہاد سہ بندی وغیرہ کا جنکی تنخواہ وہ دیتا ہے اوس سے نہین دیا جاتا اور اکثر درخواست اس بارہ مین اور دیگر امورین کی اور چونکہ دوستی اوسکی دوامی اور مستحکم بنسبت کمپنی کے ہے تو وہ مستحق ہر قسم کی اعانت اور سبکدوشی کا ہمسے ہوسکتا ہے لہذا مین وارین ہیسٹنگ گورنر جنرل عماد الدولہ جلادت جنگ بہادر منجانب گورنر جنرل اور کونسل شرائط ذیل منظور کرتا ہون — ۱۹ ماہ ستمبر ۱۷۸۱ء مطابق آخر رمضان ۱۱۹۵ھ

شرط اول

جو برگیڈ مستعار اور تین رجمنٹ سواران نواب کے فوج مین تھے وہ اب ۱۱۸۹ فصلی سے اونکے خرچ مین نہ پڑین صرف میعاد ڈھائی مہینے کی دیجاوے جس عرصے مین وہ نواب کی حدود سے پار ہوسکتے ہین اس عرصے کی تنخواہ اور بقایا وغیرہ جو کچھہ ہوگا سب دیا جائیگا اور نیز دیگر صاحبان مع ٹپالن سہ بندی باستثناء دفتر صاحب رزیڈنٹ جنکا خرچ بھی نواب دیتا ہے اب ۱۱۸۹ فصلی سے اوسکے ذمہ نرہین بقایا تنخواہ وغیرہ اوسکا دیا جاوے اور دو مہینے کی تنخواہ پیشگی دیجائیگی معنی اس شرط کے یہ ہین کہ سواے اوسقدر سپاہ کے جسکا وعدہ بنام نہاد برگیڈ کے نواب شجاع الدولہ مرحوم نے کیا ہے اور جنکی تنخواہ دو لاکھہ ساٹھہ ہزار روپیہ ہے اور سپاہ کی تنخواہ نواب ندیوے آمین ایزادی ایک رجمنٹ سپاہ کی ہوگی جسکی ضرورت واسطے حفاظت دفتر اور خزانہ اور حشم صاحب رزیڈنٹ مقیم لکھنو کی ہے اور جسکی تنخواہ پچیس ہزار ماہواری قرار پایا ہے یہ رجمنٹ تین مہینے بعد تبدیل ہوا کرے اور یہ برگیڈ حسب مرضی نواب کوچ مقام کیا کرے گی جیسا عہدنامہ قرارداده نواب وزیر مرحوم مین درج ہے اور آخری شرط یہ ہے کہ اگر نواب کو ضرورت مدد زیادہ فوج کمپنی کی ہوگی تو اونکی تنخواہ وغیرہ اوس تاریخ سے شروع ہوگی جس تاریخ وہ عبور دریاے کرمناسا کرینگے اور اگر کمپنی کو ضرورت نواب کی فوج کی ہوگی تو جسقدر مقرر ہوجاوے گا اوس نسبت سے ماہواری

اوسکو دیا جائیگا جب تک وہ خدمتگزاری مین حاضر رہینگے۔

شرط دوم

چونکہ انتظام ملک مین نواب کو نہایت دقت بواسطہ طاقت فوجی وحکومت جاگیرداران مبذول ہے لہذا اوسکو اختیار دیا جاوے کہ جسکو وہ مناسب تصور کرے اوسکی جاگیر ضبط کرے صرف یہ خیال رہے کہ جنکی جاگیرات کی بابت کمپنی ضامن ہے اگر اونکی جاگیرات ضبط کرے تو جسقدر آمدنی اوسکی جاگیر کی ہوگی اوسقدر نقد اوسکو معرفت صاحب رزیڈنٹ کے دینا ہوگا۔

شرط سوم

چونکہ فیض اللہ خان نے بسبب شکست کرنے عہد کے حقوق حفاظت وحمایت گورنمنٹ انگریزی ضبط کرا دیئے اور اپنی خودسری سے بہت دقت اور تکلیف نواب کو دیتا ہے لہذا نواب کو اجازت ہو کہ جب موقع وقت ہو اوسکی جاگیر ضبط کرکے اوسکو نقد روپیہ مشروطہ عہدنامہ معرفت صاحب رزیڈنٹ بہادر کے دیا کرے مگر جسقدر روپیہ اوس فوج کا ہوگا جو اوسنے ازروے عہدنامہ شرط اسرانجام کرنے کا کیا تھا وہ روپیہ اوسکی نقدی مین سے منہا ہوکر حساب کمپنی مین تا قائم رہنے جنگ حال کے محسوب ہوگا۔

شرط چہارم

کوئی صاحب رزیڈنٹ فرخ آباد مین مقرر نہو اور صاحب رزیڈنٹ حال طلب کرلیا جاوے۔

شرط پنجم

جو عہدنامجات فیما بین انگریزان اور نواب شجاع الدولہ کے ہوے ہین وہ فیما ہین فریقین معاہدہ حال تصدیق کیے جائین وہان تک کہ جہان تک موافق شرائط مذکورہ بالا کے ہون اور کوئی افسر یا فوج یا دیگر اشخاص نواب کے دفتر مین سے تنخواہ پائین صرف وہ جنکی نسبت اسمین شرط ہوئی ہے۔

دستخط وارین ہسٹینگ | مہر |

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط آئی ہے سب کرٹری ہنوربل بورڈ

نقل قولنامہ جو وزیر نے گورنر جنرل بہادر سے کیا

چونکہ درخواست نواب وزیر کی بلاکمی و تامل منظور ہوئین ہین اب مکرر وہ درخواست گزارش کرتا ہون کہ مین نے زبانی عرض کی تھی اور امید ہے کہ آپ میری تمام معروضات پر لحاظ فرمائینگے اور یقین ہے کہ انکی منظوری بلاتامل فرمائی جائیگی کیونکہ اونمین صرف آپکی مہربانی درکار ہے اور کمپنی کو کچھہ تعلق اونسے نہین ہے صرف اسقدر کہ جو روپیہ نواب سے یعنی مجھسے لینا ہے وہ کمپنی کو دیا جاوے۔

مین اسواسطے عرض کرتا ہون کہ جو تعداد نفری سہ بندی و دیگر فوج کثرت سے ہوگئی ہی وہ کم کیجاوے اور ایک حد مقرر ہو جاوے اور اونکی تنخواہ آمدنی پر نہ دلائی جاوے بلکہ خزانہ سے نقد ملا کرے اور اوسکی تعداد نفری اوسیقدر ہو جسقدر روپیہ خزانہ سے مل سکتا ہو مگر چونکہ یہ امر بہت مشکل ہوگا جب تک کہ میرے خانگی اور علاقے کے اخراجات جدا نہون مین یہ بھی عرض کرتا ہون کہ مجکو کچھ روپیہ مقرر ہوکر اخراجات خانگی کے واسطے ملا کرے اور باقی آمدنی علاقہ خزانۂ عامرہ مین اوسکے اہلکاران کی معرفت رکھا جایا کرے اور صاحب رزیڈنٹ بہادر اوسکا ملاحظہ کرلیا کرین اور اونہین سے اخراجات سپاہ و دفاتر ہوا کرین

اس صلاح سے مراد یہ نہین ہے کہ سالانہ ادائی سرکار مین تخلل واقع ہو بلکہ وہ یعنی ادائی قرضۂ سابق و مطالبہ حال کمپنی ہر سال بتعداد مختلف دیا جائیگا۔

بدستخط اور مہر نواب کے ہوئے اور اقرار او منظوری مطابق بقت صلاح بالا ہوئی

نقل مطابق اصل کے ہی

دستخط ای ہے

سب سکرٹری ہنوریبل بورڈ

نمبر ۲۸

تحریر جو آصف الدولہ نواب اودہ کی ساتھہ ۱۷۸۶ع مین ہوئی

منجانب ارل کورنوالس بنام وزیر مرقومہ ۱۵ اپریل ۱۷۸۶ع عیسوی

جو عہدنامہ میان انگریزی کمپنی اور نواب شجاع الدولہ کے ہوا تھا اوسمین نفع طرفین ملحوظ رکھا گیا ہے اور وہی مطلب انکی اور کمپنی کی دوستی اور اتفاق مین ملحوظ رہا ہے پس جو اتفاق واسطے رفاہ اور بہبودی طرفین کی ہوا وسکو دوامی اور مستدامی ہونا چاہیے اس سبب سے جیسے کہ میری تقرری واسطے انتظام امورات یہانکے ہوئی ہے میری نیت ہمیشہ متوجہ اسکی رہی ہے یہ اتفاق دوستانہ مضبوط اور مستحکم ہو۔

چونکہ مین ملک کمپنی اور اپنے ملک کو یکسان تصور کرتا ہون تو حفاظت انکے ملک کی ضروری ہوئی اس سبب سے کہ وہ سرحدی ملک ہے اور اوسمین حملہ غیر ممکن ہے اور یہ حفاظت بخوبی بغیر مدد فوج کمپنی کے نہین ہوسکتی اسواسطے مین آپ کے روبرو ظاہر کرتا ہون وہ امور جو بعد غور و تامل بسیار میرے نزدیک مناسب ہین۔

درباب فوج مقیم فتح گڑھ کے جسکی برخاستگی از روے عہدنامہ مقام جونار ۱۷۷۳ء کی ہوئی ہی مین صلاح دیتا ہون کہ وہ برخاست نکی جائے بلکہ وہان مقیم رہے مین یہ صلاح اسوجہ سے دیتا ہون کہ انکا ملک وسیع ہے اور جو فوج وہان مقیم ہوگی وہ انکے ملک کی حفاظت کے واسطے ضرورکار آمد ہوگی اگرچہ بالفعل کوئی فوج کسی کے ملک پر خیال مین نہین ہے مگر آخرکار حفاظت انکے ملک کی منحصر اوپر فوج موجودہ ملک کے ہوگی اور جب تک فوج انکی ملک مین رہے گی اوسوقت تک کوئی خیال فوج کشی بھی اونکے اوپر نکرے گا اور یہ امر ظاہر ہے کہ دلاوری اور قوت فوج کمپنی کی اکثر جنگ گاہون مین آزمائی گئی ہے حتی کہ جب اونکے دشمن کی فوج اونسے بیس مرتبہ زیادہ بھی تھی تاہم اونکی قوت اور طاقت ظاہر ہوئی ہے اور برکت خدا سے وہ ہمیشہ اپنے دشمن پر ور رہینگے اور فتحیاب ہونگے مگر چونکہ ہمیشہ واقعات جنگ مین شبہہ رہا کرتا ہے تو حزم اور عقل مقتضی اسکی ہے کہ ہر ایک تدابیر ممکن الوقوع عمل مین آئے تاکہ یقین فتح ہماری طرف عائد ہو آپ کو بھی معلوم ہوگا کہ کچھ نسبت کمپنی کی فوج مین اور آپکی فوج مین نہین ہے اور یہ کہ بغیر مدد فوج کمپنی کے آپ کی حکومت اور آپکا ملک محفوظ نہین رہ سکتا مجھے یقین ہے کہ اگر آپ میری راے پر غور کرینگے تو آپ کو راستی میرے بیان کی معلوم ہوگی اور آپ قیام فوج کو منظور کرینگے جسکی دلاوری اور قواعد پر اعتبار کلی ہے بمقابلہ اونکے جو کچھ قواعد جنگ نہین جانتے اور مجھے شک نہین کہ آپ خرچ زائد فوج کار آمد کا

منظور کرینگے کیونکہ غرض اونسے حفاظت ملک ہے اسواسطے مین بلا تامل صلاح دیتا ہون
کہ آپ اوسقدر اپنی فوج کو برخاست کرینگے جسقدر رکھنی واسطے خرچ قیام اس زائد فوج کار آمد کے
ہوگا اور یہ بھی آپ کو معلوم ہو کہ جسقدر روپیہ واسطے خرچ اس فوج کے ضروری ہے وہ آپکے
ملک مین صرف ہوتا ہے —

اصل مطلب اس صلاح کا یہ ہے کہ آپکے ملک کی حفاظت کی تدبیر کامل ہو اور آپکو یقین
اس امر کا ہوگا کہ ہماری حمایت کا فائدہ کیا ہے کیونکہ تمام ملک ہندوستان مین بکھیو فساد
ہو رہا ہے اور خرابی ہو رہی ہے مگر آپکے ملک مین امن وامان جاری ہے میری اس صلاح
کی تائید مین اور بہت سے دلائل قوی تربیان ہو سکتے ہین مگر میری رائے مین جسقدر مینے
بیان کیا ہے اوسکا نتیجہ بھی کم نہین اور اوس سے آپ کی رای مین بھی میری صلاح قرین مصلحت
ہوگی اسواسطے زیادہ طول دینا ضرورت نہین رکھتا —

میرا ارادہ مصمم یہ ہے کہ آپ کو تکلیف خرچ زائد اوس سے جو کمپنی کا بباعث آپ کی
دوستی اور حفاظت آپکے ملک کی ہوتا ہے نہ دی جائے اور جو حساب میرے پاس ہے
اوس سے واضح ہے کہ پچاس لاکھ فیض آبادی سکہ سولہ سنہ کا سالانہ خرچ ہوتا ہے اسی
روپیہ مین وثیقہ نواب سعادت علیخان اور تنخواہ روہیلہ اور اخراجات رزیڈنسی منجانب گورنمنٹ
ہذا کے شامل ہین القصہ میری تجویز اور نیت یہ ہے کہ تاریخ منظوری عہدنامہ ہذا آپ سے
زیادہ اوس پچاس لاکھ سے نلیا جائے اور کسیطرح کا مطالبہ نہو —

اگر آپ بعد ازین زیادہ فوج کمپنی سے طلب کرینگے تو اوسکا خرچہ واجبی سوای اسکے
آپ کو دینا ہوگا اور اگر کوئی ہر دو برگیڈ یا رسالہ سواران مین سے واپس طلب کی جائیگی یا زیادہ
کمی فوج مین ہوگی مین اوسیقدر حساب واجبی کرکے کمی آپ کو دلاؤنگا بنظر اسکے کہ کوئی وجہ اختلاف
رائے درباب مطالب اس عہدنامہ کے باقی نرہے مین آپ کو اطلاع دہی ضروری بالفعل سمجھتا
ہون کہ اگر کسی ضرورت پر کچہ تبدیلی اس فوج مین واقع ہو خواہ بازیادی یا کمی رسالہ وپیادگان کے تو
یہ شرط مانع اوسکی نہوگی اگر کل فوج مین زیادہ کمی واقع نہو اور یہ بھی واضح ہو کہ اس تبدیلی
کی عوض کچہ زیادہ آپ سے مطالبہ نہوگا —

ایک صاحب رزیڈنٹ جیسا اب ہے آپ کے دربار مین رہیگا مگر چونکہ یہ راے کمپنی
اور میرا ارادہ ہے کہ آپ کی حکومت مین کسیطرح کی مداخلت نکیجاے لہذا احکام تاکیدی اوسکے
نام جاری ہونگے کہ وہ مداخلت خود نکریگا اور نہ کسی رعایاے انگریزی کی طرف سے دعوی متعلق
محصول وغیرہ کا یا کسی اور طرح کا بذریعہ حکم گورنمنٹ ہذا پیش کرائینگے حاصل کلام یہ کہ تمام انتظام
آپ کے ملک کا آپ کے اور آپکے اہلکاران کے سپرد رکھکر مین انسداد مداخلت غیر کرونگا اور
تاکہ یہ امر بلاحجت وقوع مین آوے مین صلاح دیتا ہون کہ آپ کسی یورپ زا کو اپنے ملک مین بغیر
میرے حکم تحریری کے رہنے نہ دین اور اگر مین کسیکو ایسی اجازت یا حکم دونگا تو اوسکی نقل
آپ کے پاس بھیجی جائیگی۔

اگر کوئی یورپ زا بغیر میری اجازت تحریری کے آپ کے ملک مین جا کر رہے تو آپ اوسکو
زبردستی اوٹھا دین اور اگر طلبی اوسکی ہو تو آپ صاحب رزیڈنٹ کے پاس جو منجانب کمپنی
رہیگا اوسکو بھیجدین۔

مین نے جو حالات گذشتہ ملاحظہ کیے اور آپ کی دوستی کا حال جو فیما بین آپکے اور کمپنی
کے ہے مشہور عوام ہے دیکھا تو مجھے حال ذیل لکھنا مناسب متصور ہوا کہ چند سال گذشتہ مین
آپ کے ملک کے لوگون نے خود غرضی سے اکثر استغاثہ گورنمنٹ ہذا کو کیے ہین جسکے سبب
بدنامی آپکے انتظام کی ہوئی ہے میرا ارادہ یہ ہے کہ اسکا انسداد ہو اور مین نے کچھ توجہ
اونکے استغاثہ پر نہین کی ہے مگر چونکہ دوستی باہم مشہور ہے لہذا آپ اگر انصاف کو کام فرماوین
تو موجب نیکنامی اور شہرت طرفین کا ہے۔

درباب فرخ آباد کے شرط چہارم عہدنامہ چنارگڈھ کا کہ ناظر رہیگا اور انگریزی رزیڈنٹ
وہان سے اب خواہ بعد اختتام سنہ ۹۴ فصلی طلب کر لیا جائیگا اور بعد اوس سنہ کی وہ وہان نہ رہیگا
اور نہ دوسرا مامور ہوگا اس بارہ مین بسبب اسکے کہ اب تک مداخلت اس گورنمنٹ کی اوس ضلع کے
بندوبست مین تھی لہذا مین آپ کو اطلاع چند امور کی دینی مناسب اور ضروری تصور کرتا ہون اول
کہ آپ بلحاظ حقوق نواب مظفر جنگ کا رکھینگے اور اگر کسی وجہ سے انتظام امور فرخ آباد آپ کو کرنا
پڑے تو آپ وعدہ کرین کہ آپ آمدنی علاقہ مذکور سے روپیہ کافی واسطے گذر لائقہ نواب مظفر جنگ کے

علیحدہ کردینگے اور چونکہ مادر و برادر مظفر جنگ اور دل دلیر خان اور دیپ چند دیوان سابق نے
وجوہ دوستی گورنمنٹ ہذا ظاہر کین ہین لہذا یہ امر ضروری ہے کہ کچہ گذارہ بلا واسطۂ مظفر جنگ
اونکے واسطے تجویز ہو —

یہ مشہور ہے کہ مظفر جنگ اونکو اپنا دشمن تصور کرتاہی اور جو اعتبار کہ دل دلیر خان پر اس
گورنمنٹ کا ہے اسلیے اندیشہ ہے کہ اگر اوسکی حفاظت قرار واقعی نہوگی تو وہ مظفر جنگ کی
خفگی سے نقصان اوٹھائیگا لہذا مجھے امید ہے کہ آپ وعدہ کرین کہ پنشن خاص اون
دوگون کی مظفر جنگ کے خرچ مین سے اونکو علیحدہ معرفت صاحب رزیڈنٹ گورنمنٹ ہذا کے
دلوادیا کرین —

از رو سے حساب کے جو فیمابین انکے اور کمپنی کے ہے واضح ہوتا ہے کہ انکے
ذمہ بہت باقی ہے مگر حسب نیت مذکورہ بالا مین نہین چاہتا کہ آپ کو تکلیف زیادہ دینے کی
ہو مگر جو ضروری اخراجات ہون اونکا ادا کرنا ضروری ہے مین اسواسطے صلاح دیتا ہون کہ اب
جس تاریخ سے یہ عہدنامہ قرار پائیگا اوس تاریخ کو تمام بقایاے تنخواہ فوج جو انکے ملک مین موجود ہے
اور خرچ رزیڈنسی اور نواب سعادت علیخان اور سرداران روہیلہ کا اور نیز زر بقایای مستراندرسین
ادا کردین اور باقی جو کچہ رہیگا وہ کاغذ حساب سے حک ہوگا اور بطور قرضہ گورنمنٹ ہذا
ذمہ آپ کے تصور نکیا جائیگا —

جو مطالب کہ اسمین لکھے گئے ہین اونکے بارہ مین اکثر گفتگو حیدر بیگ خان سے بیان
آئی وہ آپ کا بڑا خیر خواہ ہے اور دوست سرکارین کا ہے اور چونکہ وہ آپ کے کل امور سے
بخوبی واقف ہے اور آپ کا معتبر ملازم اور وزیر اعظم ہے لہذا مین نے اوسکو مجاز قرار دیے
امور فوائد باہمی کا تصور کرکے بلا تامل اوس سے سب حال کہا ہے جو میری راے مین مناسب اور مفید
واسطے ترقی فوائد طرفین کے متصور ہوے اور اوس سے کہنا ہماری راے مین بمنزلہ آپکے ساتہ
کہنے کے ہے مگر تاہم چونکہ آپ کی منظوری تہی شرائط مقبولہ حیدر بیگ خان کی ضرور ہے
لہذا مین نے مناسب تصور کیا کہ علت غائی اوسکی اس تحریر مین درج کرکے باقی حال مفصل
حیدر بیگ خان آپ سے بیان کرینگے —

اور آپ اطمینان رکھین کہ نہایت ایمانداری سے جمیع شرائط کی تعمیل منجانب ہنر بل کمپنی کرینگا۔

جواب نواب وزیر بنام ارل کورنوالس

موصولہ ۱۲ ماہ جولائی سنہ ۱۷۸۷ عیسوی

آپ کی دوستانہ تحریر کہ ہر حرف اوسکا قوت جان دوستی اور ہر لفظ اوسکا لوازمہ یکجہتی اور اتفاق صمیمی سے بھرا ہوا تھا ہنگام خوش ہین پہونچکر باعث خوشی بے اندازہ کی ہوئی مضمون اوسکا یہ ہے کہ کمپنی کا ارادہ ہے اور آپ کا بھی یہ ارادہ مصمم ہے کہ میری حکومت اور انتظام مین مداخلت نہوگی اور رزیڈنٹ لکھنو کو حکم تاکیدی ہوگا کہ وہ نہ آپ مداخلت کرینگے اور نہ اور صاحب یا اور شخص زیر حکومت آپ کے کسیطرح کا مداخلت کرنے پائیگا اور حکومت میرے ملک کی تعلق میرے اور میرے اہلکارون کے رہے گی اور مداخلت غیر بالکل مسدود ہوگی اور جو مکنون خاطر تھا وہ سب بیان کیا گیا تھا۔

نواب حیدر بیگ خان نے مفصل اون سب امور کا بیان کیا جو آپ کی مہربانی اور الطاف کے سبب باعث انکے بندوبست کرنے میرے امور کا ہوا مجھے نہایت خوشی اور خرسندی حاصل ہوئی ہین کہ ہمیشہ اونکی نیک نیتی کے تصور مین خوش تھا اب اوسکے نتیجے دیکھکر خوش ہوتا ہون اور اسقدر شکر گزار ہون کہ اوسکا ایک شمہ بیان کرنے کے واسطے دفتر چاہیے یہ مشہور ہے کہ حین حیات نواب مرحوم مین اور اونکے انتقال کے وقت اور میری جانشینی اور حکومت کے ہنگام مین دوستی انگریزان کامل اور مستحکم اور برپا رہی ہے اور بعنایت ایزدی آئندہ یوماً فیوماً ترقی پر ہوگی۔

اسوقت مین ایسا رئیس کلان باعلم و باخبر باختیارات کل و حکومت کامل میرے ملک کے انتظام کے واسطے آیا یہ مفہوم ہوسکتا ہے کہ ایسے رئیس کا ورود صرف میری خوش نصیبی سے ہوا اور مجھے امید قوی اور اطمینان کامل ہے تمام امور میرے موافق میری مرضی کے سرانجام پائینگے درباب جاری اور قائم رہنے فوج مقیم فتح گڑھ کے جو آپ نے بعظمت اور بزرگی تحریر فرمایا ہے کہ وہ مثل سابق قائم رہین مین نے بخوبی غور کیا اور سمجھا باوجودیکہ میرے ملک کا

برا صرف اِس فوج کے سبب سال بسال ہوتا ہے اور عہد جو سابق سرداران کے ساتھ
اس بارہ مین خاص کر ہوے ہین اور جس طریق پر یہ معاملہ بعد گفتگوے بسیار طی ہوا ہے
اوس سب سے آپ بخوبی واقف ہین مجھے امید بہتری اور بہبودی بہرحال آپکی توجہ سے
ہے اور مجھے لازم آیا کہ اوسکا اصل اور مفصل بیان کرون مگر مین نے سنا ہے کہ آپ
اسطرف تشریف لاتے ہین یہ میری عین خوشی قلبی ہے اور آپکی ملاقات سے مجھے نہایت
خوشی حاصل ہوگی اسواسطے اس مطلب کو اوس وقت خوش پر منحصر رکھا اور یہ ضروری تصور کیا
کہ اول انکی مہربانی حاصل کرون بعد ازان آپ از راہ مہربانی و الطاف کے جو مشہور عام ہے
اور باعث خوشی و آرام دل وہ تحریر فرمائین جو باعث میری بہبودی اور خوشی کا ہو اور آپکو
بھی منظور ہو لہذا بنظر قائم رکھنے آپ کی خوشی اور رضامندی کے مین منظور کرتا ہون کہ جو فوج
اب فتح گڑھ اور کانپور مین ہے وہ بدستور قائم رہے اور تنخواہ اپنے بھائی سعادت علیخان کی
اور سرداران روہیلہ کی اور اخراجات رزیڈنٹی لکھنؤ اور دیگر صاحبان اور صاحب رزیڈنٹ ہمراہ
مہاراجہ سیندھیا اور خرچ ڈاک وغیرہ بھی جو آپنے پچاس لاکھ روپیہ مقرر کردیا ہے کہ مین دیا کرون
یہ بھی مجھے منظور ہے اور آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ میرا خرچ اس پچاس لاکھ سے
زیادہ نہوگا اور کسیطرح کا مطالبہ سواے اسکے نہوگا اور یہ بھی درج فرمایا ہے کہ جب کبھی کوئی ان دو
برگیڈ مین سے یا رسالہ سواران واپس طلب کیے جائینگے یا کمی زیادہ اس فوج مین ہوگی تو حسب خرچ
کمی روپیہ کمی کا اس پچاس لاکھ روپیہ مین سے مجرا ہوگا مین یہ بھی منظور کرکے فرد بندی از سال
کرتا ہون اور مجھے یقین ہے کہ آپ ہمیشہ مہربان اور عنایت فرما میرے حال پر رہینگے
جسمین میری بہبودی اور آسایش کا باعث ہوگا —

آپ کی تحریر مہربانی کے ہر امر کا جواب مین نے نہین دیا ہے اسوجہ سے کہ مین نے
سنا ہے کہ آپ ضرور اس نواح مین تشریف لائینگے پس بروقت ملاقات ہر امر مین گفتگو بہ تفصیل
کیجاے گی اب یہ خیال کرکے کہ آپ کے حکم کی تعمیل اور آپ کی رضاجوئی اہم مراتب دوستی
تصور کرکے مین نے منظوری اپنی تحریر کی —

درباب فرخ آباد کے آپ تحریر فرماتے ہین کہ وہ مثل سابق ماتحت میرے رہیگا و

صاحب رزیڈنٹ جو وہان ہے وہ خواہ اوسوقت خواہ بعد اختتام سنہ ۱۱۹۴ فصلی کے برخاست ہوگا اور بعد سنہ مذکورہ کے وہ وہان نرہیگا اور نہ کوئی اور بجاے اوسکے مامور ہوگا اور آپ حکم دیتے ہین کہ مین مظفر جنگ سے مہربانی سے پیش آؤن اور اونکے حقوق کا لحاظ رکھون اور جس طرح انتظام امور ضلع مذکور مناسب متصور ہو مین پنشن لائقہ واسطے نواب مظفر جنگ کے مقرر کرون اور رباب والدہ اور برادر نواب مسمی دل دلیر خان اور راے دیپ چند دیوان سابق کے جنہون نے خواہش دلی نسبت گورمنٹ اور کمپنی کے ظاہر کی ہے یہ ضرور ہے کہ کچھ گذارہ اوسکا بلا واسطہ نواب مظفر جنگ کے مقرر ہو اور چونکہ دشمنی نواب کی نسبت اونکے ظاہر ہے اور بباعث اعتبار گورمنٹ جو اوپر دل دلیر خان کے ہے یہ اندیشہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر اوسکی حفاظت نہوگی تو نسبت دشمنی کی مظفر خان سے اوسے تکلیف ہوگی مین اونکے واسطے کچھ گذارہ مظفر جنگ کے زرپنشن مین سے مقرر کرکے معرفت صاحب رزیڈنٹ لکھنؤ کے اوسکو دلایا کرون ان سب امور مین تعمیل آپ کے حکم کی کرونگا اور والدہ اور برادر دل دلیر خان اور رای دیپ چند کو معرفت صاحب رزیڈنٹ کے گذارہ دلوایا کرونگا اور اونکی حفاظت مین رہونگا امید کہ تا دست داد ملاقات کے تحریرات دوستانہ سے مغرز اور مسرور ہوتا رہون —

ملفوفہ

فرد قسط بندی روپیہ کمپنی بابت اخراجات فوج مقیم کانپور و فتح گڈہ و لکھنؤ اور تنخواہ نواب سعادت علی خان و اخراجات صاحب رزیڈنٹ و دیگر صاحبان مقیم لکھنؤ خرچ ڈاک اور صاحبان ہمراہی مہاراجہ سیندھیا وغیرہ ماہ مارچ سنہ ۱۷۸۶ لغایت ماہ فروری سنہ ۱۷۸۷ بمہر وزیر —

بماہ مارچ سنہ ۱۷۸۶	۴ لکہ
بماہ اپریل	۴ لکہ
بماہ مئی	۴ لکہ
بماہ جون	۴ لکہ
بماہ جولائی	۴ لکہ

باہ اگست — نقد — لکہ

بذریعہ ہنڈوی بر کلکتہ .... لکہ

باہ ستمبر .... لکہ

باہ اکتوبر .... لکہ

باہ نومبر .... لکہ

باہ دسمبر .... لکہ

باہ جنوری ۱۷۸۶ء .... لکہ

باہ فروری نقد بمقام لکھنو — لکہ

بذریعہ ہنڈوی بر کلکتہ لکہ

لکہ

کل میزان

لکہ

نقد	ہنڈوی
لکہ	لکہ

یہ پچاس لاکھ روپیہ ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ سنہ کا ہوگا۔

از حیدر بیگ خان موصولہ ۱۲ ماہ جولائی ۱۷۸۶ء

سابق مین نے ایک عرضی مشعر حال اپنے پہونچنے کے بمقام لکھنو ارسال خدمت کی ہے یقین کہ ملاحظہ مین گذری ہوگی اب جواب حضور کی تحریر دوستانہ کا منجانب نواب وزیر ارسال خدمت ہے اوس سے حال رضا جوئی حضور منجانب نواب وزیر واضح رای عالی ہوگا حضور نے اونکے امور مین از حد مہربانی ظاہر فرمائی ہے اور یقین ہے کہ آیندہ بھی وہی عنایات بنسبت اونکے مرعی رہینگی کیونکہ اوسکو نہایت توقع حضور کی ذات سے ہے —

ایک فرد قسط بندی زر اخراجات فوج وغیرہ ملفوف خط نواب صاحب مرسل خدمت ہے اور مین ایک ہنڈوی اوسقدر روپیہ کی جسقدر دومینول صاحب نے فرمایا تھا کہ لغایۃ ماہ فروری ۱۷۸۶ء

فوج کو چاہیے بھیجتا ہون اور دو ہنڈوی بابت روپیہ جو شاہزادہ کو چاہیے اور بابت تنخواہ نواب سعادت علیخان
لغایت ماہ فروری ۱۷۸۰ع یہ سب ملاحظہ حضور مین گذرینگی —

چونکہ مجھے سفر مین بہت عرصہ ہوگیا بدانتظامی اکثر طریق کارروائی مین واقع ہوئی ہے
اور توقف اور تساہل بھی بیچ ادائے زر سرکار کے ہوگیا اور اب کہ مین یہان آگیا ہون اور وقت تردد
فصل وغیرہ کا ہے مین سرکار کے کام مین مصروف ہون اور بعون ایزدی اور عنایات حضور
ہر ایک امر کا انتظام ہوجاے گا اور جو زر یافتنی کرنیل ہار پر صاحب اور دیگر صاحبان کا ہے
وہ جسقدر بعد تحقیقات لغایت آخر ماہ فروری ۱۷۸۰ع ہوگا ہنگام وجوب تک ادا ہوجائیگا —
روپیہ قسط بندی بابت اخراجات فوج وغیرہ ولہ ماہ مارچ ۱۷۸۰ لغایت ماہ جون ۱۷۸۰ع
خزانہ سرکاری مین داخل ہوگیا اور آیندہ بعنایت ایزدی ماہ بماہ حسب قسط بندی ادا ہوتا رہے گا
امید کہ تحریرات عالی سے سرافراز ہوتا رہون گا —

ملفوفہ

ہنڈوی لکھی ہوئی کشمیری مل اور بچھراج کی بنام شیو پرشاد و بشیشر داس
بابت بقایاے تنخواہ فوج مقیم کانپور و فتح گڈہ و پٹالن لکھنؤ ولہ ماہ فروری
۱۷۸۰ع اسمین ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ سنہ کا روپیہ ہے —

ہنڈوی ایضاً بنام ایضاً بابت روپیۂ شاہزادہ اسمین روپیہ سکہ لکھنؤ ہے

ہنڈوی ایضاً بنام ایضاً بابت روپیۂ نواب سعادت علیخان بابت بقایای
لغایت ماہ فروری ۱۷۸۰ اسمین سکہ لکھنؤ ہے —

نمبر ۲۹

عہدنامۂ تجارت ساتھہ نواب آصف الدولہ کی ۱۷۸۸ع

عہدنامۂ تجارت فیمابین چارلس اول کورنوالس نایٹ آف دی موسٹ نوبل آرڈر آف دی

کارٹر کی از ہنوربل پریوی کونسل شاہ انگلستان لفٹنٹ گورنر افواج شاہی گورنر جنرل و سپہ سالار تمام ممالک و افواج شاہ انگلستان و ہنوربل کمپنی مشتملہ تجاران انگلستان و ہندوستان وغیرہ منجانب ہنوربل کمپنی اور نواب وزیر الممالک ہندوستان آصف جاہ نواب آصف الدولہ یحیی خان بہادر ہزبر جنگ ۔

رایٹ ہنوربل چارلس ارل کورنوالس کی ٹی گورنر جنرل اور نواب وزیر بہادر کے پاس اکثر استغاثہ تجاران کے جو فیمابین ممالک کمپنی و ممالک نواب وزیر تجارت کرتے ہین اس مضمون کی آئے ہین کہ اونکی بُری دقت ہوتی ہے اور نقصان بھی اونکا بہت باعث محصول سنگین جو اونکی اشیاے تجارت پر لیا جاتا ہے اور نیز طریق تحصیل محصول مذکور ہوتا ہے لہذا لارڈ صاحب منجانب ہنوربل کمپنی مشتملہ تجاران انگلستان جو تجارت ہندوستان مین کرتے ہین اور نواب وزیر بنظر رفع کرنے باعث استغاثہ اور ترقی بہبود ہر دو سلطنت کے شرائط ذیل منظور کرتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ شرائط مذکورہ اون پر اور اونکے ورثا اور جانشینون پر شرائط متصور ہونگے ۔

شرط اول

فریقین معاہدہ دعوی بریت محاصل ہر ملک کا خواہ اپنے واسطے خواہ اپنی رعایا اور متوسلین کے واسطے خواہ کسی اور شخص کے واسطے نکرینگے ۔

شرط دوم

نواب وزیر اقرار کرتے ہین کہ وہ رونہ مہر و دستخط اہلکاران بابت تمام اجناس کے جو اونکے ملک سے ممالک کمپنی کو جاوینگے مع اونکی قیمت کے جسکے مطابق اونکے ملک کا محصول اونپر لیا گیا ہے دیا کرینگے اور رایٹ ہنوربل ارل کورنوالس بھی اسیطرح اقرار کرتے ہین کہ اوسی قسم کے رونہ بابت تمام اجناس کے جو ممالک کمپنی یعنی اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ و اضلاع بنارس سے ملک نواب وزیر مین جاوینگے مع فرد قیمت جسکے مطابق محصول اونکے ممالک مین اونپر لیا گیا ہے دیا کرینگے ۔

شرط سوم

نواب وزیر اقرار کرتے ہین کہ محصول اجناس کا جو ممالک کمپنی سے اونکے ملک مین آئینگے مطابق قیمت مندرجۂ روئنہ عطیۂ کمپنی کے لیا جائیگا اور رایٹ ہنربل ارل کورنوالس اقرار کرتے ہین کہ محصول اجناس کا ملک نواب وزیر سے اونکے ممالک مین آئینگے مطابق قیمت مندرجۂ روئنہ عطیۂ نواب وزیر کے لیا جائیگا۔

شرط چہارم

اجناس تجارت جو ممالک کمپنی سے ممالک نواب وزیر مین آئینگے اگر وہ براہ دریای گنگ آئین تو اونکا محصول بمقام بجپنا گر یا بھولپور کے لیا جائیگا اور اگر براہ دریاے گومتی آئین تو بمقام گڑھ مبارکپور مین اور اگر دریاے گھاگرا سے آئین تو مقام دوہری گھاٹ اور اگر براہ خشکی آئین تو مقام کیوی میدنی گنج چانن پرتاب پور مئو یا مہاراج گنج مین اور اگر براہ سرکار گورکھپور آئین تو بمقام گھاٹ دریاے گنڈک یا بمقام گورکھپور منجھولی یا چولوبارہ کے لیا جائیگا اور جو سوداگر یا شخص ہمراہ اسباب مذکور کے ہوگا اوسکو بروقت ادا کرنے محصول مندرجۂ دفعات ذیل کسی مقام مذکورۂ بالا مین ایک روپیہ تحصیلدار محصول سے مع مہر کچہری ملیگا اور اوسکی رو سے اجناس مذکور کی بریت زیادہ طلبی اور مزاحمت آیندہ سے ہوگی پھر کہین وہ ملک نواب وزیر مین آمد و رفت کرین اونپر اور محصول نہ لیا جائیگا۔

اور اجناس جو ملک نواب وزیر سے ممالک کمپنی مین خواہ ازراہ تری یا خشکی جائیگا اونکا محصول چوکیات مقررۂ ضلع بنارس اور ضلع بہار مین لیا جاے گا اور روانہ حسب مضمون بالا دیا جاے گا۔

فریقین معاہدہ اختیار تبدیل کرنے مقامات چوکیات تحصیل محصول پر جہان اونکو مناسب متصور ہو اپنے اختیار مین رکھتے ہین مگر اوسکی اطلاع بذریعہ اشتہار باہم کرتے رہا کرینگے۔

شرط پنجم

بابات آہن تانبا شیشہ اور اسباب آہنی تانبا و شیشہ طلا و نقرہ ابریشم خام پارچہ ریشمی پارچہ سوتی و پارچہ ریشم و سوت یعنی ٹسر جو ممالک کمپنی سے ملک وزیر مین آئے اوسپر محصول

دہائی فیصدی بموجب قیمت مندرجہ رونۂ عطیۂ مقامات ممالک کمپنی نواب وزیر کو دیا جائیگا۔

شرط ششم

نمک جو ممالک کمپنی سے ملک نواب وزیر مین آوے گا اوسپر محصول پانچ فیصدی بموجب قیمت مندرجہ رونۂ عطیۂ مقامات ممالک کمپنی نواب وزیر کو دیا جائیگا۔

شرط ہفتم

پنبہ جو جالون حیدرنگر او مراوتی ناگپور یا کسی ملک دکن سے نواب وزیر کے ملک سے گذرکر ملک کمپنی مین آتی ہو اسکا محصول پانچ فیصدی بموجب قیمت چھ روپیہ فی من چھیانوی سیر کے نواب وزیر کو دیا جائیگا اور رونہ اسکا اوس مقام چوکی سے ملیگا جہان محصول لیا جائیگا وہ پنبہ جب ضلع بنارس مین آئے گی تو وہان دہائی فیصدی اوسی قیمت کے بموجب لیا جائیگا اور دہائی فیصدی اور جب وہ صوبہ بہار مین آئے گی بموجب اوسی قیمت کے جو اوپر مذکور ہوئی ہے اور اگر یہ روئی بنارس سے ہوکر نہ آئے گی تو ممالک کمپنی کی چوکی پرمٹ پر پانچ فیصدی اوسکا محصول لیا جائیگا۔

شرط ہشتم

پارچہ ریشمی اور پارچہ سوتی اور پارچہ تسر یعنی ریشمی و سوتی جو ملک نواب وزیر سے ممالک کمپنی مین آئینگے دہائی فیصدی اونپر بموجب قیمت مندرجہ رونۂ نواب وزیر لیا جائیگا اور یہی محصول مقام پرمٹ بنارس مین لیا جائیگا اگر وہ ضلع بنارس مین آئین گے اور جب کمپنی کے ممالک مین آئین گے تو تحصیلداران پرمٹ اوسکا رونہ بلا محصول واسطے گذرکرنے اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ مین دینگے اور اگر اسباب مذکورہ بالا بغیر گذرنے ضلع بنارس سے ممالک کمپنی مین آئے تو دہائی فیصدی اول مقام پرمٹ ممالک کمپنی مین لیا جائیگا۔

شرط نہم

تمام اجناس جو شرائط مذکورہ بالا مین درج نہین ہین جب ایک ملک سے دوسرے ملک مین واسطے تجارت کے جائیگا اوسپر محصول پانچ روپیہ فیصدی اوس قیمت پر لیا جائیگا جو درج رونہ ہوگی جو رونہ اونکو اوس مقام سے ملا ہوگا جہاسے وہ اول روانہ ہوے ہین

اگر اجناس ممالک کمپنی سے ملک نواب وزیر مین جائیگا تو اوسپر محصول ایک مقام چوکی مذکورہ شرط سوم مین لیا جائیگا اور اگر نواب وزیر کے ملک سے ممالک کمپنی مین جائیگا تو اول چوکی ضلع بنارس پر ڈھائی روپیہ فیصدی لیا جائیگا اور ڈھائی روپیہ فیصدی اول چوکی ضلع بہار پر اور اگر یہ اسباب ضلع بنارس ہوکر نہ آیا ہوگا تو کل پانچ روپیہ فیصدی اول چوکی ضلع بہار پر لیا جاے گا۔

شرط دہم

اجناس جو اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ یا ضلع بنارس سے ملک نواب وزیر مین جائیگا اور محصول اوسپر حسب شرح و طریق مذکورہ شرائط بالا لے لیا گیا ہو تو اگر وہ اجناس گنج مین فروخت ہوگی تو اوسپر اوس گنج کا محصول بھی لیا جائیگا مگر درصورتیکہ اجناس مذکور واسطے روانگی دوسرے مقام بیرون ملک نواب وزیر کے گنج مین فروخت ہوگی تو اوسپر محصول گنج نلیا جائیگا اور نہ کوئی اور محصول اوسکے واسطے تحصیل ہوگا مگر رونہ جو اجناس کے ساتھ ہوگا وہ فروشندہ سے لیکر اہلکار پرمٹ اپنے دستخط اوسپر کر کے خریدکنندہ کو دیگا اور یہ اجناس بلا کسی محصول یا مزاحمت کے ملک نواب وزیر سے گذر کرے گا اور اگر خریدکنندہ مذکور ہمراہ اوس اجناس کو واسطے صرف کے کسی گنج مقام عملداری نواب وزیر مین فروخت کرے گا تو اوس گنج کا محصول اوسپر لیا جائیگا اسیطرح اگر اجناس ملک نواب وزیر سے ممالک کمپنی مین جائیگی اور محصول معمولی شرح مذکورہ کی شرائط کی موافق اوسپر ادا ہوچکا ہے تو جس گنج مین وہ فروخت ہوگی اوس گنج کا محصول بھی حسب شرح مذکورہ لیا جائیگا اور یہ محصول گنج شرح سابق سے کے زیادہ نہوگا اور نہ کچھ اوسپر بغیر رضامندی طرفین کے ایزاد کیا جائیگا۔

شرط یازدہم

اگر کوئی مالگذار یا زمیندار یا مستاجر یا جاگیردار یا معافیدار کچھ محصول ایسے اجناس پر لیگا جو ممالک فریقین معاہدہ سے آئے ہون اور اوسپر محصول معمولی ادا ہوچکا ہو اور روپیہ حاصل ہوچکا ہو تو ایسے مجرم سے واسطے اول مرتبہ کے بیس روپیہ فی روپیہ جو اوسنے تحصیل کیا ہو لیا جائیگا اور مرتبہ ثانی چالیس روپیہ اور اگر تیسری مرتبہ پھر جرم تحصیل محصول ناجائز اوسپر ثابت ہوگا تو اگر مجرم

مالگزار یا مستاجر ہے تو اوس سے سو روپیہ فی روپیہ لیا جائیگا اور اپنی مالگزاری یا مستاجری سے موقوف ہوگا اور اگر زمیندار یا جاگیردار یا معافیدار ہے تو اوسکی زمین ضبط ہوگی اور اگر کوئی اہلکار پرمٹ زیادہ محصول جائز سے لیگا تو اول جرم کے واسطے اوسپر جرمانہ دہ چند رقم ناجائز سی کیا جائیگا اور نوکری سے برطرف ہوگا فریق مظلوم کی نقصانی کا معاوضہ اس رقم جرمانہ سے کیا جائیگا اور فریقین معاہد کو اختیار حاصل ہوگا اس رقم جرمانہ سے جسقدر کافی معاوضہ واسطے تکلیف اور دقت مظلوم کے مناسب متصور کرینگے اوسکو دینگے ۔

شرط دوازدہم

بنظر اسکے کہ کوئی شخص ارادہ غصباً محصول ندینے کا کرکے چوکی پرمٹ سے متصل اکر روانہ نلیکر ارادہ گذرنے کا کرے تو اوسپر دوچند محصول لگایا جائیگا اور اسی نظر سے فریقین معاہدہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ اپنے اپنے ملک مین حکم جاری کرینگے کہ ہر ایک شخص قبل از متصل آنے کسی چوکی کے محصول حسب مندرجہ شرائط بالا ادا کرکے روانہ حاصل کرے ۔

یہ شرط متعلق محصول گنج کی نہین ہے اور محصول گنج حسب قاعدہ اور شرح مندرجہ شرط دہم حسب اجناس گنج مین آنے کی تحصیل ہوگا ۔

شرط سیزدہم

فریقین معاہدہ یہ امر اپنے اختیار مین رکھتے ہین کہ اجناس پیداوار علاقہ پر جو اونکی ملک مین صرف ہو اور ان اجناس پر جو اونکے ملک مین اور ممالک غیر ملک کمپنی و نواب وزیر سے آئین جو مناسب تصور کرین لیا کرین اور پیداوار د کہن وغیرہ سوائے پٹنہ کے جو ممالک کمپنی مین آئین نواب وزیر محصول حسب مندرجہ شرط ہفتم لیا کرینگے ۔

شرط چہاردہم

اگر نزاع فیمابین تجاران ممالک فریقین معاہدہ کے پیدا ہو تو اوسکا فیصلہ اوس ملک کے رواج کے موافق ہوگا جس ملک مین مدعا علیہ رہتا ہوگا اگر مدعا علیہ ساکن ممالک کمپنی کا ہو تو مدعی کو اجازت ہوگی کہ اپنا مقدمہ بذریعہ وکیل یا مختار وزیر روبروے گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے پیش کرے اور بہادر ممدوح مقدمہ کو سپرد اوس مقام کے حاکم کے کرینگے جہان تنازع

پیدا ہوا ہوگا یا مدعا علیہ رہتا ہوگا اور اسیطرح اگر مدعا علیہ ساکن ملک نواب وزیر کا ہو تو مدعی کو اجازت ہوگی کہ اپنا مقدمہ بذریعہ منسٹر انگریزی کے روبروے نواب وزیر پیش کرے اور نواب جسی حاکم کو مناسب تصور فرماینگے اوسکے سپرد مقدمہ واسطے فیصلہ کے کرینگے یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی تحصیلدار یہ سٹ یا زمیندار یا کوئی اور شخص رعایاے سرکارین کا کوئی امر خلاف منشا ے و معنی عہدنامہ بسبب کسی تاجر کے کرینگے تو مظلوم کو اختیار حاصل ہوگا کہ حسب طریق مذکورۂ بالا دادخواہی اپنی کرے ـ

شرط پانزدہم

یہ عہدنامہ تعلق اضلاع روہیلکھنڈ اور کوتیار سے نہین رکھتا وہان نواب وزیر کو اختیار حاصل ہے کہ محصول شرح سابق تحصیل کرے یا بیشی یا کمی حسب مناسب اوسمین کرے ـ

شرط شانزدہم

نواب وزیر نے استدعا نواب فرخ آباد کی حاصل کی کہ اوسکا ملک بھی شامل اس عہدنامہ کے ہو اور وعدہ کیا کہ جو نقصان اوسکا بابت واگذار کرنے محصول جداگانہ کے اوپر اجناس ڈھکن وغیرہ کے وپنبہ کے جو ملک کمپنی مین آوے گی اور اجناس کی جو کمپنی کے ممالک سے آوے گی ہوگا وہ اوسکو دیا جائیگا لہذا علاقہ نواب مذکور بھی جہان تک منشاء اس عہدنامہ کا ہوگا اوسی نسبت پر تصور کیا جائیگا جس صورت پر علاقہ نواب وزیر اس عہدنامہ کی رو سے ہے

شرط ہفدہم

اس عہدنامہ کی تعمیل یکم ماہ ستمبر آیندہ مطابق ۲۹ ذیحجہ سنہ ۱۲۱۶ ہجری کے ہوگی یا اگر تصدیق اور سپردگی اسکی فریقین کو قبل اوسکے ہوئی تو اوسوقت سے تعمیل ہوگی تصدیق اور منظور بمقام فورٹ ولیم تاریخ ۲۵ ماہ جولائی سنہ ۱۸۰۲ع ہوا

مہر
کمپنی انگریز بہادر

دستخط گورنر جنرل

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط ای سے
سکرٹری گورنمنٹ

مہر فارسی

نقل مطابق اصل کے ہے

مہر بحروف بنگالہ

مہر بحروف بنگالہ

دستخط جی ایف چیری
نائب مترجم فارسی

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ایف چیری
نائب مترجم فارسی

نمبر ۳۰

عہدنامہ جو نواب وزیر کے ساتھہ بابت دینے تنخواہ ایک اور رجمنٹ سواران کے ہوا

ترجمہ عہدنامہ جو نواب وزیر نے ہنوربل گورنر جنرل بہادر سے بمقام لکھنو بتاریخ ۲۰ ماہ مارچ سنہ ۱۷۹۷ع کے کیا۔

گورنر جنرل بہادر نے نواب وزیر سے بیان کیا کہ عرصہ قلیل سے فوج کمپنی مین کئی رجمنٹ سواران ولایتی و ہندوستانی زیادہ ہو گئے ہین اور حسب الحکم کمپنی مدد نواب وزیر سے درباب ادائے اخراجات فوج مذکور چاہیے اور نواب وزیر کو چونکہ اطمینان کلی اور اعتبار کامل حاصل ہے کہ فوج کمپنی ہر وقت مستعد و آمادہ حسب شرائط حفاظت ملک نواب وزیر ہی بمقابلہ اوسکے دشمنان کے ہے لہذا شرط ذیل منظور ہوئی ہے یعنی —

نواب وزیر ہر سال اصل خرچہ ایک رجمنٹ ولایتی اور رجمنٹ ہندوستانی کا دیا کرینگا یعنی دو رجمنٹ کا خرچ دیگا گو گورنر جنرل بالفعل تعداد خرچ ہر دو رجمنٹ بیان نہین کر سکتے بشرطیکہ ساڑھے پانچ لاکھہ روپیہ سالانہ سے زیادہ نہوگا اور یہ روپیہ باقساط ماہواری ادا ہوگا اور قسط اول ماہ

بیسا کھہ سنہ حال فصلی سے شروع ہو گی۔

ترجمہ صحیح ہے
دستخط این بی ایڈمنسٹن
مترجم فارسی گورنمنٹ

نمبر ۱۳۱

عہدنامہ ساتھہ نواب وزیر سعادت علیخان بہادر کے ہوا سنہ ۱۷۹۸ع

چونکہ اکثر عہدنامجات باوقات مختلف فیمابین نواب شجاع الدولہ بہادر مرحوم اور نواب آصف الدولہ بہادر کے اور ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی انگریزی کے قرار پائے ہین جنکی روسے مفاد ممالک طرفین منظور لہذا نواب وزیر الممالک یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان بہادر مبارز جنگ اور سرجان شور بارونٹ منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے بنظر مداومت دوستی واتحاد جو فیمابین سرکارین کے جاری ہے اور بلحاظ مفاد باہمی جو اوسنے پیدا ہوتا ہے اب شرائط ذیل منظور کرتے ہین

شرط اول

صلح ودوستی واتحاد جو اسقدر عرصہ دراز سے فیمابین سرکارین جاری ہے دوامی ہوگا دوست اور دشمن ایک کے اوسی ہئیت مین دوسری جانب سے گردانی جائینگے اور فریقین معاہدہ وعدہ کرتے ہین کہ تمام عہدنامجات واقرارنامجات سابق جو فیمابین سرکارین اب تک قائم ہین اور جو خلاف منشاء عہدنامہ حال کے نہون اس عہدنامے سے مستحکم ہونگے۔

شرط دوم

ازروے عہدنامجات سرکارین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی پر فرض ہے مقابلہ تمام دشمنان کی حفاظت ملک نواب سعادت علیخان کرین اور بنظر اسکے کہ عہدنامے کی شرائط بخوبی تعمیل ہون اور نیز بخیال حفاظت اپنے ملک کے انگریزی کمپنی نے اپنی فوج کو بہت ایزاد کیا ہے اور رجمنٹہاے جدید سوار وپیادہ ملازم رکھے ہین لہذا نواب سعادتعلیخان وعدہ کرتے ہین کہ ماوراے مبلغ چھپین لاکھہ ستہتر ہزار چھہ سو اڑتیس روپیہ سالانہ کے جو نواب آصف الدولہ ذانگریزی کمپنی کو

دینا منظور اور قبول کیا ہے وہ مبلغ اونیس لاکھ بائیس ہزار تین سو باسٹھہ روپیہ اور بھی ادا کیا کرینگے
یعنی کل روپیہ چہتر لاکھ ادا کیا کرینگے اور یہ روپیہ سکہ اودہ رائج الوقت ہوگا۔

شرط سوم

یہ روپیہ ہے لکہ تاریخ ۲۱ ماہ جنوری ۱۸۹۸ع سے جس تاریخ نواب سعادت علیخان مسند نشین اودہ ہوا شروع ہوگا اور نواب وعدہ کرتے ہین کہ یہ روپیہ حسب وعدہ جب وجوب ہوگا بتعداد چھہ لاکھ تینتیس ہزار تین سو اوتالیس پانچ آنہ چار پائی سکۂ اودہ کے ماہ بماہ بموجب فرد قسط بندی منسلکہ ادا ہوگا۔

شرط چہارم

جو بقایا یاے مبلغان حسب اقرارنامجات سابق روز ۲۱۔ ماہ جنوری ۱۸۹۸ع ہوگا وہ فوراً ادا کیا جاے گا۔

شرط پنجم

نواب سعادت علیخان وعدہ کرتے ہین کہ سالانہ گذارہ وزیر علیخان کو ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ کا دیا جائیگا اور اقرار کرتے ہین کہ یہ روپیہ باقساط ماہواری تعدادی بارہ ہزار پانچ سو روپیہ کے کمپنی انگریزی کو دیا جاے گا اور انگریزی کمپنی مذکور وزیر علیخان کو جب تک وہ اونکے ممالک مین رہے گا دینگے۔

شرط ششم

تنخواہ بیگم اور شاہزادگان بنارس کی تعدادی دو لاکھ چار ہزار روپیہ سالانہ اور پنشن فرخ آباد تعدادی تیئیس ہزار چھہ سو اُرتیس روپیہ رقم چہتر لاکھ روپیہ سکہ اودہ مذکورہ بالا مین شامل ہین

شرط ہفتم

گورنر جنرل سر جان شور بارونٹ منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ فوج انگریزی جو ملک اودہ مین واسطے حفاظت کے رہیگی ہرگز کم دس ہزار سپاہ ولایتی و ہندوستانی سے نہوگی اسمین پیادہ و سوار و توپخانہ سب ہونگے اور اگر کسیوقت ضرورت پر فوج انگریزی ولایتی و ہندوستانی پیادہ و سوار و توپخانہ ملک اودہ مین تیرہ ہزار سپاہ سے زیادہ کیجائیگی تو نواب

سعادت علیخان وعدہ کرتے ہین کہ جو سپاہ زیادہ تعداد مذکورہ بالا سے ہوگی اوسکا خرچہ وہ علاوہ
دینگے اور اسیطرح اگر فوج انگریزی ولایتی و ہندوستانی پیادہ و سوار و توپخانہ ملک اودہ مین کسی
ضرورت سے آٹھہ ہزار نفری سے کم ہوجائیگی تو جسقدر اس تعداد سے کم ہوگی اوس قدر
فوج کا خرچہ چہتر لاکھہ روپیہ مین سے اونکو مجرا ملیگا۔

شرط ہشتم

چونکہ انگریزی کمپنی کے پاس کوئی قلعہ ملک اودہ مین نہین ہے اور نواب سعادت علیخان کو
اطمینان کلی اوپر دوستی انگریزی کمپنی کے ہے لہذا وہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ قلعہ الہ آباد مع
تعمیرات و گھاٹ وغیرہ جو اوسکے متعلق ہین اور اوسقدر زمین جسقدر اونکو واسطے چاندماری وغیرہ
کے مطلوب ہوگی دینگے اور انگریزی کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ وہ ذمہ دار نواب کی بابت محصول
گھاٹ کے ہونگے اور نواب مذکور یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ جسقدر روپیہ واسطے مستحکم کرنے اور
مرمت کرنے قلعۂ مذکور کے صرف ہوگا وہ بھی وہ دینگے بشرطیکہ تعداد اوسکی آٹھہ لاکھہ روپیہ
سکۂ اودہ سے زیادہ نہوگی اور یہ روپیہ یا جسقدر حقیقت مین اوس سے کم صرف ہوگا دو سال مین
تاریخ عہدنامہ ہذا سے انگریزی کمپنی کو ادا کردینگے یعنی جسقدر ایک سال صرف ہوگا اوس قدر
اوس سال مین دیا کرینگے اور نواب سعادت علیخان بہادر اوسی نظر سے یہ بھی وعدہ کرتے ہین
کہ وہ انگریزی کمپنی کو روپیہ واسطے مرمت قلعہ فتح گڈھہ کے چھہ مہینے کے عرصہ مین تاریخ عہدنامہ ہذا سے
دینگے جو زائد از تین لاکھہ روپیہ نہوگا۔

شرط نہم

اگر واسطے بہتر حفاظت ملک نواب سعادت علیخان کے یہ مصلحت ہو کہ چھاونی کانپور
اور فتحگڈہ مین سے فوج کسی اور مقام مناسب پر جاوے تو نواب سعادت علیخان استرضا اپنی
ظاہر کرتے ہین کہ وہ خرچ نقل مقام فوج یعنی خرچ راہ فوج اور صرف تعمیر چھاونی مقام مجوزہ
کا دینگے۔

شرط دہم

چونکہ انگریزی کمپنی کا صرف کثیر بیچ قائم کرنے حق نواب سعادت علیخان کے ہوا ہے

بنظر اوسکے نواب اقرار کرتے ہین کہ وہ بارہ لاکھ روپیہ انگریزی کمپنی مذکور کو دینگے —

شرط یازدہم

چونکہ تقسیم تنخواہ فوج انگریزی کمپنی مقیم ملک اودہ منحصر اوپر اداے بروقت اقساط شرط دہم وسوم عہدنامہ ہذا کے ہے لہذا نواب ممدوح اقرار کرتے ہین کہ وہ کوشش بلیغ کرینگے کہ قسط بوقت ادا ہو لیکن اگر احیاناً خلاف کوشش و نیت نواب قسط بروقت ادا نہوا اور باقی رہ جاے تو نواب سعادت علیخان وعدہ اور اقرار کرتے ہین کہ وہ اسطرح کی ضمانت بابت اداے بقایا و اقساط آئندہ داخل کمپنی کرینگے جس سے اطمینان اوسکا ہوگا —

شرط دوازدہم

چونکہ ازروی عہدنامہ جو اب فیمابین نواب وزیر اور کمپنی کے ہوا ہے اوریہ ادائی بہت زیادہ ہو گیا اور دیگر اخراجات بھی نواب پر لازم اور فرض ہین لہذا ابقا بہ جمع وخرچ ملک یہ ضروری متصور ہوا کہ اوسقدر کمی اخراجات مقبول دفاتر و ملازمین وغیرہ مین کیجاے جسقدر ضروری اور مناسب متصور ہو پس اس بابت مین نواب وعدہ کرتے ہین کہ وہ گورنمنٹ کمپنی سے مشورہ کرکے اونکی راے کے مطابق اخراجات و معمول کی کمی عمل مین آئے گی —

شرط سیزدہم

چونکہ معاملات مالگذاری یعنی پولیٹکل نواب سعادت علیخان اور انگریزی کمپنی کے واحد ہین لہذا یہ ضرور ہے کہ جو تحریرات نواب سعادت علیخان اور رئیسان غیر کے ساتھہ ہو وہ باطلاع اور استرضا کمپنی کے ہوا اور نواب سعادت علیخان منظور کرکے اقرار کرتے ہین کہ کوئی تحریر بخلاف منشاء اس عہدنامہ کے اونسے ظہور مین نہ آئے گی —

شرط چہاردہم

چونکہ شرائط مندرجہ عہدنامہ تجارت کے جو فیمابین سرکارین کے قرار پایا ہے اب تک قرار واقعی تعمیل سے ملک نواب وزیر مین نہین ہوتی لہذا منظور یہ ہوا کہ فریقین معاہدہ کوشش بلیغ اونکی تعمیل مین کرین —

شرط پانزدہم

نواب سعادت علیخان وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی یورپ زاکو کسی نوکری پر اپنے یہان ملازم نرکھینگے اور نہ کسیکو اپنے ملک مین آباد ہونے دینگے بغیر مرضی کمپنی کے۔

شرط شانزدہم

نواب سعادت علیخان وعدہ کرتے ہین کہ گذارہ معقول واسطے شہور اولاد برادر یعنی نواب آصف الدولہ مرحوم کے مقرر ہوا ور بخوشی ورضامندی اقرار کرتے ہین کہ وہ اونکی پرورش کرینگے۔

شرط ہفدہم

نواب وزیر الممالک سعادت علیخان بہادر منجانب اپنے اور اپنے ورثا کے اور گورنر جنرل سرجان سور بارونٹ صاحب بہادر منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی اقرار کرتے ہین کہ تمام شرائط مندرجہ عہدنامہ ہذا کا لحاظ بایمانداری اور مصروفیت تمام ہوگا اور دونون اقرار کرتے ہین کہ وہ خود اور اپنے ممالک اور رعایا مین اس عہدنامے کو اور تمام شرائط عہدنامہ کو جاری اور بحال رکھینگے اور تمام امورات سرکارین نہایت یکجہتی اور اتحاد سے طرفین مین سرانجام پایا کرینگے اور نواب ممدوح کو کل اختیار اپنے امورات خانگی پر اور اپنے ملک موروثی پر اور اپنی فوج پر اور رعایا پر حاصل رہیگا۔

فرد قسط بندی بابت ادای سالانہ

قسط	رقم
اول قسط ماہ جنوری تاریخ یکم فروری واجب الادا ہوگی۔	[illegible] لک [illegible] ۵ سہ پائی
دوم قسط ماہ فروری تاریخ یکم مارچ واجب الادا ہوگی۔	[illegible] لک [illegible] ۵ سہ پائی
سوم قسط ماہ مارچ تاریخ یکم اپریل واجب الادا ہوگی۔	[illegible] لک [illegible] ۵ سہ پائی
چہارم قسط ماہ اپریل تاریخ یکم مئی واجب الادا ہوگی۔	[illegible] لک [illegible] ۵ سہ پائی
پنجم قسط ماہ مئی تاریخ یکم جون واجب الادا ہوگی۔	[illegible] لک [illegible] ۵ سہ پائی
ششم قسط ماہ جون تاریخ یکم جولائی واجب الادا ہوگی۔	[illegible] لک [illegible] ۵ سہ پائی
ہفتم قسط ماہ جولائی تاریخ یکم اگست واجب الادا ہوگی۔	[illegible] لک [illegible] ۵ سہ پائی
ہشتم قسط ماہ اگست تاریخ یکم ستمبر واجب الادا ہوگی۔	[illegible] لک [illegible] ۵ سہ پائی
نہم قسط ماہ ستمبر تاریخ یکم اکتوبر واجب الادا ہوگی۔	[illegible] لک [illegible] ۵ سہ پائی
دہم قسط ماہ اکتوبر تاریخ یکم نومبر واجب الادا ہوگی۔	[illegible] لک [illegible] ۵ سہ پائی

یازدہم قسط ماہ نومبر تاریخ یکم دسمبر واجب الادا ہوگی — [illegible]

دوازدہم قسط ماہ دسمبر تاریخ یکم جنوری واجب الادا ہوگی — [illegible]

کل سکہ روپیہ [illegible] لکہ

مہر فارسی

دستخط جان شور

ہمارے روبرو اسپر دستخط اور مہر ہوکر پانچ نقول دی گئین بتاریخ ۱۲ ماہ فروری ۱۷۹۸ء

دستخط جی ہسدت رزیڈنٹ

دستخط این بی ایڈمنسٹن مترجم فارسی

نمبر ۳۲

اقرارنامہ جو نواب سعادت علیخان نے بضمانت کمپنی بہو بیگم والدہ نواب آصف الدولہ مرحوم کے ساتھ بتاریخ ۷ فروری ۱۷۹۸ء نواب وزیر سعادت علیخان کے دلمین ادب اور لحاظ بہو بیگم صاحبہ کا منقوش ہے اور اونکو اطمینان کلی اونکی اعانت اور امداد کے وقت پر ہے لہذا وعدہ کرتے ہین وہ اونکا ادب اور لحاظ بدرجہ نہائت کیا کریگا اور ہمیشہ کوشش اونکے آرام اور آسائش مین کیا کریگا ثبوت اس نیت کی نواب وزیر منظور کرتا ہے کہ بہو بیگم صاحبہ پنشن اس سال اور خرد محل کی دیا کرین اور اس پنشن کی جائداد مین محال گونڈا اونکو دیا جاتا ہے اور واسطے زیادہ وضاحت نواب کے دلی ادب اور لحاظ بنسبت بہو بیگم صاحبہ کے وہ اسپر بھی رضامندی اپنی دیتا ہے محالات اودہ پچھم راٹ منگلسی جو متصل فیض آباد قیام گاہ قدیم بہو بیگم صاحبہ کی واقع ہے شامل اونکی جاگیر کے کی جاوے اور اس اقرارنامے کی تعمیل کے بارہ مین انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی ضامن ہین لہذا بشہادت اس امر کے نواب نے اپنی مہر اور گورنر جنرل بہادر نے اپنے دستخط اسپر کردیے —

نمبر ۳۳

عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و نواب وزیر الممالک یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان بہادر

مبارز جنگ دربارہ شامل کرنے واسطے ہمیشہ کی بعض اضلاع علاقہ نواب وزیر بابت معاوضہ زر سالانہ جو وزیر کو دینا ہے

چونکہ عہدنامہ جو اب فیمابین نواب وزیر اور ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے جاری و قائم ہے اوسکی رو سے کمپنی نے وعدہ کیا ہے کہ حفاظت ملک نواب وزیر بمقابلہ اونکے دشمنان کے کرینگے اور واسطے اسکے کہ کمپنی بتعمیل اس شرط کی کر سکے نواب وزیر پر ازروے عہدنامہ مذکور فرض ہے کہ وہ کمپنی کو ہمیشہ چھہتر لاکھ روپیہ سکہ اودہ سال بسال دیا کرے اور یہ بھی اوسیر اوسی عہدنامہ سے واجب آیا ہے کہ جسقدر فوج سواے فوج شرائط عہدنامہ کمپنی کو اوسکی حفاظت کے واسطے ضرورت ہوگی اوسکا خرچ نواب وزیر دیگا اور چونکہ مصلحت وقت یہ قرار پائی کہ روپیہ ایسے طور پر قرار دیا جاے جس سے اطمینان اداے صرف فوج وغیرہ متصور ہو اور اوسمین وہم کمی و بیشی کا باقی نہ رہے اور کمپنی کو اطمینان کلی اوسکے ادا ہونے کا بروقت وجوب حاصل ہو لہذا عہدنامہ ذیل جسمین دس شرطین ہین فیمابین ہز اکسلنسی موسٹ نوبل مارکیوس ویلسلی کے پی گورنر جنرل امورات ملکی و جنگی قوم انگلستان جو ملک ہندوستان مین بوساطت ہنوربل ہنری ویلسلی اور لفٹنٹ کرنیل سکوٹ جنکو اختیارات عطیہ گورنر جنرل بہادر دربابِ تقرری عہدنامہ نواب وزیر سے منجانب و بنام گورنر جنرل حاصل ہین فریق اور نواب وزیر الممالک یمین الدولہ ناظم الملک نواب سعادت علیخان بہادر مبارز جنگ فریق ثانی منجانب اپنے اور اپنے ورثا اور جانشین کے دربارہ اسکے قرار پایا کہ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کو واسطے ہمیشہ کے بعض اضلاع علاقہ نواب وزیر کے بابت سالانہ گذشتہ اور دیگر رقومات جو اب ذمہ نواب کے بالعوض کمپنی کے عہود حفاظت کے باقی ہین دیے جائین —

شرط اول

نواب وزیر ازروے اسکے علاقجات ذیل دیہی ملک کے واسطے ہمیشہ کے ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کو بالعوض سالانہ اور اخراجات ایزادی فوج اور پنشن نبارس و فرخ آباد کے دیتے ہین جنکی آمدنی کی تعداد ایک کروڑ تینتیس لاکھ روپیہ مع خرچہ تحصیل کے ہے —

تفصیل جمع

چکلہ کوڑہ کڑہ و چکلہ اٹاوہ —	[illegible]
کہر وغیرہ —	[illegible]

محال	رقم
فرخ آباد وغیرہ —	[illegible]
کھیری گڑھ وغیرہ —	[illegible]
اعظم گڈھ وغیرہ — اعظم گڈہ مونات بیچن —	[illegible]
گورکھپور وغیرہ وبٹول — گورکھپور وغیرہ	[illegible]
بٹول —	[illegible]
صوبہ الہ آباد وغیرہ —	[illegible]
چکلہ بریلی آصف آباد کیلپوری —	[illegible]
نواب گنج کہلی وغیرہ —	[illegible]
محال وغیرہ باستثناء تعلقہ ارول —	[illegible]
کل جمیع سکہ لکھنؤ ایک کرور	[illegible]

محالات مذکورہ بالا اوس نیت پر ہنوریبل کمپنی کو دیے گئے جس صورت پر وہ سنہ ۱۲۰۶ فصلی میں زیر ماتحت عاملان تھے پس کوئی دعوی نسبت دیہات یا قطعات زمین کے جو سابق شامل یا علیحدہ محالات مذکورسے ہوگئے ہوں نہوگا۔

شرط دوم

جو سالانہ ازروے شرط دوم عہدنامہ سنہ ۱۷۹۸ع کے نواب وزیر نے کمپنی کو دینا منظور کیا تھا جسکے عوض اور بالعوض اخراجات ایزاد فوج کے یہ علاقہ دیا گیا اب واسطے ہمیشہ کے موقوف ہوگیا اور نواب اب اداسے اخراجات ایزاد فوج سے جو بروقت ضرورت واسطے حفاظت اودہ اور اوسکے تعلقات کے ہوگی (خواہ حفاظت ملک جواب علاقہ کمپنی مین

شامل ہو اور خواہ جو باقی نواب کے پاس رہا ہے ہوے ہوئی ہوگی۔

شرط سوم

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ جو ملک نواب وزیر کے پاس باقی رہا ہے
حفاظت بمقابلہ دشمنان بیرونی و اندرونی ملک وہ کرینگے بشرطیکہ یہ امر گورنمنٹ انگریزی کے
اختیار مین رہے کہ جہان اونکو ضرورت معلوم ہو وہان اپنی فوج علاقہ نواب وزیر مین رکھین
اور یہ بھی شرط ہے کہ نواب چار پلٹن پیادگان کی اور ایک پلٹن نجیب اور میواتیون کی اور دو ہزار
سوار اور تین ہزار گولہ انداز تک اپنے ملازم رکھین اور باقی فوج کو برخاست کردین باستثنا اوس قدر
مسلحہ چپراسیون کے واسطے تحصیل مالگزاری کے ضروری متصور ہون اور تھوڑے سے سوا
اور نجیب کے جو عاملان کے ہمراہ رہینگے۔

شرط چہارم

ایک ڈیٹیچمنٹ انگریزی فوج کا اور تھوڑا توپخانہ ہمیشہ نواب کی اردلی مین رہے گا۔

شرط پنجم

تاکہ اصل منشا اور معنی شرط اول و دوم و سوم و چہارم عہدنامہ ہذا کے واضح ہون یہ بیان
کیا جاتا ہے کہ جو ملک سپرد ہوا ہے وہ بعوض سالانہ اور تمام اخراجات کے جو کمپنی سے بیچ حفاظت
ملک وغیرہ نواب وزیر کے ہوتے تھے دیا گیا ہے پس آیندہ اب کچھ مطالبہ بباعث اخراجات کے
جو ہنوربل کمپنی کا بیچ فراہم کرنے فوج کے واسطے رفع کرنے حملہ یا روکنے توہم حملہ دشمن غیر کے
ہوگا یا بسبب ڈیٹیچمنٹ فوج انگریزی کے جو ہمراہ نواب کے رہیگا یا بابت اوس فوج کے ہوگا جو بروقت
ضرورت واسطے فرو کرنے سرکشی یا بدانتظامی کے فراہم ہوگی یا واسطے صرف کسی مقام چھاونی کر
ہوگا یا بباعث کمی آمدنی علاقہ سپرد کردہ کے بوجہ آفات ارضی وسماوی یا جنگ یا کسی اور وجہ کے
ہوگا خزانہ نواب پر نہوگا۔

شرط ششم

جو علاقہ ازروے شرط اول عہدنامہ ہذا کے ممالک کمپنی مین شامل کیا گیا ہے وہ کلیتہً
زیر انتظام اور حکومت کمپنی مذکور کے اور اونکے افسران کے رہے گا اور ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی

اس تحریر سے ذمہ کرتے ہین کہ قبضہ اوس علاقے کا جواب بعد سپردگی علاقہ کے رہیگا پاس نواب
اور اوسکے ورثا کے رہیگا اور اونکے یعنی نواب اور اوسکے ورثا کی حکومت اوسمین بلامزاحمت رہیگی
اور نواب وعدہ کرتے ہین کہ وہ علاقہ باقیماندہ مین ایسا انتظام بذریعہ اپنے اہلکاران کرینگے جس سے
بہبودی رعایا اور حفاظت جان و مال باشندگان متصور ہوگی اور نواب ہمیشہ حسب ہدایت اور
صلاح افسران ہنوربل کمپنی کے کاربند ہونگے۔

شرط ہفتم

علاقہ سپرد شدہ حسب شرط اول عہدنامہ ہذا افسران ہنوربل کمپنی کو شروع سنہ ۱۲۰۹ فصلی سے
جو مطابق ۲۲ ماہ ستمبر ۱۸۰۱ء کے ہوگا دیا جائیگا اور نواب اوسوقت تک زر سالانہ اور صرف ایزادی
فوج انگریزی اپنے خزانہ سے دینگے جب تک افسران انگریزی بخوبی قبضہ ملک سپرد شدہ کا
اہلکاران نواب سے نپائینگے اور کمپنی بعد پانے قبضہ ملک سپرد شدہ کے پھر نواب سے کچھ
مطالبہ نکریگی۔

شرط ہشتم

فریقین معاہدہ بنظر قائم کرنے ایسی رسم تجارت فیمابین ممالک سرکارین کے جس سے
فائدہ رعایائے جانبین متصور ہو اقرار کرتے ہین کہ ایک صلحنامہ تجارت جداگانہ قرار دیا جاے لہذا
یہ اقرار ہوتا ہے کہ جہاز رانی دریائی گنگ مین اور دیگر دریاہاے سرحدی ممالک طرفین مین بلامحصول
اور مزاحمت ہوا کرے یعنی کسی کشتی سے بیچ دریاے گنگ اور دیگر دریاہاے سرحدی جانبین مین
مزاحمت نہوگی اور نہ وہ واسطے طلبی محصول کے روکی جائیگی اور نہ اوس کشتی سے محصول طلب ہوگا
جو فریقین معاہدہ کے ملک مین کسی مقام پر اس نیت سے قیام کرین کہ وہ اپنا اسباب وہان
نہ اوتارینگے مگر یہ سرکارین کو اختیار حاصل رہیگا کہ اوس اجناس پر جو اونکے ملک مین آئیگا
یا اونکے ملک سے جائیگا محصول کی تعداد رواج اور نرخ حال سے زیادہ نہوگا لین اور یہ بھی
وعدہ ہوتا ہے کہ جو شے ملک نواب مین واسطے صرف فوج مقیم علاقہ سپرد شدہ کے خرید کیجائیگی
اوسکی بنسبت دعوی مستثنا ہونیکا پیش نکیا جائیگا اوسوقت مین بھی جب شی مذکور افسران کمپنی کو
دیجائیگی۔

شرط نہم

تمام عہود عہدنامجات سابق جو بابت قائم کرنے اور متفق کرنے رسوم دوستی و اتفاق کے فیمابین سرکارین ہو چکی ہین قائم رہینگے اور تمام شرائط عہدنامہ ۱۷۹۸ء عیسوی کے جو فیمابین گورنر جنرل سر جان شور صاحب منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب وزیر کے ہوے ہین اور اس عہدنامے سے منسوخ نہین ہوئے وہ سب قائم اور جاری رہینگے اور اونکی تعمیل طرفین پر فرض ہوگی۔

شرط دہم

یہ عہدنامہ دس شرط کا معرفت ہنوربل ہنری ویسلی اور لفٹنٹ کرنیل سکوٹ صاحب کے باختیارات عطیۂ گورنر جنرل بہادر کے ساتھہ نواب وزیر کے بمقام لکھنؤ بتاریخ ۱۰ ماہ نومبر ۱۸۰۱ء مطابق دوم ماہ رجب ۱۲۱۶ ہجری کے قرار پاکر منعقد ہوا۔

دستخط ویسلی

مہر

مہر سعادت علیخان
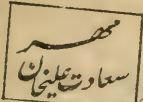
تصدیق اسکی گورنر جنرل بہادر نے بمقام لب دریاے گنگ متصل بنارس بتاریخ ۱۴ ماہ نومبر ۱۸۰۱ء کے کی۔

دستخط این بی اڈمنسٹن
سکرٹری گورنمنٹ سکرٹ اور پولیٹکل ڈپارٹمنٹ

نمبر ۲۴

یادداشت نتیجہ گفتگو فیمابین ہزاکسلنسی یعنی موسٹ نوبل گورنر جنرل اور نواب وزیر بتاریخ ۱۵ ماہ فروری نواب وزیر نے ایک کاغذ پر چند درخواست لکھکر پاس گورنر جنرل بہادر کے واسطے منظوری کے بھیجا اور گورنر جنرل بہادر نے بعد غور و تامل جوابات مناسب ہر ایک درخواست کے درج کرکے واپس کیا بعد ازان نواب وزیر نے بتاریخ ۲۲ ماہ مذکور چند جوابات گورنر جنرل اور اپنی درخواست کی ترمیم چاہی اور بتاریخ ۲۴ ماہ مذکور بوقت ملاقات گفتگو اس معاہدہ مین

زبانی بمیان آئی اس گفتگو کا نتیجہ یہ نکلا کہ بعض درخواست اصل کاغذ کی بابت موقوف کیجائین اور درخواست سوم کے جواب گورنر جنرل مین حسب درخواست نواب وزیر ترمیم کیجاوے اور اسی گفتگو مین نواب وزیر نے بجواب گورنر جنرل بہادر جواوسکی دوسری درخواست کے جواب مین اس مضمون کی تھی کہ نواب وزیر کوئی شخص بطور وزیر واسطے اجراے کاروبار معمولی ملک مقرر کرین بیان کیا کہ وہ اپنے پسر ثانی مرزا احمد علیخان نامے کو اوس کام پر مقرر کرنا چاہتے ہین گورنر جنرل بہادر نے اس گفتگو مین یہ بھی مناسب تصور کیا کہ بیان اون عقائد کا کیا جاوے جو ممد قیام وثبات دوستی واتفاق سرکارین مقصود تھے اور جو موافق نتیجۂ عہدنامہ جو فیمابین ہنوربل کمپنی اور نواب وزیر کے تاریخ ۱۰ ماہ نومبر ۱۸۰۱ء تھی اور نظر اسکے کہ آیندہ کسیطرح کا شک وشبہہ درباب مطالب ونتیجہ اس تحریر اور گفتگو کے باقی نرہے گورنر جنرل بہادر نے ماحصل مضامین گفتگو کا جو فیمابین اونکے اور نواب وزیر کے ہوے تھے تحریر کرکے اپنے دستخط اور مہر اوسپر کرتے ہین اور اپنے سکرٹری پولیٹکل ڈپارٹمنٹ کو جو اس تمام گفتگو مین پاس اونکے موجود تھے اور جو ترجمہ گفتگوی طرفین یعنی نواب وزیر اور گورنر جنرل کرکے ہر ایک کی زبان مین فریقین کو سمجھاتے جاتے تھے ہدایت کی کہ وہ بھی اپنے دستخط اس کاغذ پر کرین —

درخواست	جواب
کوئی شخص جیسا اب تک ہوتا ہے آیندہ محافظ اور ممد کسی شخص کا نہوتا کہ بقایا سے جسکا ہمارے کے طریق وصول مین سد راہ نہو بلکہ بخلاف اسکے وہ یعنی صاحب رزیڈنٹ سرکار کو مددیچ تحصیل بقایا مالگزاری کے دین اگر صاحب رزیڈنٹ کی خواہش یہ ہو کہ وہ کسی مقدمے مین منع کیا جاوین تو اونکو لازم ہے کہ سبب جسمین حمایت ہین اوسکا ذکر کرین اور چونکہ میری نیت ہرگز نہین کہ بے انصافی ہو لہذا اگر تو مین صاحب رزیڈنٹ کو اوس مقدمہ سے آگاہ کرونگا اور یا وہ مجھے	اسمین عہد نہین ہے اور اسکا لحاظ رہیگا نواب وزیر صاحب رزیڈنٹ کے پاس اطلاع دیا کرین اور اسناد وثبوت راستی معاملہ کے بھیجا کرین

قائل کردینگے اگر وہ مجھے قائل کردینگے تو مین حسب نمایش اونکے معاملہ سے کنارہ کرونگا اور کسی پر نااتفاقی راے ہمارے کا اظہار ہوگا

عدالتہاے باقاعدہ جسمین میری اپنی غرض بالکل متعلق نہین ہوگی صرف واسطے جاری کرنے شرع محمدی کے اور دادرسی دعاوی اوجہی کے اور حفاظت جان ومال رعایا مقرر ہونگی پس یہ لازم ہے کہ ہر ایک شخص اونکی متابعت کرے۔

یہ فعل نہایت عقل اور دانائی کا ہے اور بہت مناسب ہے۔

اور اگر کوئی خلاف ورزی اونکی حکومت کی کرے یا اونکی حکومت منظور نکرے تو افسران کمپنی امداد کرکے اونکے حکم کی تعمیل کراوین،

مین نواب بیگم صاحبہ کو اپنا بزرگ جانتا ہون اور میری عین خواہش یہ ہے کہ اونکی توقیر اور مرتبہ اور اونکی آسایش ایزاد ہو۔

مجھے کچھہ تعلق اونکی جاگیر کی آمدنی اور پیداوار سے نہین ہے اور نہ کسی اور جاگیردار کی مگر حکومت عدالت بعد تصفیہ تنازعات و دادرہی مظلومان اور تعمیل کرانا دیوانی و فوجداری کے سزا دہیگا اور دیگر مقامات متعلق دادرہی کے میرے حکم کے بموجب شہر لکھنؤ اور فیض آباد مین ہونے چاہئین اور اسیطرح تمام جاگیرات

نصفت دہی جاگیر بیگم صاحبہ مین زیر حکم نواب کے رہے گی اور ملازمین بیگم صاحبہ اوسکے مطیع رہینگے اور حکومت عدالتہای نواب کی بذریعہ قوت انگریزی تعمیل ہوگی۔

ہین جہی کیونکہ یہ امور متعلق پادشاہ کے ہوا کرتے ہین

جسکا کام یہی ہوتا ہے کہ ظلم اور زیادتی ہونے

دے بیگم صاحبہ کے آدمیون کو نچاہیے کہ ایسے

معاملات مین مداخلت کرین اسواسطے حکومت

مین شرکت غیر ممکن ہے خود بیگم صاحبہ کی نیکنامی

اسی مین ہے کہ وہ مجھسے ایسے معاملات مین اتنا

نکیون بیان کردیا کرین تاکہ حسب مرضی اونکے عمر وقت

میرے اہلکارون کے وقوع مین آیا کرے

اب تک یہ حال رہا ہے کہ اکثر خونریزی اور فساد

فیض آباد مین اور نواب بیگم صاحبہ کی جاگیر مین

رہا کرتا ہے اور میری تحریر اور تقریر پر کچھہ خیال

بیگم صاحبہ نے نہین کیا بیچ عہد سلطنت میرے

برادر مرحوم کے دقیقہ تنازعات جاگیر متعلق سرکار

کے تھا ان امور سے میری حکومت

مین چاہتا ہون کہ گورنر جنرل بہادر ازراہ مہربانی

داراب علیخان کو طلب فرمائے اور میری خواہش

یہ ہے کہ سوائے جاگیر کے اور جو جائداد مثل

زمین اور بازار و باغ سرکار بکثرت اہلکاران بیگم صاحبہ

نے بلا استحقاق اور بغیر موجودگی سند ضروری

کے چاہہ سال کے عرصے سے لے لیے ہین

(اس حال میہر سیر مندنی صاحب اور مولوی غلام قادر خان

منشی موصوف اور دیگر معتبرین مثل الماس علیخان

اور داراب علیخان اور اونکے وکلا بخوبی واقف ہین

نواب گورنر جنرل بہادر فرماتے ہین کہ تمام مقدمات

جو نیما بین نواب اور بیگم کے ہین اونپر لحاظ

کامل ہوگا اور معاملہ اسطرح فیما بین اونکے طے

کرایا جایگا جو عقائد انصاف اور عدل ابد دوامی

پر پیش ہوگا۔

اور تصدیق اسکی کر سکتے ہین اور سابق خود بیگم صاحبہ
سے اقبال اسکا کیا تھا اور اس حال و قبال کو
بنام اہلکاران معتبرین سرکار مثل جبیکہ رای وغیرہ
جانتے ہین اور اونکے کواغذ سے تفصیل اسپی
جائداد کی حاصل ہو سکتی ہے اور اس جائداد
کے لے لینے سے میرا نہایت نقصان متصور
ہے خصوصاً ایسے وقت مین کہ جب مین متحمل
ایک ذرہ بھی نقصان کا نہین ہو سکتا ہے مجھے
واپس ملے اور جو نفع اس جائداد کا اونکو وصول
ہوا ہے وہ بھی واپس مجھے دیا جائے تاکہ
میری نقصان کا معاوضہ ہو اور یہ امر مطابق
اقرار بیگم صاحبہ کے ہے اور مین چاہتا ہون
کہ گورنر جنرل بہادر حکم بنام ہنوربل ہنری ویلسلی صاحب
اور پر مراتب مندرجہ ذیل کے صادر فرمائین —

میرے ملک کے مفرور کو پناہ نہ دی جائے
بلکہ جب مین طلب کرون مجھے ملجائین ورنہ ملک
سے خارج کیے جائین —

تمام مجرم حوالہ ایک دوسرے کے کیے
جائینگے مگر رعایاے سرکارین جنکی نسبت
کوئی جرم عائد نہوگا اونکو اختیار حاصل رہیگا
کہ وہ ایک ملک سے دوسرے ملک مین
بلا مزاحمت سفر کرین اور جہان چاہین آباد ہون

اگر کوئی متوطنین سرکار ہذا درخواست مستاجری　　تمام بقایاے حال یا جوانیدہ باقی سرکار کے

علاقہ سپردشدہ مین وہی اوس سے تحریر لکھائی جاکر رہے گی اوسکے واسطے ایک میعاد مقرر کیجاے کہ مستاجری اوسکو اس شرط سے مل سکتی ہے اور تمام باقیداروں سے اقرار لکھائے جائین اگر وہ ثابت کرے کہ وہ باقیدار سرکار نہین ہے کہ میعاد مقررہ مین باقی ادا کرین۔

اکثر ہمارے عامل جنکی زمین علاقہ سپردشدہ مین ہے وہ سرکار کے باقیدار ہین یا تو معتبری اونکے ذمہ کے روپیہ کی ہمکو دیجاے اور یا عاملان مذکورین ہمارے سپرد کیے جائین تاکہ زرباقی واجبی رو سے ہم وصول کرکے اونکو رہا کرین اور جب وہ اپنا حساب کتاب ہمسے طے کرلین بعد اوسکے مسٹر ویلسلی صاحب کو اختیار ہے اونسے اپنا معاملہ جسطرح چاہین کرین۔ — کسی عامل نواب کے ساتھ علاقہ سپردشدہ مین معاملہ نہین ہوا۔

اکثر باغات اور دیگر جائداد سرکار کی اوس علاقے مین واقع ہے جو بابت مصارف فوج کے دیا گیا ہے اور جائداد مذکور بالا گذاری سے جدا ہے جیسے مثلاً اب بنارس مین ایک جائداد میرے قبضے مین ہے مین چاہتا ہون کہ لارڈ صاحب حکم اس مضمون کا صادر فرمائین کہ اسطرح کی جائداد واقعہ علاقہ مذکور سپرد ہمارے آدمیون کے کیجاے ایک فہرست اس طرح کی جائداد اور باغات وغیرہ کی داخل کیجاے گی۔ — کوئی جائداد اس قسم کی جسکا ثبوت حسب اطمینان نواب وزیر لارڈ صاحب کو دینگے وہ البتہ اونکے ملازمین کے سپرد کیجاے گی۔

ہمنے ضلاع معلومہ واسطے مصارف فوج کے صرف بہ نیت رضاجوئی لارڈ صاحب سپرد کیے ہین اور یہ امر ہمکو مناسب معلوم ہوا جب ویسلی صاحب آئے ہمکو خوشی خاطر اور تعمیل حکم لارڈ صاحب ضروری متصور ہوا پس اب اس مضمون کے احکام جاری ہون کہ کوئی شخص مساجد اور مقابر اور امام باڑہ وغیرہ سے جو علاقہ سپرد شدہ مین واقع ہین متعرض اور مزاحم نہون اور کوئی اونکو خراب اور مسمار نکرے—

احکام اسکے مطابق صادر ہونگے—

ایک وعدہ ہوا تھا کہ جو روپیہ الہ آباد کے گھاٹ پر آوے گا وہ سرکار کو دیا جاے گا عرصہ اب چار برس کا گذرتا ہے اور ہرچند متواتر تحریرات اس بارہ مین صاحب رزیڈنٹ کو بھیجی گئین مگر آج کی تاریخ تک کچھ نہین دیا گیا اس سے ہمارا بڑا نقصان ہوتا ہی احکام صادر ہون کہ حسب وعدہ روپیہ دیا جاے—

اس حساب کے طے کرنے کو حکم صادر ہوگا

مسٹر ویسلی صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ عہدنامہ بھیجا جائیگا مگر اب تک میرے پاس نہین آیا لارڈ صاحب یا مسٹر ویسلی صاحب کو یاددہی کرتا ہون کہ وہ بھیجدیا جاے—

عہدنامہ مرسل ہو چکا ہے—

نواب وزیر چاہتے ہین کہ اونکا فرزند مرزا احمد علیخان وزیر واسطے بانصرام کارریاست

گورنر جنرل بہادر مطابقت راے اس سے کرکے تقرری مرزا احمد علیخان کو منظور کرتے ہین—

سے کے مقرر کیا جاوے۔

عنایات گورنر جنرل بہادر سے مجھے امید ہے کہ گورنر جنرل بہادر میرے روبرو مراتب مذکورہ بالا صاحب رزیڈنٹ کو تفہیم فرماینگے اور حکم دینگے کہ اوس مطابق کام کیا کرین اور لارڈ صاحب یہ بھی حکم صاحب رزیڈنٹ کو دینگے کہ بعد اونکے روانگی کے وہ میری روانگی کی نسبت کچھ تساہل یا ہرج نکرینگے بلکہ امداد طیاری سامان سفر مین کرینگے۔

حسب درخواست نواب وزیر کے احکام اور اطلاع مراتب بالا کی روبرو نواب کے صاحب رزیڈنٹ کو دی گئی تاریخ ۱۴ ماہ فروری۔

اب نواب گورنر جنرل بہادر اون مراتب عامہ کا بیان کرتے ہین جنکے مطابق رسم اتفاق اور مراسلات فیمابین سرکارین کہ بعد ازین زیب اجرا پائیگا۔

ازروے شرائط عہدنامہ جو فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور نواب وزیر کے جو بتاریخ ۱۰ ماہ نومبر سنہ۱۸۰۱ کے قرار پایا ہے نواب وزیر کی حکومت کلیۃً درمیان علاقہ باقیماندہ کے مقرر ہوئی ہے اور اوسکے اپنے اہلکار اور ملازم کارروا رہینگے اور گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ نواب کی حکومت اوسکے علاقہ باقیماندہ مین قائم کرادینگے اور اوسکے اہلکاران کی معرفت انتظام ملک کرادینگے اور گورنر جنرل بہادر اس سے ہرگز انحراف نکرینگے نواب وزیر نے وعدہ کیا ہے کہ اپنے ملک باقیماندہ مین ایسا انتظام کریگا جس سے

بہبودی رعایا مقصود رہو اور جس سے حفاظت
جان ومال باشندگان ظہور مین آوے اور
یہ انتظام نواب وزیر کے اہلکاران اور ملازمین
کی معرفت ہوگا۔

نواب وزیر نے یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ
وہ ہمیشہ مطابق صلاح او نصیحت افسران بہادر
کمپنی کے کارروائی کرینگے۔

اسواسطے بیچ قائم کرنے انتظام نیک
درمیان علاقہ باقیماندہ کے اور نیز بیچ تمام
امور متعلقہ انتظام علاقہ مذکور اور عام کارروائی
اور انتظام کے نواب وزیر حسب صلاح گورمنٹ
انگریزی کے اور مطابق اونکی نصیحت کے کام کرینگے
یہ نصائح اور صلاح ہمیشہ نواب وزیر کو بطریق
صلاح دوستانہ اور اعتبار اور لحاظ باہمی سے
دیجائینگی جب کبھی کسی امر عظیم مین صلاح خاص
گورنر جنرل بہادر کی درکار ہوگی اور ضرورت وقت
ایسی ہوگی کہ اونکی تحریر پر اوان نواب وزیر کو
جلد بہم کرنی ہوگی تو گورنر جنرل صلاح جو
گورمنٹ انگریزی کی اس بارہ مین ہوگی براہ
راست بذریعہ تحریر یا بذات خود دینگے۔

صاحب رزیڈنٹ مقیم لکھنو بطور وکیل
گورمنٹ انگریزی ہے اور واسطے تحریرات
باہمی بیچ تمام مقدمات کے ہوگا۔

اسواسطے صاحب رزیڈنٹ بیچ عام طرز
کارروائی کے نواب وزیر کو صلاح جو گورنمنٹ
کی ہوگی بنام گورنر جنرل دیا کرینگے اور جس مقدمے
مین صاحب رزیڈنٹ صلاح دینگے وہ بطور صلاح
گورنر جنرل بہادر تصور ہوگی —

یہ صلاح صاحب رزیڈنٹ تمام مقدمات معمولی
مین حسب احکام عام یا خاص گورنر جنرل بہادر
کے دیا کرینگے —

صاحب رزیڈنٹ کو چاہیے کہ نواب کو صلاح
یکدلی اور یکجہتی سے دین اور کوشش تمام اتفاق
نواب کے ساتھہ اجراے کار مین کرین اور نواب
کے ساتھہ اتفاق کرکے اونکے اہلکاران کی
معرفت اون تدابیر کا اجرا کرائین جو بصلاح
گورنمنٹ انگریزی قرار پائے ہین بیچ اون مقدمات
کے جنمین ضرورت اعانت گورنمنٹ انگریزی کی
یا امداد فوج انگریزی کی ہوگی اونمین حسب ضرورت
وقت اعانت اور امداد کیجاے گی —

صاحب رزیڈنٹ کو چاہیے کہ نواب وزیر
کی نسبت تمام امور مین بدرجہ غایت تعظیم اور
اتفاق اور لحاظ کے ساتھہ پیش آئین اور تمام
امور مین اوسکے ساتھہ دلی اتفاق اور دوستی
رکھین اور کوشش کرکے اوسکی حکومت کو قیام
اور استحکام دین —

صاحب رزیڈنٹ کو چاہیے کہ ہرگز کسی امر
متعلقہ علاقہ باقیماندہ مین بغیر اول مشورہ کرنے
نواب وزیر سے یا اوسکے اہلکاران سے دست انداز
نہون اور صاحب رزیڈنٹ کو چاہیے کہ مشورے
مین نہایت رازداری کیا کرین اور جب تک کوئی
امر مشورے مین قرار نپاوے اوسوقت تک اوسکے
افشا ہونے مین جہد بلیغ رکھین۔
بموجب ان عقائد کے گورنر جنرل بہادر کو
امید ہے کہ نواب وزیر بموجب صلاح اور مشورے
صاحب رزیڈنٹ کے کام کرینگے اور چونکہ کوئی
امر وقت طلب یا مشکل فیمابین گورمنٹ انگریزی
اور نواب وزیر کے باقی نہین رہے اسواسطے
گورنر جنرل بہادر کو امید یقینی ہے کہ آیندہ کچھہ
وقت اجرائے امور مین واقع ہوگی۔

دستخط ویسلی

مہر
گورنر جنرل

دستخط این بی ریڈمیس
سکرٹری گورنمنٹ
سکرٹ اور پولیٹکل ڈپارٹمنٹ

نمبر ۳۵

چونکہ تکرار اور نزاع فیمابین رعایاے ہنوربل کمپنی اور رعایاے حکومت نواب وزیر کے
درباب حدود اونکے دیہات کے اور قبضہ زمین دریا برامد اور جزائر کے جو دریاے سرحدی

ممالک سرکارین مین پیدا ہوتے ہین واقع ہوتی ہے لہذا بنظر فیصلہ کرنے اور رفع کرنے
ایسی تکرار اور نزاع کے حال اور استقبال مین یہ عہدنامہ فیمابین نواب وزیر الممالک یمین الدولہ
ناظم الملک سعادت علیخان بہادر مبارز جنگ اور اوسکے ورثا اور جانشینون کے اور جیمز جان بیلی
صاحب رزیڈنٹ لکھنؤ باختیارات عطیہ منجانب رائٹ ہنوربل گلبرٹ لارڈ مینٹو کے جو شاہنشاہ
انگلستان کا ایک موسٹ ہنوربل پریوی کونسل مین سے ہین اور گورنر جنرل خاص ممالک ہندوستان
منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہین اور اونکے ورثا اور جانشینون کے قرار پایا ––

شرط اول

ہر ایک جزیرہ یا قطعۂ زمین جو بآخر سنہ ۱۲۰۸ فصلی تعلق علاقہ سپرد شدہ سے رکھتے ہونگے
گورنمنٹ انگریزی سے متعلق رہین اور ہر ایک جزیرہ یا قطعہ زمین جو تعلق علاقہ باقیماندہ سے
رکھتے ہونگے وہ متعلق وزیر کے رہینگے کوئی جزیرہ جو دراصل کسی علاقہ سے متعلق ہوگا اور
طغیانی دریا سے غرقی مین آئیگا اور بعد فرو ہونے طغیانی کے پھر ظاہر ہوگا وہ اوسی علاقے
سے متعلق تصور کیا جائیگا جس سے وہ دراصل تعلق رکھتا تھا گو اوسکی ہیئت تبدیل ہوگئی ہو اور
تمام جزائر اور قطعات زمین جو سرحد پر ہونگے اور جو جسکے متعلق وقت مذکورۂ بالا مین ہونگے
اوسی کے متعلق تصور کیے جائینگے ––

شرط دوم

اگر کوئی دریا یا ندی سرحد علاقجات سرکارین پر واقع ہوگی اور اپنی جگہ چھوڑ دیگی اور جسکی حد مین
وہ مدین یا برامد اوس سے پیدا ہوگی وہ زمین اوسی سرکار کی تصور کی جاے گی جسکا علاقہ اوس کنارے پر
ہوگا جس سے دریا دور ہوگیا ہوگا گو کیسا ہی نقصان اوس سرکار کا ہو جسکے علاقہ مین دریا چلا گیا ہو

شرط سوم

تمام جزائر جو دریاے سرحد مین پیدا ہونگے یا سنہ ۱۲۱۰ فصلی سے پیدا ہوے ہین وہ اوسی سرکار
کے متعلق تصور کیے جائینگے جسکے علاقہ سے دریا اون جزائر تک پایاب ہوگا اور اگر دریا
دونون طرف یکسان ہوگا تو وہ اوس سرکار کے تصور ہونگے جنکے علاقے سے کہین وہ کسی
مقام پر شامل یا نزدیک ہونگے ––

شرط چہارم

درحالیکہ آیندہ دریاے سرحدی کی دہار تبدیل ہو جاوے یعنی اگر دہار دریاے مذکور کی دونون جانب جزیرہ کے سابق عمیق تھی اب پایاب ہوگئی ہو اور دوسری جانب عمیق رہے تو اوس حالت مین حق اوسی سرکار کا جزیرہ مذکور پر پہونچیگا جسکے علاقے کی جانب دریا پایاب ہوگیا ہوگا اور یہی قاعدہ درباب شمول اور نزدیکی جزیرہ کے مرعی رہیگا یعنی جسکے علاقہ کے شامل یا نزدیک ہو جاویگا اوسکا استحقاق پہونچیگا اور چونکہ تحقیق کرنا عمق یا فاصلہ کنارہ دریا کا جزیرہ دریا برآمدہ سے مقتضی اسکا ہے کہ کوئی وقت واسطے دریافت اس حال کے معین ہو لہذا فریقین منظور کرتے ہین اور وعدہ کرتے ہین کہ وقت تحقیقات اور تصفیہ ایسے امور کا شروع فصل ربیع قرار دیا جاوے —

شرط پنجم

اگر کسی وقت مین درحالیکہ دریاے سرحدی بہت پیچ کہا کر روان ہوتا ہو اور اوس پیچ کے سبب کہین زمین بباعث بالکل ترک کرنے کنارے کے برامد ہو تو یہ زمین کلیۃً اوسی سرکار کی تصور کیجاوے گی جسکے علاقے مین یہ زمین شامل ہوگئی ہوگی گو کسیقدر نقصان فریق ثانی کا اس سے متصور ہو —

شرط ششم

جو کچہہ شرائط مذکورۂ بالا مین منظور ہوا ہے وہ صرف اس نظر سے ہوا ہے کہ تکرار اور تنازعات آیندہ درباب اوس قسم کی زمین کے جسکا ذکر شرائط مذکورہ مین ہے مسدود ہون اور کچہہ تعلق حقوق زمینداری سے نہین رکھتا —

شرط ہفتم

یہ عہدنامہ سات شرائط کا بمقام لکہنو بتاریخ ۱۴ ماہ جنوری ۱۸۱۲ء مطابق ۲۸ ماہ ذی الحجہ ۱۲۲۶ھ کے قرار پایا اور میجر جان بلی صاحب رزیڈنٹ نے ایک نقل اوسکی فارسی اور انگریزی مین کرکے مہری اور دستخطی اپنی نواب وزیر کو دی اور اقرار کیا کہ عرصہ بتیس روز مین ایک نقل اوسکی مہری اور دستخطی رایٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر کی وہ اونکو دینگے پہر یہ نقل اونکی

دستخطی اور مہری واپس لیجائیگی۔

دستخط جان بیلی

رزیڈنٹ

مہر رزیڈنٹ

مہر سعادت علیخان

اس عہدنامہ کو گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل تصدیق اور منظور کیا

نمبر ۳۶

اقرارنامۂ نواب وزیر ملک اودہ مرقومہ ۱۲ ماہ جولائی سنہ ۱۸۱۴ع

دوستی اور اتفاق جو اسقدر استحکام اور خوشی طبیعت سے فیمابین نواب وزیر الممالک یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان بہادر مبارز جنگ بہشت نصیب اور ہنوربل کمپنی گورنمنٹ کے جاری اور قائم ہے اونکو ثابت اور سالم سمجھکر بلا تغیر تصور کرنا چاہیے اور تمام عہدنامجات اور اقرارنامجات مجاریہ کلیۃً مشروط اور منظور نواب وزیر کے ہونگے اور ہم ظاہر کرتے ہین کہ ہم پابند شرائط اور اقرارنامجات مذکورہ کے رہینگے اور بفضل الٰہی شرائط اور عہدنامجات مذکور کی تعمیل تا یوم القیام ہوا کرے گی۔

مہر اور دستخط بتاریخ ۱۲ ماہ جولائی سنہ ۱۸۱۴ع مطابق ۲۲ رجب سنہ ۱۲۲۹ھ نواب رفعت الدولہ رفیع الملک غازی الدین حیدر خان بہادر شہامت جنگ نواب ملک اودہ ہوے اور بدستخط خاص نواب نے بتاریخ مذکور دو نقل کراکر عماد الدولہ افضل الملک میجر جان بیلی صاحب بہادر ثابت جنگ رزیڈنٹ بدربار لکھنو کر دیے۔

دستخط جان بیلی

رزیڈنٹ

مہر

نقل اقرارنامہ جو نواب وزیر ملک اودہ کے ساتھ بتاریخ ۲۰ ماہ اگست ۱۸۱۴ء ہوا

دوستی اور اتفاق جو بمقدر استحکام اور خوشی طبیعت کے ساتھ فیمابین نواب وزیر الممالک یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان بہادر مبارز جنگ مرحوم اور گورنمنٹ ہنوربل کمپنی کے جاری رہی ہے اسیطرح اور اسی استحکام سے بلا دمدغہ فیمابین فرزند و جانشین نواب مرحوم نواب رفعت الدولہ رفیع الملک غازی الدین حیدر خان بہادر شہامت جنگ اور ہنوربل کمپنی کے جاری رہینگی اور عہدنامجات اور اقرارنامجات جو فیمابین نواب وزیر مرحوم اور گورنمنٹ ہنوربل کمپنی کے قائم ہوے ہین وہ سب حرفاً حرفاً جاری اور قائم رہینگے اور رایٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر منجانب ہنوربل کمپنی ظاہر کرتے ہین کہ گورنمنٹ انگریزی عہود اور شرائط مذکور کو اپنے اوپر فرض تصور کرتے ہین اور عہود و شرائط مذکور تا یوم القیام قائم اور جاری رہینگے -

مہر اور دستخط رایٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر بمقام مونگیر واقع صوبہ بنگالہ بتاریخ ۲۰ ماہ اگست ۱۸۱۴ء کے دی گئی -

مہر

دستخط میرا

حسب الحکم گورنر جنرل بہادر

دستخط جارج سونٹن

پرائیویٹ سکرٹری گورنر جنرل

نمبر ۳۷

مہر
بیگم

گواہان

مہر — بو بو سدہ بچن

مہر — داراب علیخان

یہ عہد ہیچ دیانت نامہ نواب بہو بیگم دختر موتمن الدولہ اسحاق خان مرحوم زوجہ نواب شجاع الدولہ مرحوم و والدہ نواب آصف الدولہ مرحوم بنام گورنمنٹ ہنوربل کمپنی جسکا ذمہ بابت حفاظت اور امنیت

نواب مسطورہ اور اوسکے عزیز اور لواحقان کے بدین مضمون مدت سے قائم ہے یعنی

میری جاگیر مکانات جائداد اور اسباب ہر قسم کا تاحین حیات میرے میرے قبضہ اختیار مین رہیگا اور مجھے ہی صرف اختیار اوسکے صرف کرنے کا بیچ پرورش اور پرداخت اونکے جو میرے عزیز ہین اور میرے وابستہ و رشتہ دار و خواجہ سرا و خدمہ وغیرہ ہین حاصل رہیگا جس طرح مجھے مناسب معلوم ہو اوسطرح اوسکو صرف مین لاؤن مگر بخیال اسکے کہ زندگی چندروزہ ہے اور بنظر اسکے کہ آیندہ کا بندوبست تا ہونے حی القائم او صحیح النفس و العقل ضرور لہذا مین تمام جائداد و اسباب نقد و جنس ظروف و جواہرات وغیرہ جو اب میرے قبضے مین ہین تعدادی و قیمتی سترلاکھ روپیہ بموجب بناء علیحدہ مہری و دستخطی میرے حوالہ بطور امانت گورمنٹ منورل کمپنی کے کرتی ہون اور جو بعد اسکے تا ایام زندگی میرے پاس جمع ہوگا اوسکا بھی اختیار گورمنٹ مذکور کو دیتی ہون اس غرض اور نیت سے کہ اہالیان گورمنٹ مذکور بنظر دوستی قدیمہ جو اونھون نے بنسبت میرے میرے حین حیات میرا مرعی رکھی ہے وہ میرے بعد بھی مرعی رکھکر محافظ میرے اون تمام لوگون کے ہونگے جو میرے عزیز اور برادر یا ہمشیرہ زادہ اور رشتہ دار اور خواجہ سرا و متوسلین ہین اور اونکی جاگیرات اور تنخواہ نقدی فرداً فرداً کی اور اونکے ورثا کی میرے ذاتی روپیہ کی آمدنی سے قائم اور جاری رکھینگے اوسیقدر جسقدر مین نے علیحدہ فرد منسلکہ مہری مین درج کی ہے تاکہ اس ذریعہ سے اونکو مستغنی الاحتیاج رکھین۔

ماورا اسکے گورمنٹ انگریزی میرے رشتہ داران اور متوسلان مذکورین کی حفاظت بخلاف ظلم و زیادتی غیر کرینگے اور اونکی اعانت بیچ قبضہ اون مکانات اور باغات اور بازار اور دوکان وغیرہ کی کرینگے جو میرے حین حیات مین اونکے قبضے مین ہونگے اور اسکا بھی لحاظ رکھینگے جو کوئی شخص اونکو یا اونکے ورثا کو تکلیف اونکے مقبوضات کی نسبت ندین اور چونکہ میرے ایماندار ملازم داراب علیخان ناظر نے اور دیگر ملازمین و خواجہ سرایان و متوسلان ہماری سرکار نے ہمکو اب تک رضامند رکھا ہے اور آیندہ بھی تاحین حیات ہمارے ہمکو خوش اور رضامند رکھینگے لہذا مین چاہتی ہون کہ اونسے کچھ مطالبہ نکیا جاوے اور نہ اونسے کچھ حساب کتاب لیا جاوے صرف یہ امر ہو کہ بعد میرے فوراً اونسے حسب الحکم میری تمام جائداد نقدی و اسباب مذکورہ بالا جو جب میرے

قبضے مین ہے اور بعد ازین میرے پاس جمع ہوگا ہنوربل کمپنی کو دلوا دین اور اس تمام جائداد وغیرہ کا حساب وہ بایمانداری دینگے۔

ماسوای رقوم پرورش مندرجۂ فرد منسلکہ کے میرے ملازم داراب علیخان کو تین لاکھ روپیہ سکہ واسطے تعمیر میرے مقبرے کے اور ایک لاکھ روپیہ واسطے نذرانہ کربلا و نجف اشرف و دیگر مقامات متبرکہ کے دیا جائے اور اوسکے صرف مین اختیار اوسکا رہے اور چونکہ وہ ایماندار اور راست کردار ہے لہذا وہ روپیہ مذکور کو بیچ امور مذکورہ مین صرف کریگا اور واسطے صرف بالانہ مقبرہ مذکور کے دیہات پرگنہ چھپرا ٹھہ جنکی آمدنی دس ہزار روپیہ سکہ ہے دیے جائین اور جو کچھ آمدنی مین سے بچے وہ صرف خیرات غربا اور صاحب ایمانون کے صرف مین آئے جو مقبرہ مذکور مین رہتے ہون تاکہ بہ تہ دل وہ وہان رہین۔

زر تنخواہ میرے عزیزان اور برادر یا ہمشیرہ زادہ و خواجہ سرایان و بوبو و خدمہ و دیگر متوسلین وقت پر میری جاگیر کی آمدنی سے اور میری ذاتی جائداد کی آمدنی سے داراب علیخان کو دیا جاے اور وہ زر مذکور کو اونمین تقسیم کردیگا اور اوسکی سفارش اور بیانات نسبت اونکے جس قسم کی ہون اوس مطابق اونکا لحاظ کیا جاے اور بعد تمام کرنے اور دینے تنخواہ وغیرہ مذکورۂ بالا کے اور دینے رقوم مذکورۂ بالا کے جو کچھ فاضل میری جائداد مین سے نقد و جنس رہے اوسکا اختیار کل گورنمنٹ ہنوربل کمپنی کو ہے جو چاہین کرین اور جسطرح چاہین اوسے صرف مین لائین۔

مگر چونکہ چند میرے واسطہ دار و رشتہ دار جنکا ذکر فرد منسلکہ مین درج ہے قابض جاگیرات و نقدی وغیرہ عطیۂ سرکار غیر کے ہین اور یہ جاگیر وغیرہ اونکی وفات پر بخلاف رسم میری سرکار کے ضبط ہو جائیگی تو یہ امر گورنمنٹ انگریزی ہنوربل کمپنی پر فرض ہے کہ وہ بعد دینے تنخواہ وغیرہ مندرجہ فرد تفصیل کے اسقدر روپیہ اپنے حیز امکان مین رکھین کہ وہ کافی واسطے پرورش دوامی اون رشتہ داران اور واسطہ داران پس ماندگان کے ہو جنکی جاگیر وغیرہ بعد وفات ضبط ہوگی تاکہ کوئی میرے متوسلین وغیرہ مین سے محتاج ہوکر خوار نہو۔

مہر

بیگم

مقامات مخزن محل بیگم صاحبہ معروف موتی محل

کمرہ خورد متصل خوابگاہ بیگم صاحبہ | بمکان توشہ خانہ | بمکان چینی خانہ ظروف طلائی
جواہرات | جواہرات | ونقرہ وشیشہ آلات

واضح ہو کہ ان مقامات مین سب نقد و جواہرات وغیرہ کی قیمت تخمیناً چھہ لاکھہ روپیہ کے ہے

ترجمہ صحیح ہے
دستخط جی بیلی
رزیڈنٹ

فرد قوابض داراب علیخان موصولہ ۲۰ ماہ جولائی ۱۸۱۳ عیسوی

داراب علیخان	مہر	گواہان	مہر بوبو سدھ بچن
			مہر میر امیر حیدر

چونکہ میجر جان بیلی صاحب رزیڈنٹ نے آج کی تاریخ نواب بہو بیگم کے پاس آکر اونکے ہاتھہ سے فرد جمع خزانہ تفصیلی چوسٹھہ لاکھہ روپیہ کی حاصل کی اور یہ بھی بیگم صاحبہ نے اونکو اطلاع دی کہ سوائے رقوم مذکورۂ بالا کے اونکے پاس ایک لاکھہ روپیہ نقد اور پانچ لاکھہ روپیہ کا جواہرات وغیرہ اونکے مکانات مذکورۂ بالا مین موجود ہے مین اسواسطے جسکا ذکر اسمین ہے اقرار کرتا ہون اور وعدہ کرتا ہون بیچ مقابلہ میرے بہو بیگم صاحبہ موجودہ کے کہ تمام روپیہ مذکورۂ بالا ستر لاکھہ نقد و جواہرات حسب فرد بالا مع تمام نقد و جنس کا جو بعد ازین تا وفات بہو بیگم صاحبہ جمع ہوگا حساب صحیح داخل کیا جائیگا بقید وقت اور گواہی اس امر کے مین یہ اقرارنامہ قوابض بتاریخ ۲۵ ماہ رجب ۱۲۲۸ھ لکھدیا۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی بیلی

رزیڈنٹ

فرد مفصل تنخواہ ماہواری رشتہ داران و وابستگان و خواجہ سرایان و ملازمان و متوسلان و غلامان نواب امۃ الزہرہ بنت اسحاق خان مرحوم و تفصیل دیگر اخراجات جو لوگون کو واسطے امور مشرحہ فرد کے واسطے دوام کے دیئے جاوینگے اصل و سود جائداد سے حسب مراتب مندرجہ امانت نامہ مہری مرقومہ ۲۶ ماہ رجب ۱۲۲۸ھ مطابق ۲۵ جولائی ۱۸۱۳ء بنام گورنمنٹ ہنوربل کمپنی اور یہ تنخواہ وغیرہ علاوہ اون پنشن کے ہے کہ قدیم سے گورنمنٹ وزیر کی طرف سے اکثر لواحقان خاص محل اور خاندان مرزا علیخان اور سالار جنگ اور سالار جنگ کے تینون بیٹون کو یعنی مرزا قاسم علیخان اور اکبر علیخان اور صغر علیخان کو ملتی ہے۔

کل دو لاکھ چھیانوے ہزار نو سو چھتر روپیہ سالانہ یا چوبیس ہزار سات سو اٹھائیس روپیہ ماہواری ہوا۔

مہر
بیگم

گواہان

مہر — بو بو سدہ بچن

مہر — داراب علیخان

بنام بی بی لطف النسا و دیگر سولہ نفر مبلغ دس ہزار نو سو روپیہ ماہوار سے—

بی بی لطف النسا—	۱۰ چار ۔
مرزا محمد تقی خان شوہرش—	۱۰ چار ۔
مرزا حیدر پسرش—	۱۰ ۔
فاطمہ بیگم دخترش—	۱۰ ۔
مرزا شاہ میر دامادش و ولد مرزا نصیر—	۱۰ چار ۔
ممولا بیگم دختر مرزا نصیر—	۱۰ چار ۔

اولاد دو پسران مرزا تقی و مرزا منجم

نواب مرزا —	ما
نواب بی بی —	ما
عباس مرزا —	ما
نادر مرزا —	ما
صاحب مرزا —	ما
حضرت بیگم —	ما
نواب بہادر —	ما
جعفری بیگم —	ما
علیجان —	ما
میان حسنو —	ما
	عہ ما

بنام مرزا قاسم علیخان وغیرہ سات نفر برادر با ہمشیرہ زادہ اور ایک ہمشیرزادی سعہ ساھہ

قاسم علیخان —	الـــــہ
مرزا اکبر علیخان —	الـــــہ
مرزا اصغر علیخان —	الـــــہ
مرزا چہتر —	ما
مرزا مہتر —	ما
مرزا عباس —	ما
مرزا سلطان علیخان —	ما
جانی خانم صاحبہ —	ماھہ } سعہ ساھہ

محمدی بیگم زوجہ مرزا جعفر علی ولد مرزا علی احمد

نبیرہ مرزا اکبر علیخان صاحب —	ما [illegible]

میاں نشاط۔	سے
میاں معقول۔	سے
میاں یعقوب۔	سے
میاں منظور۔	سے
میاں خورشید۔	سے
میاں بشیر۔	سے
میاں الماس۔	سے
میاں ذوالفقار۔	سے
میاں فرحت۔	سے
میاں شوکت۔	سے
سیدی محبوب کلاں۔	سے
میاں حسین۔	سے
میاں تمکین۔	سے
قنبر۔	سے
عقلمند۔	سے
میاں عنبر۔	سے
میاں نسیم۔	سے
بنگرہ۔	سے
بلال۔	سے
لطافت۔	سے
سیدی محبوب خرد۔	سے
سلطان علیخان۔	مار
سلطان خرد۔	سے

سیر جان کلان — سے

خواصان وخادمہ صد نفر فی صدر — للعہ

— صد نفر فی صدر — الساعہ — الساعہ

دو صد سپاہیان پہرہ چوکی وغیرہ فی سعہ — سعہ

میر جان خرد — سے

امام علی — صہ

نذر علی — للعہ

جعفر علی — للعہ

ہدایت حسین — للعہ

عابد علی — للعہ

بندہ علی — للعہ

مہدی حسن — للعہ

پناہ علی وکیل — للعہ

منشی سبحان علی — للعہ

سید تراب علی — للعہ

مرزا کوچک — للعہ

بی بی خیر النسا — للعہ

خرد عزت النسا — للعہ

للعہ

کل روپیہ للعہ

داراب علیخان کو واسطے تعمیر میرے مدفن کے دیے جائیں — سے لک روپیہ

داراب علیخان کو واسطے نذرانہ کربلا و نجف اشرف و دیگر مقامات متبرکہ — لک روپیہ

داراب علیخان کو واسطے مصارف سالانہ مقبرہ مذکور دیہات پرگنہ چھچھرت جمعی — عہ لاکھ روپیہ

تنخواہ خاندان برادران میرے نواب مرزا علیخان اور نواب سالار جنگ کے ویسی ہی رہے گی
جیسے عہد نواب آصف الدولہ مین تھی اور گورنمنٹ انگریزی اونکی رعایت اور اعانت ہر موقع پر
کیا کریگی اور اگر آئندہ بعد مرگ قابضان حال کے تنخواہ مذکور یا جزو تنخواہ اونکی وزیر ضبط کرے تو
گورنمنٹ انگریزی بموجب درخواست مندرجہ امانت نامہ کے اوسکی نسبت عمل کریگی یعنی میری
جاگیر کی آمدنی مین سے یا میری جائداد مین سے جو اونکے سپرد ہوگی تنخواہ معقول اونکی مقرر کردیگی
تنخواہ مرزا قاسم علیخان کی بھی اوسی حال پر رہے گی جیسے عہد نواب آصف الدولہ مین تھی
اور گورنمنٹ انگریزی اوسکی بھی اعانت ہر موقع پر میرے سبب اور حسب درخواست میرے کیا
کرینگے اور اگر آئندہ بعد وفات مرزا قاسم علیخان کے وزیر اوسکی تنخواہ کل یا جزو تنخواہ ضبط کرے
تو گورنمنٹ انگریزی بموجب تحریر امانت نامہ کے عمل کریگی یعنی اونکے ورثا کی تنخواہ معقول میری
جاگیر یا جائداد امانت سے دیا کریگی ۔
تنخواہ خاص محل کی محال گونڈا سے مثل سابق ملا کرے گی اور اہلکاران محال مذکور بموجب
فرد منسلکہ تنخواہ دیا کرینگے اور اگر آئندہ کل یا جزو تنخواہ لطف النسا اور مرزا محمد تقی خان اور مرزا نصیر
یا اونکی اولاد کی وزیر ضبط کرے تو گورنمنٹ انگریزی بموجب تحریر امانت نامہ کے عمل کرے گی
یعنی میری جاگیر یا جائداد امانت کی آمدنی سے اونکی تنخواہ معقول دیگی ۔
تنخواہ اولاد مرزا جمعہ کی بعد وفات میرے مثل سابق جاری رہے گی اور اگر ضبط ہو بہ آئین
تو گورنمنٹ انگریزی اونکو واسطے گذارہ معقول کے میری جاگیر یا جائداد امانت کی آمدنی سے
مقرر کردیگی ۔
تنخواہ ماہواری جو ظفر الدولہ مرحوم کی بالعوض جاگیر کے مقرر ہوئی تھی اوسکی اولاد اور
متوسلین کو دیجائیگی ورنہ گورنمنٹ انگریزی تنخواہ معقول اونکے واسطے میری جاگیر یا جائداد امانت
کی آمدنی سے دیگی ۔ المرقوم ۲۶ ماہ رجب ۱۲۲۸ھ

مہر

بیگم

ترجمہ صحیح ہے
دستخط جی بیلی رزیڈنٹ

اور میری اسے میں وہ وسیلہ کلیۃً متیسل ہونے آپ کے ارادہ دلی کی ہون گی مین یہ آپ سے مخفی نہین رکہتا کہ مجھے زیادہ تر اعتبار اس بارہ مین ہوتا اگر آپ یہ مناسب تصور کرتے کہ اوسقدر روپیہ بلا توقف سپرد گورنمنٹ انگریزی کے ہو جائے جسقدر کافی اوس مراد کیواسطے ہو اور یہ ہی میجر بلی صاحب نے بھی آپ سے عرض کیا ہے آپ بہر حال اطمینان رکھین کہ گورنمنٹ انگریزی جو اعتبار آپ نے اوسپر رکھا ہے اوسمین ہرگز تفاوت نکریگی اور یہ بھی آپ کو اطمینان رہے کہ وہ ہر امر مین آپ کی نیکنامی اور شہرت کو مدنظر رکھیگی اور رفاہ اور امنیت اون لوگون کی ملحوظ رکھیگی جو خوش نصیبی اپنی سے مورد الطاف اور پرورش آپکی ہوئے واسطے زیادہ تر اطمینان آپکے مین ایک مسودہ اقرارنامہ بھیجتا ہون میجر بلی صاحب ریذیڈنٹ لکھنؤ آپ کو دینگے اوسمین تصدیق اور منظوری گورنمنٹ انگریزی کی بنسبت صرف کرنے جائداد ذاتی آپ کے جو فرد مہری آپکی اور مصدقہ بگواہی داراب علیخان اور بوبو صاحب کے ہین درج ہے تحریر ہے۔

۳ آپ کو معلوم ہے کہ درباب عطاے دیہات پرگنہ پچہم راٹ کے رضامندی وزیر کی حاصل ہونی چاہیے اور اگرچہ اسمین شک نہین کہ نواب وزیر فوراً آپ کی مرضی کے موافق اپنی رضامندی ظاہر کریگا اور خصوصاً ایسے امر مین کہ جسمین رضامندی آپ کی اور نیکنامی اونکی متصور ہو مگر یہ آپ پر بھی روشن ہے کہ گورنمنٹ انگریزی صرف اسقدر وعدہ کر سکتی ہے کہ وہ بکوشش تمام رضامندی وزیر بنسبت تجویز دلی آپ کے حاصل کردیگی لہذا مین نے میجر بلی صاحب کو ہدایت کی ہے کہ وہ موقع سے رضامندی اونکی حاصل کردین اور مجھے شک اس امر مین نہین ہے کہ وہ بہت جلد اس بارہ مین آپ کو حسب مرضی آپ کے طے کرکے تحریر کرینگے جس سے آپ کی خوشنودی ہوگی۔

۴ مین چاہتا ہون کہ آپ اطمینان کلی بنسبت ارتباط واثق اور اتحاد صادق گورنمنٹ انگریزی کے رکھینگے اور آپ اعتبار رکھین کہ وہ ہمیشہ آپ کی بہبودی اور آسایش کی فکر اور خیال رکھتے ہین۔

مسودہ اقرارنامہ جو نواب بہو بیگم صاحبہ کے پاس بھیجا گیا تھا

نواب بہو بیگم صاحبہ نے بذریعہ ایک تحریر کے جسپر اونکی مہر ہوئی ہے اور گواہی گواہان بھی ہوئی ہے اپنا ارادہ ظاہر کیا ہے کہ وہ تمام جایداد ذاتی اپنی اس مراد سے حوالہ گورنمنٹ انگریزی کے کرینگی اور گورنمنٹ مذکور پرورش اونکے واسطہ داران او متوسلین کی حسب تعداد اور طریق مندرجہ تحریر ثانی کے جسپر بھی مہر اور گواہی موجود ہے کریگی اور جو مصارف اوسمین درج ہین آمدنی جائداد مذکور اونکی معرفت صرف ہو اور ماورا اسکے نواب بہو بیگم صاحبہ نے صاحب رزیڈنٹ لکھنو کو ایک فرد مفصل مہری اپنی تمام روپیہ اور جواہرات وغیرہ کی دی ہے اور اوسمین مقامات مخزن بھی جہان وہ دفن ہین نشان دیے گئے ہین گورنر جنرل بہادر بذریعہ اس تحریر کے صرف جائداد ذاتی نواب صاحبہ حسب تحریر کواغذ مذکورہ بالا منظور کرتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ جب جائداد مذکور حوالہ ہوگی تو تمام ہدایات نواب صاحبہ کے نسبت اونکی وابستگان اور متوسلین کے تعمیل ہوگی اور درباب دیگر امور مندرجہ کواغذ مذکورہ بالا کے جسقدر گورنمنٹ انگریزی سے متعلق ہوگا اوسقدر تعمیل فوراً اور بلا کم و کاست ہوگی اور گورنر جنرل بہادر یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ کوشش بلیغ بیچ حاصل کرنے رضامندی نواب وزیر کے درباب دینے دیہات پرگنہ چھم راٹ جمعی دس ہزار روپیہ کے بنام داراب علیخان حسب خواہش نواب صاحبہ کرینگے اور گورنر جنرل یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ وہ اعانت اور حفاظت گورنمنٹ انگریزی کی نسبت واسطہ داران او متوسلین نواب صاحبہ کے مرعی رکھکر اونکی اور اونکی اولاد کے نام اوسقدر پرورش بحال رکھینگے جسقدر نواب صاحبہ نے اونکے نام رکھی ہے —

المرقوم ۲۹ ماہ اکتوبر ۱۸۱۳ع

نمبر ۲

نام نواب رفعت الدولہ المرقوم ۱۹ ماہ جولائی ۱۸۱۴ عیسوی

عرصہ دراز گذرا کہ میرے نام احکام گورنمنٹ اس مضمون کے آئے تھے کہ مین غرض اور نتیجہ گفتگو جو بروقت میرے فیض آباد جانے کے حسب استدعای نواب بہو بیگم صاحبہ

بماہ جولائی و اگست بیان آئے تھے اونکے والد مرحوم کی اطلاع کے واسطے ارسال
کرون اسمین تاخیر اس وجہ سے ہوئی کہ اول تو اکثر کاغذ رازداری و مطالب عظیمہ کی نقل
کرنی تھی اور ایسے کاغذ صرف اون لوگون کو نقل کرنے کو دیے جاتے ہین جو نہایت معتبر
ہوتے ہین اور ثانیاً بباعث علالت طبیعت آپکے والد کے کیونکہ اوسوقت مین مین نے
مناسب ایسے کاغذ کا بھیجنا نہ سمجھا اور مین نے ایک خط بھی بنام نواب وزیر مرحوم جو بنیاد اس
تحریر کا تصور ہو سکتا ہے تیار کیا تھا اور ارادہ تھا کہ جو ۱۲ تاریخ ماہ حال واسطے ملاقات کے
مقرر ہوئی ہے اوس روز یہ کاغذ بھی دیا جاوے —

جو کاغذ مین اب آپ کے پاس بھیجتا ہون اس طرح کے مفصل اور کامل ہین کہ میرے
کچھہ اور مطالب مندرجہ کے بارہ مین تشریح کرنی یا رائے دینی ضرور نہین معلوم ہوتی اور جس
تفصیل کے بیان کرنے کا مجھے حکم گورنمنٹ ہوا ہے وہ بنظر اسکے کہ صرف نسبت اون امور
تحقیقات طلب کے ہے جو نواب وزیر مرحوم کی جانب سے استفسار ہوے تھے اور اون مین
کچھہ غرض ہمارے گورنمنٹ کا اس تحریر مین نہین ہے لہذا اوسکو بروقت ملاقات منحصر
رکھا اگر اوسکی راہ مین بھی کاغذ مرسلہ کے ملاحظہ سے ضرورت ایسی تفصیل کی باقی ہو
غالب ہے کہ آپ کو بھی معلوم ہوگا کہ اصل ارادہ نواب بہوبیگم کا جو تحریر وصیتیہ کے ذریعہ
سے ملیسٹ نوبل گورنر جنرل مارکویس ویلسلی صاحب کے پاس معرفت کرنیل سکوٹ صاحب کے
مرسل ہوا تھا یہ ہے کہ تمام جائداد منقولہ و غیر منقولہ مع آمدنی جاگیر جسکو نواب صاحبہ بخشیدہ شوہر خود
نواب شجاع الدولہ اس قسم کی تصور کرتی ہین کہ وہ ہمیشہ معاف رہے گی اور کوئی اوسکو
ضبط نہین کر سکتا گورنمنٹ ہنوربل کمپنی کے حوالہ ہو اور گورنمنٹ مذکور کو اپنا وارث او منصرم بنائے
درباب استحقاق بہوبیگم صاحبہ کے بیچ دینے اور گورنمنٹ ہنوربل کمپنی کے بیچ قبول
کرنے وراثت او منصرمی بہوبیگم صاحبہ کے کچھہ شک و شبہہ عقلی نہین ہے اور آپ اون وجوہ
عجیب کو منظور کرینگے جسکے باعث ہمارے گورنمنٹ کو ترغیب انکار کرنے ایسے عزت بخش
اور فائدہ بخش تحریر نواب بہوبیگم صاحبہ کے ہوے اور اگر ایسے امر کی تفہیم اوسکو دی گئی کہ جس سے
اسکا نفع اصلی متصور ہوا اور جس سے اونکے حقوق کی نسبت بیچ تکمیل تجویز صالح و رعایت نسبت اوسکی

رشتہ داران اور متوسلین کے لحاظ رکھا جاے

آپ یہ بھی تصور کرین کہ یہ تمام مطالب میرے فیض آباد جانے سے حاصل ہوے جنکا ذکر کاغذ منسلکہ مین درج ہے اور وہ خوشی اب آپ کو ہوگی جسکا وعدہ مین نے آپ کے والد سے کیا تھا جب مجھے اجازت تحریر کرنے اون تجویزون کی ہوئی جو مین نے نواب بہو بیگم صاحبہ سے کی تھین اور جواب رایٹ ہونربل گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل منظور کی ہر مجھے شک نہین کہ آپ بخوشی تمام اوس تجویز کو منظور کرینگے جو درباب مقبرہ نواب بہو بیگم صاحبہ کے درج ہے جب نواب صاحب بمرضی خدا اس جہان فانی سے انتقال کرینگے اور نسبت اوس شرط اقرارنامہ مہری نواب بہو بیگم صاحبہ کے اور نسبت دیگر شرائط کے جو درباب پرورش کی اتنیا اور جنکی نسبت آپکی طبیعت ذاتی ست مجھے غیر ممکن معلوم ہوتا ہے کہ آپ بعد وفات پرورش انکا زیر پرورش لواحقان بیگم صاحبہ جو آپ کی سرکار سے اونکو ملتا ہی ضبط کرینگے مجھے حکم نواب گورنر جنرل بہادر کا باجلاس کونسل یہ ہے کہ آپ جلد اون امور پر غور کرکے اپنی راے اور تجویز درباب اونکے بہت جلد تحریر کرین ــ

چونکہ یہ کواغذ خاص قسم کے ہین جو مین اونکے پاس ارسال کرتا ہون اور نیز حسب درخواست نواب بہو بیگم صاحبہ جو ایک خط مین درج ہے مجھے شک نہین کہ آپ کو بھی دریافت ہوگا کہ اون کا مضمون بالفعل مشہور ہوا اور آپ مضمون وصیت نامہ بہو بیگم صاحبہ کو اوسیقدر پوشیدہ رکھینگے جسقدر مین نے اب تک رکھا ہے ــ

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی بیلی

رزیڈنٹ

منجانب نواب وزیر ــــ موصولہ ۴ ـ ماہ اگست ۱۸۱۴ع

میرے پاس آپ کی چٹھی مرقومہ ۱۹ ـ ماہ گذشتہ مع ملفوفات کے پہونچی نہایت خوشی ہوئی آپ نے لکھا ہے کہ آپکے پاس حکم ہزاکسیلنسی رایٹ ہونربل گورنر جنرل کا پہونچا ہے کہ آپ مجھے معاملہ فیض آباد

وغیرہ سے اطلاع دین اور ہین سنے تمام کواغذ مرسلہ نہایت غور اور خیال سے پڑہے
سچ تو یہ ہے کہ اس سرکار کا کبھی کوئی ایسا دوست صمیمی اور رفیق دلی نہ تھا اور نہ آئندہ ہوگا
جو ایسی بغیر ضانہ و بی ریا دوستی رکھتا ہو جیسی گورنمنٹ ہنوربل کمپنی ہے جنے بغیر لحاظ اپنے
فائدے کے اسقدر قیمتی جائداد کے لینے سے انکار کیا جو نواب بہو بیگم صاحبہ اونکے نام کرتی
تھی اور یہ قرار دیا کہ وہ سب جائداد بعد ادا کرنے تنخواہ و سالانہ وغیرہ کے جو بہو بیگم صاحبہ نے
صدق نیت سے اپنے رشتہ داران و متوسلان کے نام کیا ہے اور گورنمنٹ انگریزی نے
اوسکے ادا ہونے کا وعدہ کیا ہے مجکو دیجاے جو میرے دل پر اسکا اثر پیدا ہوا ہے اوسکے
بیان مین نطق قاصر ہے اور بے تامل مین بہنایت خوشی اون تجویزون کو منظور کرتا ہون جو گورنر جنرل
بہادر نے درباب عطا کرنے دیہات چھپر راٹ کے واسطے مصارف مقبرہ بیگم صاحبہ کے اور
درباره دیگر اخراجات مندرجہ وصیت نامہ کے میرے تئین لکھے ہین بموجب اوسکے مین اس
تحریر کی روسے اقرار کرتا ہون کہ جب بقضای الٰہی میری جدہ امجدہ اس جہان فانی سے انتقال
کرے گی تو دیہات ضلع چھپر راٹ جمعی دس ہزار روپیہ سالانہ کے علیحدہ ہو کر واسطے مصارف مقبرہ
بیگم صاحبہ کے عطا کیے جائینگے اور ما وراسکے تمام تنخواہات و زر پرورش جو رشتہ داران بیگم صاحبہ
کے نام ہے اور اب تک اونکو اس سرکار سے ملتا ہے وہ واسطے ہمیشہ کے اونکو اور اونکے
ورثا کے نام قائم اور جاری رہے گا اور کچھہ کمی اوسمین نہوگی آپ کو اپنا دوست صمیمی اور خیر خواہ
تصور کرکے مین چاہتا ہون کہ آپ بلا توقف یہ سب مراتب واسطے خوشنودی نواب گورنر جنرل بہادر
کے اطلاعاً تحریر فرمائین —

ترجمہ صحیح ہے
دستخط جان بیلی
رزیڈنٹ

نمبر ۳۸

منجانب نواب وزیر — موصولہ ۲۸ نومبر ۱۸۱۴ عیسوی

میری چٹھی مرقومہ پنجم ماہ ذی الحجہ مطابق ۱۹ ماہ حال مین مین نے آپکے پاس فرد پنشن جو میرے خزانہ سے دیجائیگی بھیجی ہے اوسمین پنشن طلیبہ بیگم اور اوسکے رشتہ داران کی درج نہین ہے اب جو مین نے غور کیا تو مناسب معلوم ہوا کہ بموجب آپ کی تحریر کے طلیبہ صاحبہ بھی شامل فرد ہونی مناسب ہے اور اب یہ بھی میری مرضی ہے کہ رمضان علیخان کی تنخواہ بھی اوسمین شامل ہو یہ سب شامل ہوکر بموجب فرد ملفوفہ مہری کے چھہ لاکھہ اکیاون ہزار روپیہ سالانہ ہوتا ہے اسکی تعمیل کیجائیگی مین اسواسطے چاہتا ہون کہ آپ اس چٹھی کا مضمون اور فرد میرے عموی بزرگ یعنی رابٹ ہنوربل گورنر جنرل لارڈ میرا صاحب بہادر کے پاس بھیجدین اور درصورت منظوری لارڈ صاحب بہادر کے تنخواہ ماہانہ اشخاص مندرجہ فرد بعد ازین خزانہ ہنوربل کمپنی سے شروع ماہ حال ذیحجہ ۱۲۲۹ ہجری مطابق ۱۴ ماہ نومبر ۱۸۱۴ع سے دیجاے اور اونکی رسید میرے پاس بھیجدی جاے اور میری فرد مہری سابق واپس ہو —

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جان بیلی

رزیڈنٹ

فرد حساب پنشن ادائی ایک کروڑ آٹھہ لاکھہ پچاس ہزار روپیہ سے دیجائیگی جو روپیہ بطور قرض سودی فیصدی چھہ روپیہ سالانہ گورنمنٹ ہنوربل کمپنی کو دیا گیا ہے اور پنشن مذکور یکم ذیحجہ ۱۲۲۹ھ مطابق ۱۴ ماہ نومبر ۱۸۱۴ع سے شروع ہوگی اور سود ماہواری جسکا چون ہزار دو سو پچاس اور سالانہ چھہ لاکھہ اکیاون ہزار روپیہ ہونگے —

نام پنشن داران	تعداد زر پنشن ماہواری	تعداد زر پنشن سالانہ
شاہزادہ مرزا سلیمان شکوہ	[illegible]	[illegible]
نواب شمس الدولہ مع خاندان و متوسلان —		
تنخواہ سابق — [illegible]		
اضافہ — [illegible]	[illegible]	لکھان

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ببیلی

رزیڈنٹ

مقام کرنال تاریخ ۲ ماہ جنوری ۱۸۱۵ء

بذریعہ اس تحریر کے مین قبول کرتا ہون کہ نواب وزیر الممالک رفعت الدولہ رفیع الملک مرزا غازی الدین حیدر خان بہادر شہامت جنگ نے خزانہ ہنوربل کمپنی مین بمقام لکھنو سکہ لکھنو اٹھاون لاکھ پچاس ہزار روپیہ داخل کیا اور یہ روپیہ بنام نواب صاحب یا بموجب اوسکے حکم کے اسطرح جمع ہوگا سود اصل کے اوپر بحساب فیصدی چھہ روپیہ سالانہ تاریخ ادخال سے ۳۰ ماہ جون ۱۸۱۵ تک خزانہ کمپنی سے بمقام لکھنو نواب صاحب کو دیا جائیگا یا حسب مرضی اونکی شامل سود ہوگا مگر نواب صاحب کو جسقدر روپیہ کم سو روپیہ سے منجملہ سود کے رہے گا وہ دیا جائیگا تاکہ رقم اونکی پوری سیکڑا رہے اور بابت اصل کے یا اگر اوسکا سود بھی شامل ہو جاوے گا تو مع سود ایک کاغذ نوٹ مرقومہ ۳۰ ماہ جون ۱۸۱۵ء دیا جائیگا اور روپیہ حسب شرائط اشتہار مجریہ کلکتہ گورنمنٹ گزٹ مرقوم یکم ماہ جولائی ۱۸۱۴ء ادا ہوگا۔

مہر دستخط میرا

منجانب ہز اکسیلنسی رابٹ ہنوربل گورنر جنرل

دستخط سی ایم رکٹس

سکرٹری گورنر جنرل

منجانب ہز اکسیلنسی رابٹ ہنوربل گورنر جنرل

دستخط جی سوٹس

پرنسپل سکرٹری گورنر جنرل

باقی نصف کرور کی تحریر دستیاب نہین ہوئی

نمبر ۳۹

عہدنامہ فیمابین نواب وزیر الممالک رفعت الدولہ رفیع الملک غازی الدین حیدر خان بہادر شہامت جنگ اور گورنمنٹ انگریزی بابت دینے ضلع کھیری گڈھ و دیگر چند مقامات جو گورنمنٹ انگریزی سے راجۂ نیپال سے لیے ہین بالعوض قرضۂ دوم جو نواب صاحب نے گورنمنٹ انگریزی کو دیا تھا اور درباب تبدیل کرنے پرگنۂ مہدیا جو نواب وزیر کا ہے بالعوض نواب گنج کے جو گورنمنٹ انگریزی کے قبضے مین ہے یہ عہدنامہ منعقد کیا نواب وزیر نے اپنی طرف سے اور رچارڈ منستر جی صاحب رزیڈنٹ انگریزی بدربار نواب صاحب منجانب گورنمنٹ انگریزی حسب اختیارات عطیہ ہز اکیسلنسی رائٹ ہنوربل ارل میرا کی جی گورنر جنرل باجلاس کونسل ــ

شرط اول

گورنمنٹ انگریزی بذریعہ اس تحریر کے علاقہ کھیری گڑھ اور زمین ترائی جو درمیان کھیری گڑھ اور کوہ کے واقع ہے اور نیز وہ علاقہ جو درمیان علاقہ نواب وزیر کے بجانب مشرق اور کوہستان واقع ہے دیتے ہین ایسے تمام علاقہ گورکھا جو دامن کوہ دریاے گھاگھرا جانب مغرب سے ضلع انگریزی گورکھپور تک بجانب مشرق واقع ہے اور جسکے جنوب مین علاقہ نواب صاحب اور ضلع کھیری گڑھ اور شمال مین کوہستان واقع ہے وحکام گورکھا بابت حوالہ کردینے اوس علاقہ کے نواب وزیر کو دیے جاوینگے اور گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ حکومت نواب وزیر کی علاقۂ مذکورہ بالا مین قائم کردینگے ــ

شرط دوم

نواب وزیر بالعوض سپردگی مذکورۂ دفعۂ بالا بذریعہ اس تحریر کے اپنا قرضہ دادۂ گورنمنٹ انگریزی ایک کرور روپیہ کا جو کل رقم دوم قرضہ ذمہ ہنوربل کمپنی سال گذشتہ کے ہے منسوخ کرتے ہین اور سود اوسکا اوس تاریخ سے موقوف ہوگا جس تاریخ سے نواب وزیر قبضہ کھیری گڑھ و علاقہ مفتوحہ مذکورہ بالا کا حاصل کرینگے اوسوقت رسید جو نواب وزیر کو بابت قرضہ مذکور کے دی گئی ہے واپس ہوگی ــ

شرط سوم

بذریعہ اس تحریر کے نواب وزیر گورمنٹ انگریزی کو پرگنہ مہدیا معروف کیوی جو شامل ضلع پرتاب گڑھ علاقہ نواب وزیر کے ہے اور جو درمیان اضلاع انگریزی جونپور مرزاپور اور الہ آباد کے واقع ہے دیتے ہین اور گورمنٹ انگریزی تبادلہ مین نواب وزیر کو پرگنہ نواب گنج دیتے ہین جو جزو ضلع گورکھپور ہے محاصل جسکا مساوی پرگنۂ مہدیا کے ہوگا۔

شرط چہارم

گورمنٹ انگریزی اقرار کرتے ہین کہ بعد قائم کردینے حکومت نواب وزیر کے ضلع کھیری گڑھ اور علاقہ مفتوحہ مذکورہ بالا مین اگر کوئی فساد کسی سبب سے پیدا ہو تو وہ اوسکو رفع کرینگے اور اگر باوجود شرکت اور مدد گورمنٹ انگریزی کے علاقجات مذکور نواب وزیر سے چھن جائین تو اور علاقجات اوسیقدر آمدنی کے نواب وزیر کو دیے جائینگے۔

یہ عہدنامہ چار شرائط کا نواب وزیر نے اپنی طرف سے اور اجاج مستر بجی صاحب بارید نٹ مدربار لکھنؤ نے منجانب گورمنٹ انگریزی قرار دیا اور رزیڈنٹ لکھنؤ نے ایک نقل اوسکی انگریزی اور فارسی مع مہر اور دستخط اپنے کے نواب وزیر کو دی اور نواب وزیر نے ایک نقل اوسکی اپنی مہر اور دستخط سے اونکو دی صاحب رزیڈنٹ وعدہ کرتے ہین کہ وہ ایک نقل اوسکی مہری اور دستخطی ہزایکسلنسی راٹ ہنوربل گورنر جنرل کی نواب وزیر کو منگادینگے اوسوقت یہ نقل رزیڈنٹ کی مہری اپس ہوگی بمقام لکھنؤ تاریخ یکم ماہ مئی ۱۸۱۶ع مطابق دوم جمادی الثانی ۱۲۳۱ ہجری

مہر غازی الدین حیدر	مہر گورنر جنرل

دستخط میرا

دستخط این بی ایڈمنسٹن

دستخط ای سیٹن

دستخط جی دودسول

تصدیق اور منظور کیا بتاریخ ۱۱ ماہ مئی ۱۸۱۶ع ہزایکسلنسی راٹ ہنوربل ارل میراکی جی گورنر جنرل باجلاس کونسل

دستخط جان ایڈم سکرٹری گورمنٹ

نمبر ۴۴

عہدنامہ فیمابین بادشاہ ابوالمظفر معزالدین غازی الدین حیدر شاہ پادشاہ اودہ اور گورنمنٹ انگریزی درباب قرضہ جو بادشاہ نے ہنوربل کمپنی کو دیا اور یہ عہدنامہ بادشاہ نے اپنی طرف سے اور ایم اکٹ صاحب رزیڈنٹ بدربار شاہ اودہ کے منجانب گورنمنٹ انگریزی حسب اختیارات عطیہ رابٹ ہنوربل ولیم پٹ اور ایمہرسٹ گورنر جنرل باجلاس کونسل قرار پایا۔

شرط اول

بادشاہ اودہ نے قرضہ واسطے ہمیشہ کے ہنوربل کمپنی کو ایک کرور روپیہ دیا جسکا سود پانچ لاکھ روپیہ سالانہ یکم محرم ۱۲۴۱ھ ہجری باقساط ماہواری اونکو دیا جائیگا جو بعد ازین تحریر ہونگے اور اس روپیہ کا سود ہمیشہ پانچ روپیہ فیصدی ہوگا گو گورنمنٹ انگریزی سود کم یا زیادہ شرح بالا سے کرین۔

شرط دوم

یہ قرضہ ہمیشہ کے واسطے دیا گیا ہے شاہ اودہ کو اختیار حاصل نہوگا کہ زر اصل دوبارہ لین یا اوسکے سود مین کچھ مداخلت کرین۔

شرط سوم

گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ ہمیشہ ماہ بماہ روپیہ مذکورہ ذیل شرائط منجملہ سود زر قرضہ اون لوگون کو دیا کرینگے جنکا ذکر اس سند مین درج ہے اور اوسی سکہ مین یہ روپیہ اونکو دیا جائیگا جو سکہ رائج ملک سکنی اوسکا ہوگا اور اوسمین کچھ کمی نہوگی۔

شرط چہارم

ہنوربل کمپنی ہمیشہ محافظت عزت اون یا بندگان ذرہا ہواری کی کرینگے جنکو اس روپیہ مین سے ملیگا اور کمپنی اونکے مقبوضات مثل مکان وباغ وغیرہ کے بھی بادشاہ اور اونکے دشمنون سے رہتے گی گو یہ مکان وباغ وغیرہ اونکو شاہ اودہ نے عطا کیے ہون یا اونھون نے خود تعمیر یا خرید کیے ہون اور جہان اور جس شہر مین وہ ہونگے وہان اونکی یہ تنخواہ دیجائیگی۔

شرط پنجم

یہ عہدنامہ شاہ اودہ نے اپنی طرف سے اور ایم رکیٹ صاحب رزیڈنٹ دربار لکھنؤ نے

منجانب گورنمنٹ انگریزی قرار دیا رزیڈینٹ لکھنؤ نے ایک نقل اوسکی انگریزی اور فارسی مین مہری اور دستخطی اپنی شاہ اودہ کو دی اور شاہ اودہ نے ایک نقل اپنی مہری اور دستخطی رکیٹ صاحب کو دی صاحب رزیڈنٹ نے اقرار کیا کہ ایک نقل مہری اور دستخطی رائٹ ہنوریبل گورنر جنرل باجلاس کونسل کے وہ شاہ اودہ کو منگا دینگے اوسوقت اوسکی مہری اور دستخطی نقل واپس ہوگی —

تفصیل پانچ لاکھ روپیہ سالانہ زر سود

بارہ ماہ فی ماہ اکتالیس ہزار چھہ سو چھیاسٹھہ روپیہ دس آنہ آٹھہ پائی انگریزی　　لعہ سا
ا ۸ پائی

بنام اشخاص متعینہ امام باڑہ جدید یعنی امام باڑہ نجف اشرف حسب تفصیل علیحدہ　　اباہو
ا ۸ پائی

یہ روپیہ ہمیشہ اوس شخص کو دیا جائیگا جسکے ذمہ اہتمام امام باڑہ کا منجانب بادشاہ رہیگا اور عملہ و اشخاص ضمنی مہتمم پر موقوف رہیگا جسے چاہے رکھے جسے چاہے موقوف کرے

بنام نواب مبارک محل دس ہزار روپیہ —　　عہ

یہ روپیہ تاحین حیات نواب مبارک محل کے اوسکو دیا جائیگا اور بعد وفات اوسکے ایک ثلث جسکے نام یا جس کام کے واسطے وہ وصیت کرجائینگی دیا جائیگا اور دو ثلث باقی اور جسقدر بعد خرچ حسب وصیت نام ثلث اول سے باقی رہیگا یا اگر وہ کچھ وصیت نکر جائینگی تو کل وہ ایک ثلث بھی اسمین شامل ہوکر سب روپیہ کے دو حصے ہونگے ایک حصہ نجف اشرف مین دیا جائیگا اور دوسرا حصہ کربلا مین واسطے امام باڑہ اور مجاوران کے یا اون اشخاص کے جو منجانب بادشاہ اوسکے مہتمم ہونگے دیا جائیگا تاکہ بادشاہ کو اوسکا ثواب نصیب ہو —

بنام سلطان مریم بیگم —　　اما عہ

یہ روپیہ بھی تاحین حیات سلطان مریم بیگم کو مثل نواب مبارک محل کے دیا جائیگا اور بعد وفات اوسکے حسب شرح ذیل مبارک محل صرف ہوگا —

بنام ممتاز محل —　　اما عہ

حسب شرح بالا

بنام سرفراز محل —　　اعہ

حسب شرح بالا

بنام ملازمان ذات سلطان سرفراز محل بموجب تفصیل علیحدہ —　　سماہو عہ

یہ روپیہ ہمیشہ حسب تفصیل علیحدہ دیا جائیگا اور جو وفات پائیگا اوسکا حصہ نجف اشرف اور کربلا مین دیا جائیگا۔

بنام نواب معتمد الدولہ بہادر — عـــہ

یہ روپیہ ہمیشہ نواب اور اونکے ورثا کو دیا جائیگا بعد وفات نواب کے بموجب وصیت نامہ نواب اوسکے پسران اور دختران و زوجگان و متوسلان کو دیا جائیگا اور اگر ایسا اتفاق ہو کہ وہ وصیت نامہ نہ کرے تو یہ روپیہ اوسکے ورثاے شرعی کو بموجب حصص شرعی مذہب شیعہ دیا جائیگا اور جو روپیہ اوسکی تنخواہ مین سے حسب شرح ذیل واسطے اوسکی زوجہ اور ایک فرزند اور دختر کو اب مقرر ہے وہ بھی واسطے ہمیشہ کے اوسکو سواے اپنے معمولی حصہ کے ملیگا اور جو کچھ نواب سواے اسکے اونکو دے جائیگا وہ بھی اونکو ہمیشہ علیحدہ ملا کریگا اور اگر وصیت نامہ نواب نکر جاوینگے تو اس روپیہ کی بھی تقسیم ان تینون مین حسب حصص معینہ شرع ہوگی —

بنام نواب بیگم زوجہ معتمد الدولہ — اـــہ

یہ روپیہ تا حین حیات بیگم کے اوسکو ملیگا اور بعد وفات اوسکے ورثاے شرعی کو حسب حصص معینہ شرع بقاعدہ مذہب شیعہ ملیگا —

بنام نواب عالیہ بیگم دختر نواب مذکور — اـــہ

حسب شرح بالا

بنام امین الدولہ بہادر پسر نواب ممدوح — اـــہ

حسب شرح بالا

بمقام لکھنؤ بتاریخ یکم محرم ۱۲۴۱ ہجری مطابق ۱۷ ماہ اگست ۱۸۲۵ عیسوی

دستخط موردنٹ رکٹس رزیڈنٹ

دستخط ایمہرسٹ

دستخط جی ایچ ہرنگٹن

دستخط ڈبلیو بی بیلی

تصدیق اور منظور کیا رائٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ تاریخ ۲۰ ماہ ستمبر ۱۸۲۵ء

دستخط جارج سوئین

سکرٹری گورمنٹ

نمبر ۱۴۲

عہدنامہ آٹھہ شرائط کا فیما بین شاہ اودہ و گورمنٹ ہنوربل الیسٹ انڈیا کمپنی بذریعہ ایم الکس صاحب رزیڈینٹ لکھنؤ دربارہ قرضہ جو بادشاہ نے دیا ہے۔

شرط اول

شاہ اودہ نے دیا اور گورنر جنرل نے باجلاس کونسل منجانب الیسٹ انڈیا کمپنی وصول کیا زر قرضہ ساٹھہ لاکھہ چالیس ہزار سکۂ لکھنؤ۔

شرط دوم

اس روپیہ کا سود فیصدی پانچ روپیہ سالانہ مطابق انگریزی سہ ماہی کے خزانہ صاحب رزیڈنٹ سے ادا ہوا کریگا۔

شرط سوم

اس کل روپیہ کا سود سالانہ تین لاکھہ بارہ ہزار روپیہ ہوا یہ اور چار اقساط مساوی مین حسب تعداد ذیل اشخاص مذکورہ کو تاحین حیات اونکے رسید پر دیا جائیگا۔

	ماہواری	سالانہ
نواب ملکہ زمانیہ	[illegible]	[illegible]
تاج محل	[illegible]	[illegible]
مخدرہ علیا	[illegible]	[illegible]
سلطان عالیہ ہمشیرہ شاہ	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]

شرط چہارم

جب کوئی پنشن داران مذکورہ بالا سے وفات پائے اور وارث یا ورثا اوسکے ہون تو

گورنمنٹ انگریزی اگر چاہے گی تو پنشن مذکور اونکو دیوے گی یا اوسیقدر روپیہ منجملہ اصل روپیہ کے حسب شرح مذکورہ بالا دینگے۔

شرط پنجم

اگر کوئی پنشن دار مذکور یا کسیکا وارث تا حین حیات بادشاہ لاولد مر جائیگا تو پنشن منضبطہ بادشاہ کو ملے گی۔

شرط ششم

اگر کوئی پنشن دار مذکورہ بالا علاقہ انگریزی کمپنی مین رہے گا تو رزیڈنٹ لکھنو اوسکی پنشن مقررہ وہان بھی اوسکے پاس بھیجدیا کرینگے۔

شرط ہفتم

پنشنداران مذکورین اور بعد اوسکے جو اولاد اول اونکی پنشن پر قابض ہوگا اوسپر خاص عنایت اور مہربانی گورنمنٹ انگریزی کی رہیگی اور یہ کام صاحب رزیڈنٹ کا ہے کہ اونکی نسبت یکسان مراعات اور لحاظ رکھین اونکی نسبت ہر موقع پر اچھے کام کیا کرین۔

شرط ہشتم

صاحب رزیڈنٹ ایک درخواست بخدمت گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل اس مضمون کی کرینگے وہ ایک سند مضمون بالا کی اپنی مہری اور دستخطی عنایت کرین اور بر وقت وصول صاحب موصوف بادشاہ کو وہی تحریر دینگے۔

بتاریخ یکم ماہ مارچ سنہ ۱۸۲۹ء مطابق ۱۴ ماہ شعبان سنہ ۱۲۴۴ھ دی گئی۔

مہر ربعی گورنر جنرل	دستخط ایم رکٹس رزیڈنٹ
	دستخط ڈبلیو سی بینٹنک
	دستخط ڈبلیو ایچ بیلی
	دستخط سی ٹی مٹکلف

تصدیق اور منظور کیا رائٹ ہنوبل گورنر جنرل بہادر نے با جلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ بتاریخ ۸ ماہ مئی سنہ ۱۸۲۹ء

دستخط ای سٹرلنگ
سکرٹری گورنمنٹ

نمبر ۴۲

عہدنامہ فیمابین شاہ اودہ و گورنمنٹ انگریزی درباب امانت تین لاکھ روپیہ کی جسکا سود مساکین لکھنو مین تقسیم ہوگا۔

اول بنظر اسکے کہ سخاوت اور رحم کرنیکا حکم شاہ شاہان وپیدا کنندہ زمین وزمان کا واسطے ہر ایک فرد بشر کے ہے اور خاص کر واسطے پادشاہان وحاکمان کے ہے جو برگزیدہ اور عوام اشخاص سے ہین اور جنکو خدانے دولت اور ثروت بخشی ہے اور اکثر موقع واسطے حفاظت اور رفع ضروریات اور آرام وہی خلق خدا کے اونکے حیز امکان مین ہین اور عالم الغیب تمام کار مروت اور سخاوت کو دیکھتا ہے اور بنظر اسکے کہ تکیہ زندگانی کا تنزل پر ہے اور زائل ہوجاتا ہے اور نشان بھی اوسکا باقی نہین رہتا پس یہ صرف لائق اور شایان ہے نہین بلکہ باعث آرام و تشفی دلی ہے کہ کچھ یادگار انسان کی باقی رہے بقولیکہ آدمی کے واسطے نام نیک بہتر تعمیر آت سے ہے لہذا شاہ اودہ ابوالنصر قطب الدین سلیمان جاہ سلطان عادل نوشیروان زمان حکم شاہ شاہان نسبت دینے خورش گرسنہ کو اور پوشاک برہنہ کو اور آرام ایذا رسیدہ کو یاد کرکے اوس خزانہ سے جو خدانے اوسکو بخشا ہے نہایت خوشی دل اور طیب خاطر سے سخاوت مین خرچ کرنا منظور کرتا ہے جسکے ذریعہ سے مساکین شہر لکھنو کے حاجت روائی حال وآیندہ ہوگی یادگار اوسکے نام اور سلطنت کا زمانہ استقبال مین رہے گا۔

دوم اس غرض سے شاہ اودہ خزانہ رزیڈنٹی مین تین لاکھ روپیہ فیصدی چار روپیہ کے اون گورنمنٹ انگریزی مین جمع کرتے ہین جسکا سود بارہ ہزار روپیہ سالانہ مساکین وغربا کو باقساط ایک ہزار روپیہ ماہواری واسطے دوام کے دیا جائیگا۔

سوم یہ کسی حاکم مستقبل ملک اودہ کے یا کسی اور حاکم کے اختیار مین نہوگا کہ یہ روپیہ واپس کرے یا کسی اور مطلب مین صرف کرے بخلاف اسکے کہ یہ روپیہ لضمانت گورنمنٹ

انگریزی کے خاص اس غرض کے واسطے رکھا گیا ہے کہ ہمیشہ غربا و مساکین میں بلا ناغہ
حال تقسیم ہوا کریگا اور اسکا نام سخاوت نصیر الدین حیدر شاہ اودھ رکھا گیا۔

چہارم شاہ اودھ نہایت اعتبار استقلال اور وفاداری گورمنٹ انگریزی پر رکھتا ہے لہذا اس امر خیر کا انتظام اور اہتمام حوالہ رایٹ ہنوربل لورڈ ولیم کیونڈش بنٹنک جی سی بی گورنر جنرل اور سپرد بنام گورنر جنرل صاحبان ہندوستان جن خطاب سے وہ ہندوستان مین حکمرانی کرین کیا گیا اور درخواست یہ ہے کہ وہ ازراہ مہربانی صاحبان رزیڈنٹ وغیرہ ماموره بدربار لکھنو کو حکم دین کہ وہ اس زرسود کو اوسکے خاص مطلب مین صرف کرینگے یعنے ایسے شخصون کو دینگے جو لنگ اور معذور اور نابینا اور بیکس معمر وغیرہ ہونگے اور یہ امر خیر منظور خدا و پسندیدہ انسان ہوگا پس یہ زر سخاوت حوالہ حفاظت حافظ حقیقی اور سپرد اعتبار و ایمانداری گورمنٹ انگریزی کے کرکے امید ہے کہ بعنایت اوسی خدای پاک کے تمام آیندہ پشت ہا پشت مین جب تک کہ زمین و آسمان قائم ہے یہ روپیہ صرف بیچ پرورش غربا ے خدا مین تقسیم ہوگا۔

پنجم رایٹ ہنوربل لورڈ ولیم کیونڈش بنٹنک جی سی بی گورنر جنرل ہندوستان منجانب گورمنٹ انگریزی بخوشی تمام اس عزم سخاوت بادشاہ کو منظور کرکے وعدہ کرتے ہین کہ سود تین لاکھ روپیہ کا فیصدی چار روپیہ کے حساب سے جو ایک ہزار روپیہ ماہواری ہوا وہ یکم ماہ مئی سنہ ۱۸۳۳ع سے آیندہ واسطے دوام کے مساکین لکھنو مین حسب خواہش سخاوت آمیز شاہ اودھ مندرجہ شرائط بالا تقسیم ہوا کریگا۔ المرقوم ۱۲ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۳۳ع مقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ۔

نمبر ۳۴

عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و شاہ ابوالفتح معین الدین نوشیروان عادل سلطان زمان محمد علی شاہ بادشاہ اودھ۔

چونکہ از روی دوستی و اتفاق جو فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور ملک اودھ کے قائم اور جاری ہے گورمنٹ انگریزی پر فرض ہے کہ ملک اودھ کو بخلاف دشمنان غیر ملکی کے حفاظت کرین اس سبب سے شاہان اودھ نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اپنی ملازم فوج بہت کم رکھینگے اور چونکہ جب کہ گورمنٹ انگریزی نے اپنے فرض کو بوفاداری و بلا تامل ادا کیا تو منجانب ملک اودھ

عہود کی شکستگی ہمیشہ ہوتی رہی اور اب شاہ اودہ کی ملازم فوج بخلاف اوسکے بہت کثرت سے ہے
اور چونکہ تجربہ سے دریافت ہوا کہ تعمیل تمام شرائط عہدنامہ ۱۸۰۱ء کی خالی از دقت نہین مگر یہ خواہش دلی
سب کی اور مناسب بھی یہی ہے کہ کچھ ترمیم مناسب ہو کر عقائد عہدنامہ مذکور ملحوظ رہین جنسے رفاہ و بہبود
عمالک سرکارین مقصود ہوا و چونکہ حد محصر نفری سپاہ ملازم شاہ اودہ مین بنظر مناسب کچھ تجاوز کیا جاے
اس شرط پر کہ کافی نفری سپاہ اوس فوج ایزاد شدہ مین سے زیر حکومت اور انتظام انگریزی کے
رکھی جاوے تا کہ عام فائدہ اوسنے مقصود ہوا و نیز مرتبہ اور حفاظت شاہ کی حفاظت رہے اور خرچ
تخفیف کے ساتھہ واسطے آراستگی فوج ملک کے دیا جاوے اور چونکہ شرط ششم عہدنامہ ۱۸۰۱ء کا
منشا یہ ہے کہ شاہ اودہ بصلاح اور مشورے افسران ہنوربل کمپنی کے اپنے باقیماندہ عملداری مین ایسا
بندوبست معرفت اپنے اہلکاران کے کرینگے جس سے بہبودی رعایا متصور ہوگی مگر اوسمین کچھہ یہ
درج نہین ہے کہ اگر خلاف اس عہد و پیمان کے عمل مین آوے تو اسکا کیا علاج کیا جاوے اور چونکہ
خلاف ورزی اس عہد مندرجہ عہدنامہ کی اور کم توجہی نسبت کارلائقہ شاہان منجانب اکثر حاکمان
ملک اودہ عمل مین آئی ہے اور بہت تدبیر ہوئی ہے اور اوسکے سبب گورمنٹ انگریزی پر بھی الزام
عائد ہوا ہے کہ اوہون نے اپنا عہد نسبت رعایاے ملک اودہ پورا نہین کیا اور یہ نہایت مناسب
اور واجب ہے جو نقص شرط ششم عہدنامۂ مذکورۂ بالا مین درج ہین اونکی درستی عمل مین آوے
لہذا شرائط ذیل قرار پائین ایک فریق لفٹنٹ کرنیل جان لو صاحب رزیڈنٹ دربار لکھنو بنام اور
منجانب رائٹ ہنوبل لارڈ آکلنڈ گورنر جنرل ہند باجلاس کونسل اور فریق ثانی ابو الفتح معین الدین سلطان
زمان نوشیروان عادل محمد علی شاہ بادشاہ اودہ منجانب ذات خاص و ورثا اور یہ عہدنامہ
پشت در پشت تا یوم القیام قائم رہے گا۔

شرط اول

شرط سوم عہدنامہ مرقومۂ ۱۰ ماہ نومبر ۱۸۰۱ء اس تحریر سے منسوخ ہوئی اور شاہ اودہ کو
اختیار حاصل ہے کہ جسقدر فوج واسطے بندوبست ملک کے اوسکے نزدیک ضروری متصور ہو
اوسقدر ملازم رکھین اور شاہ اودہ یہ وعدہ کرتے ہین کہ جب کبھی گورمنٹ انگریزی کو از روے کمی آمدنی
ملک یا کسی اور سبب سے واضح ہو کہ فوج بہت ہے تو وہ کمی مناسب فوج مین کرینگے۔

شرط دوم

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین جیسا سابق اقرار کیا گیا ہے کہ وہ ملک اودہ کے بخلاف دشمنان غیر وملکی کے حفاظت کرینگے مگر یہ مناسب اور مصلحت معلوم ہوتی ہے کہ شاہ اودہ اپنے فوج ایزاد شدہ مین سے فوج آئینی یعنی باقاعدہ آراستہ رکھین تاکہ انکی حکومت ملک مین مستحکم رہے۔

شرط سوم

شاہ اودہ اقرار کرتے ہین کہ بموجب شرط بالا کے وہ اپنی فوج مین سے کم ازکم دو رجمنٹ سواران و پانچ پلٹن پیادگان و دو کمپنی گولہ اندازان آراستہ کرینگے اور انکی تقسیم تنخواہ باقاعدہ کے واسطے انتظام مناسب کیا جائیگا۔

شرط چہارم

سرکار اودہ سوا لاکھہ روپیہ سالانہ واسطے خرچ فوج مشروطہ شرط سوم عہدنامہ ہذا کے مقرر کرینگے اسمین سب خرچ تنخواہ و اسلحہ و وردی و تعمیر چھاونی وغیرہ شامل رہیگا اور چونکہ یہ فوج ایسی آراستہ ہوگی کہ بروقت ہر قسم کے کام مین موجود رہے گی لہذا اس بارہ مین آیندہ تجویز کیجائیگی کہ آیا یہ تراضی طرفین مناسب ہوگا کہ تھوڑا توپخانہ اسپی بھی بالعوض چند سواران کے ملازم ہو یا تھوڑی سپاہ سفرمینا کی بجانے سپاہ پیادہ کے بھرتی ہون مگر یہ شرط سرکارین مین قرار پائی ہے کہ کیسی ہی فوج ہو یا کیسا ہی بندوبست اوسکا ہو مگر خرچ سالانہ اوسکا سوا لاکھ روپیہ سے زیادہ نہوگا اور امسال مین امساک باران بہت رہا اور مصارف سرکار اودہ کے بہت زیادہ ہوے اس سبب سے کہ جو بقایاے تنخواہ فوج وغیرہ ملازمین کی تھی وہ ادا کی گئی تو اوسمین ہمیشہ کی نسبت زیادہ خرچ ہوا اس سبب سے یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ تاریخ یکم ماہ ستمبر ۱۸۳۷ء سے اٹھارہ مہینے تک آراستگی فوج جدید کی عمل مین نہ آئے گی لہذا کچھہ مطالبہ سرکار اودہ سے واسطے ادا کرنے فوج مذکور کے یکم ماہ مئی ۱۸۳۹ء تک نکیا جائیگا۔

شرط پنجم

گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ افسران انگریزی واسطے قائم رکھنے اور بہتری

انتظام ہوسکے دینگے اور شاہ اودہ اونکو اپنی سرکار مین ملازم رکھنے کا وعدہ کرتے ہین

شرط ششم

یہ فوج اُن ایسے مقامات پر درمیان ملک اودہ کے تعینات کیجائیگی جہان برضامندی سرکارین مناسب متصور ہوگا اور ایسے امور مین مصروف ہونگے جسمین مرضی شاہ اودہ کی باتفاق رائے صاحب رزیڈنٹ بہادر کے ہوگی مگر یہ واضح رہے کہ یہ فوج واسطے تحصیل زرمالگزاری بلا دقت مین بامہر ہوا کرے گی -

شرط ہفتم

ترمیم شرط ششم عہدنامہ مذکورہ بالا اب یہ شرط ہوتی ہے کہ شاہ اودہ باتفاق صاحب رزیڈنٹ کے فوراً متوجہ ہوکر نقص انتظام پولیس کا علاج کرین اور نیز انتظام امور مالی وملکی اور اگر شاہ اودہ بیچ منظور کرنے مصلحت اور مشورہ گورنمنٹ انگریزی اور اونکے رزیڈنٹ کی پہلوتہی و تساہل کرینگے اور اگر خدانخواستہ زیادتی اور ظلم متواترہ اور زیاں رسانی اور بدانتظامی ملک اودہ مین کسیوقت مین ایسی ہوگی کہ باعث خلل امنیت عامہ ہوگی تو گورنمنٹ انگریزی اختیار رکھتے ہین کہ تمھارے ملک مین وہ اپنے اہلکار ایسے علاقون مین خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا جسمین بدانتظامی وغیرہ واقع ہوگی مقرر کرینگے اور اوسوقت تک اہلکاران مذکور وہان رہینگے جسوقت تک ضروری متصور ہوگا اور اس حال مین بعد اخراجات سکے جو کچھ باقی روپیہ علاقے کا فاضل رہے گا وہ خزانہ شاہی مین جمع ہوگا اور حساب صحیح اور درست وصلباقی علاقہ مقررقہ کا شاہ اودہ کو دیا جائیگا

شرط ہشتم

اور یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ ایسے حال مین کہ گورنر جنرل ہندوستان کو باجلاس کونسل بموجب اختیارات مندرجہ شرط ہفتم عہدنامہ ہذا کے انتظام کرنا لازم متصور ہوگا تو حتی الامکان وہ حکم دینگے کہ طریق انتظام ہندوستانی بعد کچھ ترمیم مناسبہ ضروریہ کے قائم رہے تاکہ جب وقت مناسب استرداد ملک کا آئے تو کچھ دقت عائد نہو --

شرط نہم

تمام شرائط اور عہود عہدنامجات سابق کے جو فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور سرکار

اودہ ہوئے ہین اور جن پر شرائط اس عہدنامہ کے موثر نہین ہوئے ہین وہ بحال برقرار رہین گے —

عہدنامۂ بالا جسمین نو شرائط مندرج ہین بمقام لکھنو بتاریخ ۱۱ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۳۷ء مطابق ۱۰ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۳ ہجری قرار پایا —

مہر مربع فارسی گورنر جنرل

دستخط اگلنڈ

دستخط ای ارس

دستخط ولیم مورسن

دستخط ایچ مباکسیر

تصدیق اور منظور کیا گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل نے بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ بتاریخ ۱۸ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۳۷ء

دستخط ڈبلیو ایچ میگناٹن

سکرٹری گورنمنٹ ہند

نمبر ۴۴

عہدنامہ آٹھ شرائط کا ساتھ بادشاہ ابوالفتح معین الدین سلطان الزمان نوشیروان عادل محمد علی شاہ بادشاہ اودہ کے اور گورنمنٹ آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کی معرفت لفٹنٹ کرنیل جان لو صاحب پولیٹکل رزیڈنٹ لکھنو کے درباب رقم زر جو بادشاہ نے بطریق سود واسطے ہمیشہ کے دیا —

شرط اول

شاہ اودہ نے واسطے ہمیشہ کے سترہ لاکھ روپیہ سکہ لکھنو دیا اور رائٹ آنریبل گورنر جنرل بہادر نے منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی وصول پایا —

شرط دوم

اس اصل روپیہ کا سود بحساب فیصدی چار روپیہ سالانہ سہ ماہی بموجب مہینے انگریزی کے

تو صاحب رزیڈنٹ لکھنؤ اوسکو اون کی تشخیص تقرر بھجوا دیا کرینگے۔

شرط ششم

پنشنداران مذکور اور اونکے ورثا جو بعد اونکے قابض پنشن ہونگے اون پر گورنمنٹ انگریزی کی عنایت اور مہربانی رہا کریگی اور یہ کام صاحب رزیڈنٹ کا ہوگا کہ اون لوگونکا لحاظ رکھیں اور اون پر توجہ کیا کرین اور اونکی نسبت ہر موقع پر کاربراری اونکی کیا کرین۔

شرط ہفتم

چونکہ شرف الدولہ ظفر الملک محمد ابراہیم خان بہادر مستقیم جنگ اور عظیم اللہ خان بہادر قدیم اور وفادار ملازم شاہ اودھ کے ہین شاہ اودھ کی یہ رائے ہے کہ اونکی مختاری ان شرائط کی تعمیل ہونے کیلئے مناسب متصور ہے اور یہ اونکی نسبت بدانتظامی بھی متصور نہین لہذا اونھون نے شرف الدولہ بہادر کو وکیل منجانب پنشنداران مقرر کیا کہ اونکی طرف سے جو کچھ گفتگو ہو کیا کرین اور خزانہ رزیڈنسی سے اونکی پنشن وصول کیا کرے اور عظیم اللہ خان کو یہ کام تفویض کیا کہ یہ روپیہ پنشن کا پنشنداروں مین تقسیم کر دیا کرے پس پنشن پنشنداران مذکورہ بالا کا ہر ماہ خزانہ رزیڈنسی سے شرف الدولہ بہادر کو ملا کریگی اور پنشنداروں کو یہ لازم ہے کہ اپنی عرض معروض کیا کرین اور پنشن بذریعہ ان دونون شخصون کے وصول کیا کرین۔

شرط ہشتم

صاحب رزیڈنٹ ایک درخواست رائٹ ہنوریبل گورنر جنرل بہادر ہند کی خدمت مین ارسال کرینگے کہ مضمون شرائط بالا کی تحریر مہری اور دستخطی عنایت کرین اور جب وہ وصول ہوگی تو حوالہ بادشاہ کیجاے گی۔

بمقام لکھنؤ بتاریخ ۲۲ ماہ نومبر سنہ ۱۸۳۷ء مطابق ۲۴ رمضان سنہ ۱۲۵۳ء دی گئی۔

دستخط جی لو لفٹنٹ کرنیل

پولیٹکل رزیڈنٹ لکھنؤ۔

نمبر ۴۵

دستخط نامہ بجانب پادشاہ ابوالفتح معین الدین سلطان الزمان نوشیروان عادل محمد علی شاہ
بادشاہ اودھ بنام افسران گورنمنٹ ہنوربل کمپنی بمضمون ذیل —

شرط اول

بارہ لاکھ روپیہ سکہ لکھنؤ بحساب سود چار روپیہ فیصدی سالانہ بمنہ ہنوربل کمپنی کے خزانہ
رزیڈنسی لکھنؤ مین رکھے اور سود اوسکا کہ اکتالیس ہزار روپیہ سکہ لکھنؤ سالانہ ہوتا ہے اشخاص
مفصلہ ذیل کو اور واسطے اخراجات حسین آباد مبارک وغیرہ کے دیا گیا یعنی رفیق الدولہ سید امام علیخان
بہادر اور عظیم اللہ خان بہادر کو جو ہمارے قدیم اور معتبر ملازم ہین اور بعد انکے اونکی اولاد کو
پشت در پشت داروغہ اور مہتمم مقبرہ مقرر اور نامزد کیا اور شرف الدولہ مظفر الملک محمد ابراہیم خان
بہادر مستقیم جنگ اور بعد انکے اونکی اولاد کو وکیل یا متوسط پنشنداران مقرر کیا اونکو کچھ سروکار
حسین آباد مبارک سے یا واسطہ جدید ہمارے متعلقان سے نہین ہوگا —

افسران گورنمنٹ ہنوربل کمپنی پر فرض ہے کہ وہ ہمیشہ خزانہ رزیڈنسی سے رفیق الدولہ بہادر
اور عظیم اللہ خان بہادر کو اور بعد انکے اونکی اولاد کو پشت در پشت بلا شرکت شرف الدولہ
روپیہ اخراجات حسین آباد مبارک بموجب تفصیل ذیل سہ ماہہ یعنی چار اقساط مساوی ہین ہر سال
بموجب ماہہائے انگریزی کے دیتے رہین اور تنخواہ پنشنداران کی معرفت شرف الدولہ کے
تقسیم ہو اور پنشنداران دو پرت رسید کی مہری اپنی دیا کرین اور رسید اخراجات حسین آباد
مبارک کی اور صرف راستہ جدید بمہر رفیق الدولہ سید امام علیخان بہادر اور عظیم اللہ خان بہادر
کے اور بعد انکے اونکی اولاد کے داخل ہونگے اور جو امور درباب حسین آباد مبارک اور راستہ
جدید کے رفیق الدولہ سید امام علیخان بہادر اور عظیم اللہ خان بہادر بغیر مداخلت شرف الدولہ بہادر
کے عرض کرین اور درباب پنشنداران کے بمداخلت شرف الدولہ بہادر معروض کیجاوے
اونکی تعمیل بخوبی مناسب اور ضرور ہے کہ تمام پنشنداران بموجب کہنے مہتمان اور وکیل کے
کاربند ہوا کرین اور ہمیشہ اپنا رفاہ تصور کرین اور اگر کوئی پنشنداران مذکورہ تحریر بنا یا بعد اوسکے
اوسکا وارث کسی علاقہ ہنوربل کمپنی مین جا کر آباد ہو تو جو رزیڈنٹ اوسوقت ہوگا وہ اونکی پنشن اوسی

مقام ہر دو کے نکلے پاس روانہ کریں گے ۔

	ماہواری	سالانہ	میزان کل
بنام سالگرہ داماد ان کے			
نواب محسن الدولہ منتظم الملک محسن علیخان بہادر غضنفر جنگ	مار	اب ۸ ر	
نواب منیر الدولہ مختار الملک ابو الحسن خان بہادر دلاور جنگ	مار	اب ۸ ر	
نواب اقتدار الدولہ محتشم الملک مہدی علیخان بہادر ضیغم جنگ	ص	سار	
نواب محترم الدولہ رستم الملک باقر علیخان بہادر مہابت جنگ	ص	سار	
نواب مجاہد الدولہ سیف الملک زین العابدین خان بہادر جلادت جنگ	ص	سار	
نواب غضنفر الدولہ منیر الملک سلطان مرزا خان بہادر سلامت جنگ	ص	سار	
نواب جرار الدولہ ضیغم الملک ہادی علیخان بہادر قائم جنگ	ص	سار	
			صہ امار ر
ممتاز الدولہ مبارز الملک مرزا حسین علیخان بہادر تہور جنگ نبیرۂ شاہ اودھ ۔	ص	سار	سار
بنام تین بہوان			
ملکۂ دہر نواب خاقان بہو ۔	مار	اب ۸ ر ر	
ملکۂ عصر نواب قیصر بہو ۔	ص	سار	
ملکۂ عالم نواب خسرو بہو ۔	ص	سار	اب امار ر
بنام تین بیگمات محل			
نواب عمدہ خانم ۔	ص	امالہ	
موتی خانم ۔	ص	ساسہ	
محبوبا خانم ۔	ص	ساسہ	اب ۸ ر
بنام اشخاص مفصلۂ ذیل			
نواب نور الدولہ مکرم الملک احمد علیخان بہادر ذو الفقار جنگ	سار	سم سار ر	
افتخار النساء زوجہ نواب منور الدولہ احمد علیخان بہادر ۔	۸ ر	اب امار ر	

	ماہواری	سالانہ	میزان کل
رفیق الدولہ سید امام علیخان بہادر	[illegible]	[illegible]	
ضیغم الدولہ محمد تقی علیخان بہادر ولد رفیق الدولہ سید امام علیخان بہادر	[illegible]	[illegible]	
عطاء اللہ خان بہادر	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بابت مصارف حسین آباد مبارک و سرای و تالاب مع متعلقان وغیرہ حسب تفصیل ذیل

بابت مصارف حسین آباد مبارک مع متعلقان معزہ مذکور	[illegible]	[illegible]	
بابت مرمت راستہ جدید	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بنام فضہ جبش و امامن دو بگان عظیم اللہ خان بہادر حسب ذیل

فضہ جبش	[illegible]	[illegible]	
امامن	[illegible]	[illegible]	[illegible]

میزان کل [illegible]

شرط دوم

چونکہ پنشنداران مذکورہ کاغذ ہذا کی نسبت ہماری خاص توجہ اور لحاظ مبذول ہے لہذا ایجنٹ رزیڈنٹ کو جو یہاں مقرر ہو لازم ہے کہ بنظر دوستی و اتفاق سرکارین اوسی مہربانی سے پیش آیا کریں اور اونکو ہمیشہ مورد پرورش گورنمنٹ انگریزی تصور کرکے اونکی اعانت اور امداد کیا کریں۔

شرط سوم

اگر ایسا اتفاق ہو کہ کوئی پنشندار یا بعد اوسکے اوسکا وارث لاولد مر جاوے تو رزنیش اوس شخص مرحوم کی صاحب رزیڈنٹ واسطے مصارف حسین آباد مبارک وغیرہ کے مہتمم مقبرہ کو یعنے رفیق الدولہ بہادر اور عظیم اللہ خان بہادر یا اونکی اولاد کو دیا کریں۔

شرط چہارم

چونکہ تمام آمدنی اور اخراجات حسین آباد مبارک کے اور راستہ جدید کے اور اوسکے متعلقان کے تمام و کمال باختیار رفیق الدولہ سید امام علیخان بہادر اور عظیم اللہ خان بہادر کے بلا شرکت شرف الدولہ رکھا گیا ہے تو یہ ضرور ہے کہ کل روپیہ حسین آباد مبارک کا اور اوسکی آمدنی اور اوسکی

متعلقان کی اونکو دیجاوے اور وہ اوسکو ساتھہ دیانت اور کفایت کے خرچ مین لاوین اور ہوشیاری سے تمام کل اسباب حسین آباد مبارک کا بحفاظت رکھین تاکہ اونکی کوشش بلیغ سے کچھہ اوسمین سے نقصان و تلف اور خراب نہوجاوے اور اگر کوئی اولاد متولی یا مہتمم مقبرہ کا باقی نرہے اور نہ متوسلین وہ تو صاحب رزیڈنٹ جو اوسوقت ہو باتفاق راے تین ربع نشستہ ایلیان سرکار ایک شخص دیگر بجاے شخص متوفی کے جو لاولد مرگیا ہو مقرر کرین۔

شرط پنجم

رقوم مفصلہ ذیل آمدنی کی دیجاتی ہین اور واسطے اخراجات حسین آباد مبارک اور اوسکے متعلقان کے بطور عطیہ دوامی دی جاتی ہین یہ کسی شاہ اودھ کے اختیار مین کبھی نہوگا کہ وہ کسی حیلے سے اسمین دست اندازی کرین اور صاحب رزیڈنٹ جو اوسوقت مین ہو مدد ہوا متولی یا مہتمم مدد اور اعانت کرے تاکہ یہ کار نیک واسطے ہمیشہ کے قائم اور موجود رہے۔

رقم مذکورہ بالا ہمیشہ خزانہ ہنربل کمپنی سے دیجایگی

کرایہ دکانات متعلق حسین آباد مبارک۔

آمدنی نذر مقبرہ

المرقوم ۱۵ ماہ رمضان ۱۲۵۵ھ مطابق ۲۲ ماہ نومبر ۱۸۳۹ء

ترجمہ صحیح ہے

دستخط وی ولکی

اسسٹنٹ دوم

نمبر ۴۶

ترجمہ امانت نامہ مجوزہ بادشاہ ابو الفتح معین الدین سلطان الزمان نوشیروان عادل محمد علی شاہ بادشاہ اودھ بنام ہنربل کمپنی درباب شفاخانہ کے جو لکھنؤ مین مقرر ہوا اسمین چار شرائط ہین۔

شرط اول

سود کاغذ نوٹ بتعدادی تین لاکھ چالیس ہزار آٹھ سو روپیہ سکہ کلکتہ کا یعنی سود ایک نوٹ بتعدادی دو لاکھ ستاسی ہزار کا سودی پانچ روپیہ فیصدی سالانہ اداے سہ ماہی اور دوسرا نوٹ بتعدادی ترپن ہزار آٹھ سو روپیہ کا سودی چار روپیہ فیصدی سالانہ اداے ششماہی کا جو زر اصل خزانہ ہنوربل کمپنی مین جمع کیا گیا ہے مین عطا کرتا ہون واسطے مصارف دار الشفا کے جو بادشاہ مرحوم نے مقام لکھنؤ مین مقرر کیے ہین یہ بہت ضرور ہے کہ افسران گورنمنٹ مذکور بالا سود مذکور جو تعدادی سولہ ہزار پانچ سو روپیہ سکہ کلکتہ برابر سترہ ہزار دو سو چوالیس روپیہ ۹ چھ پائی سکہ لکھنؤ کے ہوتا ہے بموجب میعاد مقررہ بالا خزانہ ہنوربل کمپنی مقام لکھنؤ سے ظفر الدولہ بہادر کو اور بعد اوسکے جو شخص مہتمم دار الشفای مذکور کا اس سرکار سے مقرر ہو اوسکو دیا کرین اور رسید اوسکی مہری لیا کرین ـــ

شرط دوم

یہ ضروری امر ہے کہ تمام آمدنی سود زر اصل مذکورہ بالا کی بیچ خرید ادویہ اور خوراک غریب بیمارون کے صرف ہو جو بیمار ہندوستانی دوا کرنی چاہینگے اونکی دوا ہندوستانی حکیم جو اس سرکار سے مقرر ہونگے کیا کرینگے اور جو بیمار انگریزی دوا کرینگے اونکی دوا ڈاکٹر ڈالش صاحب کیا کرینگے اور بعد اوسکے جو صاحب اس سرکار کی نوکری قبول کرے گا وہ دوا انگریزی دیا کریگا ـــ

شرط سوم

ہرچند متولی یا مہتمم دار الشفا اور حکیم ہندوستانی اس سرکار سے مقرر ہونگے تاہم کل روپیہ سود زر اصل مذکورہ بالا کا خاصکر بیچ امور دار الشفا اب اور آیندہ صرف ہوا کریگا اور کوئی نقص اس عہد مین واقع نہوگا لہذا صاحب رزیڈنٹ پر جو اوس وقت مین ہو فرض ہے کہ بنظر دوستی اور اتفاق سرکارین ہمیشہ مدد اور اعانت کرتا رہے تاکہ یہ کار خیر ہمیشہ قائم اور جاری رہے

شرط چہارم

ہر مہتمم دار الشفا پر فرض ہوگا کہ ماہوار اور سالانہ حساب آمدنی اور خرچ دستخطی اوسکا اس سرکار کے دفتر دیوانی مین داخل کیا کرے اور جو کچھ رسیدات ہون اور حساب کتاب

ہوگا وہ بھی داخل کیا کریگا اور اپنے تئیں ذمہ دار نیک چلنی ملازمین دارالشفا کا تصور کرے

المرقوم ٢ منذی الحجہ سنہ ۱۲۵۸ ہجری مطابق ۲۶ ماہ جنوری سنہ ۱۸۴۳ء

مہر بادشاہ

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ڈی ڈگلی

اسسٹنٹ رزیڈنٹ دوم

نیپال

ازروے رپورٹ صاحبان رزیڈنٹ

اول معاہدہ جو گورنمنٹ انگریزی کا نیپال کے ساتھ ہوا تھا خالص تجارت کے باب مین تھا اور پولیٹکل واسطہ جو کھٹمنڈو کے ساتھ ہوا تاریخ اوسکی اوس فوج کشی سے ہے جو گورکھیون نے تحت حکومت راجہ پرتھی نراین کے اوکھون نے جبال کوہ پر کی تھی بیچ ۱۷۶۷ء کے جب نواب راجہ کھٹمنڈو گورکھیون سے تنگ ہوا تو اوسنے مدد گورنمنٹ انگریزی سے چاہی مدد مطلوبہ دی گئی اور کپتان کلنوک صاحب کو تھوڑی فوج ہمراہ دیکر وسط موسم برشکال مین روانہ کیا یہہ صاحب آب وہواے مہلک ترائی سے مجبور ہو کر واپس چلے گئے گورکھیون کا مقابلہ سست ہوا تو اوکھون نے نیپال کو غارت کیا اور خاندان نوار کو معدوم کردیا اور آخر کار گورنمنٹ انگریزی نے بھی اونکو راجہ نیپال منظور کیا۔

اب ملک کوہی مکوانپور کو فتح کرکے گورکھیون نے دعوی اوس زمین کا بھی کیا جو راجہ مکوانپور کے پاس تھی اور بیان کیا کہ جو روپیہ راجہ مکوانپور دیتا تھا اوسقدر روپیہ وہ بھی دینگے یہ دعوی اونکا منظور ہوا عرصہ تیس سال تک گورکھہ نے خراج مین ہر سال ایک بڑا فیل بالعوض اس زمین کے دیا مگر یہ خراج آخر کار حسب شرط ہفتم عہدنامہ ۱۸۰۱ء موقوف ہوگیا۔

بعد محرومی مہم کلنوک صاحب کے نہایت جزوی واسطے نیپال سے باقی رہ گیا تھا اور اسیطرح انتظام لارڈ کورنوالس تک رہا جب گورکھیون سے معرفت ڈنکن صاحب کے جو اوسوقت مین رزیڈنٹ بنارس کے تھے ایک عہدنامہ تجارت ماہ مارچ ۱۷۹۲ء مین نمبر ۷۴ قرار پایا کئی سال سے قبل ۱۷۹۲ء کے گورکھہ بجانب سلہٹ ملک سر کرتے جاتے تھے حتی کہ وہ مقام دکارچی تک پہونچ گئے تھے جہانکا لاما گرو شاہ چین کا تھا شاہ چین نے جب سُنا کہ گورکھیون نے اوسکی ایک عبادتگاہ مقام دکارچی کو لوٹا تو اوسنے ایک فوج کلان بھیجی کہ راجہ نیپال کو سزا دہی کرے پس اس نظر سے کہ چین والے نیپال پر حملہ آور ہون رئیس گورکھہ نے انگریزون کے ساتھ عہدنامہ تجارت کیا اور درخواست مدد کی بھی کی۔

لارڈ کورنوالس نے تجویز کرکے لکھا کہ صلح فیمابین نیپال اور چین کے ہوئی مناسب ہے مگر قبل اسکے کہ میجر کرکپاترک جنکو اس غرض سے روانہ کٹھمنڈو کیا تھا سرحد نیپال تک پہونچے گورکھیون نے مجبور ہوکر کیونکہ جرنیل چین چند میل کے فاصلے تک مقام نیپال سے پہنچ گیا تھا عہدنامہ زبون اوس سے کرلیا۔

جو مطلب میجر کرکپاترک صاحب کے جانے مین تھا وہ جاتا رہا مگر چونکہ اوسکو ہدایت ہوئی تھی کہ جو فوائد تجارت ازروے عہدنامہ کے قرار پائے تھے اونکی بہتری مین کوشش کرے لہذا وہ تا مقام کٹھمنڈو گئے مگر گورکھیون نے جو کچھ اونھون نے کہا اوسکو ٹال دیا اور ارادہ اتفاق مضبوط ظاہر نکیا اور میجر صاحب بماہ مارچ ۱۷۹۳ء نیپال سے روانہ ہوے۔

اسوقت سے ۱۸۰۰ء تک ہماری تحریرات سے نیپال سے صرف گاہ گاہ خطوط دوستانہ رہ گئے تھے اور نیپال والے خراج علاقہ مکوانپور دیا کرتے تھے اس سال مین رن بہادر راجہ نیپال مین جسنے ۱۷۹۵ء مین زبردستی انتظام ملک اپنے اختیار مین کرلیا تھا اور اپنے عم کو جو مہتمم راج تھا قتل کیا تھا اور پانچ سال تک وہ نہایت ظلم کے ساتھ حکمرانی کی تھی مجبور ہوکر ملک اپنے پسر غیر منکوحہ کے نام کیا اور اپنی ایک رانی کو مہتمم قرار دیا اس پسر غیر منکوحہ کا نام گروان جدھ وکرم ساہ تھا اور خود بنارس چلا گیا انکے ہمراہ بطور پولیٹکل اجنٹ کپتان نوکس صاحب بنارس گئے گورنمنٹ انگریزی نے رن بہادر کی نہایت خاطرداری کی اور بہت سا روپیہ واسطے صرف ضروریات کے دیا اوسکی موجودگی علاقہ انگریزی مین واسطے دوبارہ تحریک کرنے بمادۂ قائم کرنے اتفاق مضبوط من قبیل متعلقات نیپال سے متصور ہوئی اور واسطے دونون مطالب کے یعنی درباب مستقر کرانے وجہ معقول واسطے راجہ معزول کے اور عہدنامہ ۱۷۹۲ء کے تعمیل کرانے کے جواب حکم تقویم پارینہ کا رکھتا تھا اور درباب انتظام گرفتاری و سپردگی ڈاکوان مفرور جو علاقجات سرحدی کو نہایت تنگ کرتے تھے کپتان نوکس صاحب روانہ سرحد نیپال کے کیے گئے کہ وہان کٹھمنڈو کے مرسلون سے ملاقات کرین۔

یہ مطالب اور نیز تقرری رزیڈنٹ ازروے عہدنامہ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۰۱ء نمبر ۴۸ کے قرار پایا اور کپتان نوکس صاحب اول رزیڈنٹ مقرر ہوے۔

نوکس صاحب کا استقبال رانی مختارنے بخوبترین درجہ کیا اور تدابیر درباب تعمیل عہدنامہ
سب پختہ ہوچکین تھین کہ یکایک رانی کلان رن بہادر کی جو ہمراہ اونکے بنارس گئی تھی کٹھمنڈو مین
آئی اور رانی مختار کو دور کرکے خود راجہ صنعرسن کو اپنے پاس رکھا اور حکمرانی کرنے لگی دربار نیپال مین
اب یہ صلاح قرار پائی کہ تعمیل عہدنامہ گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ نکیا چاہیے اور اونکی عدم رضا آمیز
درباب قیام رزیڈنٹ کے اسقدر فاش ہوئی کہ کپتان نوکس صاحب بماہ مارچ ۱۸۰۳ء نیپال سے
چلے آئے اور بتاریخ ۲۴ ماہ جنوری ۱۸۰۴ء لارڈ ولزلی صاحب نے برملا دوستی دربار ترک کی -

ایک نتیجہ اس ترک دوستی کا یہ پیدا ہوا کہ رن بہادر کو اجازت ہوئی کہ نیپال واپس جاوے
اور اونسنے وہان جاکر سرغنہ گروہ مخالف کو قتل کرکے دوبارہ راجگی اختیار کی عرصۂ قلیل کے
بعد کچھ تکرار اوسمین اور اوسکے بھائی مین ہوئی اور موقع پاکر اوسکے بھائی نے اوسکو قتل کیا اور
ایک بلند قیمت آدمی بھیم سین یا جو اوسکے ہمراہ جلاوطنی مین تھا راجہ صنعرسن پسر رن بہادر
فرزند غیر منکوحہ تھا حاوی ہوا اور رانی کلان رن بہادر نے اوسکی تائید کی پس حاکم ہوگیا -

بعد از ترک دوستی ۱۸۰۴ء کے تا ۱۸۱۲ء ہمارا سروکار نیپال سے صرف اسقدر تھا کہ ادھر سے
بیفائدہ گفتگو درباب زیادتی کہ ہماری سرحدی علاقے کے باشندگان پر ہوتی درمیان آتی تھی
اور لاحاصل کوشش درباب ترغیب دہی گورکھا واسطے امداد ہمارے افسران کے بنابر
انسداد ڈکیتی و دزدی جو ہماری سرحدی علاقے مین ہوتے تھے عمل مین آتی تھی ۱۸۰۴ء مین
نیپالی نے پرگنہ بوٹول و شیوراج کو جو وزیر اودہ نے گورنمنٹ انگریزی کو دیے تھے اس حیلے
سے لے لیا کہ وہ متعلق علاقہ راجہ پالپا کے تھے اور راجہ مذکور کو اونھون نے فتح کیا تھا
۱۸۰۹ء مین مورنگ کے حاکم گورکھا نے کل زمینداری بھیم نگر واقع سرحد پورنیا پر قبضہ کرلیا مگر یہ
مقدمہ ایسا سنگین تھا کہ گورنمنٹ نے ارادہ اوسکے معاوضہ کا بتہ دل کیا اور بماہ جون ۱۸۰۹ء
ایک دستہ فوج انگریزی سرحد کو روانہ ہوا کہ زمینداری سنگینون کی نوک سے حاصل کرین یعنے
جنگ کرکے چھین لین، یہ تجویز قطعی کافی تھی کیونکہ گورکھیون کی مرضی نہ تھی کہ انگریزون کے ساتھ
تلوار برابر کرین لہذا اونھون نے ۱۸۱۰ء مین زمین مذکور خالی کردی ۱۸۱۱ء مین گورکھا پھر ہمارے
سرحد کے اندر آئے اور تھوڑی زمین بٹول اور بتیا پر قابض ہوئے اس دست درازی کا مقابلہ

سرحدی بیتیا والون نے خوب کیا اور اسکے سبب اول جنگ سرحدی نیپال سے پیدا ہوئی آ
افسران انگریزی اور نیپالی مقرر ہوے کہ تنازعات سرحدی کا فیصلہ کرین تحقیقات کا نتیجہ یہہ ہوا کہ حق سرکار انگریزی اوپر صلاح تنازعات کے ثابت ہوا مگر نیپالیون نے اوسکے دوبارہ پانے سے انکار کیا اسپر لارڈ ہیسٹنگس صاحب نے حکم دیا کہ اگر اندر میعاد معینہ کے اضلاع مذکورہ نیپالیون نے خالی نکردیے تو زبردستی قبضہ کرلیا جائیگا جب اس تحریر کا جواب بھی اندر میعاد مقررہ کے نہین آیا تو واسطے ماہ اپریل سنہ ۱۸۱۴ء اونپر قبضہ کرلیا گیا۔

اب جنگ لابد ہوئی اور بتاریخ یکم ماہ نومبر سنہ ۱۸۱۴ء حکم عام جنگ کا دیا گیا جنگ سخت واقع ہوئی اور نیپالی خوب لڑے اور نتیجہ نیک اور ہمارے قبضے مین کوہستان مغربی دریاے کالی باقی رہے اب نیپالیون نے صلح چاہی گورکھیون نے دومرتبہ شکست عہد کیا اور ترائی ہمکو دینے پر راضی نہین ہوے اسلیے دوبارہ فوج کشی کی ضرورت ہوئی اور لارڈ ہیسٹنگ صاحب نے درخواست کی کہ سالانہ روپیہ مشخصہ آمدنی ترائی اور کچھ اور ملک بالعوض ترائی دینگے اسپر افسران نیپالی نے عہدنامہ سگولی پر بتاریخ ۲۸ ماہ نومبر دستخط کیے اور اقرار کیا کہ راجہ کے دستخط اوسپر بتاریخ ۱۲ دسمبر کو ہوجائینگے۔

مگر دربار نے تصدیق اور منظوری اس عہدنامہ کی نہین کی اور ظاہر کیا کہ اونکا ارادہ ہے کہ نتیجہ فوج کشی دوم دیکھ لین اب فوج کشی گورنمنٹ انگریزی نے نہایت زور کے ساتھ اور بتاریخ ۴ ماہ مارچ سنہ ۱۸۱۶ء افسران نیپالی نے آخرکار صلحنامہ سگولی نمبر ۴۹ دستخطی اور مرتب سر ڈیوڈ اکٹرلونی صاحب کو دیا ازروے اس عہدنامہ کے کوہستان مشرقی نیچے اور حصہ ترائی درمیان نیچے اور بتیا کے سکم کو دیے گئے بتاریخ ۸ ماہ دسمبر شرط چہارم عہدنامہ سگولی جسکی رو سے ہمکو ۲ لاکھ روپیہ بطور پنشن سرداران نیپال کو دینا تھا بموجب عہدنامہ نمبر ۵ کے بالعوض زمین ترائی کی واقع درمیان راپتی و کوسی جو نیپال والون کو واپس دی گئی منسوخ ہوے اور ترائی واقع مغرب کالی اودہ مین شامل کی گئی۔

اول رزیڈنٹ جو ازروے عہدنامہ سگولی مقرر ہوے مسٹر گارڈنر نامے صاحب تھے اونکو دریافت ہوا کہ بھیم سین تھاپا وزیر کل محیط ملک مین ہے اور اوسکے سبب سے دربار کا حال

مشتبہ اور مغرور تھا مہاراجہ گروان جودھ بکرم ساہ اٹھارہ سال کی عمر مین چند روز بعد کارو زصاحب کے کٹمنڈو پہونچنے کے مرگیا اور اوسکا جانشین اوسوقت مین صرف دو سال کی عمر کا تھا وزارت بھیم سین کی اوسکی صغر سنی مین بھی قائم رہی اور اوسوقت سے سنہ ۱۸۳۲ع تک اوسکا کل اختیار رہا اور اس عرصہ مین نیپالی کی کونسل مین جنگی تدبیرین جاری رہین۔

سنہ ۱۸۳۲ع مین علامات برخلافی بسبب کل اختیار بھیم سین کے جسکے خاندان کے آدمیون کو ہر قسم کی حکومت ملک تفویض تھی پیدا ہونی شروع ہوئی قوم پانڈے جنکی قوم کا سردار بروقت واپس آنے رن بہادر کے بمقام نیپال قتل ہوا تھا دوبارہ بابت عنایات مہاراجہ پر سرافراز ہوے کیونکہ مہاراجہ جانتا تھا کہ حکومت وزیر مین رخنہ پڑے اور برخلافی ہر سال زیادہ ہوتی گئی سنہ ۱۸۳۷ع مین راجہ کا پسر کوچک یکایک مرگیا اور مشہور یہ ہوا کہ بترغیب بھیم سین یا اوسکے رفقا کے اوسکو زہر دیا گیا ہے اس شبہہ مین بھیم سین او معتبر سنگہ گرفتار ہوکر پابجولان اور مقید ہوے اور اونکے متعلق بھی نظربند شدہ ہوے مگر چند عرصے کے بعد بھیم سنگہ اور معتبر سنگہ رہا ہوے اور بھیم سین تو بعزت اپنے گھر مین خانہ نشین ہوا اور معتبر سنگہ پنجاب گیا اور دربار لاہور مین جاکر نوکر ہوا۔

دو سال کے بعد تکلیف دہی خاندان تھاپا کی دربار کی مفسدان کے مطلب براری کے واسطے پھر شروع ہوئی وزیر سابق گھر سے گرفتار ہوکر آیا اور پھر مقید ہوا جہان اوسنے بسبب ایذا اور تکلیف کے خودکشی کی بعد ازان اوسکی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے شہر مین پھینک دیے تاکہ طعمۂ سگان بازاری اور زاغ و زغن ہو۔

درمیان آخر عہد وزارت بھیم سین کے اکثر تجویزین درباب بہتری ہمارے نیپال کے ہوئین مگر کوئی کارگر نہوئی بیچ سنہ ۱۸۳۳ع کے تجویز درباب تحقیقات مقدمات رعایاے انگریزی متعلق رزیڈنسی بے سود ہوا کیونکہ دربار نے انکار کیا کہ وہ کوئی عہد درباب حقوق سزادہی مجرمان حسب قاعدہ انگریزی نہین کرینگے بیچ سنہ ۱۸۳۴ع کے تجویز دوبارہ قائم کرنے عہدنامہ تجارت سنہ ۱۷۹۲ع کے بیکار ہوئی کیونکہ دربار نے اوسکے جواز ہونے سے انکار کیا اور عہود اونسے پیش کیے جو نہایت مضر مطالب انگریزی کے تھے سنہ ۱۸۳۶ع مین پھر ایک تجویز جو درباب بہبودی عہدنامۂ تجارت کے ہوئی تھی شکست ہوگئی کیونکہ دربار نے کچھ التفات درباب محصول اسباب انگریزی کے نکی مگر

در باب گرفتاری و سپردگی ٹھگ و ڈکیت کے ایک عہدنامہ مفید نمبر ۱۵ قرار پایا جسکی رو سے فائدہ باہمی متصور تھا۔

بعد برباد ہونے بھیم سین تھاپا کی دشمنی نسبت سرکار انگریزی کے ظاہر ہونے لگی اور ہر ایک کوشش عمل مین آئی جس سے باعث کم کرنے خرچ ملکی کے اندیشہ دشمنی بر ملا پیدا ہوا اور اسقدر بھی دشمنی نیپالیون کی مخفی نرہی کہ اب گورنمنٹ انگریزی کو کچھ فوج واسطے نگرانی حال کے سرحد پر قائم کرنے کی ضرورت ظاہر ہوئی مدت سے سازش نیپالیون کے ساتھ روساے ہند کے ہوئی بھی پیغام جودھپور اور گوالیار اور حیدرآباد اور ناگپور اور لاہور میں بھیجے جاتے تھے اور اس حیلے سے کہ شادی ولیعہد کی منظور ہے اکثر جاسوس اور پیغامبر روان اور راجپوتانہ کو بھیجے جاتے تھے اور سب طرح کی کوشش بجانب سکم اور بھوٹان اور آوا کے بھی کیجاتی تھی مگر فوج انگریزی کی جو فتح اول مرتبہ افغانستان مین ہوئی تھی اوسنے نیپالیون کے ارادے فسخ کر دیے تھے اور ۱۸۳۹ء عہدنامہ نمبر ۲۰ دربار سے کیا گیا جسکی رو سے اونھون نے اقرار کیا کہ اسطرح کی سازش آیندہ وہ نہین کرینگے۔

اس اقرارنامہ کا لحاظ صرف براے نام تھا سازش کی تجویز اب بھی ہوتی تھی مگر نہایت احتیاط اور پوشیدگی کے ساتھ ۱۸۴۰ء مین نیپالیون نے زبردستی اکثر دیہات رام نگر کے چھین لیے اور اوسوقت اوس سے دست بردار ہوے جب اونکو فوج کشی کا خوف دکھایا گیا اور اب پھر ضرورت اوسکی ہوئی کہ کچھ فوج واسطے نگرانی حال کے سرحد پر قائم ہوا اور یہ فوج اوسوقت تک برخاست نہین ہوئی جب تک اطمینان متواتر بجانب مہاراجہ اور اونکے سرداروں کی بموجب نمبر ۳۰ کے حاصل نہوئے

فضولی اور ظلم ولیعہد نے جسکی تائید مہاراجہ کرتے تھے ملک مین ناراضمندی پیدا کی اسمین فریب اور دغا اوس رانی کی جو صرف رانیون مین سے زندہ تھی اور جسکا ارادہ تھا کہ اپنے بیٹے کو کسیطرح تخت نشین کرے شامل ہوکر باعث تکرار متحد خاندان مین ہوے معتبر سنگہ جو ۱۸۴۳ء مین پنجاب سے واپس طلب ہوا تھا وزیر مقرر ہوا ۱۸۴۵ء مین بترغیب گگین سنگہ جو بڑا مصاحب رانی کا تھا معتبر سنگہ قتل ہوا اور گگین سنگہ فوراً مشیر خاص مقرر ہوا اس شخص کے اور کپتین اور رئیسونکے

قتل سے جو ۱۸۴۶ء مین قتل ہوے واسطے تقرری جنگ بہادر کے اوپر منصب وزارت کے راستہ صاف کردیا جب مہارانی کو دریافت ہوا کہ جنگ بہادر جیسا اول سمجھا گیا تھا اوسقدر اوسکے مطلب کا نہین ہے تو اوسنے اوسکے قتل کا بھی ارادہ کیا مگر یہ وقوع مین نہین آیا اور اوسکو حکم ہوا کہ مع اپنے دونون لڑکون کے خارج از ملک ہو وہ ملک سے نکلکر بنارس گئے اور وہان اب تک موجود ہے مہاراجہ بھی اوسکے ہمراہ بنارس گئے مگر دوسرے سال واپس نیپال مین آئے اس نیت سے کہ سوراندر بکرم شاہ کے نام ملک کردین —

چند سال گذشتہ سے اور خصوصاً جب سے جنگ بہادر ۱۸۵۰ء مین انگلستان گیا دربار نیپال کی رنگت نہایت دوستانہ ہوگئی ہے ۱۸۵۲ء مین تجویز ہوئی کہ عہدنامہ قرار دیا جاے جسکی رو سے مجرمان سنگین حوالہ ہوا کرین بتاریخ ۱۰ ماہ فروری ۱۸۵۵ عہدنامہ نمبر ۴۹ قرار پایا آخر ۱۸۵۴ء مین سرکار نیپال اور تبت مین تنازعہ پیدا ہوا مگر اس سے کچہ فتور دوستی انگریزی مین واقع نہین ہوا بعد جزوی لڑائی کے اور طول طویل تجویزون کے ایک عہدنامہ قرار پایا جسکی رو سے تبت والون نے منظور کیا کہ وہ دس ہزار روپیہ سالانہ نیپال کو دیا کرینگے اور دونون ملکون کی تجارت کو ازاد کرینگے اور سفیر نیپال لاسا مین رہنے دینگے (عہدنامہ ذیل مین درج ہوتا ہے)

عہدنامۂ صلح دس شرائط کا فیمابین سرکار گورکھا و تبت (بھوٹ) جسکو ہمنے یعنی سرداران وبہار اور ولابا سرکارین نے جنکے دستخط آخر مین موجود ہین تحریر کرکے منظور کیا خدا اسکا گواہ ہے اور ہم یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ جیسا اب تک ہم دونون اطاعت شاہ چین کی کرتے ہین اوسیطرح آیندہ بھی کرتے رہینگے اور آپسمین بطور برادران ایک دوسرے سے پیش آئینگے جب تک کہ ہمارے کردار موافق اس عہدنامہ کے رہینگے اور اوس ملک کو خدا آباد رکھے جو دوسرے پر فوج کشی کرے جب تک کہ دوسرے کے حرکات اور اطوار خلاف اس عہدنامے کے ثابت نہون جس حالت مین جو ملک فوج کشی دوسرے پر کریگا وہ الزام سے بری رہیگا

شرط اول

گورنمنٹ تبت اقرار کرتے ہین کہ دس ہزار روپیہ سالانہ بطور خراج گورنمنٹ گورکھا کو دینگے —

شرط دوم

ملک گورکھا اور تبت نے ہمیشہ دوستی اور اتفاق شاہ چین کے ساتھ اب تک کھا ہے اور ملک تبت صرف معبد لاما گوروکا ہے اس وجہ سے سرکار گورکھا آیندہ حتی المقدور والامکان مدد تبت کی کرے گی اگر کسی اور راجہ کی اوسپر حملہ آوری ہوئی۔

شرط سوم

گورنمنٹ تبت اقرار کرتے ہین کہ وہ لینا محصول کا جواب تک رعایاے گورکھا اور تجاران وغیرہ سے جو تبت کے ملک مین آکر تجارت کرتے ہین لیا جاتا تھا موقوف کر دینگے۔

شرط چہارم

گورنمنٹ تبت اقرار کرتے ہین کہ گورنمنٹ گورکھا کے سپرد تمام قیدیان لشکر جواب اونکے ملک مین قید ہین اور تمام سپاہی گورکھا اور افسران اور عورات جو جنگ مین گرفتار ہوے تھے اور تمام اتواب جو چھین لین تھین واپس کر دینگے اور گورنمنٹ گورکھا اقرار کرتے ہین کہ وہ گورنمنٹ تبت کو تمام سپاہی اور رعایاے کردنگ وکوتی وجونگا وتانکلا کھار وچیور گومیا اور تمام اسلحہ دیاک یعنی بیل گاے جو گورنمنٹ گورکی اونکے قبضے مین ہین واپس کر دینگے اور جب یہ عہدنامہ کلیتہ تعمیل ہو جائیگا تو گورنمنٹ گورکھا دیہات تانکلا کھار وچیور گومیا وکردنگ وجونگا وکوتی دوہا کلنگ واپس کر دینگے اور جسقدر فوج اونکی اس جانب کوہستان بیرپ لنگور کے ہوگی وہ واپس طلب کرلیجائیگی۔

شرط پنجم

ایک افسر بہار اور ارانہ صرف نیکیا یعنی نایک عہدہ دار کم رتبہ منجانب گورنمنٹ گورکھا لاسا مین رہا کرے گا۔

شرط ششم

سرکار گورکھا برضامندی گورنمنٹ تبت ایک کارخانہ بمقام لاسا واسطے فروخت کرنے اسباب تجارت ہر قسم کے جواہرات سے لیکر پارچہ واشیاے خوردنی تک مقرر کرینگے۔

شرط ہفتم

گورکھا ہمارا اور جو بمقام لاسا رہے گا ہر گز دست اندازی بیچ مقدمات تنازعات رعایائے
وتنجاران وسوداگران سرکار تبت کے جو باہم تکرار کرین نکرینگے اور گورنمنت تبت بھی کسی مقدمہ
رعایائے نیپال اور کشمیری وغیرہ مین جو اندر حد ملک لاسا کے رہتے ہون گے مداخلت
نکرینگے مگر جب تکرار فیمابین رعایائے گورکھا اور تبت واقع ہوگی تو حکام سرکارین جمع ہوکر
یکجا نشست کرکے تصفیہ اوسکا کرینگے اور تمام آمدنی جرمانہ وضبطی وغیرہ جو رعایائے تبت کی
ہوگی وہ سرکار تبت مین جمع ہوگی اور جو رعایائے گورکھا وکشمیری وغیرہ کی ہوگی وہ سرکار
گورکھا مین جمع ہوگی۔

شرط ہشتم

اگر کوئی رعایائے گورکھا جرم قتل حکومت ندکورمین کرکے پناہ گیر ملک تبت مین ہوگا
تو وہ فوراً حوالہ گورکھا گورمنٹ کے کیا جائیگا اور اگر کوئی رعایائے تبت مجرم جرم قتل ہوکر
ملک گورکھا مین پناہ گیر ہوگا تو گورمنٹ گورکھا اوسکو حوالہ سرکار تبت کردینگے۔

شرط نہم

اگر کسی رعایا یا تجار گورکھا کا مال کوئی رعایائے تبت غارتگری کرکے لیجاوے گا تو
گورمنٹ تبت اوسکو اوس سے واپس دلوادینگے اور اگر اوسکے پاس اسقدر مال واپس
دینے کو نہوگا تو ہمارا اور اوسکو مہلت مناسب دے کر اور تدبیر مناسب کراکر اوس مہلت مین
مال دلوادیگا اور اسیطرح اگر کسی رعایائے تجار تبت کا مال کوئی رعایائے گورکھا مین سے
غارتگری کرکے لیجاوے گا اوس سے حاکم گورکھا واپس دلوائینگے اور اگر وہ فوراً نہین دے
سکیگا تو اوس سے تدبیر مناسب کراکر اندر میعاد مناسب کے اوس سے دلوادینگے۔

شرط دہم

تمام رعایائے تبت جو لڑائی مین شریک گورکھا ہوے ہین اور تمام رعایائے گورکھا
جو لڑائی مین شریک تبت ہوے ہون اس عہدنامہ کے بعد محفوظ جان ومال سے رہینگے
اور کوئی اونکو ایذا یا تکلیف ندیگا۔

المرقوم جیت بدی پنج سمت ۱۹۱۲ روز دوشنبہ مطابق ۲۴ ماہ مارچ ۱۸۵۶ع

اگر چوری یا دزدی اسباب تجارت کی ہوگی تو فوجدار موقع واردات اپنے افسر کلان یا گورنمنٹ کو اطلاع اوسکی دیکر فوراً مالک مقام یا زمیندار کو حکم دینے قیمت کا دیگا اور یہ روپیہ ہر مقدمے مین اسطرح سوداگر کو ملیگا۔

شرط پنجم

جب کسی ملک مین کچھ زیادتی یا سختی کسی سوداگر پر ہوگی تو اہلکار علاقہ جسمین وہ ہوئی ہے فوراً بلا توقف سماعت مقدمہ کرکے تحقیقات نالش مظلوم کرے گا اور اوسکی دادرسی کرکے مجرم کو سزا دے گا۔

شرط ششم

اگر کسی تجار نے محصول ادا کرکے کسی ملک مین اپنا مال اوتارا ہو اگر وہ مال فروخت ہو گیا تو بہتر ورنہ درصورتیکہ سوداگر مذکور اوسے کسی اور مقام پر باہر علاقہ سرکارین مندرجہ عہدنامہ لیجائے تو رعایا یا اہلکار اوس مقام کے اوسپر اور محصول نہ لینگے جو اوسنے اول مرتبہ وقت فرود کرنے اسباب کے دیا ہے وہی کافی ہوگا اور اوسپر دوبارہ محصول نلیا جائیگا بلکہ اوسکو اجازت ہوگی کہ بحفاظت بلامزاحمت لیجاوے۔

شرط ہفتم

اس عہدنامہ کو کلیتہ جائز اور جاری حاکمان حال و استقبال سرکارین تصور کرین اور اوسکو عہدنامہ تجارت سمجھکر باعث بنیاد اتفاق سرکارین تصور کرکے بروقت آیندہ اسکی تعمیل بنظر فائدہ عوام و برامد دوستی ملحوظ رکھین۔ بتاریخ ۵ ماہ رجب ۱۲۷۰ھ ہجری سنہ ۱۱۹۹ فصلی مطابق یکم ماہ مارچ ۱۸۹۱ع ومطابق ۱۲ پھاگن سمبت ۱۸۴۸ و نقول ایک مضمون کی طرفین معاہدہ نے تیار کین اور وعدہ کیا کہ موسم بیساکھ سمبت ۱۸۴۹ سے اہلکاران سرکارین حسب الحکم محکم ہردو سرکار فوراً تعمیل اسکی کیا کرینگے اور شرائط مندرجہ کا لحاظ رکھینگے اور ہدایت ثانی کے منتظر رہینگے۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی وکین

ریذیڈنٹ بصیغۂ مال

نقل مطابق اصل کے ہے
دستخط جی ایچ بارلو
سب سکرٹری

نمبر ۴۸

عہدنامہ راجہ نیپال سنہ ۱۸۰۱ع

چونکہ ارباب دانش روساے ذیشان و سرداران بلند مکان و حاکمان ذی اختیار مثل آفتاب نیم روز روشن اور ہویدا ہے کہ خداے تعالی نے حفاظت اور حکومت عالم کی قبضہ اقتدار سلاطین بصفت پناہ مین کی ہے اور یہ بھی ظاہر و باہر ہے کہ قرار پانے اتفاق دوستانہ باہم اونکے باعث حفظ بہبودی و خوشنمائی کافہ انام ہے اور جسقدر زیادہ ارتباط و اتحاد ہوگا اوسیقدر امنیت خلائق ترقی پذیر ہوگی لہذا بنظر مراتب مذکورہ بالا ہز اکسیلنسی دی موسٹ نوبل دی گورنر جنرل مارکیوس ویلسلی او مہاراجہ صاحب نے طریق دوستی فیمابین سرکار کمپنی و راجہ نیپال قرارداد شرائط ذیل منظور کی ہین —

شرط اول

یہ امر سرداران و اہلکاران سرکارین پر فرض اور لازم ہے کہ ہمیشہ دوستی سرکارین کی ترقی مین کوشش کرین اور عین خواہش دلی اونکی بیچ بہبودی و کامیابی سرکارین و رعایاے جانبین ہو —

شرط دوم

غرضگوئی اور مفسدہ انگیز گفتگوی غرض گویان پر جو باعث تخلل دوستی باہمی ہون بلا وجہ و ثبوت اعتبار نکرنا چاہیے —

شرط سوم

سرداران و اہلکاران سرکارین بدل دوست اور دشمن ایک سرکار کو دوست اور دشمن دوسری سرکار کا تصور کرین اور یہ لحاظ ہمیشہ دوامی اور مستحکم پشت در پشت رہے —

اور گورنر جنرل ضامن ہین کہ راجہ اس شرط کی تعمیل کرینگے اور مہاراجہ فوراً تعمیل سخن گورنر جنرل
بموجب شرائط بالا کرینگے اگر نفع چالاکی اور ہوشیاری اہلکاران سے جمع پرگنہ مین ہوگا یا
کمی اونکی غفلت سے واقع ہوگی تو ان دونون امور مین راجہ نیپال بالکل بلا واسطہ رہینگے۔

شرط دہم

بنظر تعمیل کرنے مراتب مندرجہ عہدنامہ کے اور واسطے ترقی دینے اتفاق اور دوستی
کے تقریر زبانی سے گورنر جنرل اور راجہ نیپال بتحریک دلی و بخوشی اپنے ایک معتبر آدمی بطور
وکیل مقرر کرتے ہین کہ دربار سرکارین مین حاضرباش رہ کر مراتب مفصلہ بالا کی تعمیل کرائے
اور جس امر مین دوستی باہمی جو سرکارین مین جاری ہے تزاید پر رہے وہ امر ظہور مین لائین

شرط یازدہم

یہ امر اہلکاران و سرداران سرکارین پر فرض ہے کہ وہ اوسقدر عزت و توقیر وکیل سرکار دوست
کی کیا کرین جسقدر اوسکے رتبے کے موافق ہو اور جسقدر بموجب قانون قوم کے شایان ہو
اور وہ حتی الامکان کوشش کرین کہ جو امر وہ کہین اوسکی کارروائی ہوا کرے اور اونکے آرام
اور آسایش اور اطمینان کے اسباب کی ترقی رہے اور حفاظت ذات بھی ہو ان سب امور
سے ترقی دوستی جو سرکارین مین جاری ہے ہوگی اور نام نیک سرکارین کا عالم مین مشہور ہوگا

شرط دوازدہم

یہ امر وکیل سرکارین پر فرض ہوگا وہ گفتگو کسی رعایا ساکن ملک کے ساتھہ بغیر اجازت
اہلکاران سرکار کے نکرین مگر اہلکاران سرکار کے ساتھہ کیا کرین اور نہ رسم تحریر اونکے ساتھہ
جاری کرین اور اگر اونکے پاس کوئی تحریر یا خط ایسے شخصون کے پاس سے آئے اونکو لازم
ہے کہ اوسکا جواب بغیر اطلاع حاکم ملک کے اور بغیر اوسکے سب مراتب مندرجہ کی تفصیل
روبروے حاکم ممدوح کرینگے ندین یہ امر تمام اندیشہ و شبہہ باہمی کو رفع کریگا اور یکتائی اور
دوستی کا اظہار کریگا۔

شرط سیزدہم

سب سرداران و اہلکاران سرکارین پر فرض ہے کہ مطابق اس عہدنامہ کے جواب

بموجب قواعد مذہب اور ایمان کے تحریر ہوتا ہے کہ بندہ ہوان اور اوسکو پشت در پشت قائم اور جاری تصور کرکے انحراف اوس سے نکرین اور جو شخص خلاف اسکے کریگا خدا اوسکو اس دنیا و عقبی مین سزا دیگا۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط سی رونسل

اسسٹنٹ مترجم فارسی

تصدیق کیا گورنر جنرل اور کونسل نے بتاریخ ۲۰ ماہ اکتوبر ۱۸۰۱ع اور دربار نیپال نے بتاریخ ۲۶ ماہ اکتوبر ۱۸۰۱ع

شرط عہدنامہ مندرجۂ ذیل جداگانہ ساتھ راجہ نیپال کے بمقام دیناپور بماہ اکتوبر تاریخ ۲۶ سنہ ۱۸۰۱ع مین ہوئی۔

اقرار جو مہاراجہ نے گورنر جنرل سے درباب تقرری گذارہ واسطے مصارف برلگاہر گوبند سوامی جی والد نامے مہاراجہ ممدوح کیا مضمون اوسکا ذیل مین درج ہوتا ہے۔

کہ ایک سالانہ آمدنی بیاسی ہزار روپیہ سکہ بینیا کے منجملہ جسکے بہتر ہزار نقدا ور دس ہزار کے ہاتھی آدھے نر اور آدھے مادہ جنمین کا کوئی سواسو روپیہ سے کم قیمت کا نہو گا سوامی جی کو شروع ماہ اگہن ۱۸۰۱ع سے بطور نذر نیاز مندانہ واسطے مصارف خانگی کے دیا جائیگا اور بنظر اوس روپیہ کے پرگنہ بیجاپور مع زمین متعلقہ باستثنای زمین معافی بکار مذہبی و خیرات و غیرہ و جاگیرات وغیرہ حسب تفصیل مندرجہ کتاب آمدنی سوامی جی کے نام حسب شرائط ذیل دیا جاے کہ درحالت اونکے بنارس مین رہنے کے یا کسی اور مقام واقع علاقہ سرکار کمپنی کے بود و باش اختیار کرینگے اور اپنی مرضی سے تحصیل مال پرگنہ مذکور سپرد اہکاران نیپال کے کرنے کے بہتر ہزار روپیہ نقدا ور دس ہزار روپیہ کے ہاتھی سال بسال بلاتفاوت حسب اقساط مقررہ سوامی جی کو دیا جائیگا تاکہ وہ یہ روپیہ تصرف مین لاکر اور رفع ضروریات اپنی کرکے عبادت باری تعالی مین بموجب اونکے رہنے یہان کے جو بارہ مسی پر بروقت ترک کرنے راج کے اور راج دینے

مہاراجہ سے کہ اونھون نے گندہ کیا ہے معروف ہون اور درصورتیکہ وہ بودوباش اس جاگیر مین رکھین اور تحصیل مال اپنے اہلکاران کے معرفت کرین تو اونکو لازم ہے کہ مفسد اور خلل انداز آدمیون کو اپنی ملازمی مین نرکھین اور ایک سو مرد اور عورت سے زیادہ نرکھین اور اونمین بھی کوئی سپاہی نہو اور واسطے تحصیل مال و حفاظت ذات کے دو سو سپاہی تک فوج ملکی نیپال سے اونکو دیے جاوینگے اور اونکی تنخواہ مہاراجہ خود دینگے اونکو لازم ہوگا کہ کسی تقریر یا تحریر سے تکرار یا نزاع پیدا نکرین اور نہ مفسد اور مفرور نیپال کو اپنے پاس رکھین اور نہ غارتگری رعایاے نیپال پر کرین اور اگر یہ امور ممنوعہ اونکے نسبت حسب اطمینان فریقین پایہ ثبوت کو پہونچے تو اعانت اور حفاظت ہنوربل کمپنی کی اونسے علیحدہ ہوگی اور یہ اختیار مہاراجہ کو حاصل رہیگا کہ چاہین اونکی جاگیر ضبط کرین اور یہ بھی مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ درصورتیکہ سوامی جی بودوباش اپنی علاقہ ہنوربل کمپنی مین قرار دین اور تحصیل مال جاگیر اہلکاران سرکار نیپال کے سپرد کرین تو اس حالت مین اگر اقساط بموجب شرائط کے ادا نہون یا کوئی رعایاے نیپال اونسے یا کسی رعایاے اونکی سے کسیطرح مزاحم ہو تو گورنر جنرل اور ہنوربل کمپنی معاوضہ اوسکا مہاراجہ سے طلب کرین اور گورنر جنرل ضامن اس امر کے ہوتے ہین کہ مہاراجہ شرائط اپنے پورے کرینگے اور بتحریک گورنر جنرل مہاراجہ فوراً شرائط بالائی کی تعمیل کرینگے اگر ازیادی مالگزاری مین بباعث ہوشیاری اہلکاران سوامی جی کے ہو یا کمی بسبب غفلت اونکے وقوع مین آئے تو مہاراجہ کو اس سے کچہ سروکار نہوگا اور مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ بروقت سپردگی علاقہ بیجاپور اہلکاران سوامی جی کو جمع مالگزاری اوسکی بہتر ہزار روپیہ سکہ بینا ہوگی اگر اس سے کم ہو تو معاوضہ کمی کا کیا جائیگا اور اگر زیادہ ہووے تو سوامی جی کا مال ہے —

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ڈبلیو ڈی نوکس

تصدیق کیا گورنر جنرل اور کونسل نے بتاریخ ۳۰ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۰۱ اور دربار نیپال نے

بتاریخ ۲۸ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۰۲ع

نمبر ۴۹

صلحنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ بکرم ساہ راجہ نیپال بوساطت
لفٹنٹ کرنیل بریڈشاہ منجانب ہنوربل کمپنی باختیارات عطیہ ہزاکسیلنسی رابٹ ہنوربل فرانسس
ارل اوف میرا کی جی ہر مجسٹر موسٹ نوبل پریوی کونسل ماموره کورٹ اوف ڈائرکٹر ہنوربل کمپنی
مذکور بنابر اجراے امور سلطنت ہند و سری گرو گجراج مصر و چندر سیکھر اوپادھیا منجانب مہاراجہ گرمان
جودھہ بکرم ساہ بہادر شمشیر جنگ باختیارات عطیۂ راجہ نیپال—

چونکہ لڑائی فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و راجہ نیپال پیدا ہوئی ہے اور طرفین باستدعاے
باہمی واسطے صلح و دوستی دوبارہ قائم کیا چاہتے ہین جو سابق قبل از نااتفاقی گذشتہ مدت تک
فیمابین سرکارین جاری اور قائم تھی شرائط صلح ذیل طرفین نے منظور کین—

شرط اول

ہمیشہ صلح و دوستی فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و راجہ نیپال جاری رہے گی—

شرط دوم

راجہ نیپال اپنا دعوی اوس زمین کا جو باعث نزاع قبل جنگ گذشتہ فیمابین سرکارین
تھی چھوڑتے ہین اور اوس زمین کی حکومت ہنوربل کمپنی کی منظور کرتے ہین—

شرط سوم

راجہ نیپال ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کو واسطے ہمیشہ کے علاقجات مفصلۂ ذیل دیتے ہین

اول تمام قطعہ زمین دامن کوہ جو درمیان دریاے کالی اور راپتی کے واقع ہے—

دوم تمام قطعہ زمین دامن کوہ باستثناء بٹول خاص جو درمیان دریاے راپتی اور گنڈک کے واقع ہے

سوم تمام قطعۂ زمین دامن کوہ جو درمیان دریاے گنڈک اور کوساہ کے واقع ہے جسمین حکومت
گورنمنٹ انگریزی قائم ہوچکی ہے یا اب قائم ہوتی ہے—

چہارم تمام قطعہ زمین دامن کوہ جو درمیان دریاے مشی اور ٹسٹا کے واقع ہے—

پنجم تمام علاقہ درمیان کوہستان مشرقی دریاے مشی جسمین قطعہ و زمین نگرسے وراستہ
نگرکوٹ شامل ہے جو اہتہ مونگ سے کوہستان کو جاتا ہے مع علاقہ درمیان رستہ مذکور اور

نگری کے اور یہ علاقہ فوج گورکھا بیچ عرصہ چالیس روز کے آج کی تاریخ سے خالی کر دینگے۔

شرط چہارم

بنظر معاوضہ نقصان سرداران اور برادران ریاست نیپال جنکا نقصان بباعث سپرد کر دینے علاقجات مذکورہ شرط بالا کے ہوگا سرکار انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ اون لوگون کی پنشن دو لاکھ روپیہ تک دینگے مگر اون شخصون کو پنشن ملے گی جنکو راجہ نیپال تجویز کرینگے اور جس قدر فی کس تجویز کرینگے اوسقدر دیجائیگی اور جسوقت یہ تجویز پنشن وجمع پنشن ہو جائیگی اوسقدر سند اون لوگون کو دستخطی و مہری گورنر جنرل کی ملجائیگی۔

شرط پنجم

راجہ نیپال اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کی طرف سے تمام حقوق واسطے نسبت علاقہ واقع بجانب مغرب دریاے کالی چھوڑتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ وہ کچھ واسطہ اوس علاقہ سے یا وہان کے باشندون سے نہین رکھین گے۔

شرط ششم

راجہ نیپال اقرار کرتے ہین کہ وہ ہرگز مزاحم یا مخل راجہ سکم کے بیچ اونکے علاقہ کے نہونگے بلکہ اقرار کرتے ہین کہ اگر کچھ تنازع فیمابین سرکار نیپال و راجہ سکم کے کسی سبب سے یا کسی کی جانب سے پیدا ہوگی تو اسطرح کی نااتفاقی کی ثالثی گورنمنٹ انگریزی مین پیش کیجائیگی اور راجہ نیپال وعدہ کرتے کہ جو فیصلہ وہ کر دینگے اوسکو وہ منظور کرینگے۔

شرط ہفتم

راجہ نیپال یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی رعایاے انگریزی کو اور نہ کسی رعایای یورپ یا امریکا کو ملازم رکھینگے بغیر استرضا گورنمنٹ انگریزی کے۔

شرط ہشتم

بنظر بہتری واسطے دوستی وصلح جواب فیمابین سرکارین قائم ہوئی ہے یہ اقرار ہوتا ہے کہ معتبر عہدہ داران کلان ہر ایک سرکار سے دوسری سرکار کے دربار مین رہا کرینگے۔

شرط نہم

یہ عہدنامہ نو شرائط کا راجہ نیپال پندرہ روز کے عرصے مین تاریخ ہذا سے تصدیق اور ثبت کرینگے اور نقل مصدقہ لفٹنٹ کرنیل بریڈشاہ صاحب کو بھیجا ئیگی اور یہ صاحب عہدہ کرتے ہین کہ عرصہ بیس روز مین یا قبل اسکے اگر ممکن ہوگا وہ ایک نقل مصدقہ گورنر جنرل بہادر راجہ کو دینگے

المرقوم بمقام سگولی بتاریخ ۲ ماہ دسمبر ۱۸۱۵ع
دستخط پارس بریڈشاہ لفٹنٹ کرنیل پولیٹکل اجنٹ

(مہر)
(مہر)
(مہر)

یہ عہدنامہ معرفت چندرسیکھر اوپادھیا اجنٹ راجہ نیپال سے بمقام جبال پکوانپور وقت نواخت دو گھنٹہ بعد سہ پہر بتاریخ ۴ ماہ مارچ ۱۸۱۶ وصول پائی اور مثنا عہدنامہ کا منجانب سرکار انگریزی اوسکو دیا گیا۔

دستخط ڈیوڈ اوکٹر لونی
اجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۵۰

یادداشت جو واسطے منظوری راجہ نیپال کے بتاریخ ۶ ماہ دسمبر ۱۸۱۶ع پیش ہوئی —

بلحاظ دوستی و اعتبار جو نسبت راجہ نیپال کے ہے گورمنٹ انگریزی ارادہ کرتے ہین کہ حتی الامکان چند شرائط عہدنامہ سگولی حسب تفصیل ذیل جنکی تعمیل مین راجہ نیپال کو سختی معلوم ہوتی ہے متروک کیے جائین۔

شرط اول

بنظر راضی کرنے راجہ کے اوس امر مین جو اونکے دلی آرزو ہے گورمنٹ انگریزی کی عین خوشی ہے کہ وہ ملک ترائی جو بموجب عہدنامہ کے اوسکو ملا ہے راجہ کو دوبارہ دین یعنے تمام زمین ترائی جو درمیان دریاے کوسی اور گنڈک کے واقع ہے اور جو راجہ کے پاس قبل نا اتفاقی گذشتہ تھی باستثنا ہونے متنازعہ واقع اضلاع ترہت اور سارن اور باستثنا

اوسقدر علاقے کے جو جانبین کو واسطے قائم کرنے سرحد کے حسب تجویز کمشنران سرکارین
ضروری منظور ہوا و باستثنا اوس قطعہ زمین کے جو گورنمنٹ انگریزی نے اون لوگون کو دی ہے
جنکا استحقاق قبل سپردگی ترائی مذکورہ گورنمنٹ ممدوح کو تحقیقات سے ثابت ہوا تھا او
درحالیکہ راجہ وہ زمین مستحقان مذکورین لیبی منظور کرتے ہین تو اوسکا بھی معاوضہ اوز زمین
سے ہوجائیگا اور یہ بھی واضح رہے کہ باوجود بہت سی زمین علاقہ ریت کے جو باعث نزاع
مدت سے ہے جو بندوبست ۱۸۱۲ء مطابق سمبت ۱۸۶۹ ہوا ہے وہ منظور ہوگا اور باقی سب
چھوڑ دیا جائیگا یعنے جو قرار و صلح اوسوقت مین ہوئی ہے وہ اب بھی قائم رہکر مقرر کیجائیگی۔

شرط دوم

گورنمنٹ انگریزی اسمین بھی رضی ہین کہ زمین ترائی واقع درمیان دریای گنڈک اور ریتی
یعنے دریاے گنڈک سے حدود غربی اضلاع گورکھپور مع بٹول و شیوراج باستثنار مقامات
متنازعہ ترائی اور اوسقدر زمین جو برضامندی باہمی واسطے حدبندی جدید کے ضروری مقصور ہو
دی جاے۔

شرط سوم

چونکہ یہ ممکن نہین کہ حدود حسب مرضی سرکارین بغیر پیمائش کرنے کے مقرر کیجاوے یہ
مناسب اور ضروری مقصور ہوگا کہ دونون جانب سے کمشنران واسطے مقرر کرنے حدود
مناسبہ برضامندی طرفین اس غرض سے مقرر کیے جائین کہ علاقہ گورنمنٹ انگریزی بجانب
جنوب اور علاقہ راجہ نیپال جانب شمال مقرر کرین درحالیکہ کوئی قطعہ زمین ایسے درمیان مین
آجائے کہ جس سے خط کشی حدود سیدھی نرہتی ہو تو کمشنران کو چاہیے کہ ایسا معاوضہ
اوسکا کرین جس سے نقصان کسیکا نہو۔

شرط چہارم

اور اگر ایسا ہو کہ کسی مالک کی زمین ایسی واقع ہو خواہ علاقہ انگریزی کی خواہ نیپال کی
کہ جس سے وہ ماتحت سرکارین کے ہوتی ہو تو بنظر انسداد تکرار و نزاع سرکارین کمشنران کو
لازم ہوگا کہ وہ برضامندی باہمی ایسی تحریر اوسکی کرین کہ وہ ایک ہی سرکار کی مطیع رہے۔

شرط پنجم

جب ملک ترائی راجہ نیپال کو دوبارہ ملجائیگا تو وہ پہر شرط نمبر ۴ بسن ۲ لاکھ روپیہ سالانہ کا نکریگا جو گورمنٹ انگریزی نے واسطے پرورش بعض برادران نیپال کے تجویز کیا ہے —

شرط ششم

ماسوا اسکے راجہ نیپال وعدہ کرتے ہین کہ بعد واپس ہونے ملک ترائی کے وہ کسی باشندہ ترائی کو اس قصور کی بابت کہ وہ لڑائی مین شریک گورمنٹ انگریزی رہا تھا سزا نہ دینگے اور اگر کوئی باشندگان مین سے سواے کاشتکاران زمین کے چاہے کہ ترائی چھوڑکر علاقہ گورمنٹ انگریزی مین آباد ہو تو اوس سے مزاحمت نہوگی —

شرط ہفتم

درصورتیکہ راجہ ان شرائط کو منظور کرینگے تو تدابیر پیمایش اور تعین سرحدات حسب تحریر بالا عمل مین آئیگی اور بعد تعین ہونے حدود کے باسترضاے طرفین اسناد حسب شرائط بالا سرکارین کی مہر اور دستخط سے تحریر ہوکر حوالہ ایک دوسرے کے ہونگے اور منظوری اوسپر کیجائیگی —

دستخط ریڈورڈ گارڈنر (مہر)

رزیڈنٹ

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی وِنسلی

اسسٹنٹ

مضمون چھٹی مہری راجہ نیپال مرسلہ ۱۱ ماہ دسمبر ۱۸۱۶ع

بعد القاب معمولی —

مین نے چھٹی مرسلہ آپکی مرقومہ ۸ ماہ دسمبر ۱۸۱۶ع مطابق ۲۴ ماہ پوس سمبت ۱۸۷۳ درباره دوبارہ واپس دینے بلحاظ میری دوستی اور رضامندی کے ملک ترائی واقع درمیان دریاے

کو بھی وراپتی بجانب جنوبی سرحد بالکل جسقدر میرے پاس قبل جنگ تھے بغور پڑھی اوسمین یہ
درج ہے کہ درصورت میرے منظور کرنے شرائط مندرجہ یادداشت کے جنوبی حدود
ترائی کی جسقدر اس سرکار کے پاس تھی اوسیقدر مقرر ہوگی بر طبق اوسکے مین نے شرائط
مذکور منظور کرکے ایک عہدنامہ بلف اسکے بھیجا ہے وہ غالب کہ پسند آپ کے ہوگا ماورا
اسکے یہ بھی اوس تحریر مین مندرج تھا کہ وہ سب واپس ہوگا باستثناء قطعات زمین متنازعہ اور
اوسقدر زمین کے جو بندوبست کمشنران سرکارین واسطے حدبندی کے ضروری تصور ہوا اور
باستثناء اوسقدر زمین کے جو بعد سپردگی ملک ترائی کے ہنوز بل کمپنی کو اشخاص حقداران کو
کمپنی نے بعد تحقیقات دی ہے دوست من یہ سب امور آپ کے اختیار مین ہین اور چونکہ
یہ بھی تحریر تھا کہ بلحاظ میری دوستی اور رضامندی کے چند شرائط عہدنامہ سکولی جنکی تعمیل مجکو
ناگوار ہوگی متروک کیجائین مجھے یقین واثق ہے کہ آپ کے دلمین یہ ہے کہ جو مجھے
ناگوار اور سخت معلوم ہو وہ رفع کیا جاے اور جو امر بہتر اور مفید اس ریاست کیواسطے
ہوگا وہ آپ کرینگے اور وہی بات ہوگی جس سے تزاید دوستی جو فیمابین سرکارین
قائم اور جاری ہے ممکن ہو۔

اور مین رسید اون پروانجات کی ارسال کرتا ہون جو بمہر سرخ ریاست ہذا بنام
افسران ترائی ماموره علاقہ واقع درمیان دریاے گنڈک وراپتی واسطے سپرد کردینے
ترائی کے اور برخاست کرآنے اونکے صادر ہوے تھے اور جو آپ کو بمقام ٹھالکوٹ
دیے گئے تھے اور جو آپ نے اب واپس کیے ہین۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ونسلی

اسسٹنٹ

مضمون تحریر بمہر سرخ دربار موصولہ بتاریخ ۱۱ ماہ دسمبر ۱۸۱۶ عیسوی

مہر درگا بھوانی

بلحاظ دوستی و یکجہتی گورنمنٹ نیپال شرائط مندرجہ سند مرقومہ ۱ ۔ ماہ دسمبر ۱۸۶۰ عیسوی کے مطابق ۱۹ ۔ ماہ پوس ۱۹۱۷ جو ہنور ایبل ایڈورڈ کارونر صاحب نے منجانب ہنور ایبل کمپنی دربارہ واپس دینے ملک ترائی کے درمیان دریاے کوسی وراپتی مطابق جنوبی حدبندی سابق کے جو قبل از جنگ نیپال کے پاس تھے باستثناے قطعات زمین متنازعہ کے دربار بھیجے تھے منظور کرتے ہین ۔

المرقوم ۷ ۔ ماہ پوس سمت ۱۸۷۳

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ونسلی

اسسٹنٹ

نمبر ۱۵

تحریر دربار دربارہ سپردگی ٹھگان موصولہ ۲۰ ۔ ماہ جنوری ۱۸۳۷ء

تجویز مفصلہ ذیل دربارہ سپردگی ٹھگان ہوئی اور ترجمہ اوسکا حرف بحرف ہوا

جب کوئی گوئندہ آگر بیان کرے کہ قتل بذریعہ زہر خورانی یا خفاے گلو کسی شخص ساکن نیپال نے کیا ہے اور جب حلیہ مجرم کا اور اوسکے خاندان و برادران و رشتہ داران موضع سکنی کا یا مکان کا پتہ و نشان دیا جائیگا اور اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو کہ شخص مجرم ساکن دوامی مقام مذکور کا نہین ہے اور اوسکا خاندان اور رشتہ داران وغیرہ معلوم نہین ہوتے اور اوسکی بسر اوقات کا وسیلہ کوئی مشہور نہین ہے اور اوسکا گذر اچھی طرح ہوتا ہے یا یہ معلوم ہو کہ اوسکی عادت یہ ہے کہ تین چار مہینے مختلف مقامات قرب و جوار مین رہا کرتا ہے اور بغیر کسی وسیلہ روزی کے وہ بسر کرتا ہے اور جب یہ تمام امور یا اکثر اونمین سے مطابق بیان گوئندہ کے ہون تو البتہ سرکار نیپال شخص مجرم کو حوالہ محبٹریٹ گورنمنٹ انگریزی واسطے تحقیقات اور سزا دہی کے سپرد کرینگے اور اسیطرح مجرمان نیپالی کو درصورت ثبوت امور مذکورہ بالا صاحب مجسٹریٹ گورنمنٹ انگریزی بھی ایسے مجرمونکو سپرد عاملان نیپالی مامورہ ترائی کے کردینگے تاکہ

تحقیقات اور سزا دہی اونکی سرکار نیپال سے ہو۔

اور اگر تحقیقات بیان گویندہ سے حکام سرکارین کے نزدیک وجوہ ثبوت مندرجہ بالا طاق حالات شخص ملزم کے ہون یا اوسکی نسبت وہ سب عائد ہو سکتے ہون تو بہر حال یہ ضروری متصور ہوگا کہ شخص ملزم حوالہ نکیا جاوے۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط اے کیمبیل

قائم مقام اسسٹنٹ

نمبر ۵۲

ترجمۂ عہدنامہ مہر سرخ جو بطور چھٹی مہاراجۂ نیپال نے بنام صاحب رزیڈنٹ بتاریخ ۶ ماہ نومبر ۱۸۳۹ء ارسال کیا۔

بموجب انکی درخواست کے اور بہ نیت دینے استحکام اور قیام دوامی دوستی سرکارین کو اور نیز بنظر بہبودی اجراے کار کے شرائط مندرجۂ ذیل تحریر ہوے۔

شرط اول

تمام مخفی سازش یا فریب بذریعہ پیغامبر یا تحریر کے یکقلم مسدود ہونگے۔

شرط دوم

گورنمنٹ نیپال اقرار کرتے ہین کہ وہ خط کتابت کسی رئیس علاقہ محفوظ کمپنی واقع اترو دریاے گنگ سے جنکی نسبت بموجب عہدنامہ کے ممانعت تحریر کرنے کی ہے نکرینگے ہان مگر بمنظوری و اجازت تحریری صاحب رزیڈنٹ کے۔

شرط سوم

خط کتابت اول زمینداران او بابوان کے ساتھ جنکے ساتھ رسم شادی خاندان راجہ نیپال کا جاری ہے اور جو اس روے دریاے گنگ رہتے ہین مثل سابق قائم اور جاری رہیگا۔

شرط چہارم

اور یہ واسطے ہدایت سرکارین کے منظور ہوا کہ مقدمات دیوانی جہان واقع ہونگے وہان فیصلہ پاوینگے اور گورمنٹ نیپال اقرار کرتے ہین کہ آیندہ اوس رعایاے انگریزی کی طلبی واسطے جوابدہی مقدمات دیوانی کے عدالت نیپال مین نہو گی جنکا دادوستد علاقہ ٹامن کو مین ہوگا

شرط پنجم

گورمنٹ نیپال اقرار کرتے ہین کہ بعدازین رعایاے گورمنٹ انگریزی درباب رسائی اونکی عدالتہاے قانونی مین مثل رعایاے نیپال تصور کیے جاوینگے اور اونکے معاملات بلاانتہا یا تساہل کے بموجب رسم نیپال کے فیصلہ ہونگے۔

شرط ششم

گورمنٹ نیپال وعدہ کرتے ہین کہ ایک صحیح نقشہ محصول کا جو نیپال مین لیا جاے گا ترتیب ہوکر صاحب رزیڈنٹ کو دیا جاے گا اور بعدازین محصول درامد جو اوسمین درج نہو گا ہرگز رعایاے انگریزی سے وصول نکیا جائیگا۔

ترجمہ صحیح ہے
بدستخط آر کرشتی
قائم مقام اسسٹنٹ رزیڈنٹ

کس طور لیا جائیگا	نام اشیا	کرانا بھنسار	رکھی بھنسار	کپاس بھنسار	سائر بھنسار	بھینسی بھنسار	کل	کیفیت
ایضاً	بھینس یعنی گاومیش فی شاخ	۲عہ/	۶/	۸/	۱۱آ/	عہ/۸	۲ؑ/	
ایضاً	چوب ستار کپاس جی جو قسم جنس	فی بوجھہ اچوب	+	+	فی بوجھہ اکڑہ	+	+	
ایضاً	تیتا سوکا کبوتر وغیرہ قسم جنس فی بیس ایک	فی بیس ایک	+	+	+	+	قسم جنس	
ایضاً	مرغابی وغیرہ قسم جنس فی دس ایک	فی دس ایک	+	+	+	+	قسم جنس	
ایضاً	ارہر اُرد چنا مسور کچھری مونگ دال ۳۲ دہارنی کا ایک بکھو قسم جنس	معہ/	ھ/	/	منوان	+	قسم جنس دوم	
ایضاً	پان فی بوجھہ میش	عہ/	+	+	۱۲ ڈہولی	+	عہ/	و ۱۲ ڈہولی
ایضاً	ظروف تانبہ و دیگر دہات	۲عہ پائی	+	۴/	۴عہ و پائی	+	۱۱ عہ پائی	
ایضاً	بکری فی شاخ	+	+	+	فی تیس ایک	+	فی تیس ایک	
دوم سینکڑا	شال کمخواب بانات ریشم پارچہ اون وغیرہ	عا	عہ/	+	+	+	عہ/	
ایضاً	مصالح میوہ صندل وغیرہ	عہ/	عہ/	+	+	+	صہ	

کس طور لیا جاتا	نام اشیا	کرانا بھنسار	زرکہی بھنسار	کپاس بھنسار	سائر بھنسار	بھینسی بھنسار	کل	کیفیت
ایضاً	طاس گوکھلی پتو سلمہ ستارا گوکھرو بادلا تری تار گوٹہ کلابتون ریشم وغیرہ	۱۲؍	عہ؍	+	+	+	۱۵؍	
ایضاً	جواہر وغیرہ —	+	عہ؍	+	+	+	عہ؍	
ایضاً	تصویر باجہ سنگ حقہ آئینہ شانہ پوت سنگ کانچ دھات مسی وغیرہ	۱۲؍	عہ؍	+	+	+	۱۵؍	
ایضاً	سوت —	۱۲؍	عہ؍	+	+	+	۱۵؍	
ایضاً	تیل قسم جنس دس دھارنی فی سو دھارنی —	دس دھارنی	ایک دھارنی	+	+	+	گیارہ دھارنی	
ایضاً	تانبہ وغیرہ دھات —	۱۲؍	عہ؍	+	+	+	۱۵؍	
سوم تکاسی	چوبہ طوس نالیدہ وغیرہ ۲۲ دھارنی کا ایک گٹھو	۲؍۶ پائی	۴؍	۴؍	۴؍۹ پائی	+	۱۵؍ پائی	
ایضاً	تکھا سلاجیت ہرتال سوہاگہ بالای صندل پتھری جاتہ سلسی چرس الائچی جس پھل بیلہ چھال کوکی وغیرہ ۳۲ دھارنی کا ایک گٹھو	۲؍۶ پائی	۶	۴؍	۴؍۹ پائی	+	۱؍ پائی	

محصول جو راستہ پر لیا جائیگا

محصول زمیندارن جو بمقام جلسا پانی لیا جائیگا

محصول اشیاے دراماد

سوت پنبہ ریشم آئینہ ست ... سوزن پارچہ کرانہ وغیرہ فی دہارنی - ادم ++

اجواین سورتی ماہی شیرا شکر تیل تماکو رنگ زرد پنبہ مع تخم وغیرہ فی بوجھہ یعنی بار ٦

توری تل فی بار ۳ + +

بکری وخصی فی ۳ + +

ظروف تانبہ وغیرہ فی دہارنی ادام + +

گاو بھیس فی جوڑہ ۴

ارہر چنا مسور مونگ دال وغیرہ فی بار ۱

پان فی بار نرگاو ادہولی

محصول اشیاے براماد

چور بکہما ... مالای صندل سلاجیت لاکھ کاغذ موم چوک شہد نافہ مشک وغیرہ فی دہارنی ادم

نرسنگھا فی ۱

توری ۲۰

ناگکھن ۸

ظروف تانبہ فی دہارنی ۳ پائی

... س فی بار ۱۰

نمک فی بار ۱۰

حاضری یعنی چوکیدارہ بمقام بجبا کوہ

اشیاے دراماد

پنبہ پارچہ کرانا وغیرہ فی بار نرگاو ۲

اجواین سورتی تماکو ماہی توری تل شکر تیل روغن زرد قلوس فی بار مردم ۱

بکری — خسی — فی شاخ —	۳ پائی
گاومیش فی جوڑہ —	۱/
پان فی بار نر گاو —	۲ دھولی

اشیاے براٰمد

چور — بکھا — طوس — کاغذ — موم — چوک — شہاب — [illegible] بے بار

شرح محصول

اگر کوئی سوداگر اپنا اسباب بمقام ہتوندا فروخت کرے کے اجناس

سوپتی — تماکو — اجواین — روغن زرد — تیل — صابون — ماہی وغیرہ خریدکر فی دھارنی	۲ پائی
پارچہ وغیرہ فی تھان —	۲ پائی
برنج — دال — وغیرہ — فی بار .	/۲

محصول جو بمقام مکوانپور بموجب سرخ کے لیا جائیگا

اشیاے

گاومیش فی شاخ	/.
کٹ محال فی گھاٹ یعنی چوب —	/.
چوب براے طیاری گاڑی وغیرہ ف —	/.
سوکاو بیتا فی ۲۵	۱/
شہد و موم فی روپیہ —	/.
پیپلامول فی روپیہ —	/.
بانس — بینیر — کھمبا — وغیرہ فی بار —	/-
تماکری موتھی فی بار —	۱/
گھیرسال فی بہنگی —	۱/
بار سوداگران فی تھیلہ —	۱/
بار خریداران فی تھیلہ —	/

ترجمہ صحیح ہے

دستخط آر کرسٹی

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی رمزے

رزیڈنٹ

نمبر ۵۴

ترجمہ اقرار نامہ دستخطی گوروان وچوتترایان وسرداران وغیرہ نیپال مرقومہ پوس سدی نومی سمبت ۱۸۹۷ روز شنبہ مطابق دوم جنوری ۱۸۴۱ء

ہم گوروان وچوتترایان وسرداران وغیرہ نیپال جنکے دستخط ذیل مین ثبت ہین بدل اقرار کرتے ہین کہ مضمون ذیل ہمکو منظور ہے یعنی

کہ یہ امر نہایت منظور اور مناسب ہے کہ دوستی مستحکم اور مضبوط فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور نیپال قائم ہو اور روز روز ترقی رہے اس غرض سے ہر ایک تدبیر اختیار کرنی چاہیے کہ جس سے واسطہ یکجہتی و دوستی ترقی پذیر ہو اور جس سے بہبودی گورنمنٹ نیپال متصور ہو اور یہ کہ صاحب رزیڈنٹ سے طریق دوستی و آبرو مرعی رہے اور اگر احیانا کسیوقت کوئی امر اتفاقیہ یا دانستہ وقوع مین آئے جس سے رسوم دوستی مین جو فیمابین سرکارین قائم رہنی چاہیے تخلل واقع ہو یا جس سے شورہ شر کھٹمنڈو مین واقع ہو تو ہم اوسکے ذمہ دار رہینگے۔

دستخط اللوے سرداران متفرق

نمبر ۵۵

عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ دہراج سور اندر بکرم ساہ بہادر راجہ نیپال

عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ دہراج سور اندر بکرم ساہ بہادر شمشیر جنگ راجہ نیپال منعقدہ وجمونہ میجر جارج رمزے صاحب رزیڈنٹ بدربار مہاراجہ باختیارات عطیہ موسٹ نوبل

جیمس اینڈرو مارکیوس اوف ڈلہوسی رابٹ اوف دی موسٹ انشینٹ اور موسٹ نوبل اوردر اوف دی تہسل یکی از جلیل القدران پریوی کونسل شاہزادی انگلستان وگورنر جنرل جنکو ہنوربل کمپنی واسطے اجرای وسرانجام امور ہند کے مامور کیا ہے ایک فریق اور جنرل جنگ بہادر کوورانا جی وزیر اعظم نیپال منجانب اور بنام مہاراجہ دہراج سورا ندر بکرم ساہ بہادر شمشیر جنگ راجہ نیپال باختیارات عطیہ راجہ نیپال فریق ثانی —

شرط اول

بذریعہ اس تحریر کے سرکارین کہ بموجب مندرجہ شرائط ذیل کے کارفرما رہین گے —

شرط دوم

دونون سرکارون مین سے کسی پر فرض نہین ہے کہ کسی شخص کو جو رعایا سے اوس گورنمنٹ کا نہو حوالہ اونکے کردین جنھون نے درخواست طلب کی ہو —

شرط سوم

دونون مین سے کسی سرکار پر فرض نہین کہ اشخاص قرضدار یا مجرمان دیوانی کو یا کسی شخص کو جو مجرم جرائم سوائے جرائم مندرجہ شرط چہارم کے ہون حوالہ کردین —

شرط چہارم

باتباع عقائد مذکورہ بالا کوئی شخص جسپر الزام جرائم مندرجہ ذیل کا عائد ہوا اور اوسنے علاقہ اوس گورنمنٹ مین جرم کیا ہے جسنے درخواست طلبی کی ہو اور خود علاقہ گورنمنٹ ثانی مین موجود ہو تو وہ شخص سپرد گورنمنٹ جسکے علاقے مین جرم ہوا ہو کردیا جائے گا۔ جرائم یہ ہین —

قتل — ارتکاب قتل — زنا بالجبر — مجروحی — ٹھگی — ڈکیتی — دزدی شارع عام — زہر خورانی — نقب زنی اور آتش زنی —

شرط پنجم

کسی اور حالت مین کسی گورنمنٹ پر فرض نہوگا کہ وہ مجرم جرائم کو سپرد کردین سوائے اسکے کہ درخواست حسب قاعدہ اوس گورنمنٹ سے کیجائے جسکے علاقے مین جرم سرزد ہوا ہو اور نیز اس حالت مین کہ جب گواہی اور وجہ ثبوت اوس تلاش کے موجود ہون جنکی رو سے

اوس علاقے مین بھی جرم ہونا ثابت ہو جاے جسمین مجرم موجود ہے اور اس صورت مین البتہ مجرم گرفتار ہو کر ملزم قرار دیا جائیگا اگر جرم وہان سرزد ہوا ہو۔

شرط ششم

اگر کوئی شخص متعلق رزیڈنٹی یا اُن کن درمیان حدود رزیڈنٹی ہو اور رعایاے نیپال سے ہو کوئی جرم علاقہ نیپال مین بیرون حدود رزیڈنٹی کرے اور وہ جرم ایسا ہو کہ اوسکی سزادہی متعلق گورنمنٹ نیپال کے ہو تو شخص مجرم گرفتار ہو کر سپرد صاحب رزیڈنٹ واسطے سزادہی کے ہوگا مگر درصورتیکہ ایسا مجرم رعایاے نیپال سے ہوگا تو وہ سپرد نکیا جائیگا اور اگر کوئی ہندوستانی سوداگر یا کوئی اور رعایاے ہنوربل کمپنی جو متعلق رزیڈنٹی کے نہو اور جو علاقہ نیپال مین سکونت رکھتا ہے کوئی جرم بیرون حدود رزیڈنٹی کرے جسکے سبب وہ سزایاب گورنمنٹ نیپال سے ہو سکتا ہو فرار ہو کر حدود رزیڈنٹی مین پناہ گیر ہو تو ایسے شخص کو پناہ نہ ملے گی بلکہ حوالہ گورنمنٹ نیپال کے واسطے تحقیقات اور سزایابی کے کیا جائیگا۔

شرط ہفتم

جو اخراجات بیچ گرفتاری یا موجود رکھنے یا حوالہ کرنے مین حسب شرائط بالا ہوگا وہ اوس گورنمنٹ کو ادا کرنا ہوگا جو درخواست طلبی کی کرینگے۔

شرط ہشتم

عہدنامہ بالا اوسوقت تک قائم اور مرعی رہیگا جب تک کوئی فریق فریقین معاہدہ مین سے اپنی استدعا منسوخی اوسکی نکرینگے کہ آیندہ یہ قائم نرہے۔

شرط نہم

کوئی امر اس عہدنامہ ناسخ عہدنامہ سابق کا جو فیمابین فریقین معاہدہ جاری ہے تصور نکیا جائیگا صرف اوسقدر جسقدر خلاف عہدنامہ ہذا کے ہوگا۔

یہ عہدنامہ نو شرائط کا آج کی تاریخ فیمابین میجر جارج رمزی منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ دہراج سورا اندر بکرم ساہ بہادر شمشیر جنگ کے منعقد اور مقرر ہو کر میجر رمزی صاحب نے ایک نقل اسکی انگریزی اور پربتی اور اُردو مین دستخط اور مہر اپنی کرکے مہاراجہ کو دی اور مہاراجہ نے

بھی ایک نقل اوسکی اپنے دستخط وغیرہ کی مرتب کر کے میجر رمیزی صاحب کو دی اور رمیزی صاحب وعدہ کرتے ہین کہ ایک نقل مصدقہ گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل لٹھہ روز کے عرصے مین تاریخ ہذا سے منگا کر مہاراجہ کو دینگے۔

اسپر دستخط اور مہر ہو کر آپسمین دیے گئے بمقام کہٹمنڈو نیپال بتاریخ ۱۰ ماہ فروری ۱۸۵۵ع مطابق ۸ پھاگن سمبت ۱۹۱۱

مہر

دستخط جی رمیزی میجر
رزیڈنٹ بدربار نیپال

مہر
سوپریم کورٹ ہند

دستخط جی ڈورن
دستخط جی پی گرینٹ
دستخط بی پیکوک

تصدیق کیا ہنوربل پریسیڈنٹ کونسل ہند باجلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ بتاریخ ۲۳ ماہ فروری ۱۸۵۵ع

دستخط ایلسیل بیڈن
سکرٹری گورنمنٹ ہند

نمبر ۵۵

ہنگام مفسدہ جو نتیجہ سرکشی فوج ہندوستانی بنگال حاطہ ۱۸۵۷ع سے ہوا تھا مہاراجہ نیپال نے نہ صرف بایمانداری واسطے دوستی وصلح جو ازروی عہدنامہ سگولی فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور سرکار نیپال مقرر ہوا تھا قائم رکھا بلکہ بخوشی تمام اپنی فوج باختیار حکام انگریزی واسطے قائم رکھنے امنیت کے علاقجات سرحدی مین دی اور بعد ازان آخر مین اپنی فوج ہمراہ فوج انگریزی کے واسطے دوبارہ تسلط کرنے لکھنو کے اور شکست دینے بلوہ پردازون کے بھیجی بعد ختم ہونے ان امور کے نائب السلطنت گورنر جنرل بہادر نے بنظر خدمات لائقہ جو بنسبت گورنمنٹ انگریزی کی سرکار نیپال نے

کیے اپنا مکنون خاطر ظاہر کیا کہ مہاراجہ کو تمام علاقہ دامن کوہ واقع درمیان دریاے کانی و ضلع گورکھپور جو ۱۸۱۵ع مین متعلق نیپال کے تھا اور سال مذکور مین بباعث عہدنامہ مذکور کے گورنمنٹ انگریزی مین شامل ہوگیا تھا واپس دیا جاے اس علاقے کی حدبندی کمشنران گورنمنٹ انگریزی نے باتفاق کمشنران ماموره سرکار نیپال قائم کردی ہے اور مینار ہاے پختہ واسطے علیحدہ نشاندہی سرحد سرکارین کے قائم ہوگئے ہین اور علاقہ بھی سپرد اہلکاران نیپال ہوگیا ہے مگر بباعث اسکے کہ قبضہ نیپال واسطے ہمیشہ کے زیادہ استحکام کے ساتھ قائم ہو اور یہ واپسی علاقہ حسب قاعدہ عمل مین آئی عہدنامہ ذیل فیما بین سرکارین قائم اور منعقد کیا گیا۔

شرط اول

تمام عہدنامجات اور اقرارنامجات جو فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور مہاراجہ نیپال قائم اور جاری ہین صرف اوسقدر جسقدر تبدیلی اس عہدنامہ سے ہوگی بذریعہ اس تحریر کے مستحکم کیے گئے۔

شرط دوم

بذریعہ اسکے گورنمنٹ انگریزی مہاراجہ نیپال کو حکومت کلیتہ تمام علاقہ دامن کوہ واقع درمیان دریاے کانی و راپتی کے دیتے ہین اور نیز اوس علاقے کی جو درمیان دریاے راپتی اور ضلع گورکھپور کے واقع ہے اور جو علاقجات ۱۸۱۵ع مین قبضہ سرکار نیپال مین تھی اور بموجب شرط سوم عہدنامہ سگوتی مرقومہ ۲ ماہ دسمبر سنہ صدر گورنمنٹ انگریزی کے شامل کیے گئے تھے۔

شرط سوم

خط حدبست جو کمشنران انگریزی ماموره حدبندی نے پیمایش کرکے قائم کیا ہے اور جو بجانب مشرق دریاے کانی یا سردہا سے جاکر تا دامن کوہ بجانب شمال بگوراتال کے قائم ہوا ہے اور وہان مینار قائم ہوگئے ہین آیندہ حدود اضلاع انگریزی ملک اودہ اور علاقہ مہاراجہ نیپال کے قائم ہونگے۔

یہ عہدنامہ بدستخطی لفٹننٹ کرنیل جارج رینیری صاحب منجانب ہزاکسیلنسی رایٹ ہونربل چارلس جان ارل کیننگ جی سی بی نایب السلطنت و گورنر جنرل ہند اور مہاراجہ جنگ بہادر راناجی سی بی منجانب مہاراجہ دہراج سورندر بکرم ساہ بہادر شمشیر جنگ تصدیق ہوگا اور نقل مصدقہ

بمقام کٹھمنڈو بیچ عرصہ تیس ایام کے تاریخ دستخط سے آمین دیئے جائیں گے۔
دستخط اور مہر ہوئی بمقام کٹھمنڈو تاریخ یکم ماہ نومبر ۱۸۶۰ء مطابق کاتک بدی تیج سمبت ۱۹۱۷

دستخط جی رمیزی لفٹنٹ کرنیل

مہر

رزیڈنٹ نیپال

مہر

دستخط کیننگ

نائب السلطنت و گورنر جنرل

اس عہدنامہ کو تصدیق کیا ہزاکسیلنسی گورنر جنرل بہادر نے بمقام کلکتہ بتاریخ ۵ ماہ نومبر ۱۸۶۰ء

دستخط آئی آر ینگ

ڈپٹی سکرٹری گورنمنٹ ہند

ختم شد حصہ اول

حصہ دوم

عہدنامجات واقرارنامجات واسناد
متعلق پنجاب وعلاقجات سرحدی پنجاب

پنجاب

فرقہ سکھان اپنی اصل نانک سے لگاتے ہین یہ شخص ایک ہندو قوم کھتری سے تھا اور ۱۴۶۹ء مین مقام تلونڈی متصل لاہور پیدا ہوا تھا صغر سنی سے یہ شخص عقائد مذہب کی طرف متوجہ تھا اور عہد جوانی مین وہ بہت ملکون مین پھرا اور جب واپس آیا تو اوسکا دل خوب پختہ تصورات اور سفر سے ہوگیا تھا جب سے اوسنے تلقین کرنا یکتائی خدا اور سخاوت کا لوگون کو شروع کیا یہ فرقہ جدید بہت جلد پھیل گیا مگر جنگی اہل اسلام کا سرد مہر ہوا جو ظلم اونپر مسلمانون نے کیا اس سبب سے ماتحت اپنے گرو وہم گوبند سنگھ کے لوگ نہ تو پرانے تبدیل ہوکر جنگی اور متعصب گروہ کہلانے ہوگئے اور ناپسندی مسلمانون کی طرف سے اسنکے دلمین جاگیر ہوئی۔

گرو گوبند سنگھ نے جنگ شاہنشاہ دہلی سے کی لیکن اسکی فوج بہت قلیل تھی اور مساوات اوسنے نہین ہوسکتا تھا لہذا اکثر شکست کھاکر اور ظلم سے بہت تنگ آکر سکھ لوگ جبال اور غارہاے کوہستان مین متواری ہوگئے اور ناچار اکر یا اونکین کا اپنا مذہب بخوف سزا ایابی بیان نہین کرسکتا اور یہ فرقہ جلد معدوم ہوجاتا مگر پریشانی سلطنت سے جو بعد مرگ اورنگ زیب وقوع مین آئی اونکو وقت دم لینے کا ظلم مسلمانان سے ملا۔

رفتہ رفتہ اب سکھ اپنی پناہ کے مقامات سے نکلنے لگے اور چھوٹے چھوٹے گروہ مین جمع ہوکر اونھون نے قلعجات علیحدہ مقامات مین قائم کیے اور اونمین سے باہر آکر وہ گرد نواح کے علاقے کو لوٹتے تھے اور غارت کرتے تھے اور ضعیف مسلمان حاکمان لاہور اور سرہند کو تنگ کرتے تھے بعد جانے احمد شاہ ابدالی کے اپنے مقام کابل مین بعد مہم پنجم ہندوستان جسمین اوسنے طاقت مرہٹا کو بمقام پانی پت شکست فاش دی تھی سکھون نے قابو اور طاقت پاکر

نواح لاہور کو اونسے قبضے مین کر لیا مگر پھر احمد شاہ اونسے ناراض ہوا اور دفعہ دوگر سنہ ۱۷۶۲ء ہندوستان مین آیا اور سکھون کو شکست فاحش دے کر اونکی عبادتگاہ امرتسر کو خراب کیا —

اس شکست کے بعد سکھہ بہت جلدی پھر درست ہو گئے اور سال آیندہ یعنی دوسرے سال اونھون نے افغان حاکم سرہند کو شکست دے کر خود دیلہ بجانب جنوب و مشرق دریای ستلج تا بدریاے جمن ہو گئی احمد شاہ کی مہم ششم جو سنہ ۱۷۶۷ء مین ہوئی تھی سکھہ مالک اوس ملک کے جو درمیان دریاے جمن اور راولپنڈی کے واقع ہے ہو گئے اور تین برس کے عرصہ مین اونکی حکومت جموں اور دیگر راجپوت کوہستان خورد پر قائم ہوئی —

سکھون کی حکومت جنوب ستلج مین بباعث مرہٹا خلل واقع ہوا جو بعد شکست پانی پت پھر آراستہ اور درست ہو کر بجانب شمالی ہند غارتگری کرنے لگے سنہ ۱۷۸۵ء مین سیندھیا دہلی پر قابض ہوا اور سنہ ۱۸۰۲ء تک اونکی حکومت دریای ستلج تک پھیل گئی اور وہ رئیسان جنوبی دریای ستلج سے تین لاکھ روپیہ خراج لینے لگے سنہ ۱۸۰۳ء مین قوت مرہٹا کی لارڈ لیک صاحب نے بجانب شمال زائل کی سرداران کیتھل و جہند نے شمولیت لارڈ لیک صاحب کی اختیار کی اور گاہ گاہ خدمت بھی اونکے ساتھہ کرتے تھے اور در اصل تمام سرداران سرہند مطیع گورنمنٹ انگریزی تھے مگر مصلحت وقت یہی تھی کہ بمقدمات سرداران شمالی جمن کے جانب داری کرنی چاہیے اور واسطے اسکے کہ جو سردار سکھہ جس علاقے پر حکمران تھا اوسکی حکومت وہان قائم کرنی اور جن سرداروں نے خدمت کی تھی اونکو انعام دیے گئے گورنمنٹ انگریزی نے سنہ ۱۸۰۸ء تک کسی مین مداخلت نہ کی اس سنہ مین رنجیت سنگہ کی دست درازی سے تنگ آکر سرداران مذکورین نے حمایت انگریزی چاہی

ترکیب سکھان خالصہ مین علامات ضعف و ناتوانی پیدا تھی سرداران و رئیسان کسی کی اطاعت قبول نہین کرتے تھے میدان جنگ مین اونکے ہمراہ رشتہ داران و اقارب جاتے تھے مگر ہر ایک شخص اپنے اپنے فائدے کیواسطے جنگ کرتا تھا اور جس جگہ جو کوئی قابض ہو جاتا تھا وہ اوسکو اپنے قبضے مین کر لیتا تھا یہ سرداران اپنی قوم اور ملازم کو ہمراہ لیکر سب بہئیت مجموعی مثل کہلاتی تھی اور ایسی مثلین بارہ تھین ہر ایک سردار اپنے اپنے ہمراہیان مین زمین مفتوحہ کو تقسیم کرتا تھا اور ہر ایک متنفس اپنی اپنی زمین پر خود سر حاکم تھا صرف بنظر فائدہ باہمی و غرضی مثل کے ایک

دوسرے سے متفق ہو جاتا تھا۔

پس ایسی ترکیب ہئیت مجموعی مین تکرار اور فساد کی کمی نہین ہوتی لہذا اوایل مین سکھان
بسبب دقت قائم رہنے کے آپسمین فراہم رہے مگر یہ سب تکرار رفع ہوئین اور کم زور زور آور
کے ماتحت ہو گئے ایک ان سردارون مین کا مہاسکھ نامے اول طاقت دار ہوا گو اوسکی مثل
جو بنام سوکر چاکیا مشہور تھی سب سے آخر اور ضعیف تھی بتاریخ ۲ ماہ نومبر ۱۷۸۰ء اس سردار کو
ایک لڑکا زوجہ منکوحہ سے جو دختر راجہ جیند کی تھی پیدا ہوا اسکا نام رنجیت سنگہ رکھا گیا درمیان مہم
شاہ زمان کے جو ۱۷۹۸ء مین اسنے شاہ افغان کی خدمت بیچ دوبارہ لانے اتواب کے جو مقام
جہیلم مین جاتی رہین ہتین کی اور اوسکی گفتگو درباب حاصل کرنے حکومت لاہور کے تھی یعنے وہ
حاکم لاہور مقرر ہو۔

ساتھ قوت اور حکمت کے اوسنے قبضہ شہر لاہور پر پایا اور وہان اپنا قیام مقرر کرکے
باتفاق فتح سنگہ اہلووالیا کے اوسنے اپنی سرداری اوپر سرداران قرب و جوار کے قائم کرنی شروع
کی اور چاہا کہ اوسکی حکومت آنروے ستلج بھی ہو جاے ۱۸۰۳ء مین اوسنے لارڈ لیک صاحب کو تحریر
کی کہ جو ملک سکھونکا بجانب جنوب دریاے ستلج واقع ہے وہ گورنمنٹ انگریزی کو وہ دیگا اگر یہ شرط
ہو جائے کہ باہم ایک دوسرے کی حمایت اور حفاظت بمقابلہ دشمنان کیجاے گی یعنی بمقابلہ
دشمنان اوسکے انگریز اوسکی مدد کرین اور وہ بمقابلہ دشمنان انگریزی مدد انگریزون کی کیا کریگا یہ
تجویز اور تحریر اوسکی نامنظور ہوئی۔

۱۸۰۵ء مین رنجیت سنگہ مصروف بیچ مہم بمقابلہ مسلمانان درمیان دریاے چناب اور سندہ
یعنے اٹک کے تھا کہ اوسکو خبر آنے ہولکر کی پنجاب مین جسکے تعاقب مین لارڈ لیک صاحب
آتے تھے ہوئی . اور وہ اس مہم کو چھوڑ کر واپس آیا مگر ہولکر کو جب مدد رنجیت سنگہ سے ناامیدی
ہوئی تو اوسنے صلح گورنمنٹ انگریزی سے کی اور ہندوستان کو واپس چلا گیا اوسوقت مین
عہدنامہ دوستی و اتفاق نمبر ۵۶ فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور سردار رنجیت سنگہ اور سردار فتح سنگہ
کے قرار پایا۔

متواتر دست درازی رنجیت سنگہ نے سکھان سرہند کے دل مین اندیشہ پیدا کیا اور ۱۸۰۸ء مین

اونھون نے یعنی راجہ بھاگ سنگہ جیند والے نے جو ماموں رنجیت سنگہ کا تھا اور بھائی لال سنگہ کھیتل والے نے اور دیوان چین سنگہ پٹیالہ والے نے ایک پیغام بھیجا اور درخواست حمایت گورنمنٹ انگریزی کی اسکا جواب جو اونکے پاس پہونچا اوسمین گو صاف اطمینان نہ تھا مگر اوس سے ایک گونہ امید اونکو ہوگئی —

اسی اثنا مین گورنمنٹ انگریزی نے بخوف فوج کشی فرانس والون کے اوپر ملک ہندوستان کے مسٹر منٹکلف صاحب کو پیغام دوستی لیکر دربار رنجیت سنگہ مین بھیجا آخر سنہ ۱۸۰۸ء مین جب دوستی زیر تجویز تھی رنجیت سنگہ نے جو لڑائی بجانب جنوب ستلج کی تو گورنمنٹ انگریزی نے ارادہ مصمم کیا کہ سرداران آنروے ستلج کی درخواست منظور کیجاوے اور مسٹر منٹکلف صاحب کو حکم گیا کہ وہ واقع درمیان دریاے ستلج اور جمن کو ملک محفوظ سرکار مشہور کرے مسٹر منٹکلف صاحب کے پیغام کا نتیجہ یہ ہوا تاریخ ۲۵ ماہ اپریل سنہ ۱۸۰۹ء عہدنامہ نمبر ۵۷ لاہور کے ساتھ قرار پایا جسکی رو سے مشروط ہوا کہ گورنمنٹ انگریزی کچھہ سروکار علاقہ اور باشندگان رعایاے راجہ لاہور کے ساتھہ جو بجانب شمال دریاے ستلج واقع ہے نہین رکھین گے اور رنجیت سنگہ نے اقرار کیا کہ وہ دست درازی اوپر علاقہ اور حقوق سرداران جنوب دریاے مذکور کے نکریگا اور راجہ کا قابض رہنا اوپر اوس علاقے کے جو بجانب چپ دریاے ستلج کے واقع ہے اور اوسنے لغایتہ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۰۸ء حاصل کیا ہے منظور ہوا —

بعد ختم ہونے اس عہدنامہ کے رسم خط کتابت گورنمنٹ انگریزی کی ساتھہ دربار لاہور کے چند سال تک صرف مشعر اوپر خطوط دوستانہ کے رہی رنجیت سنگہ نہایت ہوشیار اور دور بین تھا اور اوسنے کسی شرط عہدنامے کے خلاف نہین کیا اور تدابیر فتح ملک بجانب ملتان و کشمیر و پشاور کی کرتا رہا —

سنہ ۱۸۳۱ء مین جب لارڈ ولیم بنٹنک صاحب اوپر کوہ شملہ کے تھے رنجیت سنگہ نے چند سردارون کو دوستانہ اونکے پاس بھیجا اور بوساطت صاحب اجنٹ لودھیانہ کے ملاقات لارڈ صاحب اور مہاراجہ لاہور کی قرار پائی اور بماہ اکتوبر بنہایت تزک اور شان سے ملاقات اونکی بمقام روپڑ ہوئی رنجیت سنگہ کے اصرار اور خاص درخواست کے بموجب ایک تحریر اطمینان

دوستی دوامی کی نمبر ۵۸ تحریر ہوکر اس ملاقات مین لارڈ صاحب کو دیگئی—

اسوقت سے آیندہ دوستی دلی فیمابین گورمنٹ انگریزی و دربار لاہور قرار پائی لسبال آئندہ عہدنامہ نمبر ۵۹ قرار پایا جسکی روسے جہازرانی کے عتابد دریاے اٹک یعنی سندھ مین اور تحصیل محصول اشیاء تجارت مقرر ہوے بباعث تحصیل محصول مطابق قیمت و وزن شے تجارت کے تکرار پیدا ہوئی لہذا بماہ نومبر ۱۸۳۴ء اوسکا دفعیہ عہدنامہ نمبر ۶۰ سے محصول مقررہ اوپر کشتیون کے تجویز ہوا گو اوسمین کسیطرح کا مال بھرا ہو پانچ سال کے بعد ایک اور عہدنامہ نمبر ۶۱ قرار پایا اور اوسکی روسے محصول ایک مقام پر لینا بجاے محصول کشتیان تجویز ہوا چہارم مرتبہ ایک اور عہدنامہ نمبر ۶۲ درباب انتظام اس محصول کے ۱۸۴۰ء مین ساتھ مہاراج کھرگ سنگھ پسر و جانشین رنجیت سنگھ کے قرار پایا—

۱۸۳۳ء مین شاہ شجاع بادشاہ معزول کابل جو بطور پنشنخوار انگریزی کے بمقام لدھیانہ رہتا تھا اپنی سابق تدابیر دربارہ تسلط ملک کے بے سود ہونے سے ناامید ہوکر پھر ارادہ کیا کہ ایک مرتبہ اور کوشش واسطے دوبارہ حاصل کرنے اپنی ملک ملک کے کرے او ر اس نیت سے اوسنے ایک عہدنامہ رنجیت سنگھ کے ساتھ کیا جسمین بلحاظ امداد جو رنجیت سنگھ اوسکی کرتا اوسنے

عہدنامہ یہ ہے

ترجمہ عہدنامہ فیمابین مہاراجہ رنجیت سنگھ و شاہ شجاع الملک مرقومہ ۱۲ ماہ مارچ ۱۸۳۴ء

تمہید واسطے دوستی فیمابین مہاراجہ رنجیت سنگھ و شاہ شجاع الملک اب باستحکام قرار پائی اور کوئی امر ایسا نہین اور کبھی آیندہ ہوگا جسکے باعث مغایرت یا نااتفاقی فیمابین ظہور مین آئے لہذا دونون بنظر نیک نیتی و دوستی اقرار کرتے ہین کہ وہ شرائط ذیل منظور رکھے ہین اور اوسکے مطابق عمل ہوگا

اول

شاہ شجاع الملک تمام حقوق منجانب اپنے اور اپنے ورثا و جانشینون کے اور تمام قوم [illegible] کی نسبت علاقجات دونون جانب دریاے سندھ یعنی اٹک کے جو مہاراجہ رنجیت سنگھ کے قبضے مین ہین اور جسکی تفصیل ذیل مین درج ہوتا ہے چھوڑتے ہین یعنی کشمیر تمام و کمال مع اسکے حدود شرقی و غربی و شمالی و جنوبی مع قلعہ اٹک و چھچھ و ہزارا و کنبل و انب مع ملحقات بجانب کنارہ چپ دریاے کو [illegible]

اپنا دعویٰ تمام ملک کا جو رنجیت سنگہ کے پاس دونون جانب دریاے اٹک یعنی سندھہ کے تھا

ملک پشاور مع یوسف زئی و خٹک و ہشت نگر و مچنی و کوہات اور تمام علاقہ متعلق پشاور تا درہ خیبر و بنون و ملک وزیری و دورنانگ و گورانگ و کالاباغ و خوشحال گڑہ مع اضلاع متعلقہ دیرہ اسمعیل خان مع ملحقات مع دیرہ غازی خان کوٹ مٹھن و علاقہ ملحقہ سنگیر و ہرن داخل حاجی پورا ور راجی پور اور تیمون کچھے و سنگیرہ مع اضلاع ملحقہ و ضلع ملتان واقع کنارہ چپ یہ ممالک اور مقامات جائداد مہاراجہ کے ہین اور اونکے ملک مین شامل ہین بادشاہ کو کچھہ سروکار اس سے نہین اور نہ آیندہ ہوگا وہ مہاراجہ کے اور اونکے ورثا کے پشت در پشت ہین —

دوم

جو لوگ دوسری جانب درہ خیبر کے رہتے ہین وہ وزدی یا زیادتی یا کسیطرح کا فساد اس جانب آکر کرنے نہ پائینگے اگر کوئی باقیدار کسی سرکار باہمی کا روپیہ سرکاری غصب کرکے دوسرے کے ملک مین پناہ گیر ہوگا تو ہر ایک فریق وعدہ کرتے ہین کہ وہ اوسکو حوالہ دوسرے کے کردینگے —

سوم

جسطرح بموجب عہدنامہ منعقدہ فیمابین گورنمنٹ انگریزی و مہاراجہ کوئی شخص کنارہ چپ دریاے ستلج سے بجانب کنارہ راست دریاے مذکور کے بغیر پروانہ مہاراجہ نہین جاسکتا اسیطرح دریاے سندھ پر بھی جو ستلج سے ملتا ہے یہی قاعدہ مرعی رہے اور کوئی شخص بغیر اجازت مہاراجہ کے عبور دریاے سندھ نکرنے پائیگا —

چہارم

ارباب سنکا پورا اور ملک سندہ کے جو بجانب کنارہ راست دریاے سندھ کے واقع ہے شاہ مطابق اوسکے کاربند ہوگا جو درست اور مناسب متصور قرار پائے گا اور جو موافق مراسم دوستی و اتحاد کے جو فیمابین گورنمنٹ انگریزی و مہاراجہ کے بذریعہ کپتان ویڈ صاحب کے واقع ہے متصور ہوگا —

متخیل ہونے عزم روس والون کے اوپر افغانستان کے اور نظر اسکے کہ دوست محمد خان رغبت واسطے دوستی روس کے رکہتا ہے اور بسبب اسکے کہ اوسنے حملہ اوپر ملک رنجیت سنگہ کے کیا تھا گورنمنٹ انگریزی کو ترغیب منظور کرنی معاملہ شاہ شجاع کی ہوئی یہان یہ امر ضروری متصور نہین ہوتا کہ بیان تدابیر و جنگ گورنمنٹ انگریزی کی جو ملک افغانستان مین واقع ہوئی زیادہ اس سے کیا جاے کہ اوسکے باعث صلحنامہ تین فریق کا نمبر ۶۳ یعنی ایک عہدنامہ فیمابین گورنمنٹ انگریزی و رنجیت سنگہ و شاہ شجاع قرار پایا جسکی رو سے تجدید شرائط عہدنامہ ۱۸۳۳ء جو فیمابین شاہ و رنجیت سنگہ ہوا تھا ہوئی اور شاہ پر فرض ہوا کہ درصورت اونکی مطلب براری کے وہ دو لاکھ روپیہ بالعوض مدد فوج رنجیت سنگہ کے دے اور دعوی حکومت سندھ اس شرط پر چھوڑ دے کہ امیران جسقدر روپیہ گورنمنٹ انگریزی مقرر کردین ادا کرین اور منجملہ جس روپیہ کے پندرہ لاکھ روپیہ رنجیت سنگہ کو دیا جائیگا اور شاہ ممدوح حاکم ہرات پر حملہ آور نہوا اور نہ اوسنے فراہم ہوا اور کسی ریاست غیر سے بغیر رضامندی سرکار انگریزی و سکھان اتفاق نکرے اور جو کوئی ارادہ حملہ اوپر علاقہ انگریزی یا سکھان کے رکھے اوسکا مقابلہ کرے۔ یہ عہدنامہ بعد وفات شاہ شجاع کے رد و بیکار متصور ہوئے۔

رنجیت سنگہ نے بتاریخ ۲۷ ماہ جون ۱۸۳۹ء وفات پائی یہ مشہور آدمی جو ناخواندہ شخص تھا صرف فریب اور طاقت اور مستقل مزاجی سے سرداری گروہ خرد سکھان سے اس رتبے کو پہونچا تھا کہ اوسکے ملک کی آمدنی ہنگام وفات اوسکے زیادہ ڈھائی کرور روپیہ سے تھی اور رقبہ چودہ ہزار میل مربع تھا اور فوج بھی بیاسی ہزار قلمبند تھی۔

چند سال کے عرصے مین بعد وفات اوسکے وہ سلطنت جو اوسنے اپنی لیاقت سے پیدا کی تھی اوسکے جانشینون کے عہد مین پارہ پارہ ہوگئی اوسکے بعد کھرک سنگہ جانشین ہوا اور بتاریخ ۵ ماہ نومبر ۱۸۴۰ء مر گیا۔

نونہال سنگہ فرزند کھرک سنگہ اپنے والد کی لاش جلاکر آتا تھا کہ راستہ مین مارا گیا بعد ازین انتقال سلطنت کئی شخصون پر ہوا یعنے اول رانی چندر کنور والدہ نونہال سنگہ اور اوسکے بعد شیر سنگہ عموی نونہال سنگہ اور آخر کار دلیپ سنگہ فرزند مشہور رنجیت سنگہ گدی نشین ہوا یہ انتقالات بعد فوج کے زور مین آگئے جو بالکل بے بند و بست اور مفسد ہوگئی تھی۔

انتظام صغر سنی دلیپ سنگھ اور مختاری اوسکی والدہ کے تمام انتظام برباد ہوگیا اور فوج خالصہ
در اصل حاکم ملک ہوگئی تھی امور خود استقرار از روی پنچایت پاتے تھے اس نظر سے کہ فوج انتظام
ملک انگریزی سے بلطیر ہو کر متوجہ اوسطرف کی ہوکر مقیم ستلج قرار دی گئی تھی اور اول [illegible] انگریزی
کے خیال مین آچکا تھا سکھون نے اول زیادتی بماہ دسمبر ۱۸۴۵ء یہ کی کہ عبور دریای ستلج کر کے چند [illegible]
بتاریخ ۱۳ ماہ دسمبر گورنر جنرل بہادر نے اشتہار نمبر ۶۴ جاری کیا جسمین عزم اور مدعا گورنمنٹ
انگریزی ظاہر ہوا اور نیز بموجب حملہ سکھان اوپر ملک انگریزی کے بیان کیا گیا اور یہ مشتہر ہوا کہ جسقدر
علاقہ مہاراجہ دلیپ سنگھ کا اوپر کنارہ چپ دریاے ستلج کے تھا ضبط سرکار ہوکر شامل ملک انگریزی
ہوا اور سرداران ملک محفوظہ کو کہا گیا کہ بدل متفق ہوکر بمقابلہ دشمن عام کوشش کرین فوج خالصہ نے
بتاریخ ۱۰ ماہ فروری ۱۸۴۶ء شکست فاش کھائی اور بتاریخ ۱۲ تمام فوج انگریزی نے عبور دریای ستلج
کیا اور بتاریخ ۱۴ ایک اشتہار جاری کیا کہ جب تک معاوضہ معقول بواسطہ شکست عہد منجانب سکھان
نہو گا اوسوقت تک قبضہ پنجاب نچھوڑا جاے گا اور نیز کوہستان و میدان درمیان دریاے ستلج
اور بیاسہ کے بعوض اخراجات فوج کشی لیا جائیگا بتاریخ ۱۵ وقت شب گفتگو فیمابین مسٹر کری صاحب
اور میجر لارنس صاحب منجانب گورنمنٹ انگریزی اور راجہ گلاب سنگھ اور دیوان دینا ناتھ او فقیر نورالدین
منجانب سکھان درمیان آئے اور تجویز شرائط عہدنامہ قرار پائی عہدنامہ نمبر ۶۵ بمقام لاہور بتاریخ ۹
ماہ مارچ ۱۸۴۶ء دستخط ہوا از روے اس عہدنامے کے علاقہ بجانب مشرق دریاے بیاسہ کوہستان
و میدان قبضہ انگریزی مین برقرار رکھا گیا اور نیز کوہستان درمیان دریای بیاسہ و سندھ یعنی اٹک
جسمین ملک کشمیر اور ہزارا شامل تھے اور اوسکی روسے راج اور انتظام فوج سکھ کا مقرر ہوا اور گورنمنٹ
انگریزی کو حکومت بیاسہ و ستلج کی تا بدریاے سندھ اور سندھ سے تا بہ سرحد بلوچستان حاصل ہوئی
اور گورنمنٹ انگریزی سرپنچ واسطے تصفیہ تنازعات فیمابین ورثاے لاہور اور علاقجات قرب و جوار
قرار دیے گئے دو روز کے بعد عہدنامہ نمبر ۶۶ قرار پایا جسکی روسے گورنمنٹ نے واسطے حفاظت
مہاراجہ کے اپنی فوج بمقام لاہور رکھی اور بعض مقدمات درباب دینے ملک کے بتفصیل ذیل قرار پائی
دربار لاہور کی عین خواہش پائی گئی کہ گورنمنٹ انگریزی انتظام ممالک لاہور بیچ صغر سنی دلیپ سنگھ
کی اپنے اختیار مین رکھین اور عہدنامہ نمبر ۶۷ بتاریخ ۱۰ ماہ دسمبر ۱۸۴۶ء قرار پایا جسکی روسے عہدنامہ

تاریخ ۹ ماہ مارچ مین کچھ ترمیم ہوا ایک رزیڈنٹ بمقام لاہور مقرر ہوا اور ایک کونسل آٹھ آدمیونکی واسطے اجراے کارسلطنت بصلاح صاحب رزیڈنٹ مقرر ہوئی اور ملک مین فوج انگریزی رکھی گئی تنخواہ اوسکی ذمہ دربار لاہور قرار پائی۔

اکثر سواران سکھہ جنکی عادت شور و شر تھا اس انتظام سے خوش نہین ہوے کہ ملک مین امنیت رہے اور تجویز زبون کرنے لگے قتل مسٹر وینس انگنیو اور لفٹنٹ اندرسین بمقام ملتان اور سرکشی مولراج باعث سرکشی عام و مفسدہ عظیم فوج سکھہ ہوئی اور یہ سرکشی واسطے دوبارہ حاصل کرنے آزادی خالصہ کچھ عرصہ تک رہی سردار چتر سنگہ اٹاری والہ نے شمال مین سرکشی کی راجہ شیر سنگہ ولد سردار مذکور شامل مولراج ہوا اور اوسنے جنگ مذہبی مشہور کی اوسکی پیروی بہت فوج سکھہ نے اور باشندگان سکھہ نے اس سرکشی مین کی اور اوسکا دفعیہ دربار سے ممکن نہوا شکست فاش مفسدان بمقام گجرات سے تمام فوج سکھان حاضر ہوئی اور ملک پنجاب شامل ممالک انگریزی ہوا۔

بتاریخ ۲۹ ماہ مارچ ۱۸۴۹ع عہدنامہ نمبر ۶۸ ساتھہ مہاراجہ دلیپ سنگہ کے قرار پایا جسکی رو سے مہاراجہ نے ترک حکومت پنجاب کر کے پنشن سرکار انگریزی کی قبول کی۔

نمبر ۵۶

صلحنامہ میابین ہنوربل الیسٹ انڈیا کمپنی و سردار رنجیت سنگہ و سردار فتح سنگہ

سردار رنجیت سنگہ و سردار فتح سنگہ اپنی رضامندی درباب شرائط مفصلہ ذیل کے جو لفٹنٹ کرنیل جان مالکوم صاحب نے باختیارات عطیہ رابٹ ہنوربل لارڈ لیک صاحب کے جنکو کل اختیار ہنوربل سر جارج ہلارو بارلو بارونٹ گورنر جنرل بہادر نے دیا تھا اور سردار فتح سنگہ نے اپنی طرف سے اصالتاً و منجانب رنجیت سنگہ وکالتاً تجویز کیا۔

شرط اول

سردار رنجیت سنگہ و سردار فتح سنگہ اہلو والہ بذریعہ اسکے منظور کرتے ہین کہ وہ جسونت راؤ ہولکر کو مع فوج بیس کوس کے فاصلہ تک امرتسر سے فوراً ہٹا دینگے اور آیندہ ہرگز اوسکے

ساتھہ اتفاق نکرینگے اور نہ اوسکی مدد فوج سے یا کسی اور طور سے کرینگے اور وہ یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ ہرگز کسی سپاہی فوج ہلکر سے مزاحم ہونگے اگر وہ اپنے وطن دکھن مین جانا منظور کریگا بلکہ بخلاف اسکے اوسکی ہر طرح سے مدد ہوگی کہ وہ یہ ارادہ اپنا پورا کرے۔

شرط دوم

گورنمنٹ انگریزی بذریعہ اسکے وعدہ کرتے ہین کہ اگر فیمابین سرکار اور جسونت راو ہلکر کے صلح ہوئی تو درصورتیکہ وہ مع اپنی فوج کے مقام امرتسر سے تیس کوس کے فاصلے پر ہٹجائیگا تو فوج انگریزی بھی اپنے مقام کنارہ بیاسہ کو چھوڑدے گی اور یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ اگر بعد ازین گورنمنٹ انگریزی اور جسونت راو ہلکر مین صلح قرار پائی تو یہ مشروط ہوگا کہ وہ بعد انعقاد صلح ملک سکھان چھوڑکر اپنے ملک کو چلا جاے اور راستہ مین جو ملک سکھان پڑے اوسمین کچھہ خرابی یا نقصانی نکرے سرکار انگریزی یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ جبتک سردار رنجیت سنگھ اور سردار فتح سنگھ رسم دشمنان سرکار سے پیدا نکرینگے یا کوئی امر خلاف نسبت سرکار ند کورکے خونکرینگے اوسوقت تک فوج انگریزی اون سرداروں کے علاقے مین نہ آئے گی اور کوئی تدبیر واسطے لینے یا ضبط کرنے اونکے ملک یا جاید اد کے نکرینگے۔

المرقوم یکم ماہ جنوری سنہ ۱۸۰۶ء مطابق ۱۰ ماہ شعبان سنہ ۱۲۲۰ ہجری

مہر رنجیت سنگھ | مہر فتح سنگھ
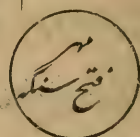
نمبر ۵۷

عہدنامہ ساتھہ راجہ لاہور کے سنہ ۱۸۰۹ء

چونکہ بعض نا اتفاقی جو فیمابین سرکار انگریزی اور راجہ لاہور کے پیدا ہوئی تھی بخوشی و دوستی فیصلہ ہوئی اور طرفین کے خواہش دلی ہے کہ واسطے یکجہتی و اتفاق تام قائم رہے لہذا اشرائط عہدنامۂ ذیل جو ورثا و جانشینان طرفین پر فرض ہونگی منعقد ہوئین ساتھہ راجہ رنجیت سنگھ بذات خاص اور چارلس تہوفلس منکلف صاحب مختار منجانب سرکار انگریزی کے۔

شرط اول

دوستی دوامی فیمابین سرکار انگریزی اور دربار لاہور کے قائم رہیگی لاہور بنسبت سرکار کے بطرز ریاست دوست متصور ہوگی اور سرکار انگریزی کچھ واسطہ ملک اور رعایاے راجہ سے بجانب شمال دریاے ستلج نرکھین گے۔

شرط دوم

راجہ ہرگز زیادہ فوج اپنے ملک مین بجانب کنارہ چپ دریای ستلج بہ نسبت اوسکے جو ضروری واسطے سرانجام امور علاقہ کے ہوگی نرکھین گے اور دست درازی اوپر علاقہ یا حقوق سرداران قرب وجوار نکرینگے اور نہ کسیکو کرنے دینگے۔

شرط سوم

درصورت انفساخ کسی شرط بالا کے یا بجانب انحراف عقائد دوستی سے کسی فریق کیطرف سے ہون یہ عہدنامہ منسوخ اور مسترد متصور ہوگا۔

شرط چہارم

یہ عہدنامہ چار شرائط کا تجویز ہوکر مقرر ہوا بمقام امرتسر تاریخ ۲۵ ماہ اپریل ۱۸۰۹ عیسوی سر چارلس تھوفلس منکلف صاحب نے ایک نقل انگریزی اور فارسی مین بمہر ودستخط اپنے راجہ کو دی اور راجہ نے ایک نقل اوسکی بمہر ودستخط اپنے اونکو دی اور چارلس تھوفلس منکلف صاحب وعدہ کرتے ہین کہ دو مہینے کے عرصے مین ایک نقل اسکی بتصدیق رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل منگادینگے اور جب وہ نقل راجہ کے پاس پہونچے گی تو یہ عہدنامہ مکمل متصور ہوکر طرفین پر تعمیل اوسکی فرض ہوگی اور جو نقل اب مہاراجہ کو دی جاتی ہے وہ واپس لیجائیگی۔

مہر ودستخط سی ٹی منکلف   مہر ودستخط راجہ رنجیت سنگھ

مہر کمپنی   دستخط منٹو

تصدیق کیا گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل بتاریخ ۳۰ ماہ مئی ۱۸۰۹ء

نمبر ۹۰

ترجمہ کاغذ جو جناب آنریبل گورنر جنرل نے مہاراجہ رنجیت سنگھ کو تاریخ ۳۱ ماہ اکتوبر ۱۸۳۱ء وقت رخصت دیا

اس ہنگام فرحت آغاز و مسرت انجام مین جب آوازۂ خوشی آسمان تک پہونچا ہے ساعت سعید و ہنگام دلکش مین معانقہ سرداران دو ریاست ہائے بزرگ کا برسم دوستی باہمی و یکدلی بر بنائے دوستی قدیم جو فیمابین ہر دو سلطنت قائم اور جاری ہے قرار پایا اور چند مرتبہ معانقہ اور مکالمہ باہم بخوشی و اتحاد و اطمینان دلی سر انجام پایا گل خواطر جانبین شگفتہ و شاداب اور باغ طبائع خندان و سیراب کثرت خطوط دوستی و اتحاد جو طرفین مین جاری رہے ہوے اصل حقیقت یہ ہے کہ دوستی و اتحاد روز افزون جو سرکارین عالیین مین جاری ہے بآبیاری دست قدرت اور بر شحات عنایات باری پرورش پاتی ہے کہ اس پختگی اور استحکام کو پہونچی اسکی شکر گزاری بجناب باری ہونی چاہیے اور مہاراجہ کو زیادہ تر خوشی اس اطمینان کی ہوگی کہ بموجب واسطہ دوستی و یکجہتی کے جو اب مقرر ہوا ہے اسیطرح حسب شرائط منظورہ جانبین ترقی اسکی پیشتر در پیشتر جاری رہے گی بلکہ اور زیادہ ہوتی جائیگی اور اسباب اتحاد تلاش کر کے ہر وقت اور ہر موقع پر جمع کیے جائینگے آئندہ ہرگز کسیوقت یا کسی سبب نا اتفاقی یا عناد نہوگا اور نہ ایسے خیالات کبھی تخیلہ مین داخل ہونگے بلکہ برعکس اسکے علامات اتفاق و دوستی چنانچہ مثل آفتاب تابان روشن اور درخشان تواریخ مین رہینگے اور شہرت اس امر کی درمیان شاہان و حاکمان روی زمین ضرب المثل ہوگی اور ہر وقت اور ہر ملک مین یہ امر باعث گفتگوے خاص و عام ہوگا پس بنظر ثمرہ دوستی قدیمہ خیر خواہان سرکارین خوش ہونگے اور اونکے دشمن اور حاسد متاسف اور مغموم

بعد ازین جمیع صاحبان و حکام سرکار انگریزی متوجہ ہو کر ہمیشہ واسطۂ دوستی کو جو جاری ہے اور جو از روے عہدنامہ قدیم کے مقرر ہوئی ہے قائم رکھینگے اسمرتبہ پر کہ وہ زمانہ کو دلیل اتفاق و وفاداری و یکدلی باہمی سرکارین ہوگی —

یہ چند سطور بطور تحفہ دوستی بمقام اوپر تحریر ہوئین اور میری مہر اور دستخط ہوے اس سبب سے کہ مین خود اس ملاقات آخر مین اپنے ہاتھ سے بتاریخ ۳۱ ماہ اکتوبر ۱۸۳۱ء مطابق ۲۴ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۴۷ ہجری مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر کو دون —

مہر

دستخط ڈبلیو سی بینٹنک

نمبر ۵۹

مہر

مہر و دستخط رنجیت سنگہ

عہدنامہ منعقدہ فیمابین ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ رنجیت سنگہ حاکم پنجاب

بعنایت ایزدی واسطہ اتحاد صمیمی وعقدہ مالاینحل دوستی جو فیمابین آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ رنجیت سنگہ کے جاری ہے اور جو مبنی اوپر عہدنامہ انگلش منعقدہ مسٹر سی ٹی مٹکاف بارونٹ کی ہے وبعدازین جسکا استحکام بذریعہ تسلی نامہ جو رایٹ آنریبل لارڈ ولیم بینٹنک جی سی بی اور جی سی ایچ گورنر جنرل ہند کے [illegible] مثل آفتاب روشن اور ظاہر اوپر تمام جہان کے ہے اور ہمیشہ پشت در پشت صحیح اور سالم رہکر مستحکم رہیگی بنظر فوائد دوستی مستحکم جیسے کہ آمد و رفت جہاز دریای سندہ خاص یعنی زیر استعمال پنجند و ستلج مین شروع ہوتی ہے جو تجویز سرکارین نہایت ضروری امر تھا اور جس سے تجارت کی ترقی متصور تھی اور جو عرصہ قلیل سے بتوسط کپتان سی ایم ویڈ صاحب پولیٹکل اجنٹ لدھیانہ جنکو رایٹ آنریبل گورنر جنرل بہادر نے اس عرصہ سے مامور کیا تھا مقرر ہوے اوسوقت سے عہود ذیل واسطے قواعد مناسب آمد و رفت جہاز درباب تقرری اہلکاران وترکیب تحصیل محصول وحفاظت تجارت منعقدہ کہ بہ تجویز ہوے ہین تاکہ اہلکاران سرکارین جو مامور اس کام پر ہونگے بموجب اسکے کاربند ہون۔

شرط اول

منشاء عہدنامہ جاریہ درباب کنارہ راست دریای ستلج مع شرائط مندرجہ مضمون تسلی نامہ مذکورہ بالا قائم بطور خود رہینگی اور الفاظ تمام درباب حفاظت واسطہ دوستی فیمابین سرکارین منعقدہ ہر امر مین متصور ہوگا بموجب عہدنامہ مذکور کے آنریبل کمپنی نے کچھ تعلق کنارہ راست دریای ستلج سے نہین رکھا اور نہ آیندہ رکھینگے۔

شرط دوم

جو محصول اوپر پشمینہ نمک یا اور چیزوں کے مقرر ہوگا وہ صرف واسطے اسباب تجارت کے جو اوس راستے جائیگا لیا جائیگا اور وہ محصول جو اوپر اسباب کے بنام ٹرنزٹ ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جائیگا لیا جاتا ہے یا جو مقامات چند کی گھاٹ مقررہ پر تحصیل ہوتا ہے وہ بدستور قائم رہے گا۔

شرط سوم

جو سوداگر راستہ مذکور پر آمدورفت کرینگے جب تک وہ اندر حدود سرکار مہاراجہ میں رہینگے اوسوقت تک اونکو متابعت حکومت مہاراجہ کرنی ہوگی اور یہ امر اب تک بھی درمیان سوداگران جاری ہے اور کوئی امر ایسا نکریں جو خلاف رواج و مذہب سکھ ہو

شرط چہارم

جو کوئی ارادہ راستہ مذکور سے جانیکا کرے اوسکو لازم ہے کہ اپنے ارادے کا بیان روبروے اجنٹ یعنی مختار سرکارین کر کے درخواست رونہ یا پروانہ کی کرے اسکا نمونہ تجویز ہوگا اور اوسکو حاصل کر کے سفر مذکور اختیار کرے جو سوداگر امرتسر یا کسی اور مقام جانب کنارہ راست دریاے ستلج سے آئیں وہ اطلاع اپنی اجنٹ مہاراجہ کو مقام ہرکی یا کسی اور مقام مقررہ پر کرینگے اور اوسکی معرفت رونہ یا پروانہ حاصل کرینگے اور جو سوداگر ہندوستان یا کسی اور مقام جانب کنارہ چپ دریاے ستلج سے آئیں وہ اطلاع ہنریبل کمپنی کے اجنٹ کو کرکے اوسکی معرفت رونہ یا پروانہ حاصل کرینگے چونکہ غیر ملک کے آدمی اور ہندوستانی اور سکھ سرداران ملک محفوظ ہرگز عبور ستلج بغیر حاصل کرنے پروانہ اہلکاران مہاراجہ سے نہیں کرتے تو توقع یہ ہے کہ آیندہ بھی وہ ایسے قاعدہ کو جاری رکھینگے اور ہرگز بغیر حاصل کرنے پروانہ کے عبور نکرینگے۔

شرط پنجم

ایک فہرست مرتب ہوگی جسمین محصول وصول کردنی ہر قسم کی اجناس تجارت پر تجویز ہوکر تحریر ہوگی جب اسکی منظوری گورنمنٹ سے آجائیگی تو یہ ہدایت واسطے رہنمائی مہتممان و تحصیلداران رستے کے ہوگی۔

شرط ششم

سوداگرون کو اطلاع دیجاتی ہے کہ وہ اس امر کو بدلجمعی تمام اختیار کرین کوئی اونسے فراہم نگرنگا اور نہ کوئی بلاوجہ سدراہ اونکا ہوگا اور اس امر کا خیال رہیگا کہ وہ صرف واسطے محصول کے حسب طریق مندرجہ و مشروطہ کے روکے گئے ہین —

شرط ہفتم

جن اہلکاران کے سپرد تلاشی اسباب و تحصیل محصول منجانب مہاراجہ رنجیت سنگہ ہوگا وہ مقام متھن کوٹ اور ہر یکی مین رہین گے پس کشتیون کی صرف ان دونون مقامات مین تلاشی ہوگی اور انھین مقامات مین وہ رکھین گے —

شرط ہشتم

جب ہمراہیان کشتی خود اپنے کام کے واسطے کسی مقام پر قیام کرین تاکہ اسباب اپنا دیگر اور اسباب لین تو اسباب پر محصول ترنزٹ سرکار مہاراجہ کا قبل از اسباب لادنے کی اور بعد از اسباب اوتارنے کے حسب منشاء شرط دوم لیا جائیگا —

شرط نہم

مہتمم مقیم متھن کوٹ جب تلاشی اسباب کی لے لے تو محصول مقررہ لیکر اوسکو رونہ دیگا اور اوسپر تفصیل اسباب و حساب لکھا جائیگا اور جب یہ کشتی بمقام ہریکی پہونچے گی تو مہتمم مقام مذکور کا رونہ کا مقابلہ اسباب کے ساتھہ کریگا اور جو اسباب زائد از رونہ دستیاب ہوگا اوسپر محصول مقررہ لیا جائیگا اور باقی اسباب جسکا محصول بمقام متھن کوٹ ادا ہو چکا ہے بلا ادائے محصول دیگر واگذار ہون گی —

شرط دہم

اور یہی قاعدہ درباب اسباب کے جو مقام ہریکی سے اس راستے ہو کر سندھ جائیگا مرعی رہے گا —

شرط یازدہم

جو کچھ حصہ محصول کنارہ راست دریاے ستلج پر بطور حق سرکار مہاراجہ اور اون علاقون مین

جو ماتحت اونکے ہین مقرر ہوگا وہ اہلکاران مہاراجہ مقامات مقررہ پر وصول کرینگے۔

شرط دوازدہم

درباب حفاظت اور امنیت سوداگرون کے جو یہ راستہ اختیار کرینگے اہلکاران مہاراجہ حتی المقدور ہر طرح کی حفاظت اونکی کرینگے اور جو سوداگر شب کو کنارہ جانبین پر قیام کرے اوسکو لازم ہے کہ حسب منشاء عہدنامہ دوستی و اتحاد جو فیمابین سرکارین جاری ہے تھانہ دار یا حاکم مقام مذکور کو اپنا روپیہ دکھائے اور اپنی اطلاع کرے اور بہ طلب حفاظت کرے اگر باوجود اس اطلاع دہی کے کبھی نقصان کسیکا ہو جائیگا تو اوسکی تحقیقات کامل عمل مین آئیگی اور جو ملزم ہونگے اونسے معاوضہ لیا جائیگا۔

شرط سیزدہم

شرائط عہدنامہ ہذا درباب جاری کرنے جہاز رانی بیچ دریاہاے مذکورۂ بالا کے برخلاف رسم الحال جو جاری ہے منظور رائٹ ہونربل گورنر جنرل بہادر کے ہوئین اور راب مطابق اسکے تعمیل ہوا کرے گی۔

المرقوم مقام لاہور تاریخ ۲۶ ماہ دسمبر ۱۸۳۲ عیسوی

مہر اور دستخط اوپر شروع مین ہین

دستخط ڈبلیو سی ہننگ

دستخط سی بی مٹکلف

دستخط امی راس

مہر گورنر جنرل

تصدیق رائٹ ہونربل گورنر جنرل بہادر کی باجلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ بتاریخ ۱۳ ماہ ستمبر ۱۸۳۳ء

دستخط ڈبلیو ایچ میگناٹن

سکرٹری گورنمنٹ

نمبر ۶

تتمہ عہدنامہ فیمابین گورنمنٹ انگریزی و مہاراجہ رنجیت سنگھ بابت تقرری محصول دریای سندھ

المرقومہ تاریخ ۲۹ ماہ نومبر ۱۸۳۴ع

حسب منشاء و واسطہ یکجہتی جو عہدنامجات سابق کی روسے فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ رنجیت سنگھ بقرار اور قائم ہے اور چونکہ شرط پنجم عہدنامہ جو بمقام لاہور بتاریخ ۲۶ ماہ دسمبر ۱۸۳۲ع منعقد ہوا تھا یہ شروط ہے کہ شرح محصول اسباب تجارت پر جو دریای سندھ و ستلج کی راہ سے ہو سرکارین باتفاق تجویز کرین لہذا سرکارین کی رائے یہ ہے کہ اس معاملے مین جو تجربہ ان ملکون کے آدمیون کو حاصل ہوا ہے اوس سے پایا جاتا ہے کہ جو طریق تحصیل محصول اوسوقت مین تجویز ہوا تھا یعنے موافق وزن اور قیمت اسباب کے اوس سے تکرار اور نااتفاقی بالضرور پیدا ہوگی پس واسطے رفع اس تکرار کے یہ تجویز قرار پائی کہ بجائے طریق مذکورہ بالا یہ اختیار کیا جاے کہ محصول کشتی پر ہوا اوسمین کچھہ اسباب بار ہو اوس سے کچھہ مطلب نہین نابران شرائط ذیل بطور تتمہ عہدنامہ سابق تجویز ہوئین اور مطابق اوسکے ہر ایک سرکار اقرار کرتی ہے کہ محصول لیا جائیگا اور تعداد محصول بغیر رضامندی سرکارین کم نہوگی اور نہ ایزاد کیجائیگی۔

مہر رنجیت سنگھ

شرط اول

محصول پانچ سو ستر روپیہ ہر ایک کشتی پر جسمین اسباب تجارت ہوگا اور جو براہ دریای سندھ اور ستلج آئے گی درمیان سمندر اور روپر کے بغیر لحاظ اسکے قامت اور وزن کے یا قیمت اسباب کے لیا جائیگا اور زر محصول مذکورہ بالا سرکارین مین بموجب انداز علاقہ کنارہ دریا منقسم ہوگا یعنے جسقدر جسکا علاقہ ان دریاؤن کے کنارے پر ہوگا اوسقدر حصہ اوسکو ملیگا۔

شرط دوم

زر محصول حصہ رئیس لاہور باستحقاق علاقہ واقع ہردو کنارہ دریاہاے مذکور حسب شرح مندرجہ ذیل روبرو سے مقام مٹھن کوٹ اون کشتیون پر لیا جائیگا جو سمندر سے بجانب روپر آتے ہون در فصل

ہری کے پٹن اور کشتیون پر جو مقام روپر سے بجانب سمندر جاتے ہین سوای ان دو مقامون کے اور کسی مقام پر محصول مذکور نلیا جائیگا۔

باستحقاق علاقہ واقع برکنارہ راست دریای سندہ وستلج ۔ باصہ ۴ر

باستحقاق علاقہ واقع برکنارۂ چپ دریای سندہ وستلج حصۂ مہاراجہ ۔ موسہ ۱۵ر

شرط سوم

بنظر تسہیل تحصیل محصول جو مختلف ریاستون کو ملیگا اور نیز بنابر تصفیہ بلا توقف وحسب اطمینان اون تنازعات کی جو درباب امنیت جہازرانی وبہبودی تجارت اس راستہ جدید مین واقع ہون ایک افسر انگریزی روبروے مقام متھن کوٹ رہے گا اور ایک ہندوستانی اجنٹ منجانب گورنمنٹ انگریزی روبروے مقام ہریکی پٹن رہیگا اور یہ عہدہ دار مطیع حکم صاحب اجنٹ لدہیانہ رہینگے اور جو اجنٹ مقامات مذکور مین منجانب دیگر ریاستونکے متعلق معاملۂ جہازرانی مثل بہاولپور وسندہ و نیز لاہور رہینگے وہ ان معاملات مین باتفاق اونکے کام کرینگے۔

شرط چہارم

بنظر اسکے کہ تجاران فریب کرکے نالش دروغ دزدی اسباب جو اشیاے تجارت مین شامل ہونکرین اونپر فرض ہے کہ جب وہ روانہ لین تو ایک فہرست ایسے اسباب کی بہی پیش کرین یہ فہرست تصدیق ہوکر ایک نقل اسکی ہمراہ روانہ کے شامل کیجاے گی اور جہان اونکی کشتی شب باش ہو اونکو لازم ہے کہ وہان کے تہانہ دار یا حاکم کو فوراً اطلاع دین اور درخواست محافظت کرین اور اوسیوقت اپنا روانہ بہی جو اونکو مقام متھن کوٹ یا ہری کے پٹن سے حاصل ہوا ہو پیش کرین

شرط پنجم

اسقدر مضمون شرائط پنجم وہشتم ونہم ودہم عہدنامہ ۲۶ ماہ دسمبر ۱۸۳۲ء جو متعلق تقرری محصول وطریق تحصیل محصول ہے اسکی تحریر کی روسے منسوخ ہوا اور شرائط مذکورہ بالا بجاے اوسکے مقرر ہوئین آیندہ بموجب ان شرائط کے اور تمہید عہدنامہ کے جو شروع مین درج ہی محصول لیا جائیگا

دستخط ڈبلیو سی ہٹنگ

مہر گورنر جنرل

دستخط ڈبلیو بلنٹ

دستخط ای ہینس

دستخط ڈبلیو مورسن

تصدیق کیا رائٹ ہونربل گورنر جنرل ہند نے باجلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ تاریخ ۲۳ ماہ جنوری سنہ ۱۸۳۵ع

دستخط ڈبلیو ایچ میکناٹن
سکرٹری گورنمنٹ ہند

نمبر ۶۱

اقرارنامہ جو سرکار لاہور کے ساتھ درباب محصول جو اشیای تجارت پر براہ دریای سندھ و ستلج بترمیم شرائط عہدنامہ سنہ ۱۸۳۲ع قرار پایا المرقوم ۱۹ ماہ مئی سنہ ۱۸۳۹ع

چونکہ عذرات ناراضی محصول یکسان کشتیہاے خرد و کلان کے پیش ہوے اور تجارون کی درخواست یہ ہے کہ محصول بحساب من یا پیمایش کشتی یا قیمت اشیا پر لیا جاے لہذا یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ بعد ازین کل محصول ایک مقام پر خواہ لدھیانہ مین خواہ فیروزپور مین اور خواہ متھن کوٹ مین لیا جائیگا اور محصول اشیا پر لیا جائیگا نہ کشتی پر بموجب شرح ذیل کے۔

شرح محصول جو مہاراجہ رنجیت سنگہ اوپر اشیای تجارت کے براہ دریای ستلج و سندھ کی تحصیل کرینگے

شال پشمینہ — ع رنگ مجیٹھ — ۸

افیون — ۸ ابریشم خام —
نیل — ۸ بانات ہر قسم —
بادام — مشجر — ۶
پستہ — ساٹن —
کشمش و منقی — ع چھینٹ ریشمی —
انجیر خشک — پارچہ سفید و ریشمی ہر قسم
چلغوزہ — ۴
گندک — اقسام چھینٹ —
[illegible] — شکر تری —

ششگر سرخ و تمنہ سیاہ —
روغن زرد —
روغن سیاہ —
گوند —
نبات —
ہلیلۂ زرد —
آملہ —
بلیلہ —
پنبہ —
ہلیلۂ زنگی —
چار مغز —
بادیان —
کاسنی —
حنا رین —
زرد چوب —
ادرک —
رسوت —
صبر —
زعفران —
کتھہ —
ریشمہ —
بھوج پتر —
زنجبیل —

۴

و دیگر مصالحجات —
الایچی خرد و کلاں —
دانہ الایچی —
شنگرف —
عاقر قرحا —
قرنفل —
جائفل —
جاوتری —
دار چینی —
خرمائے خشک —
تربد —
ناریل —
اسگند —
ہرتال —
تباشیر —
گل ارمنی —
فلفل سیاہ —
فلفل دراز —
مازو —
خرمہرہ —
چوب چینی —
آل —

۴ ۴ ۴

سپاری —
چاء —
اقسام شیشہ آلات —
انگوزہ —
گوگل —
مائین —
سرمہ —
پھٹکری —
گل ملتانی —
مس —
قلعی —
سیماب —
سرب —
جست —
برنج —
روئین —

۴ /
۲ /

اقسام آہن —
و دیگر اشیاء بمبئی —

برنج —
گندم —
نخود —
موٹھ —
مونگ —
ماش —
عدس —
جو —
کنجد —
سرشف —
باجرا —
مکئی —
جوار —

۲ /

مہر
اکال سہائے رنجیت سنگھ

ترجمہ صحیح ہے
دستخط جارج کلارک

منظور کیا گورنر جنرل بہادر نے بتاریخ ۱۲ جون ۱۸۳۹ عیسوی

نمبر ۶۲

ترجمہ

دستخط مہاراجہ کھرگ سنگھ

مہر
مہاراجہ کھرگ سنگھ

سابق ایک عہدنامہ رابٹ ہنوربل لارڈ ولیم کیونڈسن بٹینگ گورنرجنرل ہند کے ساتھ بتاریخ ۱۴ ماہ پوس سمبت ۱۸۸۹ مطابق ۱۸۳۲ع معرفت کرنیل ویڈ صاحب کے جو اوسوقت مین کپتان تھے درباب آمدورفت جہاز تجارت دریای سندھ اور ستلج مین درمیان ملک خالصہ کے باستر ضاو استمزاج سرکارین دوستی شعار و اتفاق دسار کر قرار پایا تھا دوسرا عہدنامہ اوسی معاملہ مین معرفت صاحب موصوف کے بعدازان سمبت ۱۸۹۱ مطابق ۱۸۳۴ع قرار پایا تھا جسکی رو سے محصول کشتی پر مقرر ہوا تھا اور کچھ خیال اوسکے وزن اور اسباب محمولہ کا نہین کیا گیا تھا تیسری مرتبہ پھر ایک عہدنامہ اسی معاملے مین باستمزاج سرکارین جب کلارک صاحب جنٹ گورنر جنرل یہان دربار مین بماہ مئی ۱۸۳۹ع آئے تھے منعقد ہوا تھا اس عہدنامہ کی رو سے محصول اجناس پر مطابق وزن اور قسم کے قرار پایا اور ہرچند آخر عہدنامہ مذکور مین مندرج ہے کہ کوئی سرکار بعدازین شرح کم بہ نسبت شرح مقررہ حال تجویز نکرے مگر تاہم جب صاحب ممدوح دربار خالصہ مین بمقام امرتسر بماہ جیٹھ سمبت ۱۸۹۷ مطابق ماہ مئی ۱۸۴۰ع آئے تو اونھون نے بیان کیا کہ تجارت کو نہایت تکلیف اور دقت اوس انتظام سے عائد ہوئی ہے جو سال گذشتہ تجویز ہوا کیونکہ کشتیون کو بہت دیر تلاشی دینے مین ہوتی ہے اور ناواقفیت تجاران سے اور تجویز کرنی قیمت اجناس مختلفہ مین بھی دقت عائد ہوتی ہے اور تجویز کی کہ وہ انتظام منسوخ ہو کر محصول اوپر مقدار کشتی کے بجاے اندازہ اجناس کے مقرر کیا جاے بشرط سرکارین اسکو منظور کرین صاحب موصوف نے اسکی کیفیت گورمنٹ کو تحریر کی اور اب ایک فرد شرح محصول اجناس تجارت براہ دریاے سندھ اور ستلج تجویز کرکے اس دربار کی منظوری کے واسطے ارسال کیا لہذا سرکار خالصہ بلحاظ دوستی چند مراتب مطابق عہدنامہ سابق جو بخوبی فہم مین نہ آئے تھے اوسمین اندراج

بہ ... خود مذکور پر مہر اور دستخط اپنے کر دیے کہ آیندہ او مین ہرگز اختلاف و فرق و تبدیلی بلا استرضا و استمزاج سرکارین کے اور بغیر پیش نظر ہونے فوائد طرفین کے نہوگا اور یہ بھی شرط ہے کہ اس عہدنامہ سے مداخلت محصول مقررہ امرتسر و لاہور و دیگر مقامات خشکی و تری علاقہ خالصہ مین نہوگی۔

شرط اول

غلہ لکڑی و سنگ چونہ بلا محصول رہینگے یعنی انپر محصول نلیا جائیگا۔

شرط دوم

باستثناء اشیاے مذکورۂ بالا اور سب اجناس کا محصول حسب مقدار کشتی لیا جائیگا

شرط سوم

محصول اوس کشتی پر جسپر ڈھائی سو من اسباب بار ہوگا خواہ وہ دامن کوہ یا روپر یا لدہیانہ سے مقام متھن کوٹ یا روحان کو جائین یا متھن کوٹ اور روحان سے دامن کوہ یا روپر یا لدہیانہ کو آئین۔ ص

یعنی دامن کوہ سے فیروزپور تک یا فیروزپور سے دامن کوہ تک۔ عـه

دامن کوہ سے بہاولپور تک یا بہاولپور سے دامن کوہ تک۔ ـيه

بہاولپور سے متھن کوٹ یا روحان تک یا متھن کوٹ اور روحان سے بہاولپور تک۔ ـعه

تمام سفر کے ص

محصول اوس کشتی پر جسپر ڈھائی سو من سے زیادہ بار ہوگا اور پانچ سو من سے زیادہ بار نہوگا خواہ وہ دامن کوہ سے یا روپر یا لدہیانہ سے متھن کوٹ یا روحان کو جائے اور خواہ روحان اور متھن کوٹ سے دامن یا روپر یا لدہیانہ کو آئے۔ مار

یعنے دامن کوہ سے فیروزپور تک یا فیروزپور سے دامن کوہ تک۔ للعه

فیروزپور سے بہاولپور تک یا بہاولپور سے فیروزپور تک۔ للعه

بہاولپور سے متھن کوٹ یا روحان تک یا متھن کوٹ یا روحان سے بہاولپور تک۔ للعه

کل سفر کی میزان مار

محصول اوس کشتی پر جسپر پانچ سو من سے زیادہ اسباب بار ہو۔	۱۱ عہ
یعنی دامن کوہ سے فیروز پور تک یا فیروز پور سے دامن کوہ تک۔	سعہ
فیروز پور سے بہاولپور تک یا بہاولپور سے فیروز پور تک۔	۵ عہ
بہاولپور سے متھن کوٹ یار وحان تک یا متھن کوٹ اور وحان سے بہاولپور تک۔	۵ عہ
کل سفر کی میزان کل	۱۱ عہ

شرط چہارم

کشتیان تین قسم نمبر ۱ و ۲ و ۳ مین منقسم ہون اور اونپر اسی مطابق نمبر لگائے جائین اور رجسٹر اونکا طیار ہو۔

شرط پنجم

یہ محصول اسباب تجارت جو دریاے سندہ اور ستلج کی راہ سے آمد و رفت کریگا کچہ مداخلت محصول مقررہ دریاہاے دیگر یا مقامات جو کتاب پر سٹ واقع ملک خالصہ مین نکریگا اور وہ بدستور سابق قائم رہینگے۔

المرقوم ۱۳ ماہ اساڑہ سمبت ۱۸۹۷ مطابق ۲۷ ماہ جون سنہ ۱۸۴۰ع

ترجمہ صحیح ہے
دستخط جی کلارک
اجنٹ گورنر جنرل

منظور کیا گورنر جنرل بہادر نے بتاریخ ۱۰ ماہ اگست سنہ ۱۸۴۰ عیسوی

نمبر ۶۳

چونکہ ایک عہدنامہ سابق فیما بین مہاراجہ رنجیت سنگہ و شاہ شجاع الملک کے قرار پایا تھا اور اوسمین چودہ شرائط مندرج تھین سواے تمہید اور تتمہ کے اور چونکہ تعمیل شرائط اوسکی چند وجوہ سے ملتوی رہے تھی اور چونکہ اب مسٹر ڈبلیو ایچ میکناٹن صاحب کو رائٹ ہنوربل جارج لارڈ اوکلنڈ جی سی بی گورنر جنرل ہند نے دربار مہاراجہ رنجیت سنگہ مین بھیجا

اولونکو کل اختیارات منعقد کرنے ایسے عہدنامے کے عطا کیے جسکی روسے موافقت عہود سابق
جو فیمابین سرکارین کے قائم ہین متصور ہو لہذا عہدنامۂ مذکور کی تجدید مع چار شرائط ایزاد کرکے
بمنظوری واتفاق رائے گورنمنٹ انگریزی کے کیجاتی ہے اور شرائط اسکے حسب مندرجہ ہیز
دفعات ذیل کلیتہً وایماناً ملحوظ رہین گے —

شرط اول

شاہ شجاع الملک تمام حقوق بجانب اپنے اور اپنے ورثا اور جانشینون کے اور تمام قوم
یوسف زئی کی بنسبت علاقجات دونون جانب دریای سندہ یعنی اٹک کے جو مہاراجہ رنجیت سنگہ
کے قبضے مین ہین اور جنکی تفصیل ذیل مین درج ہوتی ہے چھوڑتے ہین یعنی کشمیر تمام وکمال
مع اوسکی حدود شرقی وغربی وشمالی وجنوبی مع قلعہ اٹک وچھچھ وہزارا وکھمبل وربیتہ مع ملحقات
بجانب کنارۂ چپ دریاے مذکور اور بجانب راست ملک پشاور مع یوسف زئی وخٹک وہشت نگر
ومچنی وکوہات اور تمام علاقہ متعلق پشاور تا بہ درۂ خیبر وبنون وملک وزیری ودور تانک وگورنگ
وکالاباغ وخوشحال گڈہ مع اضلاع متعلقہ دیرہ اسمعیل خان مع ملحقات دیرہ غازی خان کوٹ متھن
وعلاقہ ملحقہ سنگڈہ برن واجل حاجی پور راجی پور وتینون کچھی ومنگیرہ مع اضلاع ملحقہ وضلع ملتان
واقع کنارۂ چپ یہ ممالک اور مقامات جایداد مہاراجہ کے ہین اور اوسکے ملک مین شامل
ہین بادشاہ کو کچہ سروکار اونسے نہین اور نہ آیندہ ہوگا وہ مہاراجہ کے اور اونکے ورثا کی
پشت در پشت ہین —

شرط دوم

جو لوگ دوسری جانب درۂ خیبر کے رہتے ہین وہ دزدی یا زیادتی یا کسیطرح کا فساد
اس جانب آکر کرنے نپائینگے اگر کوئی باقیدار کسی سرکار باہمی کا روپیہ سرکاری غضب کرکے
دوسرے کے ملک مین پناہ گیر ہوگا تو ہر ایک فریق وعدہ کرتے ہین کہ وہ اوسکو حوالہ
دوسرے کے کردینگے اور کوئی فریق اوس ندی کو جو درۂ خیبر سے نکلکر قلعۂ فتح گڈہ مین
پانی پہونچاتی ہے حسب رواج قدیم نروکیگا —

شرط سوم

جسطرح بموجب عہدنامہ منعقدہ فیمابین گورنمنٹ انگریزی و مہاراجہ کوئی شخص اُنار و جیب دریائے ستلج سے بجانب کنارہ راست دریاے مذکور کے بغیر پروانہ مہاراجہ نہین جا سکتا اسیطرح دریاے سندھ پر بھی جو ستلج سے ملتا ہے یہی قاعدہ مرعی رہیگا اور کوئی شخص بغیر اجازت مہاراجہ کے عبور دریاے سندھ نکرنے پائیگا۔

شرط چہارم

درباب شکارپور اور سندھ کے جو بجانب کنارہ راست دریاے سندھ کے واقع ہے شاہ مطابق اوسکے کاربند ہونگے جو درست اور مناسب متصور ہو کر قرار پائیگا اور جو موافق مراسم دوستی واتحاد کے جو فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور مہاراجہ کے بذریعہ کپتان ویڈ صاحب کے واقع ہے متصور ہوگا۔

شرط پنجم

جب شاہ اپنی حکومت کابل اور قندہار مین قائم کرے گا تو وہ سال بسال مہاراجہ کو اشیاے مفصلہ ذیل دیا کریگا یعنی ۵۵ راس گھوڑے خوب آراستہ اور خوشرنگ و ترقدمیانہ ۱۱ عـ قبضہ شمشیر ایرانی معہ دستہ خنجر ۵ عـ قاطر میوجات خشک و تر سردہ براہ دریاے کابل روانہ پشاور ہر سال کیے جائینگے انگور انار سیب بہنگ بادام کشمش پستہ ان میوجات کے انبار در انبار بھیجے جائینگے اور پارچہ ساٹن ہر رنگ پٹنہ سمور کمخواب نقرہ و طلائی قالین ایرانی یہ سب یکصد و یک تھان یہ تمام اسباب شاہ ہمیشہ سال بسال مہاراجہ کو دیا کریگا

شرط ششم

طرفین سے تحریر بطور مساوی ہوا کرے گی۔

شرط ہفتم

جو تجاران افغانستان لاہور امرتسر یا کسی اور مقام ملک مہاراجہ مین تجارت کرنے جانا چاہینگے اونسے مزاحمت رستہ مین نہوگی بخلاف اسکے حکم محکم جاری ہونگے کہ اونکی آمد و رفت مین تسہیل ہوگی اور مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ بھی اسیطرح کا قاعدہ بنسبت تجاران کے جو افغانستان کو جانا چاہینگے مرعی رکھینگے۔

اونکو کل اختیارات منعقد کرنے ایسے عہدنامے کے عطا کیے جسکی رو سے موافقت عہود سابق
جو فیمابین سرکارین کے قائم ہین متصور ہو لہذا عہدنامہ مذکورہ کی تجدید مع چار شرائط ایزاد کر کے
بمنظوری و اتفاق راے گورنمنٹ انگریزی کے کیجاتی ہے اور شرائط اسکے حسب مندرجہ ہیژدہ
دفعات ذیل کلیۃً وایماناً ملحوظ رہینگے —

شرط اول

شاہ شجاع الملک تمام حقوق بجانب اپنے اور اپنے ورثا اور جانشینون کے اور تمام قوم
یوسف زئی کی بنسبت علاقجات دونون جانب دریاے سندھ یعنی اٹک کے جو مہاراجہ رنجیت سنگہ
کے قبضے مین ہین اور جنکی تفصیل ذیل مین درج ہوتی ہے چھوڑتے ہین یعنی کشمیر تمام و کمال
مع اوسکی حدود شرقی و غربی و شمالی و جنوبی مع قلعہ اٹک و چھچھ و ہزارا و کھمبل و امب مع ملحقات
بجانب کنارۂ چپ دریاے مذکور اور بجانب راست ملک پشاور مع یوسف زئی و ختک و ہشت نگر
و مچنی و کوہاٹ اور تمام علاقہ متعلق پشاور تا بہ درۂ خیبر و بنون و ملک وزیری و دور تانک و کورنگ
و کالاباغ و خوشحال گڈھ مع اضلاع متعلقہ دیرہ اسمعیل خان مع ملحقات دیرہ غازی خان کوٹ متھن
و علاقہ ملحقہ سنگھڑ و ہرند و اجل حاجی پور راجن پور و تینون کچھی و منکیرہ مع اضلاع ملحقہ و ضلع ملتان
واقع کنارۂ چپ یہ ممالک اور مقامات جایداد مہاراجہ کے ہین اور اونکے ملک مین شامل
ہین بادشاہ کو کچہ سروکار اونسے نہین اور نہ آیندہ ہوگا وہ مہاراجہ کے اور اونکے ورثا کی
پشت در پشت ہین —

شرط دوم

جو لوگ دوسری جانب درۂ خیبر کے رہتے ہین وہ دزدی یا زیادتی یا کسیطرح کا فساد
اس جانب آکر کرنے نپائینگے اگر کوئی باقیدار کسی سرکار باہمی کا روپیہ سرکاری غضب کر کے
دوسرے کے ملک مین پناہ گیر ہوگا تو ہر ایک فریق وعدہ کرتے ہین کہ وہ اوسکو حوالہ
دوسرے کے کر دینگے اور کوئی فریق اس ندی کو جو درۂ خیبر سے نکلکر قلعہ فتح گڈہ مین
پانی پہونچاتی ہے حسب رواج قدیم نروکے گا —

شرط سوم

جسطرح بموجب عہدنامہ منعقدہ فیمابین گورنمنٹ انگریزی و مہاراجہ کوئی شخص کنارہ چپ دریاے ستلج سے بجانب کنارہ راست دریاے مذکور کے بغیر پروانہ مہاراجہ نہین جاسکتا اسیطرح دریای سندھ پر بھی جو ستلج سے ملتا ہے یہی قاعدہ مرعی رہیگا اور کوئی شخص بغیر اجازت مہاراجہ کے عبور دریاے سندھ نکرنے پائیگا۔

شرط چہارم

درباب شکارپور اور سندھ کے جو بجانب کنارہ راست دریای سندھ کے واقع ہے شاہ مطابق اوسکے کاربند ہونگے جو درست اور مناسب متصور ہوکر قرار پائیگا اور جو موافق مراسم دوستی و اتحاد کے جو فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور مہاراجہ کے بذریعہ کپتان ویڈ صاحب کے واقع ہے متصور ہوگا۔

شرط پنجم

جب شاہ اپنی حکومت کابل اور قندھار مین قائم کرے گا تو وہ سال بسال مہاراجہ کو اشیاے مفصلۂ ذیل دیا کریگا یعنی ۵۵ راس گھوڑے خوب آراستہ اور خوشرنگ اور قد میانہ ۱۱ عدد قبضہ شمشیر ایرانی ۷ دستہ خنجر ۲۵ قاطر میوجات خشک وتر سردہ براہ دریاے کابل روانۂ پشاور ہر سال کیے جائینگے انگور انار سیب بہنگ بادام کشمش پستہ ان میوجات کے انبار در انبار بھیجے جائینگے اور پارچہ ساٹھن ہر رنگ پشینہ سمور کمخواب نقرہ و طلائی قالین ایرانی یہ سب یکصد و یک تھان یہ تمام اسباب شاہ ہمیشہ سال بسال مہاراجہ کو دیا کریگا

شرط ششم

طرفین سے تحریر بطور مساوی ہوا کرے گی۔

شرط ہفتم

جو تجاران افغانستان لاہور امرتسر یا کسی اور مقام ملک مہاراجہ مین تجارت کرنے جانا چاہینگے اونسے مزاحمت رستہ مین نہوگی بخلاف اسکے حکم محکم جاری ہونگے کہ اونکی آمدورفت مین تسہیل ہوگی اور مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ بھی اسیطرح کا قاعدہ بنسبت تجاران کے جو افغانستان کو جانا چاہینگے مرعی رکھینگے۔

شرط ہشتم

مہاراجہ براہ دوستی اشیاے مفصلۂ ذیل سال بسال شاہ کے پاس بھیجا کرینگے
دص شال دعہ تھان ململ لعہ دوپٹہ صہ تھان کمخواب مع رومال صہ عمامہ دص باریج بارہ
جو خاص پشاور مین پیدا ہوتا ہے۔

شرط نہم

اگر کوئی اہلکار مہاراجہ جو افغانستان کو واسطے خرید کرنے گھوڑون کے یا کسی اور کام پر
جائے یا ملازمان شاہ واسطے خرید کرنے پارچہ یا شال وغیرہ کے پنجاب مین جائین اور
گیارہ ہزار روپیہ تک کا اسباب خرید کرین تو اونکی خاطرداری طرفین کی طرف سے بخوبترین وجہ
ہوگی اور اونکے کار مفوضہ مین ہر طرح کی تسہیل کیجائیگی۔

شرط دہم

جب افواج طرفین یکجا مقیم ہونگی تو گاؤکشی اوس مقام پر نہوگی۔

شرط یازدہم

اگر شاہ فوج کمک مہاراجہ سے لے تو جسقدر اسباب لوٹ بارگنڈی لوگونکا مثل جواہرات
و گھوڑے و اسلحہ وغیرہ دستیاب ہوگا وہ برابر طرفین کی فوج مین تقسیم کیا جائیگا اور اگر شاہ
بغیر مدد فوج مہاراجہ کے اوسکا اسباب اپنے قبضے مین لائیگا تو ایک حصہ اوسکا براہ دوستی
شاہ شجاع اپنے ملازمین کی معرفت مہاراجہ کے پاس بھیجدینگے۔

شرط دوازدہم

رسم خط کتابت طرفین سے ہمیشہ جاری رہے گا۔

شرط سیزدہم

اگر مہاراجہ کو ضرورت فوج شاہ کی ہوگی تو شاہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ فوج اپنی
بسرکردگی افسر کلان روانہ کرینگے اور اسیطرح مہاراجہ بھی وقت ضرورت اپنی فوج مسلمانونکی
بسرکردگی افسر کلان کے کابل تک روانہ کرینگے جب مہاراجہ پشاور کے مقام پر آئینگے تو
شاہ ایک شاہزادے کو اونکی ملاقات کے واسطے بھیجینگے اور مہاراجہ اوسکی عزت

اور توقیر حسب لیاقت بیچ استقبال اور شایعت کے کرینگے۔

شرط چہاردہم

دشمن اور دوست تینون سرکارون کے یعنی سرکار انگریزی و سرکار سکہ اور شاہ شجاع الملک
دشمن اور دوست باہمی تصور کیے جاینگے۔

شرط پانزدہم

شاہ شجاع الملک وعدہ کرتے ہین کہ بعد حاصل کرنے مطلب دلی کے وہ بلا عذر مبلغ دو لاکھہ روپیہ نانک شاہی اوس تاریخ سے مہاراجہ کو دیگا جس تاریخ سے فوج سکھہ واسطے دوبارہ قائم کرنے حکومت شاہ کی ملک کابل مین روانہ ہوگی بالعوض مہاراجہ کے پانچہزار سپاہی مسلمان سوار و پیادہ اندر حدود پشاور واسطے نذر شاہ کے جنکو سرکار انگریزی باتفاق اور صلاح مہاراجہ کے جہان ضرورت ہوگی وہان روانہ کرینگے اور اگر کوئی کار عظیم مغرب مین واقع ہو تو ایسی تجویز اوسکی بنسبت کیجائیگی جو ضروری بدانست سرکار انگریزی اور سرکار سکھہ متصور ہوگی اور درصورتیکہ مہاراجہ کو ضرورت فوج شاہ کی ہوگی تو اوسے ایام تک کا مبلغ ان مذکورہ بالا سے اوسقدر مجرا ہوگا جس قدر عرصہ تک فوج مذکور کی ضرورت اور مدد درکار ہوگی اور گورنمنٹ انگریزی ضامن ہوتے ہین کہ جب تک شرائط اس عہدنامہ کے ملحوظ رہینگی اوسوقت تک زر مذکورہ بالا سال بسال مہاراجہ کو ادا ہوا کریگا۔

شرط شانزدہم

شاہ شجاع الملک وعدہ کرتے ہین کہ وہ اپنی طرف اور اپنے ورثا اور جانشینون کیطرف سے کل دعوی حکومت بقایا مالگزاری اوس ملک کی جو امیران سندہ کے قبضے مین ہے چھوڑتے ہین (یہ ملک واسطے ہمیشہ کے امیران اور اونکے جانشینون کے قبضے مین رہیگا) بشرطیکہ امیران اوسقدر روپیہ دین جسقدر گورنمنٹ انگریزی تجویز کرین اور منجملہ اوسکے پندرہ لاکھہ روپیہ وہ مہاراجہ کو دینگے جب یہ دادوستد ختم ہوگی تو شرط چہارم عہدنامہ مرقومہ ۱۲ ماہ مارچ سنہ ۱۸۳۳ع منسوخ متصور ہوگا اور معمولی رسم خط و کتابت و ارسال تحائف فیمابین مہاراجہ و امیران سندہ حسب دستور سابق جاری رہیگی۔

شرط ہفتدہم

جب شاہ شجاع الملک اپنی حکومت افغانستان مین قائم کرینگے تو وہ حاکم ہرات پر جو اوسکا برادر زادہ ہے حملہ آور نہونگے اور نہ مزاحم اوسکے ملک مفوضہ مین ہونگے۔

شرط ہیژدہم

شاہ شجاع الملک اقرار کرتے ہین کہ اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کی جانب سے کہ وہ کسی ریاست غیر سے رسم اتحاد یا اتفاق بغیر اطلاع اور استرضا سرکار انگریزی اور سرکار سکھ کی پیدا نکرینگے اور جو کوئی ارادہ فوج کشی اوپر ملک انگریزی یا سکھہ کے کریگا اوسکا مقابلہ حتی المقدور مع فوج کرینگے۔

تینون سرکار جو فریق اس عہدنامے کے ہین یعنی سرکار انگریزی اور سرکار سکھہ اور شاہ شجاع الملک شرائط بالا کو بدل منظور کرتے ہین اور اونسے ہرگز انحراف نہوگا اس معنی کر یہ عہدنامہ دوامی اور بدامی متصور ہوتا ہے اور یہ عہدنامہ اوس تاریخ سے تعمیل ہوگا جس تاریخ مہر اور دستخط تینون سرکارون کے اوسپر ثبت ہونگے۔

المرقوم مقام لاہور بتاریخ ۲۶ ماہ جون ۱۸۳۸ع مطابق ۱۵ ماہ اساڑہ سمبت ۱۸۹۵ مہر اور دستخط ہوے بتاریخ ۲۵ ماہ جولائی ۱۸۳۸ع بمقام شملہ۔

دستخط اوکلنڈ

مہر گورنر جنرل	مہر و دستخط رنجیت سنگہ	مہر و دستخط شاہ شجاع الملک

نمبر ۶۴

اشتہار مجریہ رائٹ ہونربل گورنر جنرل بہادر ممالک ہند سرکار انگریزی ہمیشہ دوست سرکار پنجاب کے رہین گے۔

بیچ ۱۸۰۹ع کے ایک صلحنامہ فیما بین سرکار انگریزی اور مہاراجہ رنجیت سنگہ مرحوم کے منعقد ہوا تھا جسکے شرائط کی پاسداری ہمیشہ سرکار انگریزی کو رہے اور مہاراجہ بھی اونکی تعمیل

بلا تامل کرتے تھے ۔

وہی رسوم دوستی ساتھ جانشینان مہاراجہ سرکار انگریزی نے آج کی تاریخ تک مرعی رکھی ہین بعد وفات مہاراجہ شیر سنگھ مرحوم کے بباعث بدانتظامی سرکار لاہور کے گورنر جنرل بہادر کو باجلاس کونسل لازم متصور ہوا کہ تدابیر مناسب واسطے حفاظت علاقہ سرحدی انگریزی کے عمل مین آئین اصلیت اس تدبیر کی اور وجہ اختیار کرنے اس تجویز کی اوسیوقت مفصل دربار لاہور کو تفہیم کی گئی تھی ۔

باوجود بدنظمی سرکار لاہور کے جو دو سال گذشتہ سے وقوع مین آئی ہے اور اکثر امور بد اعتدالی و بے اعتنائی منجانب دربار لاہور کے گورنر جنرل باجلاس کونسل نے قائم رکھنا رسوم دوستی و اتفاق کا جو مدت سے فیما بین سرکارین جاری تھے اور باعث خوشی اور خرسندی باہمی سے تھے مناسب تصور کیا اور اونھون نے ہر امر مین چشم پوشی بنا بر بیکسی معصوم مہاراجہ دلیپ سنگھ کے مرعی رکھی کیونکہ سرکار نے اوسکو جانشین مہاراجہ شیر سنگھ منظور کیا تھا ۔

گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی یہین خواہش رہی تھی کہ حکومت سکھ دوبارہ پنجاب مین مستحکم اور قائم ہو جس سے فوج زیر حکم اور رعایا محفوظ رہے اور اونھون نے اب تک امید منقطع نہین کی کہ سرداران اور اشخاص ملک یہ مطلب اونکا پورا کرین ۔

عرصہ قلیل گذرا کہ فوج سکھ لاہور سے کوچ کر کے بجانب سرحدی انگریزی آئی اور مشہور کیا کہ اوسکو دربار نے حکم دیا ہے کہ ملک انگریزی پر حملہ آور ہون ۔

صاحب اجنٹ گورنر جنرل نے حسب الحکم گورنر جنرل استفسار سبب اس کوچ کا کیا اور جب کچھ جواب اسکا عرصہ تک نہین آیا تو اونھون نے دوبارہ اس بارے مین تحریر کی گورنر جنرل بہادر کو یقین نہ تھا کہ سرکار سکھ ارادہ نقیض نسبت سرکار انگریزی کے رکھتے ہین کیونکہ کوئی وجہ اس حرکت کی منجانب سرکار وقوع مین نہین آئی تھی اور اسی وجہ سے اون تدابیر کے اختیار کرنے سے جو باعث تکلیف سرکار مہاراجہ کی ہو اور سبب نااتفاقی سرکارین ہو پہلو تہی کی ۔

جب کچھ جواب استفسار متواتر کا نہین آیا اور سامان اور طیاری جنگ بمقام لاہور ہوتی رہی تو گورنر جنرل نے ضروری تصور فرما کر حکم دیا کہ فوج بجانب سرحد واسطے مدد علاقہ سرحدی کے

روانہ ہو فوج سکھ نے اب بلا وجہ علاقہ انگریزی پر حملہ کیا۔

گورنر جنرل کو اب لازم آیا کہ تدابیر واقعی واسطے حفاظت علاقہ انگریزی کے عمل مین لائے تا کہ طاقت سرکار انگریزی ظاہر ہو اور ناسخان عہدنامہ و خلل اندازان امنیت کو سزا دیجاوے۔

بذریعہ اس تحریر کے گورنر جنرل اشتہار دیتے ہین کہ جو علاقہ مہاراجہ دلیپ سنگہ کا بجانب کنارۂ چپ دریاے ستلج یعنی بجانب علاقہ انگریزی واقع ہے وہ ضبط ہو کر شامل ممالک انگریزی کیا گیا۔

گورنر جنرل لحاظ حقوق موجودہ اون جاگیرداران و زمینداران و کاشتکاران علاقہ مذکور کا رکھینگے جو اپنی وفاداری بنسبت سرکار انگریزی کے ظاہر کرینگے۔

گورنر جنرل بذریعہ اس تحریر کے چاہتے ہین کہ تمام رئیسان و سرداران ممالک محفوظہ سرکار انگریزی سے بدل متفق ہو کر سزادہی دشمن عام مین اور قائم رکھنے انتظام علاقہ ہذا مین کوشش کرین جو سردار کہ اس کام مین چالاکی اور وفاداری سے اپنی اس فرض کو جو انپر بنسبت اونکے محافظان کے لازم ہے ادا کرینگے وہ اوسمین اپنی بہبود متصور کرین اور جو بخلاف اسکے عمل مین لائین گے وہ دشمن سرکار انگریزی قرار دیے جائینگے اور وہ سزاوار سزا متصور ہونگے۔

ساکنان علاقہ کو جو بجانب کنارۂ چپ دریاے ستلج کے واقع ہے حکم ہوتا ہے کہ وہ اپنے اپنے دیہات مین بامنیت قائم رہین اونکی حفاظت قرار واقعی سرکار انگریزی کریگی اور تمام اشخاص مسلحہ جو بنسبت اپنے طریق کے بیان طمانیت ندے سکین گے اونکی نسبت مثل خلل اندازان امنیت ملک عمل مین آئیگا۔

تمام رعایاے سرکار انگریزی اور تمام وہ لوگ جنکا علاقہ دونون جانب دریای ستلج کے واقع ہے اگر بوفاداری متفق سرکار انگریزی ہون گے اور اوسکا کچھ نقصان ہوگا تو جسکا نقصان ثابت ہوگا اوسکا معاوضہ سرکار سے ملیگا۔

برعکس اسکے اگر رعایای سرکار انگریزی خدمت سرکار لاہور کرینگے اور اس اشتہار کے حکم سے تعمیل نہ کر کے فوراً حاضر نہونگے تو اونکی جایداد جو اس جانب دریاے ستلج کے ہوگی

ضبط سرکار ہوگی اور وہ باغی اور دشمن سرکار انگریزی قرار دیا جائیگا-

حسب الحکم رایٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر ہند

دستخط ایف کری

سکرٹری گورنمنٹ ہند

المرقوم مقام لشکری خان کی سرای تاریخ ۱۳ ماہ دسمبر ۱۸۴۵ عیسوی

نمبر ۶۵

عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی و سرکار لاہور

چونکہ عہدنامہ صلح و اتفاق جو فیمابین سرکار انگریزی و مہاراجہ رنجیت سنگہ مرحوم حاکم لاہور ۱۸۰۹ء مین منعقد ہوا تھا اور انفساخ اوسکا بوجہ حملہ بلاوجہ جو فوج سکھ نے بماہ دسمبر گذشتہ اوپر علاقہ انگریزی کے کیا وقوع مین آیا اور چونکہ اوسوقت ازروے اشتہار مجریہ ۱۳ ماہ دسمبر علاقہ مہاراجہ لاہور واقع بجانب چپ کنارہ دریاے ستلج یعنی بجانب علاقہ انگریزی ضبط سرکار انگریزی ہوکر شامل اضلاع انگریزی کیا گیا اور بعد ازان سرکارین کی طرف سے جنگ مبدل ہوتا رہا آخر کار نتیجہ یہ ہوا کہ فوج انگریزی نے لاہور پر قبضہ پایا اور چونکہ یہ امر اب قرار پایا کہ بعض شرائط پر پھر صلح فیمابین سرکارین قائم ہو لہذا صلحنامہ مندرجہ ذیل فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ دلیپ سنگہ بہادر اور اوسکے ورثا اور جانشینون کے منعقد ہوا بذریعہ فردرک کری صاحب اور بروت میجر ہنری منٹگمری لارنس صاحب کے منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی باختیارات کلی عطیہ رایٹ ہنوربل سر ہنری ہارڈنج جی سی بی جو نہایت معزز پریوی کونسل شاہزادی انگلستان اور گورنر جنرل ماموره ہنوربل کمپنی بنابر اجراے امور سلطنت ہند ہین اور منجانب مہاراجہ دلیپ سنگہ بذریعہ بھائی رام سنگہ و راجہ لال سنگہ سردار تیج سنگہ سردار چتر سنگہ اٹاری والہ سردار رنجور سنگہ مجیٹیہ دیوان دینا ناتھ و فقیر نورالدین باختیارات عطیہ مہاراجہ-

شرط اول

صلح اور دوستی دوامی فیمابین سرکار انگریزی اور مہاراجہ دلیپ سنگہ اور اسکے ورثا اور

جانشینون کے قائم رہنے کی۔

شرط دوم

مہاراجہ لاہور اپنی طرف سے اور اپنے وارثان و جانشینون کی طرف سے تمام دعوی اور واسطہ علاقہ واقع جنوب دریاے ستلج چھوڑتے ہین اور وعدہ کرتے ہین کہ آیندہ کچھ واسطہ اون علاقجات سے اور سروکار باشندگان علاقجات مذکور سے نرکھینگے۔

شرط سوم

مہاراجہ حکومت دوامی تمام قلعجات و علاقہ و حقوق دواب یعنی ملک کوہستان و میدان واقع درمیان دریاے بیاسہ و ستلج کے ہنوربل کمپنی کو دیتے ہین۔

شرط چہارم

سرکار انگریزی نے نقصانی جنگ سرکار لاہور سے تعدادی ڈیرہ کرور روپیہ کی ماوراے علاقہ مندرجہ شرط سوم طلب کی اور سرکار لاہور یہ روپیہ اوسوقت ادا نہین کرسکتے اور نہ ضمانت کافی واسطے اوسکے دے سکتے ہین لہذا مہاراجہ نے ہنوربل کمپنی کو واسطے ہمیشہ کے بعوض ایک کرور روپیہ کے تمام کوہستان کے قلعجات و علاقجات و حقوق وغیرہ واقع درمیان دریاے بیاسہ و سندھ جسمین اضلاع ملک کشمیر اور ہزارا بھی شامل ہین دیدے۔

شرط پنجم

مہاراجہ باقیماندہ پچاس لاکھ روپیہ بروقت تصدیق عہدنامہ ہذا کے سرکار انگریزی کو دینگے

شرط ششم

مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ فوج مقررہ لاہور کو برطرف کرینگے اور اونکے اسلحہ اونسے لینگے اور یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ وہ دوبارہ اپنے رجمنٹ پیادگان اس طریق پر نوکر رکھینگے اور اونکی تنخواہ وغیرہ کا اوس قسم کا بندوبست کرینگے جیسا مہاراجہ رنجیت سنگہ کے وقت مین تھا اور مہاراجہ یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ تنخواہ تمام سپاہی برخاست شدہ کی حسب شرط ہذا بیباق کردینگے۔

شرط ہفتم

فوج دربار لاہور کی آیندہ محدود اوپر پچیس پلٹن پیادہ فی پلٹن آٹھ سو بندوقی اور بارہ ہزار سوار ہونگے اور کبہی اس سے زیادہ بغیر اجازت سرکار انگریزی کے بھرتی ہوگی اگر کسیوقت ضرورت زیادہ فوج کی ہوگی تو وجہ اوسکی مفصل گورنمنٹ انگریزی کو اطلاعاً تحریر ہوگی اور جب وہ ضرورت رفع ہوجاوے گی تو پھر فوج کم ہو کر بموجب تعداد مندرجہ بالا قائم رہے گی —

شرط ہشتم

مہاراجہ سرکار انگریزی کو تمام اتواب یعنی توپ ضرب جو بمقابلہ فوج انگریزی سرہولی تھین اور جو باعث ہونے اوپر کنارہ راست دریاے ستلج کے جنگ سوبراون مین گرفتار نہین ہوئی تھین دیدینگے —

شرط نہم

اختیار سرکار انگریزی کا نسبت محصول اور گھاٹ وغیرہ کے اوپر دریاہی بیاسہ و ستلج کے رہیگا اور دریاے ستلج پر وہان تک رہیگا جہان تک وہ جاکر دریاے سندہ مین بمقام متھن کوٹ ملتا ہے اور جس مقام کو پنجند کہتے ہین اور دریاے سندہ مقام متھن کوٹ سے تا بعلاقہ بلوچستان رہے گا منشا اس شرط کا کچھ دخل نسبت آمد و رفت کشتیہای سرکار لاہور دریاہاے مذکور پر نہین رکھے گا جو واسطے تجارت یا لیجانے مسافرون کے اوس راہ سے آمد و رفت کرینگے اور درباب اکثر معبر سرکارین یہ وعدہ ہوتا ہے کہ سرکار انگریزی آمدنی سے کل خرچ انتظام و عملہ دیگر جو کچھہ باقی رہیگا اوسکو بحصص مساوی تقسیم کرکے ایک حصہ دربار لاہور کے حساب مین محسوب کرینگے اور منشا اس شرط کا کچھہ تعلق اون معابر سے نہین رکھتا جو اوس جانب دریاے ستلج کے واقع ہین جو سرحدی بھاولپور اور لاہور کے ہے —

شرط دہم

اگر سرکار انگریزی کو ضرورت بھیجنے فوج کی براہ علاقہ مہاراجہ واسطے حفاظت علاقہ انگریزی کے یا واسطے علاقہ دوست انگریزی کے ہوگی تو شرط دینے اطلاع کی فوج انگریزی کو اجازت ہوگی کہ علاقہ لاہور مین گذر کرین اور اہلکاران دربار لاہور سرانجام رسد و بہم پہنچانے کشتی وغیرہ مین مدد دینگے اور گورنمنٹ انگریزی قیمت مناسب رسد اور کشتی وغیرہ کی دینگے

اور اگر کسیکا نقصان مال ہوگا اوسکا بھی معاوضہ کردینگے اور سوای اسکے سرکار انگریزی اون شہرون کے باشندون کے مذہب کی رعایت رکھینگے جسمین اونکا گذر ہوگا

شرط یازدہم

مہاراجہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی رعایاے انگریزی کو اپنی ملازمی مین نرکھینگے اور نہ کسی اور یورپ یا امریکا کے رہنے والے کو بغیر استرضا گورمنٹ انگریزی کے رکھینگے۔

شرط دوازدہم

بلحاظ خدمات لائقہ راجہ گلاب سنگھ جموالے سے جو دوبارہ قائم کرانے واسطے یکجہتی فیمابین سرکار لاہور اور سرکار انگریزی وقوع مین آئین مہاراجہ بذریعہ اس تحریر کے وعدہ کرتے ہین کہ وہ راجگی گلاب سنگھ کی بالذات یعنی آزاد ماتحتی سے اوس تمام علاقے کی جو حسب عہدنامہ جداگانہ اوسکو ملیگا اور نیز اوس علاقے کی جو اوسکے پاس عہد مہاراجہ کھڑک سنگھ مرحوم مین تھا منظور کرتے ہین اور سرکار انگریزی بھی بلحاظ خدمات راجہ گلاب سنگھ منظور کرتے ہین کہ وہ بالذات راجہ اوس علاقے کا رہے اور نیز یہ بھی منظور کرتے ہین کہ اوسکو استحقاق عہدنامہ جداگانہ کرنے کا ساتھ سرکار انگریزی کے حاصل رہے۔

شرط سیزدہم

اگر کچھ تنازع فیمابین سرکار لاہور اور راجہ گلاب سنگھ کے واقع ہو تو وہ سپرد منجانب سرکار انگریزی کیا جائیگا اور جو فیصلہ اوسکا سرکار انگریزی کردینگے وہ مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ اونکو منظور ہوگا۔

شرط چہاردہم

حدود علاقہ لاہور کبھی بلا استرضاے سرکار انگریزی کے تبدیل نہونگے۔

شرط پانزدہم

سرکار انگریزی کچھ مداخلت انتظام علاقہ لاہور مین نکرینگے مگر درصورتیکہ کوئی مقدمہ یا وجہ تکرار سرکار انگریزی کے سپرد ہوگی تو گورنر جنرل اوسمین مدد اور صلاح نیک بمدنظر بہبودی گورنمنٹ لاہور دینگے۔

شرط شانزدہم

رعایا ایک سرکار کی اگر دوسری سرکار کے ملک مین جائیگی تو وہان لبطرز رعایا سے سرکار دوست متصور ہوگی۔

یہ عہدنامہ سولہ شرائط کا آج کی تاریخ مقرر ہوا بذریعہ فردرک کری صاحب اور بروٹ میجر ہنری منٹگمری لارنس صاحب حسب ہدایت رایٹ ہنوربل سر ہنری ہاروڈنج جی سی بی گورنر جنرل منجانب سرکار انگریزی اور بہائی رام سنگھ راجہ لال سنگھ سردار تیج سنگھ سردار چیتر سنگھ اٹاری والہ سردار رنجور سنگھ مجیٹھیہ دیوان دینا ناتھ اور فقیر نورالدین منجانب مہاراجہ دلیپ سنگھ اور عہدنامہ مذکور آج کی تاریخ بمہر رایٹ ہنوربل سر ہنری ہاروڈنج جی سی بی گورنر جنرل اور بمہر مہاراجہ دلیپ سنگھ تصدیق ہوا۔

المرقوم مقام لاہور تاریخ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء مطابق ۱۰ ربیع الاول ۱۲۶۲ ہجری اور تصدیق بھی اسی تاریخ ہوا۔

دستخط ایچ ہاروڈنج (مہر)

دستخط مہاراجہ دلیپ سنگھ (مہر)

دستخط بہائی رام سنگھ (مہر)

دستخط راجہ لال سنگھ (مہر)

دستخط راجہ تیج سنگھ (مہر)

دستخط سردار چیتر سنگھ اٹاری والہ (مہر)

دستخط سردار رنجور سنگھ مجیٹھیہ (مہر)

دستخط دیوان دینا ناتھ (مہر)

دستخط فقیر نورالدین (مہر)

دستخط مہاراجہ دلیپ سنگھ (مہر)

دستخط بھائی رام سنگھ (مہر)

دستخط راجہ لال سنگھ (مہر)

دستخط سردار تیج سنگھ (مہر)

دستخط چتر سنگھ اٹاری والہ (مہر)

دستخط سردار رنجور سنگھ مجیٹھیہ (مہر)

دستخط دیوان دینا ناتھ (مہر)

دستخط فقیر نور الدین (مہر)

نمبر ۶۷

شرائط عہدنامہ منعقدہ فیمابین گورنمنٹ انگریزی و دربار لاہور مرقومہ ۱۶ ماہ دسمبر ۱۸۴۶ء عیسوی

چونکہ دربار لاہور نے اور سرداران و رئیسان ملک نے صاف صاف بہ درخواست سرکار انگریزی سے کی ہے کہ گورنر جنرل بہادر درباب قیام انتظام ملک تا صغر سنی مہاراجہ دلیپ سنگھ مدد دہی کریں اور اس امر کو نہایت ضروری بنابر قیام سلطنت ظاہر کیا اور چونکہ گورنر جنرل بہادر نے شرائط چند اپنی رضامندی بیچ دینے مدد مطلوبہ کے بیان کی تو شرائط عہدنامہ ذیل بہ ترمیم شرائط عہدنامہ منعقدہ بمقام لاہور بتاریخ ۱۱ ماہ مارچ گذشتہ ساتھ صاحبان ذیل کے قرار پایا یعنی منجانب سرکار انگریزی ساتھ فردرک کری صاحب سکرٹری گورنمنٹ ہند اور لفٹننٹ کرنیل ہنری منٹگمری لارنس صاحب سی. بی اجنٹ گورنر جنرل سرحد شمالی و مغربی باختیارات عطیہ رائٹ ہنوربل وایکونٹ ہارڈنج جی سی بی گورنر جنرل اور منجانب مہاراجہ دلیپ سنگھ ساتھ سردار تیج سنگھ سردار شیر سنگھ دیوان دینا ناتھ فقیر نور الدین رائے کشن چند سردار رنجور سنگھ مجیٹھیہ سردار عطر سنگھ کالیانوالہ بھائی ندہان سنگھ سردار کاہن سنگھ مجیٹھیہ سردار شمشیر سنگھ سردار ارجن سنگھ رنگر نگلیہ کے جو باتفاق رائے اور رضی رئیسان و سرداران ملک کے بمقام لاہور جمع ہوئے —

شرط اول

تمام شرائط صلحنامہ جو فیما بین سرکار انگریزی اور دربار لاہور کے بتاریخ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء قرار پایا ہے باستثنا اوسقدر مضمون کے جو براے چند درباب شرط پانزدہم عہدنامہ مذکور اس عہدنامے سے ترمیم ہوا ہے واجب التعمیل سرکارین ہونگے۔

شرط دوم

ایک افسر انگریزی مع کافی صاحبان اسسٹنٹ گورنر جنرل بہادر واسطے رہنے لاہور کے مقرر کرینگے اور اس افسر کو کل اختیار تمام امور ریاست مین رہیگا جسطرح چاہین ہدایت اور حکم اجراے کار کا نافذ کرین۔

شرط سوم

ہر طرح کا لحاظ بیچ اجراے کار ملک کے نسبت طبائع باشندگان وحفاظت رسم ورواج ملک وقیام وواجبی حقوق ہر قسم رعایا مرعی رہے گا۔

شرط چہارم

طریق انتظام ملک مین تبدیلی حتی الامکان نہوگی مگر البتہ جب ضروری واسطے حصول مراتب مندرجہ دفعہ بالا متصور ہوگی اور نیز جب واسطے حاصل کرنے رقوم واجبی سرکار لاہور کے ضروری متصور ہوگی کارہاے مفصل مثل حال اہلکاران ہندوستان ماموره کونسل اجنسی یعنی مجمع سربراہان کار ریاست جو رئیسان وسرداران کلان کا ہوگا کرینگے اور یہی سرداراونکے نگران رہینگے اور صاحب رزیڈنٹ انگریزی اس مجمع سرداران کلان پر اپنا حکم جاری کیا کرینگے اور اونکو ہدایت دیا کرینگے

شرط پنجم

اشخاص مفصلہ ذیل فی الحال کونسل اجنسی یا مجمع سربراہ کاران مین مقرر ہونگے یعنی سردار تیج سنگہ سردار شیر سنگہ اٹاری والہ دیوان دینا ناتھ فقیر نور الدین سردار رنجور سنگہ مجیٹھیہ بھائی مدہان سنگہ سردار عطر سنگہ کالیانوالہ سردار شمشیر سنگہ سندہانوالہ اور تبدیلی ادن اشخاص مین بغیر مرضی صاحب رزیڈنٹ اور حکم گورنر جنرل بہادر نہوگی۔

شرط ششم

انتظام ملک کا یہ کونسل اجنسی والے بطریق مقررہ بصلاح صاحب رزیڈنٹ کیا کرینگے

اور صاحب رزیڈنٹ کو اختیار حاصل ہے کہ نسبت ہدایت اور حکم ہر قسم کے کام مین اونکے نام جاری کرین —

شرط ہفتم

فوج انگریزی اوسقدر اور اون مقامات لاہور مین رہا کریگی جسقدر اور جس جگہ گورنر جنرل بہادر مناسب واسطے حفاظت مہاراجہ و امنیت ملک کے تصور کرینگے —

شرط ہشتم

گورنر جنرل بہادر کو اختیار حاصل ہوگا کہ جس قلعہ یا گڈہی وغیرہ لاہور مین اوسکو مناسب واسطے حفاظت لاہور و امنیت ملک کے متصور معلوم ہو فوج انگریزی مقرر کرین —

شرط نہم

دربار لاہور واسطے صرف اس فوج کے اور دیگر ضروریات کے بائیس لاکھ روپیہ سالانہ سرکار انگریزی کو دینگے اور یہ روپیہ دو اقساط مین ادا ہوا کریگا یعنی ۱۳ لاکھ ۲۰ ہزار ماہ مئی و جون مین اور ۸ لاکھ ۸۰ ہزار ماہ نومبر اور دسمبر مین —

شرط دہم

چونکہ یہ مناسب ہے کہ مہارانی یعنی والدہ مہاراجہ دلیپ سنگہ کے واسطے خرچ معقول مقرر ہو لہذا ڈیرہ لاکھ روپیہ سالانہ اونکے واسطے جدا رکھا جائیگا کہ وہ جس طرح چاہین اس روپیہ کو صرف کرین —

شرط یازدہم

شرائط اس عہدنامے کے تا سن بلوغیت مہاراجہ دلیپ سنگہ کے بتعمیل ہونگے اور جب مہاراجہ سولہ سال کی عمر کو پہنچین گے یعنی بتاریخ ۴ ماہ ستمبر ۱۸۵۴ء تو یہ موقوف ہوجاینگے آیا یہ باختیار گورنر جنرل بہادر رہیگا کہ قبل اوس تاریخ کے یعنی قبل سن بلوغ مہاراجہ اس عہدنامہ کو منسوخ کرین جب گورنر جنرل بہادر اور دربار لاہور کو اطمینان حاصل ہو کہ اب خدمت سرکار انگریزی درباب انتظام ملک مہاراجہ کے ضرورت نہین

یہ عہدنامہ گیارہ شرائط کا تجویز ہوکر افسران انگریزیان و سرداران مذکورہ بالا نے بمقام لاہور بتاریخ ۱۶ ماہ دسمبر ۱۸۴۶ء قرار دیا —

دستخط الیف کری

دستخط ایچ ایم لارنس

دستخط سردار تیج سنگھ (مہر)

دستخط سردار شیر سنگھ (مہر)

دستخط دیوان دینا ناتھ (مہر)

دستخط فقیر نور الدین (مہر)

دستخط رای کشن چند (مہر)

دستخط سردار رنجور سنگھ مجیٹھیہ (مہر)

دستخط سردار عطر سنگھ کالنوالہ (مہر)

دستخط بھائی ندہان سنگھ (مہر)

دستخط سردار گمان سنگھ مجیٹھیہ (مہر)

دستخط سردار شمشیر سنگھ (مہر)

دستخط سردار لال سنگھ (مہر)

دستخط سردار کھرک سنگھ سندہانوالہ (مہر)

دستخط سردار ارجن سنگھ انگریکلیہ (مہر)

دستخط ہاروبخ (مہر)

دستخط دلیپ سنگھ (مہر)

تصدیق کیا رایٹ ہنوریبل گورنر جنرل بہادر نے بمقام بھیروں وال گھاٹ واقع کنارہ چپ دریاے بیاسہ بتاریخ ۲۶ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۴۶ع

دستخط الیف کری

سکرٹری گورنمنٹ ہند

نمبر ۶۸

شرائط جو مہاراجہ دلیپ سنگہ کو دی گئین اور مہاراجہ نے منظور کین

شرائط جو مہاراجہ دلیپ سنگہ بہادر کو دی گئین منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی معرفت ہنری میور ایلیٹ صاحب فورین سکرٹری گورنمنٹ ہند اور لفٹنٹ کرنیل سر ہنری منٹگمری لارنس کے سی بی رزیڈنٹ باختیارات عطیہ رابٹ ہنوربل جیمس ارل اوف ڈبلہوسی نایٹ اوف دی موسٹ انشنٹ موسٹ نوبل اوردر اوف دی تہسل اون اوف ہر مجسٹیز موسٹ ہنوربل پریوی کونسل گورنر جنرل مامورہ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی بنابر اجرا و سرانجام امور ہند اور جو منجانب مہاراجہ منظور ہوئین معرفت راجہ تیج سنگہ راجہ دینا ناتھ بھائی ندہان سنگہ فقیر نورالدین گنڈا سنگہ ومختار سردار شیر سنگہ سندہانوالہ و سردار لال سنگہ ومختار وولد سردار عطر سنگہ کاسیان والہ اہالیان کونسل اجنسی مذکور باختیارات عطیہ مہاراجہ

شرط اول

مہاراجہ دلیپ سنگہ منجانب اپنے اور اپنے ورثا اور جانشینون کے کل حقوق و استحقاق و دعوی حکومت پنجاب اور جسقدر حکومت کسی قسم کی ہو ترک کرینگے۔

شرط دوم

تمام اسباب ریاست جس قسم کا ہو اور جہان دستیاب ہو ضبط سرکار ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی بیچ ادائے قرضہ ذمگی سرکار لاہور جو سرکار انگریزی کا اوسکے ذمہ ہے اور بابت اخراجات جنگ کے ہوگا۔

شرط سوم

جواہر کوہ نور جو مہاراجہ رنجیت سنگہ نے شاہ شجاع الملک سے لیا تھا مہاراجہ لاہور ملکہ انگلستان کو دینگے۔

شرط چہارم

مہاراجہ دلیپ سنگہ بابت اپنے اخراجات اور پرورش اپنے رشتہ داران وملازمین کے ہنوربل کمپنی سے ایک پنشن سالانہ جو چار لاکھ سے کم اور پانچ لاکھ سے زیادہ نہوگا لیا کرینگے۔

شرط پنجم

مہاراجہ کی عزت اور توقیر ہوا کرے گی اور اوسکا لقب مہاراجہ دلیپ سنگہ بہادر قائم رہیگا اور وہ اپنے حین حیات اوسقدر روپیہ اپنے خرچ ذات کے واسطے منجملہ اوس نپشن کے لیا کرینگے جسقدر اونکی ذات کے واسطے مقرر ہوگا بشرطیکہ وہ مطیع الحکم سرکار انگریزی رہینگے اور جہان گورنر جنرل تجویز کرینگے اوسی مقام مین رہینگے۔

یہ شرائط دی گئین اور منظور ہوئین بمقام لاہور بتاریخ ۲۹ ماہ مارچ ۱۸۴۹ء اور تصدیق کیا رائٹ ہنوربل گورنر جنرل نے بتاریخ ۵ ماہ اپریل ۱۸۴۹ء

دستخط مہاراجہ دلیپ سنگہ [مہر]

دستخط راجہ تیج سنگہ [مہر]

دستخط ڈبلیو سی [مہر]

دستخط راجہ دینا ناتھ [مہر]

دستخط ایچ ایم الیٹ [مہر]

دستخط بہائی ندہان سنگہ [مہر]

دستخط ایچ ایم لارنس [مہر]

دستخط فقیر نورالدین [مہر]

دستخط گندا سنگہ مختار سردار شیر سنگہ سندہان والہ [مہر]

دستخط سردار لال سنگہ مختار وولد سردار عطر سنگہ کالیان والہ [مہر]

علاقجات این روی ستلج و دہلی

ازروی رپورٹ گورمنٹ پنجاب واصل کواغذ دفتر فورین گورمنٹ

حکومت انگریزی کا قائم ہونا علاقجات این روی ستلج مین تاریخ عہدنامہ رنجیت سنگہ مرقومہ ۲۵ ماہ اپریل ۱۸۰۹ء سے ہوسکتا ہے کیونکہ ازروی شرط دوم کے رنجیت سنگہ نے وعدہ کیا تھا کہ وہ دست درازی اوپر علاقجات وحقوق رئیسان بجانب کنارہ چپ دریای ستلج نکریگا بتاریخ ۳ ماہ مئی ۱۸۰۹ء ایک اشتہار نمبر ۶۹ جاری ہوا تھا جسکا انشا یہ تھا کہ حفاظت سرکار انگریزی کی رئیسان سرہند و مالوا کو بغیر مطالبہ خراج کے دی جائیگی اس شرط پر کہ وہ وقت جنگ خدمت گزاری کرین اور اوسمین بیان واسطہ ملک محفوظہ کا نسبت گورمنٹ انگریزی کے کیا گیا تھا عام مطلب اشتہار ۱۸۰۹ کا یہ تھا کہ رئیسون کو اون علاقجات پر قائم رکھا جاوے جو اونکے پاس قبل از آنے نیچے حفاظت انگریزی کے تھے جب کسیطرح اونکو اندیشہ رنجیت سنگہ کا نرہا تو قوی رئیسان نے ضعیفون پر دست درازی شروع کی اور بماہ اگست ۱۸۱۱ء یہ امر ضروری متصور ہوا کہ دوسرا اشتہار نمبر ۷۰ جاری ہو اور اوسمین اشتہار دیا جاوے کہ جو علاقہ اسطرح رئیسان قوی نے قبضے مین کرلیا ہے وہ واپس دین اور آیندہ ایسی دست درازی سے باز رہین —

بعد جنگ اول سکھان کے واسطہ سرکار انگریزی ساتھ رئیسان این روی ستلج کے بالکل تبدیل ہوگیا باستثناء نو رئیسان کلان یعنی پٹیالہ جیہند نابہہ کلسیا مالیرکوٹلہ فریدکوٹ دیال گڑھ ممدوٹ رائی کوٹ کے تمام سرداران سے حکومت شاہانہ چھین لی گئی اور بعوض خدمت ہنگام جنگ جو اونپر فرض تھی اونسے ایک ٹکس تعدادی دو آنہ فی روپیہ یعنی ۱۲½ فیصدی اونکی آمدنی پر لینا شروع ہوا اور علاقجات دیال گڑھ اور رای کوٹ بعد ازان سرکار انگریزی مین آگئے اور انتظام ممدوٹ کا بھی سرکار نے اس وجہ سے اپنے اختیار مین کرلیا کہ نسبت اپنے سردار کے وہ بدوضعی کرتے تھے اور منجملہ علاقہ جو ۱۸۰۹ء مین زیر حفاظت دیا تھا علاقہ جمعی موازی [illegible] لاکہ کا باعث نہونے وارثون کے ضبط سرکار ہوگیا اور علاقہ جمعی [illegible] لاکہ کا ضبط سرکار ہوا اور اس قدر علاقہ ضبط شدہ مین سے جاگیرات تعدادی مبلغ [illegible] سالانہ کی عطا ہوئین —

پٹیالہ

یہ سب سے کلان ریاست سکھان ہے بانی اس خاندان کا ملک بانجھا سے آیا تھا اور اوسنے قریب سو برس گذرے ایک علاقہ اسپنے واسطے درست کیا یہ مہاراجہ قوم کا جاٹ ہے مگر مذہب سکھہ اوسنے اختیار کیا ہے خاندان حال کا بزرگ چودھری پھول نامے تھا اوسنے ایک موضع اسپنے نام کا علاقہ نابہہ مین آباد کیا ہے اوسکے دو بیٹے تلوکا اور راما نامے بانی خاندان راجہ ہوسے مہاراجہ حال خاندان راما سے ہین یہ خاندان بطور راجہ قریب پانچ پشت سے این روی ستلج مین قائم ہوا ہے۔

درمیان جنگ نیپال کے رئیس پٹیالہ نے سرکار انگریزی کی مدد اپنی فوج سے کی تھی اور بعد اختتام جنگ مذکور سنداد نمبر ۱۷ و ۲۲ اوسکو ملین جنکی روسے جزو علاقہ کیونتھل و بگھات جمعی ۔۔۔ سالانہ کا بعوض دو لاکھ اسی ہزار روپیہ کے جو اوسنے سرکار کو دیا عطا ہوا۔

بیچ سنہ ۱۸۳۰ء کے علاقہ کوہی شملہ بعوض تین مواضع پرگنہ بھرولی کے پٹیالہ سے لیا گیا بعد ازین کوئی امر بزرگ نسبت گورنمنٹ انگریزی و پٹیالہ کے واقع نہین ہوا مگر بموسم سرما سنہ ۱۸۴۵ و ۱۸۴۶ء جب فوج خالصہ نے علاقہ این روی ستلج پر حملہ کیا اس موقع پر مہاراجہ کو بعوض اوسکی خدمات اس مہم کے علاقہ منضبطہ راجہ نابہہ جو بباعث بدوضعی راجہ مذکور کے ضبط سرکار ہوا تھا عطا ہوا۔

سنہ ۱۸۴۷ء مین حسب درخواست مہاراجہ ایک سند نمبر ۲۳ اونکو عطا ہوئی جسکی روسے تمام حقوق علاقہ قدیم اور علاقہ عطیہ کے اونکو واسطے ہمیشہ کے عطا ہوے مہاراجہ کو ہدایت ہوئی کہ وہ انصاف سے درنگذرے اور رعایا کو حکم ہوا کہ وہ مہاراجہ کو اپنا حاکم اور مالک تصور کرین مہاراجہ نے منجانب اپنے اور اپنے ورثا کے استحقاق تحصیل جونگی ٹرنزٹ محصول چھوڑ دیا اور وعدہ کیا کہ وہ ستی ہونے دیگا اور دختر کشی اور بردہ فروشی کی ممانعت کریگا اور اگر کوئی دشمن اگر علاقہ این روے ستلج پر حملہ آور ہوگا تو وہ خود مع اپنی فوج کے مقابلہ آرا ہوگا اور سرکار انگریزی نے تمام دعوی خراج ومالگزاری وخرچہ فوج وغیرہ معاف کیا اس سال مین مہاراجہ نے اور علاقہ منضبط دربار لاہور جمعی ۔۔۔ سالانہ کا واسطے ہمیشہ کے بالعوض اوسکے چھوڑ دینے ٹرنزٹ وغیرہ کے محصول کے پایا مہاراجہ کو یہ تفہیم کی گئی کہ سزاے قطع عضو اوسکے علاقے مین نہونے پاوے۔

پیچ بود شتعداہ سے مہاراجہ نرندر سنگہ نے سرکار انگریزی کی مدد فوج سے کی یہ فوج دہلی گئی اور نواح راستے پر اسنے قائم رکھی اوسکی فوج نے گوالیار اور دھولپور بھی گئی اور روپیہ سے بھی اوسنے مدد سرکار کی کی بالعوض ان خدمات کے کہ ماوراے اور انعامات کے اونکو پرگنہ نارنول واقع علاقہ جھجھر جمعی دو لاکھہ سالانہ واسطے ہمیشہ کے اس شرط پر ملا ہے کہ جب اندیشہ عظیم یا مفسدہ عام برپا ہو تو وہ فوج اور مشورے سے مدد دے ماسوا اسکے سرکار انگریزی نے مہاراجہ کو حکومت علاقہ بھدور بھی دی اور اونکو اختیار ضبط کرنے اور مسترد کرنے جائداد عطیہ کا اور تحصیل ٹکس بتعدادی صہ ۱۳ م روپے سالانہ کا دیا—

سنہ ۱۸۶۰ مین ایک سند جدید نمبر ۴ مہاراجہ کو عطا ہوئی جسکی رو سے مہاراجہ اور اونکے ورثا کو حکومت کلیتہ اپنے علاقہ قدیم اور علاقہ جدید کی دی گئی اور تمام باغیان اور اون لوگون کو جنکو زمین بابت خدمت ہنگام جنگ کے دی گئی تھی حکم ہوا کہ وہ اطاعت مہاراجہ کی کرین اور سرکار انگریزی نے وعدہ کیا کہ وہ کسیطرح کا خراج بالعوض مالگزاری یا خدمت یا کسی اور حیلے سے طلب نکرینگے اور سرکار نے مہاراجہ کو اختیار متبنی کرنے کا بھی دیا درصورتیکہ کوئی اولاد صلبی موجود نہو اور درحالیکہ رئیس لاولد مر جائے اور کسیکو متبنی بھی اوسنے اپنے حین حیات نکیا ہو تو نذرانہ سرکار انگریزی کو دینا ہوگا اور اختیار زندگی اور مرگ کا مہاراجہ کو اونکی رعایا پر دیا گیا اور اگر کوئی دشمن آتا ہو تو مہاراجہ پر فرض ہے کہ وہ شریک فوج انگریزی ہوکر بار برداری اور رسد وغیرہ بھی بہم کردین اور اونکو یہ بھی چاہیے کہ وہ اسباب ضروریہ ریلوے اور ریل یعنی تار برقی بہم کردین اوسکی قیمت اونکو دیجائیگی اور زمین بلا معاوضہ اس کام کے واسطے دین—

عرصہ قلیل گذرا کہ جزو پرگنہ کنوڈ واقع علاقہ جھجھر اور تعلقہ کہاؤن مہاراجہ کے ہاتھہ واسطے ہمیشہ کے بالعوض زر قرضہ جو اونکا ذمہ سرکار انگریزی کے تھا اور بالعوض زر سود کثیر جو بابت لون کے اونکو ملتا تھا فروخت ہوا اس بیع کے بابت بھی ایک تتمہ سند نمبر ۵ اونکو دی گئی علاقہ مہاراجہ کا رقبہ صہ ۱۲۳۶ میل مربع ہے اور باشندگان اوسمین ۵ لکہ نفری ہین اور مالگزاری مشخصہ ۔ لکہ اسمین سب علاقہ قدیم اور علاقجات عطیہ سرکار انگریزی شامل ہین مہاراجہ نرندر سنگہ کو بتاریخ یکم ماہ نومبر ۱۸۶۱ تمغہ موسٹ اکزالٹڈ اوردر اوف دی سٹار

اوف انڈیا عطا ہوا اور بتاریخ ۵ ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء استحقاق متبنی کرنے کا جو از روی سند عطیہ تاریخ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء ملا تھا بذریعہ سند نمبر ۶ منظور ہوا مہاراجہ اتفاقاً بتاریخ ۱۴ ماہ نومبر سنہ ۱۸۶۲ء بیکنٹھ باش ہوسے یعنی فوت ہوسے اور اونکا فرزند اور جانشین بارہ سال کی عمر کا ہے —

مہاراجہ سو نفر سوار بطور کنٹنجنٹ کے واسطے کارروائی حکام دیتے ہین اور اونکی سلامی سترہ ضرب کی ہوتی ہے —

جھیند

راجہ اس ملک کا بھی اوسی فرقے کا ہے جسکا مہاراجہ پٹیالہ ہے اور اوسی مورث اعلیٰ کی اولاد مین سے ہے جسکا مہاراجہ ہے اور مثل مہاراجہ یہ بھی سکھ مذہب کا ہے اور یہ خاندان قریب سو برس سے حاکم یہان کے ہین یہ راجہ اور اوسکے مورث ہمیشہ سے رفیق سرکار انگریزی کے رہے ہین بعد شکست فوج مرہٹا کے سب سے اول اور سب سے زیادہ وفادار سرکار انگریزی کا تھا اوسکا نام بھاگ سنگہ راجہ جھیند تھا اسکی خدمت ہمراہ لارڈ لیک صاحب نامی تھی جب صاحب موصوف تعاقب ہولکر مین تا بہ دریاے بیاسہ آئے تھے یہ رئیس ماموں رنجیت سنگہ راجہ لاہور کا تھا لارڈ لیک صاحب نے استحکام حکومت راجہ اوس جاگیر مین کیا جو اوسکو بادشاہ دہلی یا سیندہیا سے ملی تھی اور بطور خاص انعام کے علاقہ کھر کندا رہوانی جسکی جمع سالانہ علیحدہ علیحدہ قریب پچیس ہزار روپیہ کے تھی اور اس راجہ کو شمول بھائی لال سنگہ کیتھل والے کے علاقہ پرست فریدپور واقع پانی پت جمعی ۰۰۰۰ روپیہ کا ملا یہ علاقہ تاحین حیات ملا تھا اور عرصہ چند سال کا گذرا کہ ضبط سرکار ہو گیا ہے بعد مہم ستلج کے گورنر جنرل بہادر نے راجہ جھیند کو بعوض اوسکی خدمات کے کچہ علاقہ اور دیا جمع سالانہ جسکی تین ہزار ہے —

بیچ سنہ ۱۸۴۷ء کے سرکار انگریزی سے اوسی قسم کی سند نمبر ۷ راجہ جھیند کو ملی تھی جیسی مہاراجہ پٹیالہ کو عطا ہوئی تھی اس سال مین اور بھی علاقہ منضبطہ دربار لاہور جمعی ۱۰۰۰ روپیہ سالانہ واسطے ہمیشہ کے بلحاظ اوسکے معاف کر دینے محصول پرمٹ وغیرہ کے دیا گیا —

بیچ سنہ ۱۸۵۷ء کے راجہ جھیند اول شخص تھا جو بمقابلہ مفسدین دہلی کے آگے گیا اسکی فوج بطور

دیبی گارد یعنی فوج مقدم کوچ کرتی تھی اور ہمراہ فوج انگریزی کے مقام دہلی ہی جب تک کہ دہلی سر ہوئی اور تھوڑی فوج اوسکی شریک حملہ بھی ہوئی تھی بعوض ان خدمات کے اوسکو ایک علاقہ جمعی ۔۔۔ سالانہ اس شرط پر جاگیر مین ملاکہ وہ ہمیشہ وفادار رہے اور خدمت وقت ضرورت و اندیشہ کے کیا کرے اور مشورہ دیا کرے ۔

سنہ ۱۸۶۰ء مین اوسکو ایک سند جدید نمبر ۸ مثل سند مہاراجہ پٹیالہ ملی جسکی رو سے اختیار متبنی کرنے کا دیا گیا اور یہ استحقاق دوسری سند نمبر ۹ کی رو سے مستحکم کیا گیا از روے سند نمبر ۸ کے راجہ کو اختیار دیا گیا کہ وہ جزو علاقہ تحصیل کنود واقع علاقہ جھجر باداے نذرانہ خرید کرے ۔

یہ راجہ پچاس سوار بطور کنٹنجنٹ واسطے کار سرکار کے دیتا ہے اور اوسکی سلامی گیارہ ضرب کی ہوتی ہے ۔

قبضہ علاقہ جھیند کا رقبہ ۔۔۔ میل مربع ہے اور باشندے تین لاکھ گیارہ ہزار آدمی ہین اسمین قبضہ قدیم خاندان و جاگیرات حال عطیۂ سرکار انگریزی ہین اور مالگزاری ۔۔ لکھ روپیہ سالانہ راجہ سابق راجہ سنگت سنگہ لاولد مرگیا اور راجہ حال بعد تکرار گدی نشین ہوا ایک مرتبہ اوسکا دعوی نامنظور ہوا تھا اور علاقہ قابل ضبطی مگر آخر کار اوسکا حق بابت تمام علاقہ خاندان مقبوضہ راجہ گجپت سنگہ مورث اعلی اگرچہ درست تھا منظور ہوا مگر تمام علاقہ جو بعدہ راجہ بھاگ سنگہ و راجہ گجپت سنگہ نے حاصل کیا تھا اور قریب ڈیڑھ حصہ تھا ضبط سرکار ہوا لہذا راجہ سروپ سنگہ کے پاس تمام علاقہ خاندان کا نہین ہے مگر اوسیقدر ہے جو سابق راجہ گجپت سنگہ نے اول حاصل کیا تھا اور وہ علاقہ جو بعدہ سرکار انگریزی نے عطا کیا ہے ۔

نابھا

راجہ نابھا اوسی خاندان کا ہے جسکا راجہ جھیند ہے مگر اولاد اکبر کے خاندان سے ہی جب سے دوستی سرکار انگریزی اور اس راجہ کی ہوئی اوسوقت سے مہم اول سکھان تک کوئی امر قابل بیان وقوع مین نہین آیا مگر اس وقت مین راجہ دیوندر سنگہ راجہ حکمران وقت نے رسد بند کردی تھی اور متواتر احکام اجنٹ گورنر جنرل کا عدول کیا راجہ اس سبب سی برخاست کیا گیا

اور ایک پنشن ... سالانہ کو انگریزی نابھا سے اوسکے واسطے مقرر ہوا راجہ معزول اب متھرا میں نظر بند رہتا ہے۔ اور اوسکا پسر کلان راجہ مقرر ہوا تمام محصول معاف ہوا باستثنائے محصول ... خاص شہر نابھا بعض اہلکاران مقام مذکور باختیارات کلی قائم رہے چہارم علاقہ سوائے ... کے منضبط سرکار ہوا اور ایک جزو اوسکا فیمابین مہاراجہ پٹیالہ و راجہ جھیند بحصہ مساوی بالعوض اونکی خدمات کے تقسیم ہوا تمام امور خاندان مین راجہ حال کو کل اختیار دیا گیا بشرطیکہ اوسکا طریق اچھا ہوا اور انتظام بھی اوس سے اچھا ہے۔

بعد ازین کوئی اور تبدیلی ۱۸۵۷ء تک نہین ہوئی مگر اس سال مین راجہ حال بھرپور سنگہ نے سرکار انگریزی کی خدمات لائقہ کین اور بالعوض اونکے اوسکو علاقہ جمعی ایک لاکھ چھہ ہزار روپیہ سالانہ کا علاقہ جھجر مین سے دیا گیا بشرطیکہ وہ وقت فساد و اندیشہ خدمت فوج سے کرے اور مدد امور پولیٹکل مین دیا کرے۔

جب گورنر جنرل بہادر پنجاب تشریف لے گئے تھے اوسوقت مین راجہ نابھا کو بھی ویسی ہی سند نمبر ۸۰ عطا ہوئی جیسی مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ جھیند کو ملی تھی جسکی رو سے اختیار متبنی کرنیکا اوسکو دیا گیا ایک اور سند نمبر ۸۲ بعطائے حق متبنی دی گئی بعد ازین راجہ کو اجازت ہوئی کہ بالعوض زر قرضہ دادنی سرکار انگریزی اور یافتنی مہاراجہ مذکور جزو علاقہ تحصیل کنود ضلع جھجر خرید کرے اور اس بارہ مین سند نمبر ۸۳ اوسکو عطا ہوئی۔

یہ راجہ سوار کنٹنجنٹ واسطے کار سرکار کے نہین دیتا اونکی تنخواہ کا روپیہ اس جزو علاقہ مین شامل ہے جو بعد مہم ستلج ضبط ہوا تھا اوسکی سلامی گیارہ ضرب کی ہوتی ہے۔

علاقہ نابھا کا رقبہ ۸۶۳ میل مربع کا ہے اور باشندگان ... لکھ نفری اور مالگزاری للعہ لاکھ روپیہ ہے۔

کلسیا

اس خاندان کی اصل کلسیا موضع مانجھا سے ہے جب حفاظت انگریزی این روے ستلج مین مشتہر ہوئی تھی تو نقل اشتہار محررہ سرڈیوڈ اکٹرلونی جودہ سنگہ حاکم مقام مذکور کے

پاس اس سبب سے مرسل نہین ہوئی تھی کہ اوسکا میلان بنسبت سرکار انگریزی کے مشتبہ تھا اور یہ تجویز ہوئی تھی کہ اگر رئیس مذکور حفاظت انگریزی کی پرواہ نکرے اور متفق رنجیت سنگہ سے رہے تو وہ دشمن قرار دیا جائیگا اور اوسکا ملک ضبط ہوگا بعد عرصہ دو مہینے کے رئیس مفسد نے بھی پیروی اور و نکی کی اور اطمینان حفاظت اوسکو دی گئی۔

سردار سوبھا سنگہ بتاریخ ١٤ ماہ فروری ١٨٥٨ء مرگیا اور سرکار انگریزی نے اوسکے فرزند بھیا سنگہ کو اوسکا وارث اور جانشین منظور کیا اوسکو بھی ایک سند نمبر ١٨ ملی ہی جسکی رو سے اوسے اختیار متبنی کرنے کا دیا گیا ہے۔

مالگزاری علاقہ کلسیا کی مبلغ ایک لک۔ روپیہ سالانہ ہے اور رقبہ ١٥٥ میل مربع اور باشندے ۔۔ نفری ہین۔

اس رئیس کو مبلغ ۔۔ سالانہ بابت نقصانی محاصل پرمٹ وغیرہ سرکار انگریزی سے ملتا ہے اور یہ واسطے ہمیشہ کے دیا گیا ہے۔

مالرکوٹلا

یہ خاندان دراصل کابل سے آیا تھا بزرگ رئیس حال کے اچھے معتبر علاقجات پر منجانب شاہان مغلیہ ضلع سرہند مین مامور تھے اور رفتہ رفتہ جب سے سلطنت مغلیہ کو تنزل ہوا یہ لوگ خودسر ہوگئے یہ خاندان بنسبت خاندان پٹیالہ و جھیند و نابھا جنکا ملک چہار طرف اس علاقے کے ہے قدیم تر ہے سردار اس علاقہ کا لارڈ لیک صاحب کے شامل ہوا تھا اور حفاظت انگریزی اوسپر بھی اوسیوقت ہوئی جسوقت اور سرداران کی بنسبت مقرر ہوئی تھی رئیس حال اس علاقہ کا نواب سکندر علیخان نامی ہے اور بجاے اپنے والد کے ١٨٥٨ء مین جانشین ہوا تھا اوسکی اولاد مین ہے مگر اوسکو اطمینان بذریعہ سند نمبر ٤٨ حاصل ہوئی کہ جو جانشین اوسکا مستحق ریاست از روے شرع محمدی کے ہوگا ہر امر مین اوسکا لحاظ رکھا جائیگا رشتہ داران قریب اس سردار کے علاقہ خاندانی مین ایک حصے پر مالک ہین اور وہان اونکا اختیار کل ہے مگر ماتحت نواب کے ہین۔

یہ علاقہ پچیس سوار بطور کنٹنجنٹ واسطے سرانجام کار سرکار دیتا ہے اور اسکی عوض سرکار سے [illegible] روپیہ سالانہ پاتا ہے یہ رقم اوسکو واسطے ہمیشہ کے بابت ترک کرنی محصول وغیرہ کے دی گئی ہے اس رئیس کی سلامی نو ضرب کی ہوتی ہے۔

رقبہ مالیر کوٹلا کا [illegible] میل مربع ہے اور آبادی [illegible] نفری اور زر مالگزاری ایک لاکھ روپیہ سالانہ ۔

فریدکوٹ

علاقہ فریدکوٹ دو حصوں مین منقسم ہے ایک خاص فریدکوٹ اور دوسرا کوٹ کپورا یہ علاقہ بجانب جنوب و مغرب ضلع فیروزپور کے واقع ہے اور سرحد جنوبی و مشرقی ملحق پٹیالہ ہے اسکا رقبہ ساڈھے [illegible] میل مربع کل ہے اور آبادی قریب [illegible] ہزار نفری اور مالگزاری غالباً قریب [illegible] روپیہ سالانہ کی ہے رئیس اس علاقہ کا قوم برار جاٹ سے ہے ایک اوسکے بزرگ کا بہلن نامے عہد اکبرشاہ مین ذی رتبہ ہوگیا اور اوسکے سبب یہ خاندان بزرگ ہوا اوسکے برادرزادہ نے ایک قلعہ کوٹ کپورا نامے تعمیر کیا اور حاکم خودسر اوسکا ہوا شروع صدی حال مین پرگنہ کوٹ کپورا کا قبضہ محکم چند دیوان دربار لاہور نے کیا اور ہنگام مہم سکھان [illegible] مین سرکار انگریزی نے ضبط کیا مگر باعث اسکے کہ رئیس فریدکوٹ نے شریک سرکار انگریزی ہوکر جنگ کی ہین یعنی مہم ستلج [illegible] مین خدمت لائقہ کی اوسکو خطاب راجگی عطا ہوا اور علاقہ موروثی کوٹ کپورا جاگیر مین ملا بالعوض ترک کرنے محصول پرمٹ وغیرہ کے سرکار انگریزی نے اقرار کیا کہ وہ راجہ مذکور کو مبلغ [illegible] روپیہ سالانہ دیا کرینگے اور چونکہ اوسوقت مین اکثر قطعات معافی علاقہ کوٹ کپورا مین ایسے تھے کہ وہ ضبط سرکار ہوجاتی لہذا ایک تجویز عمل مین آئی جس سے جو قطعہ زمین معافی ضبط ہوتے تھے حوالہ راجہ کے ہوتے تھے اور اوسیقدر روپیہ کی تخفیف زر معاوضہ پرمٹ وغیرہ مین ہوتی تھی۔

کچہ کنٹنجنٹ فوج وہ نہین دیتا اور نہ کچہ مالگزاری سرکار انگریزی مین کرتا ہے مگر راجہ اپنے پاس پچاس سوار اور سو پیادے موجود رکھتا ہے۔

نمبر	نام	تعداد زر آمدنی	تعداد زر مالگزاری
۴۹	پتی کروا۔	لہ عنامہ عہ	اسامو عہ
۵۰	پتی بھوکیا۔	۔ عہ للامد عہ	الماللو عہ
۵۱	راجپور۔	اسالو عہ	ما لعہ
۵۲	راجیوال۔	سامو عہ	مد عہ
۵۳	رام گرھ۔	لوعہ للالو عہ	سماللو عہ
۵۴	روکالی۔	لمالہ عہ	لعہ
۵۵	ادور۔	الماعہ	امو عہ
۵۶	زنکل پور۔	للالو عہ	امد عہ
۵۷	سادہورا۔	مد عہ	سما عہ
۵۸	سزان۔	سمالہ عہ	لمالہ عہ
۵۹	سیالیا۔	لہ سمامو عہ	اعہ لعہ
۶۰	سیکا۔	اسما ۔	ما ۔
۶۱	سیکری۔	سمای عہ	سالہ عہ
۶۲	سکندرا۔	اسماموعہ	سالو عہ
۶۳	شاہ آباد۔	للحالہ	سوسماعہ
۶۴	سیام گرھ۔	سماعہ ۔	سامد عہ
۶۵	سام سنگھان۔	موعہ	اسماعہ
۶۶	متھراونورشہید۔	مدعہ عہ	سما ۔
۶۷	شل۔	الماللو عہ	سا عہ
۶۸	شمس پور۔	امدعہ	امامد عہ
۶۹	سدہودال۔	۔ عامد عہ	سمامد عہ

باجلاس کونسل منعقد ہوا اور ہم نہایت خوشی سے واسطے اطمینان سرداران ملک مالوہ سرہند کے تجویز اور رضامندی سرکار بدفعات مفصلہ ذیل مشتہر کرتے ہین —

شرط اول

ملک سرداران مالوہ و سرہند زیر حمایت و حفاظت سرکار انگریزی آیا لہذا حکومت اور حکمرانی مہاراجہ رنجیت سنگھ سے بموجب شرائط عہدنامہ بری متصور ہونا چاہیے —

شرط دوم

ملک رئیسان جو اس طرح زیر حفاظت آیا ہے تمام قسم کے محاصل زر سے بری ہے یعنی سرکار انگریزی کوئی محصول اوس سے نلیگی —

شرط سوم

سرداران مذکورین کو وہی اختیارات اور حقوق حاصل رہینگے جو اونکے قبضے مین قبل اونکے زیر حمایت آنے کے تھے —

شرط چہارم

جب کبھی فوج انگریزی واسطے بہبود عام کے اون سرداروں کے علاقہ مین سے گذر کرے تو ہر ایک سردار کو لازم ہوگا کہ اپنے اپنے علاقے مین رسد و غلہ و دیگر ضروریات اونکی بہم پہونچاوے —

شرط پنجم

اگر کوئی دشمن کسی جانب واسطے فتح کرنے اس ملک کے آوے تو مقتضاے دوستی و اتفاق و بہتری باہمی اسی مین ہے کہ سب بہ فوج انگریزی کے متفق ہوکر کوشش بیچ دفع کرنے دشمن مذکور کے عمل مین لائین اور با انتظام و فرمانبرداری کارروا رہین —

شرط ششم

اسباب انگریزی جو تجاران اضلاع شرقی سے واسطے فوج کے لائین اون سے کوئی تھانہ دار اور رئیس ان علاقجات کا مزاحم نہوا اور نہ اوس سے محصول شے مذکور طلب کرے —

شرط ہفتم

تمام گھوڑے جو واسطے رسالہ کے سرہند مین یا کسی اور مقام مین خرید کیے جائین اور سوداگران اسپ کے پاس پروانہ راہداری دستخطی و مہری صاحب رزیڈنٹ بہادر دہلی یا صاحب افسر کمانڈنگ سرہند کا ہو تو سب سردار ایسے گھوڑون کو بلامزاحمت یا مطالبہ محصول اپنے اپنے علاقے مین گذر کرنے دین —

نمبر ۷

اشتہار بنام سرداران سکھ وغیرہ مرقومہ ۲۲ ماہ اگست سنہ ۱۸۱۱ء

بتاریخ ۳ ماہ مئی سنہ ۱۸۰۹ء ایک اطلاعنامہ سات شرائط کا بحکم سرکار انگریزی جاری ہوا تھا اس مراد سے کہ ملک سرداران سرہند و مالوا زیر حفاظت سرکار آگیا لہذا حسب منشاء عہدنامہ رنجیت سنگہ کچہ علاقہ علاقجات سرداران مذکورۂ بالا سے نہین رہا اور سرکار انگریزی کا ارادہ نہین کہ مطالبہ پیشکش یا نذرانہ کرین اور سرداران اپنے اپنے علاقے پر حاکم اور قابض رہینگے اور غرض اجرائے اطلاعنامہ مذکور سے یہ تھی کہ سرداران مذکورین کی اطمینان ہو کہ سرکار کی نیت حکمرانی کی نہین ہے اور جسکے پاس جو علاقہ ہے وہ اوسپر قبضہ رکھے اور باطمینان اوسکا حظ اوٹھائے

چونکہ اکثر زمینداران و رعایا ملک سرداران مذکورین نے پیشگاہ افسران انگریزی استغاثہ پیش کیے مگر اونھون نے بنظر شرائط اطلاعنامہ مذکور کچہ توجہ اوسپر نہین کی اور نہ ارادہ ہے کہ آیندہ اوسپر لحاظ کرین مثلاً بتاریخ ۱۵ ماہ جون سنہ ۱۸۱۱ء دلاور علیخان سمانا والے نے نالش پیشگاہ صاحب رزیڈنٹ دہلی بنام اہلکاران راجہ صاحب سنگہ پیش کی کہ اونھون نے اوسکے جواہرات اور دیگر اسباب چھین لیا اسپر صاحب موصوف نے حکم دیا کہ قصبہ سمانا عملداری راجہ صاحب سنگہ مین ہے لہذا یہ عرضی نالش اوسکے پاس مرسل ہو —

اور بتاریخ ۱۲ ماہ جولائی سنہ ۱۸۱۱ء دسوندا سنگہ و گورکھہ سنگہ نے پیشگاہ کرنیل اوکٹرلونی صاحب اجنٹ گورنر جنرل بہادر کے بنام سردار جسرت سنگہ کے نالش دائر کی کہ سردار مذکور نے اونکی جاگیر وغیرہ کا حصہ لیا ہے بعد ملاحظہ اسکے ظہر عرضی پر حکم تحریر ہوا کہ چونکہ تین سال سے کوئی دعوی

سردار کے بھائیونکی طرف سے پیش نہین ہوا اور نہ کسی شریک کا نام مذکور ہے اور چونکہ اطلاعنامہ
مین جو سردارونکو دیا گیا ہے یہ مشتہر ہو چکا ہے کہ ہر ایک سردار اپنے علاقے مین بلا دقت رہے
اور کل اختیار رکھے لہذا اس عرضی نالش پر کچھ حکم نہین ہو سکتا ہے اس قسم کے حکم اور استغاثون کے
حکم سندر کہتے ہین اور نیز یہ مراد ہے کہ ہر ایک زمیندار اور رعایا کے دلمین نقش ہو کہ دادرسی اونکی
اونکے رئیسون سے ہوگی اور وہ کوئی دقیقہ فرمانبرداری نسبت اونکے فروگذاشت نکرین لہذا یہ امر اوپر
راجگان و سرداران این روی ستلج فرض ہے کہ وہ یہ امر بخوبی ذہن نشین اپنی رعایا کے کردین اور
اونکا اطمینان حاصل کرین اور یہ بھی اوپر ظاہر کرین کہ استغاثہ روبروے افسران انگریزی کچھ کارآمد
نہوگا اور وہ صرف اپنے سردارون کو منبع انصاف تصور کرین اور برضا و خوشی اونکی اطاعت قبول و منظور کرین

اور چونکہ بموجب منشاء اشتہارنامۂ سابق کے یہ ارادہ سرکار انگریزی کا نہین کہ علاقجات سرداران
ملک ہذا مین مداخلت کرین مگر بغرض بہبودی رعایا اس امر کی اطلاع عام دینی ضرور ہے کہ اکثر سردارون
نے بعد فوج کشی آخر راجہ رنجیت سنگہ کے علاقجات دیگران پر قبضہ کر لیا ہے اور اونکے موروثی
علاقجات چھین لیے ہین اور بیچ واپس کر دینے اونکے یہان تک درنگ اور تاہل ہوا کہ جب تک
فوج انگریزی نے اونکو مجبور واپس دینے پر نکیا اونہون نے واپس نہین دیا جیسا مقدمات رانی زیرہ
مین اور سکھان جو یہان ہین اور تعلقجات قرولی و چھبہ بوندی اور موضع چینا مین ہوا ہے اور وجہ درنگ
اور تاہل سے نفع آمدنی اور نقصان لاعلاج مالکان متخیل ہو سکتا ہے لہذا حسب الحکم سرکار
انگریزی اشتہار دیا جاتا ہے کہ اگر کسی سردار نے یا کسی اور شخص نے زبردستی علاقہ دوسرے کا لیا ہو
یا کسیطرح نقصان رسانی اصل مالک کی کی ہو تو یہ واجبی ہے کہ قبل دائر ہونے نالش کے مالک کو
راضی کردین اور واپسی مین توقف کسیطرحکا نکرین اور اگر اسمین توقف ہوگا اور ضرورت مداخلت سرکار
انگریزی کی ہوگی تو زر آمدنی اوس تاریخ سے جس سے اصل مالک بیدخل ہوا ہے مع دیگر نقصانی
کے جو رعایا علاقہ مذکور کا باعث گذرنے فوج کے ہوگا بلاشبہہ مجرم سے طلب ہوگا اور بابت
نافرمانبرداری حکم ہذا آجتک سزا سے فرماندہی موافق حیثیت جرم اور مجرم کے دیجائیگی اور یہ سب
بموجب فیصلہ سرکار انگریزی کے عمل مین آئیگا - المرقوم ۲۲ اگست ۱۸۱۱ء

دستخط دی اوکٹر لونی اجنٹ گورنر جنرل بہادر

نمبر ۱۷

سند بنام راجہ کرم سنگھ راجۂ پٹیالہ بابت پرگنہ مہیلی وغیرہ مہر و دستخط ہزایکسلنسی گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل۔

چونکہ تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا اور چونکہ راجہ کرم سنگھ نے نہایت مستعدی سے اتفاق ساتھ فوج کے جنگ گذشتہ مین کیا ہے لہذا سند ہذا دیجاتی ہے جسکی رو سے پرگنہ جات ذیل راجہ کرم سنگھ اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے عطا ہوتے ہین یعنی پرگنہ مہیلی و پرگنہ کلجون پرگنہ بنتھیرا پرگنہ کوسالا پرگنہ جبروت پرگنہ کھملی پرگنۂ ہری ہر پرگنہ ساگر پرگنہ نوراسنکا پور پرگنہ جوبل پرگنہ ملاکوتی مع سائر تمام پرگنہ جات کے اور تمام حقوق وغیرہ اونکے بالعوض نذرانہ ڈیرھ لاکھ روپیہ کے اور جب یہ روپیہ خزانۂ سرکار مین باقساط مقررہ داخل ہوجائیگا توکسی سبب سے اور مطالبۂ زر نہوگا سرکار انگریزی ہمیشہ مدد اور حفاظت راجہ مذکور اور اوسکے ورثا کی اوسکے علاقے مین کریگی راجہ اس سند کو کامل اور جائز تصور کرکے فوراً قبضہ پرگنہ جات مذکورہ بالا کا کریگا مگر اوسکو لازم نہین کہ سوائے حدود مقررہ پرگنہ جات مذکور کسی اور زمین پر قبضہ کرے اور وقت جنگ کے راجہ کو لازم ہوگا کہ حسب الطلب حکام انگریزی سپاہی و بیگاری فوج کو دیگا جو فوج واسطے حفاظت کوہستان کے مامور ہوگی وہ کوئی دقیقہ دقائق انصاف کا اور بہبودی رعایا کا فروگذاشت نہ کریگا اور رعایا اوسکی راجہ کو اپنا مالک اور حاکم ذی حق تصور کرکر فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور حسب معمول مالگزاری اداکرینگے اور ہمیشہ ساعی بیچ ترقی آبادی زمین کے رہینگے اور اپنی نمک حلالی اور فرمانبرداری ظاہر کرینگے ـــــ

المرقوم ۲۰ ماہ اکتوبر ۱۸۱۵ء

نمبر ۲۷

سند بنام راجہ کرم سنگھ راجۂ پٹیالہ بابت ٹھکرائی بگھات وجگت گڈھ مہر و دستخط ہزایکسلنسی گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل۔

چونکہ تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا اور چونکہ راجہ کرم سنگھ نے نہایت مستعدی سے

اتفاق ساتھہ فوج انگریزی کے بیچ جنگ گذشتہ کے کیا ہے لہذا حسب الحکم رایٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر سے یہ سند ہزار اجہ مذکور کو دیجاتی ہے جسکی رو سے پرگنہ جات مفصلہ ذیل راجہ کو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے دیئے جاتے ہین یعنی پرگنہ بگہات و شہر ٹکسال مع قلعہ قدیم سکہ چین پور و قلعہ ثانی جو باجرہ بازار ٹکسال واقع ہے اور قلعہ تھاروگڑھ اور پرگنہ پارلیک ہا مع قلعہ اجیر گڈہ و پرگنہ کہاہین مع قلعہ راج گڑھ اور پرگنہ لچھرنگ اور پرگنہ بروٹی مع سب پرگنات و پانچ منزل قلعہ مذکورہ و سائر تعدادی ایک ہزار آٹھہ سو روپیہ یہ سب ٹھکورائی بگہات مین شامل ہین اور دوم قلعہ جگت گڈہ مع پرگنہ جگت گڑھ و ملحقات جو جز و موز کا مع تمام حقوق وغیرہ اوسکے بالعوض مبلغ ایک لاکھہ بتیس ہزار روپیہ کے اور جب یہ روپیہ داخل خزانہ سرکار ہوگا تو اور مطالبہ ہرگز کسی سبب سے راجہ پر نکیا جائیگا سرکار انگریزی ہمیشہ حفاظت اور امداد راجہ مذکور کی ان علاقجات مین کیا کرینگے اور راجہ اس علاقے پر قبضہ کرکے اور دوسرے کے علاقے پر قبضہ نکریگا اور وقت جنگ فوج راجہ کی جو واسطے حفاظت ان علاقجات کے مامور ہوگی ساتھہ فوج انگریزی کے شامل ہوا کریگی راجہ بہبودی رعیت مین کوشش کریگا اور رعیت راجہ کو اپنا مالک اور حاکم ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور حسب معمول مالگذاری ادا کرینگے اور ہمیشہ ساعی بیچ ترآبادی زمین کے رہینگے اور اپنی نمک حلالی اور فرمانبرداری ظاہر کرینگے ـ المرقوم ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۸۱۵ع

نمبر ۷۴

سند بنام مہاراجہ پٹیالہ المرقوم ۲۲ ستمبر سنہ ۱۸۴۷ عیسوی ـــــ

رایٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر نے حکم دیا کہ بعض علاقجات راجہ پٹیالہ کو بعوض اوسکی اتحاد اور دوستی خدمتگزاری سرکار کے بیچ جنگ گذشتہ لاہور کے دیجائے اور راجہ پٹیالہ نے درخواست کی کہ اوسکو مجددا اطمینان حفاظت و عطاے حقوق علاقجات قدیم دیا جائے گورنر جنرل بخوشی اطمینان مطلوبہ حسب ذیل بذریعہ سند دیتے ہین تاکہ مہاراجہ اور اونکے [illegible] با اطمینان تمام کارروائی اپنے علاقے مین حسب دستور قدیم کرتے ہین ـ

مہاراجہ صاحب کے علاقجات قدیم بموجب فہرست منسلکہ کے واسطے ہمیشہ کے بیچ قبضہ اوسکے

اور اوسکے جانشینون کے مع تمام حقوق حکومت پولس ومال وغیرہ حسب دستور قدیم رہینگے
اور مہاراجہ کی چہارمی اور وہ لوگ جو علاقہ بشرط ہمراہی ہنگام جنگ کی ہین متعلقین اور متوسلین حسب دستور
قدیم اونکے ہمراہ اور ممد رہینگے مہاراجہ کوشش کرینگے کہ دادہی اور بہبودی ورفاہ رعایا عمل مین آئے
اور وہ لوگ راجہ کو اپنا مالک اور حاکم ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی اور اوسکے ورثا کی کیا
کرینگے اور حسب معمول مالگزاری ادا کرینگے اور ہمیشہ ساعی بیچ ترقی آبادی زمین کے رہینگے
اور اپنی نمک حلالی اور فرمانبرداری ظاہر کرینگے مہاراجہ نے اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کیطرف سے
تمام محصول چونگی وراہداری وغیرہ واسطے ہمیشہ کے معاف کرتے ہین پس یہ محاصل تمام علاقہ
پٹیالہ مین معاف ہوا اور مہاراجہ اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کیطرف سے یہ بھی وعدہ کرتے
ہین کہ وہ انسداد ستی ہونے اور دختر کشی اور بردہ فروشی کا اپنے علاقے مین کرینگے اگر اہلکاران
مہاراجہ کی ناعلمی مین کوئی شخص مجرم ان جرائم کا ہوگا تو ہنگام ثبوت مجرم کو مہاراجہ ایسی سزائے سخت
دینگے کہ اورونکو عبرت ہوگی سرکار انگریزی ہرگز مہاراجہ سے یا اونکے ورثا ومتوسلین مذکورہ بالا سے
کوئی رقم بنام نہاد مالگزاری یا محصول یا معاوضہ خرچہ سپاہ وغیرہ طلب نکرینگے بشرطیکہ مہاراجہ ہمیشہ مثل
سابق بدل خدمتگزاری اور خیرخواہی سرکار مین مصروف رہینگے حکام انگریزی کوئی نالش رعایاے
مہاراجہ کی یا اونکے ملازمین کی سماعت نکرینگے اور نہ مداخلت بیچ انتظام ملک کے کرینگے اگر کوئی
دشمن کسی طرف سے اس جانب دریاے بیاسہ یا ستلج کے بارادہ فتح کرنے اس ملک کے آئے
تو مہاراجہ مع اپنی فوج کے شامل فوج انگریزی ہوکر بجہد تمام دشمن کو دفع کرینگے اور بانتظام و فرمانبرداری
کارروائی کرینگے اور وقت جنگ تمام پیداواری اپنے ملک کی باختیار سرکار انگریزی کر دینگے
مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ معرفت اپنے اہلکاران کے شارع عام جو اوسکے علاقے مین
واسطے آمدورفت فوج انگریزی کے انبالہ سے دیگر مقامات تک اور فیروزپور تک بنے گا وہ اوسکو
بنوا دینگے اور اوسکی مرمت کیا کرینگے اور اس راستہ کا عرض و بلندی حسب تجویز صاحبان انجنیر
ماموره سڑک ہوگی اور مہاراجہ فرودگاہ واسطے افواج انگریزی کے حسب [illegible] مقامات [illegible]
تاکہ آیندہ کوئی دعوی بابت نقصانی زراعت کی [illegible] ہو—

نمبر ۴۷

ترجمہ سند بنام مہاراجہ پٹیالہ عطیہ ہز اکسیلنسی ویسرای و گورنر جنرل بہادر المرقوم مقام شملہ تاریخ ۵ ماہ مئی ۱۸۶۰ع

جب سے حکومت انگریزی ہندوستان مین قائم ہوئی ہے مہاراجہ حال پٹیالہ اور اونکے مورث ہمیشہ مستحکم بیچ دوستی کے رہے ہین اونکو اکثر انعام مین بالعوض اونکی وفاداری کے ترقی توقیر و مرتبہ و علاقہ عطا ہوئی ہے عرصہ قلیل گذرا کہ مہاراجہ حال پٹیالہ اپنے بزرگون کی کارروائی پر بباعث استقلال اور دلاوری کے جو اونھون نے بیچ بلوہ ۱۸۵۷ء اظاہر کی سبقت لیگئے بیادگار اس لاجنب اور عمدہ نمک حلالی کے ہز اکسیلنسی ویسرائے اور گورنر جنرل بہادر ہندنے زیادہ توقیر اور علاقہ واسطے دوام کے مہاراجہ اور اونکے ورثا کو عطا کیا اور بخوشی درخواست مہاراجہ بدین مضمون منظور کی کہ ایک سند مجدداً بمہر و دستخط ویسرای علاوہ اس مضمون کی عطا ہو کہ مہاراجہ اپنے علاقہ قدیم اور عطیہ سرکار انگریزی مین قبضہ بلاواسطہ غیر کے رکھین لہذا حکم ہوتا ہے کہ۔

شرط اول

مہاراجہ اور اونکے ورثا واسطے دوام کے اختیارات راجگی اوپر اونکے علاقہ قدیم اور علاقہ عطیہ کی بموجب فہرست کے رکھینگے اور تمام حقوق و استحقاق وغیرہ جو مہاراجہ اپنے علاقہ قدیم مین رکھتے ہین وہی حقوق وغیرہ علاقہ جدید پر جو اونکو سرکار سے ملا ہے رکھینگے اور رفیق اور متوسلین وغیرہ اونکے ہر قسم کی متابعت مہاراجہ لازم تصور کرین۔

شرط دوم

باستثنای منشای دفعہ سوم کے سرکار انگریزی ہرگز مہاراجہ سے یا اونکے ورثا یا رفیق یا واسطہ داریا متوسلین سے کسی قسم کی رقم بنام نہاد مالگزاری یا خدمت یا کسی اور حیلہ سے طلب نکریگی

شرط سوم

سرکار انگریزی بدل چاہتے ہین کہ خاندان عالی پٹیالہ دوام رہے اور اس سبب سے مہاراجہ اور اونکے ورثا کو ہمیشہ جب کوئی وارث ذکور موجود نہو اختیار متبنی کرنے کا خاندان پھولکیان سے دیتے ہین اگر کسیوقت کوئی مہاراجہ وفات کرے اور کوئی متبنی بھی اونسے

کیا ہو تاہم راجہ نابھا اور راجہ جھیند کو اختیار حاصل ہوگا کہ باتفاق صاحب پولیٹیکل ایجنٹ سرکار انگریزی
کے کوئی جانشین خاندان پھولکیان سے تجویز کرین مگر اس حال مین نذرانہ ایک ثلث زر سالانہ علاقہ
پٹیالہ کا سرکار انگریزی کو دینا ہوگا —

شرط چہارم

سنہ ۱۸۴۷ع مین سرکار نے مہاراجہ کو اختیار دیا ہے کہ باتفاق رائے صاحب کمشنر بہادر کے
سزاے قصاص دیا کرین اب یہ روک بھی موقوف ہوتی ہے مہاراجہ کو کل اختیار موت
حیات اپنی رعایا کا دیا جاتا ہے در باب سزادہی رعایاے انگریزی جنہون نے جرم مہاراجہ
کے علاقے مین کیا ہو اور گرفتار ہوے ہون مہاراجہ حسب ہدایت مراسلہ آنریبل کورٹ آف
ڈائرکٹرز بنام گورنمنٹ مندرجہ دسپاچ نمبر ۳ مرقومہ یکم جولائی سنہ ۱۸۳۶ع کاربند ہونگے مہاراجہ کوشش
بیچ دادرسی کے کرینگے اور بہبودی وخوشی رعایا مدنظر رکھین گے اور وہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ
ممانعت ستی و[illegible] اور دخترکشی اور بردہ فروشی کی اپنے علاقے مین کرینگے اور جو مجرم
ان جرائم کا ثبوت ہوگا اونکو سزاے سخت دینگے —

شرط پنجم

مہاراجہ ہرگز نمک حلالی وخیرخواہی شاہ انگلستان سے انحراف نکرینگے —

شرط ششم

اگر کوئی فوج دشمن سرکار انگریزی اس نواح مین رونما ہوگی مہاراجہ ہمراہ فوج انگریزی کے
ہوکر اوسکا مقابلہ کرینگے اور بہمہ تن کوشش کرکے جسقدر باربرداری ورسد وغیرہ کی ضرورت
ہوگی بہم پہونچا دینگے —

شرط ہفتم

سرکار انگریزی سماعت استغاثات رعایاے مہاراجہ خواہ معافیدار ہو خواہ جاگیردار
خواہ رشتہ دار خواہ متوسل خواہ ملازم خواہ اور کوئی ہو نکرینگے —

شرط ہشتم

سرکار انگریزی انتظام خانگی وخانہ داری مہاراجہ کا انتظام رکھین گے اور اوسمین مداخلت

کرنے سے اجتناب کرینگے۔

شرط نہم

مہاراجہ مثل سابق اب بھی حسب نرخ حال معرفت اپنے اہلکاران کے اسباب و مصالح طیاری راستہ ریل و مقامات ریل و شارع عام و پل وغیرہ کا سرانجام کردینگے اور زمین بلامعاوضہ واسطے طیاری راستہ ریل و شارع عام کے دینگے۔

شرط دہم

مہاراجہ اور اونکے ورثاء وغیرہ اوسی طریق وفاداری و نمک حلالی سرکار انگریزی پیش نظر رکھین گے اور سرکار انگریزی ہمیشہ آمادہ بجا رکھنے توقیر اور مرتبہ مہاراجہ اور خاندان مہاراجہ کے رہین گے۔

فہرست علاقجات مہاراجہ پٹیالہ

علاقہ موروثی	علاقہ موروثی
پرگنہ پٹیالہ خاص دستور۔	تعلقہ بھنکی۔
تعلقہ مردان پور۔	تعلقہ بنور۔
تعلقہ گھنور۔	تعلقہ بھوانی گڑھ عرف دودا۔
تعلقہ رانی مزرعہ	تعلقہ بوہا۔
تعلقہ امرگڈہ	تعلقہ سردول گڑھ عرف رودہال۔
تعلقہ جہارتھل۔	تعلقہ وکال گڑھ یا موںگ۔
تعلقہ سونام۔	تعلقہ کرم گڑھ یا چکیانول درہا۔
تعلقہ راج پورہ۔	تعلقہ بھان گڑھ یا تروانا۔
تعلقہ اٹالا گڑھ یا پرنالا۔	تعلقہ منجور۔
تعلقہ شیرپور۔	تعلقہ گوبند گڑھ یا بتندا

علاقہ موروثی

تعلقہ رام گڑھ یا کھورام —

تعلقہ صاحب گڑھ یا پایل

علاقہ یافتہ جدید

تعلقہ امرالا —

تعلقہ کوہی بگہات —

تعلقہ کوہی کپوتہل —

تعلقہ چکوٹیان —

فہرست رفقا

سکھان بہدا

سکھان لوہاری —

سکھان بھیت کوٹ —

سکھان کورجہکیا —

سکھان رارا —

سکھان کوتلا —

سکھان بلارابلاری —

سکھان بدالی بہائی —

سکھان بیر سنگہ —

سکھان رام پور —

سکھان کوٹ بونا —

علاقہ موروثی

تعلقہ فتح گڑھ یا سرہند —

تعلقہ عالم گڑھ یا نندپور کلور —

علاقہ یافتہ جدید

پرگنہ بستی ملک چندر —

پرگنہ فلاجھونیر —

پرگنہ مہلا

پرگنہ نارنول

فہرست رفقا

جاگیرداران بہدور

جاگیرداران جہوندان —

جاگیرداران ذیل تا حین حیات ماتحت مہاراجہ پٹیالہ کے ہین
مگر ٹکس خدمتگزاری سرکار انگریزی کو دیے ہین —

جاگیرداران کہاؤن —

جاگیرداران تلاکور —

جاگیرداران دہنی اوری —

جاگیرداران لکھتور —

بھائی روپا — بشرکت نابھا وجھیند ہے

نمبر ۷۵

ترجمہ سند بابت جزو پرگنہ کنوڑ و پوروانا ضلع جھجہر و بابت علاقہ کہاؤن ضلع انبالہ جو مہاراجہ پٹیالہ کو ہزایکسلنسی ارل کیننگ جی سی بی ویسروی و گورنر جنرل ہند نے عطا کیا —

تمہید

چونکہ اطاعت اور وفاداری مہاراجہ پٹیالہ اور اونکے بزرگون کی ہمیشہ جسوقت سے حکومت انگریزی ملک ہند مین قائم ہوئی ہے بہت رہی اور مرضی ہزایکسلنسی ویسرای اور گورنر جنرل کی مقتضی اسکی ہوئی اپنی قدردانی ظاہر کرے اس نظر سے جزو پرگنہ کنوڑ اور پوروانا واقع ضلع جھجہر یعنی ایک سو دس مواضع حسب فہرست فارسی جمعی [illegible] سالانہ مہاراجہ کو عطا ہوتا ہے اور نذرانہ [illegible] کا قبول کرتے ہین اور علاوہ اسکے ہزایکسلنسی مہاراجہ کو علاقہ کہاؤن بھی واقع ضلع انبالہ معہ کل خدمت اور استحقاق ضبط کرنے کا دیتے ہین اور نذرانہ [illegible] قبول کرتے ہین لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے —

شرط اول

علاقجات مذکورہ بالا مہاراجہ اور اونکے ورثا کو واسطے دوام کے دیئے گئے

شرط دوم

مہاراجہ اور اونکے ورثا وہی اختیارات اور حقوق وغیرہ ان اضلاع نویافتہ مین رکھین گے جو وہ اپنے قدیم علاقے مین حسب منشاء سند مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء دستخطی ہزایکسلنسی ارل کیننگ ویسرای و گورنر جنرل ہند کے رکھتے ہین —

شرط سوم

مہاراجہ اور اونکے ورثا اسیطرح کی نمک حلالی نسبت سرکار انگریزی کے رکھینگے اور وہی فرائض بباعث ان علاقجات جدید کے اونپر عائد ہونگے جو حسب منشاء سند مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء نسبت علاقجات قدیم کے اونپر قائم ہین —

نمبر ۷۶

بنام فرزند خاص دولت العالیہ منصور زمان امیر الامرا مہاراجہ راجگان راجہ راجیسور مہاراجہ دھیراج نریندر سنگہ مہندر بہادر پٹیالہ نائٹ اوف دی موسٹ ایگزالٹڈ اورڈر اوف دی سٹار اوف انڈیا — المرقوم ۵ ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ع

چونکہ یہ خواہش ملکہ معظمہ کی ہے کہ ریاستہاے رئیسان و سرداران ہند جو اب اپنے اپنے علاقے مین حکمران ہین دوام کے واسطے قائم رہین اور اونکے خاندان مین شان و شوکت بنی رہے مین بذریعہ اس تحریر کے اوس خواہش کو منظور کرکے مکرر تمکو وہ اطمینان دیتا ہون جو مین نے بذریعہ سند دستخطی اپنی مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ع تمکو دی ہے یعنی درحالت موجود نہونے وارث کے تمکو اور تمہارے ملک کے راجگان آیندہ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ اپنا متبنی خاندان پھولکیان سے جس خاندان سے تمہارا خاندان ایک جزو ہے مقرر کرین اور وہ متبنی منظور کیا جاویگا اور اگر درحالیکہ کوئی راجہ لاولد مرجاوے اور اوسنے متبنی بھی اپنے حین حیات نکیا ہو تو مہاراجہ اجازت دیجاتی ہے کہ راجہ نابھا اور راجہ جھیند باتفاق صاحب کمشنر اور پولیٹکل اجنٹ سرکار انگریزی کسی شخص کو خاندان پھولکیان سے جانشین مقرر کرین وہ بھی منظور ہوگا مگر اس حالت مین ایک نذرانہ ایک ثلث نکاسی علاقہ پٹیالہ کا سرکار مین بطور جرمانہ ادا کرنا ہوگا —

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا اوسوقت تک نہوگا جبوقت تک تمھارا خاندان نمک حلال تخت و تاج سرکار رہیگا اور جبوقت تک شرائط عہدنامجات و عطانامجات و اقرارنامجات کی جنکی رعایت سرکار انگریزی کو ملحوظ رہے گی تعمیل بدل ہوگی —

دستخط کیننگ

نمبر ۷۷

سند بنام راجہ جھیند مرقومہ ۲۲ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۴۷ عیسوی

رایٹ ہنوبل گورنر جنرل بہادر نے تجویز کی کہ بعض علاقجات راجہ جھیند کو بنظر قدردانی و اتحاد و خدمت گزاری راجہ جو جنگ لاہور مین بنسبت سرکار انگریزی کے اونسے ظہور مین آئی اور راجہ

جھیند نے درخواست دی کہ اوسکو دوبارہ اطمینان ملے کہ اوسکے حقوق علاقہ قدیم مین جو ہین اونکی حفاظت اور اونکا قیام سرکار کرینگے لہذا گورنر جنرل بہادر بخوشی تمام یہ اطمینان و انکو بذریعہ سند ذیل دیتے ہین تاکہ مہاراجہ اور اونکے ورثا باطمینان تمام وہی حقوق اور حکومت اپنی اونمین تصور کرین جو اونکو سابق حاصل تھی۔

مہاراجہ کے قدیم علاقجات حسب فہرست ملفوفہ واسطے ہمیشہ کے اونکے اور اونکے ورثا کے قبضۂ اختیار مین رہینگے اور کل اختیار انتظام پولس و تحصیل مال مین مثل سابق اونکا رہیگا مہاراجہ کے خادمین اور رفیق اور رشتہ دار اور ملازمین پر فرض ہے کہ اتفاق راجہ سے مثل سابق رکھین اور اونکی اطاعت کرین اور مہاراجہ کوشش کرینگے کہ دادرہی اونکی ہو اگر کبھی اور بہبودی و بہتری رعایا کبھی وقوع مین آوے گی اور رعایا راجہ کو اپنا تحقیق اور حقدار مالک تصور کرکے اونکی اور اونکے ورثا کی فرمانبرداری کرینگے اور مالگزاری حسب معمول ادا کرتے رہینگے اور بدل متوجہ ہوکر ترقی آبادی مین کرینگے اور اپنی نمک حلالی اور وفاداری ہر امر مین ظاہر کرینگے مہاراجہ نے اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کی طرف سے واسطے ہمیشہ کے حق تحصیل محصول پرمٹ وغیرہ ٹکس کا ترک کیا اور اب تمام علاقہ جھیند مین یہ محصول معاف ہوگیا اور مہاراجہ اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کی طرف سے یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ اپنے علاقہ مین وہ رسم ستی و دخترکشی و بردہ فروشی کی ممانعت کرینگے اگر لاعلمی اہلکاران مہاراجہ مین کوئی مرتکب جرائم مذکورہ بالا کا ہوگا بعد ثبوت اوسکو سزاے سخت دیجائیگی تاکہ اورون کو عبرت ہو سرکار انگریزی مہاراجہ اور اونکے ورثا اور متوسلین مذکورۂ بالا سے ہرگز کسی قسم کا مطالبہ بنام نذرانہ مالگزاری یا محصول یا معاوضہ فوج وغیرہ اس وجہ سے نہ لینگے کہ مہاراجہ مثل سابق آمادہ خدمتگزاری وخیرخواہی سرکار رہینگے حکام انگریزی سماعت استغاثہ رعایا و متوسلین مہاراجہ کی نکرینگے اور نہ حکومت مہاراجہ مین مداخلت کرینگے اگر کوئی دشمن اینپرے دریاے بیاسہ یا ستلج اس نیت سے رونما ہوگا کہ وہ اس ملک کو آکر فتح کرے تو راجہ شامل فوج انگریزی ہوکر کوشش بلیغ مع اپنی فوج کے بیچ اندفاع دشمن مذکور کے کرینگے اور کارگزاری باقاعدہ و فرمانبرداری کرینگے اور ہنگام جنگ تمام پیداوار ملک مثل رسد وغیرہ باختیار سرکار انگریزی کردینگے راجہ یہ بھی وعدہ

کرتے ہین کہ وہ راستہ کلان واسطے آمد و رفت انگریزی کے مقام انبالہ و دیگر مقامات سے تا دیرہ دون
جسقدر اونکے علاقے مین پڑیگا معرفت اپنے اہلکاران کے بنوا دینگے اور اوسکی مرمت کرینگے
اور عرض اور بلندی اوسکی مطابق تجویز صاحب انجنیر ماموره سرکار کے ہوگی اور مہاراجہ مقامات مختلف مین
مقام فرود گاہ بھی مقرر کر دینگے اور اونکے نشانات قائم کیے جاوینگے تاکہ آیندہ کوئی استغاثہ
نقصانی زراعت کا واقع نہو۔

نمبر ۶۸

ترجمہ سند بنام راجہ جھیند عطیہ ہز اکسیلنسی ویسرای و گورنر جنرل منمقام شملہ بتاریخ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ع

جب سے حکومت انگریزی ہندوستان مین قائم ہوئی ہے راجہ سال جھیند اور اوسکے مورث ہمیشہ
مستحکم پیچ دوستی کے رہے ہین اونکو اکثر انعام مین بالعوض اونکی وفاداری کے ترائد توقیر و قربہ
و علاقہ عطا ہوا ہے عرصہ قلیل گذرا کہ راجہ حال جھیند اپنے بزرگون کی کاروائی پر بباعث استقلال
اور دلاوری جو اونھون نے بیچ بلوہ سنہ ۱۸۵۷ و ۱۸۵۸ع کے ظاہر کی سبقت لیگئے بیادگار اس لیاقت
اور نمک حلالی کے ہز اکسیلنسی ویسرای اور گورنر جنرل ہند نے زیادہ توقیر اور علاقہ واسطے
دوام کے راجہ اور اونکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے عطا کیا اور بخوشی درخواست راجہ بدین مضمون
منظور کی کہ ایک سند مجددا بمہر و دستخط ویسرای ممدوح کے اس مضمون کی عطا ہو کہ راجہ اپنے علاقہ
قدیم اور عطیہ سرکار انگریزی مین قبضہ بلا واسطہ غیر سے رکھین لہذا حکم ہوتا ہے۔

شرط اول

مہاراجہ اور اونکے ورثا واسطے دوام کے اختیارات راجگی اوپر اونکے علاقہ قدیم
اور علاقہ عطیہ کے بموجب فہرست کے رکھینگے اور تمام حقوق و استحقاق وغیرہ جو مہاراجہ
اپنے علاقہ قدیم مین رکھتے ہین وہی حقوق وغیرہ علاقہ جدید مین جو اونکو سرکار سے ملا ہی رکھینگے
اور رفیق اور متوسلین وغیرہ ہر قسم کی متابعت راجہ لازم تصور کرینگے۔

شرط دوم

باستثنار انتشار دفعہ سوم کے سرکار انگریزی ہرگز راجہ سے یا اونکے ورثا یا رفیق یا واسطہ زا

یا متوسلین سے کسی قسم کی رقم بنام نہاد مالگزاری یا خدمت یا کسی اور حیلہ سے طلب نکرینگے۔

شرط سوم

سرکار انگریزی بدل چاہتے ہین کہ خاندان عالیہ جھیند دوام رہے اور اس سبب سے راجہ اور اونکے ورثا کو ہمیشہ جب کوئی وارث ذکور موجود نہو اختیار متبنی کرنے کا خاندان پھولکیان سے دیتے ہین اگر کسیوقت کوئی راجہ جھیند لاولد وفات پائے اور کوئی متبنی بھی اوسنے نکیا ہو تا ہم مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ نابہا کو اختیار حاصل ہوگا کہ باتفاق صاحب پولٹیکل اجنٹ سرکار انگریزی کے کوئی جانشین خاندان پھولکیان سے تجویز کرین مگر اس حال مین نذرانہ ایک ثلث زر نکاسی علاقہ جھیند کا سرکار انگریزی کو دینا ہوگا۔

شرط چہارم

سنہ ۱۸۴۷ء مین سرکار انگریزی نے راجہ کو اختیار دیا ہے کہ باتفاق رای صاحب کمشنر بہادر کے سزاے قصاص دیا کرین اور یہ روک بھی موقوف ہوتی ہے راجہ کو کل اختیار موت وحیات اپنی رعایا کا دیا جاتا ہے درباب سزادہی رعایاے انگریزی جنھون نے جرم مہاراجہ کے علاقہ مین کیا ہو اور گرفتار ہوے ہون راجہ حسب ہدایت مرسلہ ہنوربل کورٹ اف ڈایرکٹر بنام گورمنٹ مندراس نمبر ۳ مرقومہ یکم جون ۱۸۳۶ء کاربند ہونگے راجہ کوشش بیچ دادد ہی کے کرینگے اور بہبودی اور خوشی رعایا مدنظر رکھینگے اور وہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ ممانعت ستی ہونے کی اور دختر کشی اور بردہ فروشی کی اپنے علاقے مین کرینگے اور جو مجرم ان جرائم کے ثبوت ہونگے اونکو سزاے سخت دینگے۔

شرط پنجم

راجہ ہرگز نمک حلالی وخیرخواہی شاہ انگلستان سے انحراف نکرینگے۔

شرط ششم

اگر کوئی فوج دشمن سرکار انگریزی اس نواح مین رونما ہوگی راجہ ہمراہ فوج انگریزی کے ہوکر اوسکا مقابلہ کرینگے اور ہمہ تن کوشش کرکے جسقدر باربرداری اور رسد وغیرہ کی ضرورت ہوگی بہم پہونچاینگے

شرط ہفتم

سرکار انگریزی سماعت نالشات رعایاے راجہ خواہ معافیدار ہو خواہ جاگیردار خواہ رشتہ دار

بخواہ متوسل خواہ ملازم خواہ اور کوئی ہو نکرینگے —

شرط ہشتم

سرکار انگریزی انتظام خانگی وخانہ داری راجہ کا لحاظ رکھینگے اور اوسمین مداخلت کرنے سے اجتناب کرینگے —

شرط نہم

راجہ مثل سابق اب بھی حسب نرخ حال معرفت اپنے اہلکاران کے اسباب ومصالح وغیرہ طیاری راستہ ریل ومقامات ریل وشارع عام وغیرہ کا سرانجام کردینگے اور زمین بلامعاوضہ واسطے طیاری راستہ وشارع عام کے دینگے —

شرط دہم

راجہ اور اونکے ورثا وغیرہ اوسی طریق وفاداری ونمک حلالی سرکار انگریزی پیش نظر رکھینگے اور سرکار انگریزی ہمیشہ آمادہ بجا رکھنے توقیر اور مرتبہ راجہ اور خاندان راجہ کے رہیگی —

نقل فہرست علاقجات راجہ جھبیند

علاقجات قدیم	علاقجات جدید یافتہ
۱ پرگنہ جھبیند مع دیہات معروف بنام حلقہ شیخ کران	موضع دائم والہ (اب شامل پرگنہ جھبیند ہو گیا ہے)
۲ پرگنہ سفیدون —	موضع پیدوا —
۳ پرگنہ لجوانہ —	موضع بسینی —
۴ پرگنہ بالیوالی	موضع کہاتلا — (یہ مواضع شامل پرگنہ سفیدون ہو گئے ہیں اور بموجب سند ۲۲ ستمبر ۱۸۶۰ء دستخطی ایلکنٹ ہارڈنج گورنر جنرل کے بحال ہوئے —)
۵ پرگنہ بہکر وامع دیہات مہلان وکہابدان —	پرگنہ دادری
۶ پرگنہ بازید پور مع موضع لالودا —	علاوہ ہم پرگنہ کہ لارام (بموجب چٹھی سکرٹری گورنمنٹ ہند مرقومہ ۱۰ جون ۱۸۵۹ء نمبر ۷۵۲ کے عطا ہوئے)
۷ حصہ موضع بھائی رویا —	

جاگیرداران رفتہ یعنی جو جاگیردار جنگ مین ہمراہ [illegible]
سکھان والا ہو —

نمبر ۷۹

بنام فرزند دلبند راسخ الاعتقاد دولت انگلشیہ راجہ سروپ سنگھ بہادر راجہ جھیند۔

المرقوم ۵ ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ع

چونکہ یہ خواہش ملکہ معظمہ کی ہے کہ ریاستہائے رئیسان و سرداران ہند جو اب اپنے اپنے علاقے مین حکمران ہین دوام کے واسطے قائم رہے اور اونکے خاندان کی شان و شوکت بنی رہے مین بذریعہ اس تحریر کے اوس خواہش کی تعمیل کرکے مکرر تمکو وہ اطمینان دیتا ہون جو مین نے بذریعہ سند دستخطی اپنی مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ع تمکو دی ہے یعنی درحالت موجود نہونے وارث کے تمکو اور تمھارے ملک کے راجگان آیندہ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ اپنا متبنی خاندان پھولکیان سے جس خاندان کا تمھارا خاندان ایک جزو ہے مقرر کرین اور وہ متبنی منظور سرکار ہوگا اور اگر درحالیکہ کوئی راجہ لاولد مر جاوے اور اوسنے متبنی بھی اپنے حین حیات نکیا ہو تاہم اجازت دیجاتی ہے کہ مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ نابھا باتفاق صاحب کمشنر اور پولیٹکل اجنٹ سرکار انگریزی کسی شخص کو خاندان پھولکیان سے جانشین مقرر کرین وہ بھی منظور ہوگا مگر اس حالت مین ایک نذرانہ ایک ثلث نکاسی علاقہ جھیند کا سرکار مین بطور جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا اوسوقت تک نہوگا جسوقت تک تمھارا خاندان نمک حلال تخت و تاج سرکار رہیگا اور جسوقت تک شرائط عہدنامجات و عطانامجات و اقرارنامجات کہ جنکی رعایت سرکار انگریزی کو ملحوظ رہے گی تعمیل بدل ہونگے۔

دستخط کیننگ

نمبر ۸۰

ترجمہ سند بابت حدود پرگنہ لودوانا ضلع جھجر جو راجہ جھیند کو ہز اکسیلنسی ارل کیننگ جی سی بی وہیسرای و گورنر جنرل ہند نے عطا کیا۔

تمہید

چونکہ اطاعت اور وفاداری راجہ جھیند اور اونکے بزرگون کی ہمیشہ جسوقت سے حکومت

انگریزی ملک ہند مین قائم ہوئی سے بہت رہی اور مرضی ہز اکسیلنسی ویسرای اور گورنر جنرل کی
مقتضی اسکی ہوئی کہ اپنی قدردانی ظاہر کرسے اس نظر سے جزو پرگنہ واقع ضلع جھجر اونیس مواضع
حسب فہرست فارسی جمعی مدعاعہ سالانہ راجہ کو عطا ہوتا ہے اور نذرانہ ہوے لکہ ہوے قبول
کرتے ہین لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے۔

شرط اول

علاقجات مذکورہ بالا راجہ جیند اور اونکے ورثا کو واسطے دوام کے دیے گئے۔

شرط دوم

راجہ اور اونکے ورثا وہی اختیارات اور حقوق وغیرہ ان مواضع نویافتہ مین رکھینگے جو وہ
اپنے قدیم علاقہ مین حسب منشار سند مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ع دستخطی ہز اکسیلنسی ارل کیننگ
ویسرای و گورنر جنرل ہند کے رکھتے ہین۔

شرط سوم

راجہ اور اونکے ورثا اوسیطرح کی نمک حلالی نسبت سرکار انگریزی کے رکھینگے اور وہی
فرایض بباعث ان علاقجات جدید کے اونپر عائد ہونگے جو حسب منشاء سند مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ع
بسبب علاقجات قدیم کے اونپر قائم ہین۔

نمبر ۱۸

ترجمہ سند بنام راجہ نابھا عطیہ ہز اکسیلنسی ویسرای و گورنر جنرل بہادر
المرقوم مقام شملہ تاریخ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ع

جب سے حکومت انگریزی ہندوستان مین قائم ہوئی ہے راجہ حال نابھا اور اونکے
مورث ہمیشہ مستحکم بیچ دوستی کے رہے ہین اونکو اکثر انعام مین بالعوض اونکی وفاداری کے
تزائد توقیر اور مرتبہ اور علاقہ عطا ہوا ہے عرصہ قلیل گذرا کہ راجہ حال نابھا اپنے بزرگون کی کارروائی
پر بباعث استقلال اور دلاوری جو اونھون نے بیچ بلوہ سنہ ۱۸۵۷ع کے ظاہر کی سبقت لے گئے
بنا دیگار اس لاجنب اور عمدہ نمک حلالی کے ہز اکسیلنسی ویسرای اور گورنر جنرل ہند نے

زیادہ توقیر اور علاقہ واسطے دوام کے راجہ اور اونکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے عطا کیا اور بخوشی درخواست راجہ بدین مضمون منظور کی کہ ایک سند مجدد اً بمہر اور دستخط ویسرائی ممدوح کے اس مضمون کی عطا ہو کہ راجہ اپنے علاقہ قدیم اور عطیہ سرکار انگریزی مین قبضہ بلاواسطہ غیرے رکھین لہذا حکم ہوتا ہے کہ

شرط اول

راجہ اور اونکے ورثا واسطے دوام کے اختیارات راجگی اوپر اونکے علاقہ قدیم اور علاقہ عطیہ کے بموجب فہرست کے رکھینگے اور تمام حقوق و استحقاق وغیرہ جو راجہ اپنے علاقہ قدیم مین رکھتے ہین وہی حقوق وغیرہ علاقہ جدید جو اونکو سرکار سے ملا ہے رکھینگے اور رفیق اور متوسلین وغیرہ ہر قسم کی متابعت راجہ کی لازم تصور کرین۔

شرط دوم

باستثناء منشاء دفعہ سوم کے سرکار انگریزی ہرگز راجہ سے یا اونکے ورثا یا رفیق یا واسطہ دار یا متوسلین سے کسی قسم کی رقم بنام نہاد مالگزاری یا خدمت یا کسی اور حیلے سے طلب نکرینگے

شرط سوم

سرکار انگریزی بدل چاہتے ہین کہ خاندان عالیہ ناجہا دوام رہے اور اس سبب سے راجہ اور اونکے ورثا کو ہمیشہ جب کوئی وارث ذکور موجود نہو اختیار متبنی کرنے کا خاندان بھولکیان سے دیتے ہین اگر کسی وقت کوئی راجہ نابھا لاولد وفات کرے اور کوئی متبنی بھی اونسے نکیا ہو تاہم مہاراجہ پٹیالہ و راجہ جھیند کو اختیار حاصل ہوگا کہ باتفاق صاحب پولٹیکل اجنٹ سرکار انگریزی کے کوئی جانشین خاندان بھولکیان سے تجویز کرین مگر اوس حالت مین نذرانہ ایک ثلث زرنکاسی علاقہ نابھا کا سرکار انگریزی کو دینا ہوگا۔

شرط چہارم

۱۸۶۰ء مین سرکار انگریزی نے راجہ کو اختیار دیا ہے کہ باتفاق رای صاحب کمشنر بہادر سزاے قصاص دیا کرین اب یہ روک بھی موقوف ہوتی ہے راجہ کو کل اختیار موت وحیات اپنی رعایا کا دیا جاتا ہے درباب سزادہی رعایاے انگریزی جنہون نے جرم راجہ کی علاقہ مین

کیا ہوا اور گرفتار ہوں راجہ حسب ہدایت مرسلہ ہنوربل کورٹ اوف ڈائرکٹرز بنام گورنمنٹ مدراس نمبر ٣٠ مرقومہ یکم جون ١٨٣٦ع کاربند ہونگے راجہ کوشش بیچ دادرسی کے کرینگے اور بہبودی اور خوشی رعایا مدنظر رکھین گے اور وہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ ممانعت ستی ہونے کی اور دختر کشی اور بردہ فروشی کی اپنے علاقے مین کرینگے اور جو مجرم ان جرائم کا ثبوت ہوگا تو اوسکو سزاے سخت دینگے۔

شرط پنجم

راجہ ہرگز نمک حلالی وخیرخواہی شاہ انگلستان سے انحراف نہ کرینگے۔

شرط ششم

اگر کوئی فوج دشمن سرکار انگریزی اس نواح مین رونما ہوگی راجہ ہمراہ فوج انگریزی کے ہوکر اوسکا مقابلہ کرینگے اور ہمہ تن کوشش کرکے جسقدر بار برداری اور رسد وغیرہ کی ضرورت ہوگی بہم پہونچائینگے۔

شرط ہفتم

سرکار انگریزی سماعت نالشات رعایاے راجہ خواہ معافیدار ہو خواہ جاگیردار خواہ وثیقہ دار خواہ متوسل خواہ ملازم خواہ اور کوئی ہو نکرینگے۔

شرط ہشتم

سرکار انگریزی انتظام خانگی وخانہ داری راجہ کا لحاظ رکھین گے اور اوسمین مداخلت کرنے سے اجتناب کرینگے۔

شرط نہم

راجہ مثل سابق اب بھی حسب نرخ حال بمعرفت اپنے اہلکاران کے اسباب ومصالح وغیرہ طیاری رستہ ریل ومقامات ریل وشارع عام وغیرہ کا سرانجام کردینگے اور زمین بلامعاوضہ واسطے طیاری رستہ وشارع عام کے دینگے۔

شرط دہم

راجہ اور اونکے ورثا وغیرہ اوسی طریق وفاداری ونمک حلالی سرکار انگریزی کا پیش نظر

رکھینگے اور سرکار انگریزی ہمیشہ آمادہ بحال رکھنے توقیر اور مرتبہ راجہ اور خاندان راجہ کے ہینگے

فہرست علاقجات راجہ نابھا

علاقجات قدیم	علاقجات قدیم
پرگنہ نابھا خاص —	پرگنہ دہنولا —
پرگنہ املون	پرگنہ پھول مع دیالپورہ —
پرگنہ بہارسون	پرگنہ جیتول
پرگنہ گنٹور گنج	پرگنہ لوتہدی
حصہ پرگنہ بھائی	اختیار انتظام وحق عالی اوپر معافیداران

علاقہ نویافتہ

پرگنہ کانتی }
پرگنہ باول } ازروے چٹھی سکرٹری گورنمنٹ ہند مرقومہ ۲ ماہ جون سنہ ۱۸۶۰ عیسوی نمبری ۱۵۴۹ دوامی عطا ہوے

علاقہ رفیقان وما لگذاران

سکھان سوتھی

سکھان رام داس بھونگران والہ

لودہ کرٹیا گوبتی والہ

نمبر ۸۲

بنام فرزند ارجمند عقیدت پیوند دولت انگلشیہ براررین سرمور راجہ بھرپور سنگھ مہندر بہادر راجہ جب

المرقوم ۵ ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء

چونکہ یہ خواہش ملکہ معظمہ کی ہے کہ ریاستہاے رئیسان وسرداران ہند جواب اپنے اپنے علاقے مین حکمران ہین دوام کے واسطے قائم رہے اور اونکے خاندان کی شان وشوکت بھی برقرار

مین بذریعہ اس تحریر کے اوس خواہش کی تعمیل کرنیکے بکر رتمکو وہ اطمینان دیتا ہون جو مین نے

بذریعہ سند دستخطی اپنی مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ع کے تمکو دی ہے یعنی در حالت موجود نہونے وارث کے تمکو اور تمھارے ملک کے راجگان آیندہ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ اپنا متبنی خاندان پھولکیان سے جس خاندان کا تمھارا خاندان ایک جزو ہے مقرر کرین اور وہ متبنی منظور سرکار ہوگا اور اگر درحالیکہ کوئی راجہ لاولد مرجائے اور اوسنے متبنی بھی اپنے حین حیات نکیا ہو تاہم اجازت دیجاتی ہے کہ مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ جھیند باتفاق صاحب کمشنر اور پولیٹیکل اجنٹ سرکار انگریزی کسی شخص کو خاندان پھولکیان سے جانشین مقرر کرین وہ بھی منظور ہوگا مگر اس حالت مین ایک نذرانہ ایک ثلث نکاسی علاقہ نابھا کا سرکار مین بطور جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا اوسوقت تک نہوگا جب تک تمھارا خاندان بحالت بحال تخت وتاج سرکار رہیگا اور جس وقت تک شرائط عہدنامجات وعطانامجات واقرارنامجات کے جنکی رعایت سرکار انگریزی کو ملحوظ رہے گی بتعمیل بدل ہونگے۔

دستخط کیننگ

نمبر ۸۳

ترجمہ سند بابت جزو پرگنہ کنورا و پوردانا مع ضلع جھجر جو راجہ نابھا کو ہز اکسیلنسی ارل کیننگ جی سی بی وایسرای و گورنر جنرل ہند نے عطا کیا۔

تمہید

چونکہ اطاعت و فرمانبرداری راجہ نابھا اور اونکے بزرگ راجہ جسونت سنگہ نے ہمیشہ جسوقت سے حکومت گورنمنٹ انگریزی ملک ہند مین قائم ہوئی ہے بہت رہی اور مرضی ہز اکسیلنسی وایسرای اور گورنر جنرل کی مقتضی اسکی ہوئی کہ اپنی قدردانی ظاہر کرین اس نظر سے جزو پرگنہ کنورا و پوردانا واقع ضلع جھجر بیالیس مواضع حسب فہرست فارسی جمعی ۔/... سالانہ راجہ کو عطا ہوتا ہے اور نذرانہ ... لاکہ قبول کرتے ہین لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے

شرط اول

علاقجات مذکورہ بالا راجہ نابھا اور اونکے ورثا کو دوامی بطور ... کے دیے گئے۔

شرط دوم

راجہ اور اونکے ورثا وہی اختیارات اور حقوق وغیرہ ان مواضع نویافتہ مین رکھین گے جو وہ اپنے قدیم علاقے مین حسب منشا سند مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء دستخطی ہز اکسیلنسی ارل کیننگ ویسرا ی اور گورنر جنرل کے رکھتے ہین۔

شرط سوم

راجہ اور اونکے ورثا اوسیطرح کی نمک حلالی بنسبت سرکار انگریزی کے رکھینگے اور وہی فرائض بباعث ان علاقجات کے اونپر عائد ہونگے جو حسب منشا سند مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء بنسبت علاقجات قدیم کے اونپر قائم ہین۔

نمبر ۴۸

نبام نواب سکندر علیخان رئیس مالیر کوتلا۔

المرقوم ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء

چونکہ یہ خواہش ملکہ معظمہ کی ہے کہ ریاست ہاے رئیسان وسرداران ہند جو اپنے علاقے مین حکمران ہین واسطے دوام کے قائم رہے اور اونکے خاندان کی شان وشوکت بھی رہے مین بعمیل اوس خواہش کی کرکے یہ سند دے کر تمکو اطمینان دیتا ہون کہ اگر کوئی اصلی وارث موجود نہو گا تو سرکار انگریزی اوس شخص کو تمھارے علاقے کا رئیس منظور کرینگے جو از روے شرع محمدی حق وراثت کا رکھتا ہوگا۔

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا اوسوقت تک نہو گا جسوقت تک تمھارا خاندان نمک حلال تاج وتخت انگلشیہ کا رہیگا اور جسوقت تک شرائط عہدنامجات وعطانامجات واقرارنامجات کے جنکی رعایت سرکار انگریزی کو ملحوظ رہے بدل تعمیل ہوگی۔

دستخط کیننگ

ایسے مضمون کے اسناد نواب روحانا اور نواب پٹودی اور نواب امین الدین خان

کو بارہ والہ کو عطا ہوئین —

نمبر ۸۵

نبام اسد الدولہ نجابت علیخان بہادر الکرقوم ۴ ماہ مئی ۱۸۰۶ء عیسوی

بنظر قدردانی تمہاری خدمات اور طریق کارگزاری سے رایٹ ہنوربل جنرل لارڈ لیک صاحب سپہ سالار نے تمکو شروع فصل ربیع ۱۲۱۳ فصلی مطابق ماہ ستمبر ۱۸۰۵ء سے علاقہ مفصلہ ذیل بطور جاندادہ خرچ رسالہ و بطور جاگیر خرچ ذاتی تمہارے اور تمہارے متوسلین کے مع کل مالگزاری و حصول پرمٹ وغیرہ باستثنائے ایسے باغات و جاگیر آئمہ دیوتا رتھ و معافی اور سوائے اوس روزانہ خرچ کے جو بطور خیرات مقرر ہے اس شرط پر عطا ہوے کہ تم طالب مدد سرکار انگریزی نہوگے اور تم اپنے محالات کا انتظام اپنی فوج سے کرلوگے اور وقت ضرورت اگر درخواست کیجاے گی تم چار سو سوار سرکار کو دوگے اور تم ہمیشہ راسخ اتحاد سرکار انگریزی مین رہوگے اور کوشش خیرخواہی مین کرتے رہوگے یہ سند منظور سرکار ہوتی ہے اور بنظر اونکے اتحاد اور خیرخواہی سرکار کے جسکا حال رایٹ ہنوربل سپہ سالار بہادر نے تحریر کیا ہے سرکار اپنی خوشی سے علاقجات مذکورہ واسطے دوام کے تمکو اور تمہارے خاندان کو پشت در پشت عطا کرتے ہین —

سرکار انگریزی کچہ سروکار ان علاقجات سے نرکھین گے اور وہ تمہارے قبضے مین رہین گے —

اس عنایات شاہان کی شکر گزاری مین تم ہمیشہ اظہار اور اثبات اپنے اتحاد کا مستحکم سرکار انگریزی کے کرتے رہو اور خیرخواہی مین کوشش بلیغ عمل مین لاؤ کہ اسمین تمہاری بہتری اور بہبودی متصور ہے —

فہرست علاقجات مندرجہ سند

علاقجات جو اسد الدولہ نجابت علیخان بہادر کو مع کل مالگزاری وصول پرمٹ دیے گئے

سائر و مالگذاری باشندہا ایسے باغات و جاگیر آئمہ دیوتا رتھہ و معافی جو بمدت سے جدا ہین اور دیگر
اخراجات معمول و روزانہ وغیرہ اس شرط پر عطا ہوئی کہ تم طالب مدد سرکار انگریزی نہوگے اور تم
اپنے محالات کا انتظام اپنی فوج سے کر لوگے اور تمکو واسطے گذارہ اور مد خرچ مسمی کھانجا بانکے
و دیگر متوسلین مرزا نصیر اللہ بیگ خان مرحوم کے دینا ہوگا اور نیز یہ کہ بروقت ضرورت تمکو مدد سرکار
پچاس نفر سوار سے کرنی ہوگی اور تم ہمیشہ راسخ استحاد سرکار انگریزی مین رہوگے اور کوشش
خیر خواہی مین کرتے رہوگے —

سرکار انگریزی تمھاری سیرت اور مزاج اور لیاقت خدمت و خیر خواہی سے بذریعہ تحریرات
ہنوریبل سپہ سالار بہادر کے مطلع و آگاہ ہو کر اب بخوشنودی و بہ انعام تمھاری خدمات کے تمکو اور
تمھارے ورثا کو واسطے دوام کے پشت در پشت تمام محالات مذکورہ بالا مع کل مالگذاری و سائر
و باشندا و رعوضات مفصلہ بالا شروع فصل ربیع سنہ ۱۲۱۳ فصلی مطابق ماہ ستمبر سنہ ۱۸۰۵ع سے عطا کرتے
ہین اوس وقت سے سرکار انگریزی کچھ سروکار اون محالات سے نرکھینگے اور وہ ہمیشہ تمھارے
قبضے مین اور تمھاری اولاد کے قبضے مین رہینگے اور چونکہ اون علاقجات مین رعایت ضرور کرنی
ہوگی لہذا باشندگان علاقجات مذکور کے استغاثہ کی سماعت نہوگی —

اس عنایات شایان کی شکر گذاری مین تم ہمیشہ اظہار اور اثبات اپنے استحاد کا نسبت سرکار
انگریزی کی کرتے رہو اور خیر خواہی مین کوشش بلیغ عمل مین لاؤ کہ اسمین تمھاری بہتری اور بہبودی
متصور ہے —

المرقوم ۴ ماہ مئی سنہ ۱۸۰۶ع مطابق ۱۴ ماہ صفر سنہ ۱۲۲۱ ہجری

علاقجات کوہستان

ازروے رپورٹ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر شملہ

قبل از جنگ نیپال ۱۸۱۴ع مین گورکھا کی فوج نے بجانب مغرب تا بدریاے ستلج فتح کرلیا تھا
ازروے شرط پنجم عہدنامہ ۱۸۱۵ع نیپالیون نے تمام دعوی ملک مغرب دریاے کالی کا چھوڑدیا
اور قبضہ انگریزی مین تمام علاقہ گھاگرہ سے ستلج تک آگیا اضلاع کماون ودیرہ دون شامل
علاقہ انگریزی کیے گئے اور باقی علاقہ باستثنا رسیا ملو وزین گڑھ وسندوچ وچند دیگر مقامات
چھاونی فوج اون ہی سرداران گری کے سپرد کیے گئے جنسے نیپالیون نے چھین لیے تھے
یہ سب راجہ تحت حکومت وحفاظت سرکار انگریزی کے آگئے اور فیما بین اونکے وہی رسوم بھی
قائم ہوے جو اونمین قبل از اونکی مغلوبی کے جاری تھے —

۱۸۴۷ع مین محصول تر نزٹ ان علاقجات مین معاف ہوا اور مبلغ عہ لماد سالانہ بعوض
اوسکے سرکار ادا کرتی ہے —

سرمور معروف ناہن

جب گورکھا کوہستان سے نکال دیے گئے اوسوقت مین کرم پرکاش راجہ حکمران تھا
مگروہ بباعث اوسکے ضعف عقل کے خارج کیاگیا اور حکومت وہان کی اوسکے پسر کلان فتح پرکاش
کو دی گئی —

سند نمبر ۵ بنام راجہ ۲۱ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ع کی ہے اسکی روسے اوسکا علاقہ قدیم اوسکو
اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے عطا ہوا مگر قلعہ وپرگنہ موسومی سرج اور مسلمان متعلقہ مذکور کو
بباعث اوسکی خدمت لائقہ بمقابلہ دشمن کے دیا گیا اور کاردا دون جو بعد ازین ۱۸۳۳ع مین حسب
منشا سند نمبر ۶ بعوض ادا سے ۵۰۰۰۰ روپیہ نذرانہ کے دوبارہ دیاگیا اور ایک قطعہ زمین
کوہی بجانب شمال دریاے گری راناے کیونتھل کو ملا اور پرگنہ جو نسار اور بہونور واقع دیرہ دون
شامل علاقہ انگریزی ہوے —

راجۂ حال ونکا شمشیر پرکاش نامے نوعہ سال کی عمر کا ہے بجلدوی خدمات جو اوسنے بلوے مین کین اوسکو خلعت صمـ روپیہ کا عنایت ہوا اور اوسکی سلامی سات ضرب کی مقرر ہوئی خاندان اسکا راجپوت ہے آمدنی سرمور کی تخمیناً لاکھہ روپیہ سالانہ کی ہے راجہ کی ڈھائی سو سپاہی اپنے قواعد کرنے والے ملازم ہین باشندے بموجب خانہ شماری گذشتہ [illegible] نفر ہین راجہ کچہ مالگزاری سرکار مین ادا نہین کرتا مگر خدمت سپاہ کا اوس سے وعدہ ہوا ہے —

کہلور معروف بلاسپور

راجہ کہلور کا علاقہ دونون جانب دریای ستلج کے ہے مگر از روے سند نمبر ۹۰ جو راجہ مہرچند کو ۱۸۱۵ء مین دی گئی تھی صرف علاقہ شرقی اوسکو ملا تھا ایک دوسری سند نمبر ۹۱ ۱۸۴۷ء مین راجہ کہلور کو عطا ہوئی اوسکی روسے وہ علاقہ بھی اوسکو ملا جو بجانب کنارہ راست دریای مذکور واقع تھا اور اب تک ماتحت دربار لاہور کے تھا موقوفی محصول ترزنت بھی منجملہ شرائط سند تھی اور درخواست راجہ بابت معاوضہ نامنظور گورنر جنرل بہادر ہوئی ایک وجہ نامنظوری کی یہ بھی تھی کہ بباعث منتقل ہونے علاقہ آنروے ستلج ساتھہ سرکار انگریزی کے راجہ کو اب وہ مالگزاری قریب چار ہزار روپیہ کے نہین دینی پڑتی جو وہ دربار لاہور کو دیتا تھا راجہ کچہ مالگزاری سرکار مین ادا نہین کرتا مگر خدمت سپاہ کا اوس سے وعدہ ہوا ہے —

نام راجہ حال کا ہیراچند ہے عمر [illegible] سال خاندان راجپوت سے بجلدوی خدمت جو اوسنے بلوہ ۱۸۵۷ء مین کی راجہ کو خلعت صـ روپیہ کا عطا ہوا اور سلامی سات ضرب کی مقرر ہوئی آمدنی اس علاقے کی صـ روپیہ سے کم نہین ہے اور باشندے تخمیناً [illegible] نفر ہین —

ہندور معروف نالہ گڑھ

راجۂ ہندور خاندان راجپوت سے ہے راجہ رام سنگہ اوسوقت مین راجہ تھا جب سند نمبر ۹۲ ۱۸۱۵ء مین عطا ہوئی تھی بمجواے اس سند کے یہ بیان کرنا لازم ہے کہ بانتثنا نصف حصے

فیض اللہ پورہ شرط ضروری نہین ہے ایک قطعۂ زمین برابر اس نصف حصہ کے ۱۸۵۲ء مین
شامل علاقہ سرکار انگریزی برضامندی راجہ ہندور سرکار انگریزی کیا گیا —
دوسری سند نمبر ۹۳ راجہ کو دی گئی جسکی روسے ٹھکرائی نبوہلی کی بالعوض قلعہ ملون کے
جو مقام واسطے چھاونی فوج انگریزی کے لیا گیا تھا دی گئی ۱۸۴۶ء مین سند نمبر ۹۴ کے یہ
قلعہ دوبارہ واپس ہوا۔
راجہ بجے سنگھ ولد راجہ رام سنگھ ۱۸۵۷ء مین لاولد مرگیا کوئی وارث اصلی اوسکا نہ تھا
مگر بنظر خدمات لائقہ والد کے میان اگر سنگھ کو جو ولد غیر منکوحہ سے تھا سرکار نے حکمران مقرر او
منظور کیا اور مبلغ پانچہزار روپیہ کا مطالبہ بطور خراج اگر سنگھ سے حسب مجوزہ سند نمبر ۹۵ جو اوسکو
بتاریخ ۱۹ ماہ جنوری ۱۸۶۱ء دی گئی تھی کیا گیا اور اوسکے بھائیون کی جاگیر کا وعدہ ہوگیا
راجہ پچپن سال کی عمر کا ہے اور باشندے ہندور مین حسب نقشہ خانہ شماری گذشتہ
[illegible] نفر ہین اور آمدنی مبلغ ساٹھہ ہزار ہے۔

بسہر

جو سند نمبر ۹۶ راجہ مہندر سنگھ راجہ بسہر کو دی گئی تھی اوسکی روسے مبلغ [illegible] روپیہ
سالانہ بطور مالگزاری مقرر ہوا یہ صرف ایک علاقہ منجملہ علاقجات کے ہے جو راجہ ہای کوہستان
کو واپس ہوے اور جسمین مالگزاری مقرر ہوئی ۱۸۵۰ء مین یہ رقم مالگذاری معاوضہ نقصانی موقوفی
محصول ترانزٹ کم ہوکر [illegible] باقی رہے —
اکثر قلعجات واسطے قیام فوج کے قبضے مین رکھے گئے تھے مگر بعد ازان واپس بسہر کو
دیے گئے رادہ این واقع کنارۂ چپ دریاے باہر کیونتھل کو دیا گیا اور ٹھکرائی کوت گڑھ اور
کمہارسین بسہر کی ماتحتی سے جدا کی گئی —
نام راجہ حال کا شمشیر سنگھ ہے یہ خاندان راجپوت سے اور اکیس سال کی عمر کا ہے
باشندے بسہر کے [illegible] نفر ہین اور آمدنی [illegible] ہے۔

کیونتھل

بعد از جنگ گورکھا ایک حصہ علاقہ کیونتھل کا مہاراجہ پٹیالہ کے ہاتھ فروخت کیا گیا اس سبب سے راجہ کیونتھل کچھ مالگزاری بابت باقی علاقے کے سرکار انگریزی کو ادا نہیں کرتا اور یہ علاقہ باقیماندہ اوسکو از روے سند نمبر ۹۷ کے ۱۸۱۵ء مین دیا گیا۔

اس راجہ کے پاس ایک اور سند نمبر ۹۸ مرقومہ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء موجود ہے اوسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو حکومت دوامی اوپر علاقجات خرد تھوگ و کوٹی و گوند و کھیاری کے دی گئی ان علاقجات کے سردار راجہ کیونتھل کو اپنا مالک تصور کرتے ہین اور حسب ذیل مالگزاری دیتے ہین یعنی تھوگ عا۔ کوٹی عا۔ گوند ۱۱۵ کھیاری ۱۱۵ —

ایک سند سوم نمبر ۹۹ اس راجہ کو عطا ہوئی جسکی رو سے پونر اوسکو اور اوسکے ورثا کو دیا گیا تاریخ اس سند کی پنجم ماہ اپریل ۱۸۲۳ء ہے گو انتقال کا حکم ۱۸۱۶ء مین ہوا تھا وجوہ اس عطا کرنے کے یہ ہین کہ پونر غیر آباد تھا باشندے اوسکے مفسد اور بدمزاج تھے اور خواہش گورنمنٹ کی تھی کہ کوہستان مین علاقہ تزاید کرین اور خواہش یہ بھی تھی کہ کیونتھل کو کچھ فایدہ ہو۔

راجہ حال کا نام مہندر سنگھ ہے خاندان راجپوت سے ہے اوس سے یہ وعدہ ہے کہ خدمت سپاہ سے کرے ۱۸۵۸ء مین والد راجہ حال کا راجہ بنایا گیا تھا اور ایک خلعت دس ہزار روپیہ کا بجلدوے خدمات جو اوسنے بلوے مین کی تھین عنایت ہوا تھا آمدنی اس علاقے کی تیس ہزار روپیہ ہے اور آبادی حسب نقشہ خانہ شماری گذشتہ مد [illegible] نفر کی ہے۔

باگھل

سند نمبر ۱۰۰ جو یہان کے سردار کو ملی ہے تاریخ اوسکی ۲۰ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء ہے مضمون ترجمہ اوسمین اسقدر ہے کہ بالعوض بیگار کے مبلغ [illegible] روپیہ سالانہ بحساب [illegible] روپیہ ماہواری فی نفر ناظم راجہ حال کا کشن سنگھ ہے عمر [illegible] سال کی اور یہ راجہ ولد شیو سرن سنگھ کا ہے جسکو سند ۱۸۱۵ء مین دی گئی تھی خاندان راجپوت سے ہے آمدنی مبلغ [illegible] ۔ اور آبادی [illegible] نفری

جوبل

یہ علاقہ اول مین شامل سرمور کے تھا مگر بعد از جنگ گورکھا یہ راج بھی سرخود کیا گیا ا
رانا پورن سنگھ کو لارڈ مییرا صاحب نے سند نمبر ۱۰۱ بتاریخ ۱۰ ماہ نومبر ۱۸۱۵ء عطا کی اسپر رانا نے
اپنے ملک کا انتظام اچھا نہین کیا اور ۱۸۳۲ء علاقہ سپرد سرکار انگریزی کے کردیا مگر بعد ازین
اس حرکت کا اوسکو افسوس ہوا اسلئے اوسنے لینا مبلغ للعما ؍ سالانہ سے جو اوسکے
واسطے مقرر ہوا تھا انکار کیا بعد از تحریرات بسیار ۱۸۴۰ء مین یہ تجویز ہوئی کہ علاقہ اوسکو واپس
دیا جاسے مگر اس سال مین رانا مرگیا اور سرکار نے یہ فیصلہ کیا کہ علاقہ اوسکے فرزند اور وارث
ٹیکا کرم چند کو واپس دیا جاے اگر وہ لائق حکمرانی کے بروقت پہونچنے سن بلوغ کے ہو
بیچ عرصہ اوسکی صغرسنی کے ۱۸۵۴ء تک سرکار نے اوسکے علاقے کا انتظام اپنے طور پر رکھا
آمدنی اس علاقے کی مد ؏ ہزار ہے اور آبادی ہوعہ نفری رانا مبلغ ا؍ خراج
دیتا ہے اور خدمت سپاہ سے کرنے کا وعدہ ہوگیا ہے

بھجی

رانا رودرپال کو ۱۸۱۵ء مین سند نمبر ۱۰۲ ملی تھی ۱۸۴۲ء مین اوسنے علاقہ اپنے پسران
بہادر سنگھ کے نام کردیا راجہ خرد بتاریخ ۲۵ ماہ اپریل ۱۸۴۴ء کے گدی نشین کیا گیا حسب سند
نمبر ۱۰۳ کے بیگار کی عوض مبلغ ا؍ مقرر ہوا۔ رانا ے حال ۲۰ سال کی عمر کا ہے
آمدنی ؏ ہی اور آبادی لعہ نفری

کمھارسین

یہ علاقہ کہ سابق ماتحت بسہر کے تھا بعد جنگ نیپال سرخود کیا گیا سند نمبر ۱۰۴ کی تاریخ
۷ ماہ فروری ۱۸۱۶ء ہے جسکے رو سے رئیس علاقہ اور اوسکے ورثا پر فرض ہے کہ خدمت
سرکار سپاہ سے کرین بیگار کی عوض مبلغ ا؍ سالانہ مقرر ہوا۔
رانا کنہر سنگھ ۱۸۳۹ء مین لاولد مرگیا اور بنظر اوسکے اتحاد سابقہ درمیان مہم گورکھا کے

گورنمنٹ انگلشیہ نے ٹھکرائی مسمی پریم سنگھ کو جو وارث اصلی نہ تھا اس شرط پر دی کہ وہ مالگذاری
[illegible] ادا کیا کرے [illegible] فساد غدر کے وقت میں پیدا ہوا اس سبب سے یہ حکم ملتوی رہا مگر بعد ازان
تاریخ [illegible] سنہ ۱۸۴۸ء اس حکم کی تعمیل ہوئی اور سند راجہ پرتھی سنگھ کو عطا ہوئی شرائط اسکے
ہر طرح ویسے ہی ہیں جیسے کہ اصل سند میں تھیں صرف اسقدر تفاوت ہوئی کہ بجائے مبلغ [illegible]
کے مبلغ [illegible] روپیہ سالانہ ادا کیا کرے —

رانائے حال کا نام ہوائی سنگھ ہے عمر [illegible] سال کی ہے آمدنی معہ آبادی
معہ [illegible] نفری خاندان راجپوت مگر بڑے خاندان میں سے ہیں —

کوٹھار

سند نمبر ۱۰۵ جو بابت اس علاقہ کے ہے مرقومہ ۳ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۱۵ء کے ہے جسکی رو سے
علاقہ قدیم موروثی رانا بھوپ سنگھ اور اوسکے ورثا کے نام قائم ہوا اس شرط پر کہ اعانت سپاہ
سے کرے اور چالیس بیگاری دیا کرے بعد ازان تعداد بیگاری کم ہو کر تیس نفر مقرر ہوئے اور
معاوضہ اوسکا مبلغ [illegible] سالانہ سے ہوا —

رانائے حال ایک لڑکا اٹھارہ سال کی عمر کا ہے نام اوسکا جی چند ہے آمدنی [illegible]
آبادی [illegible] نفری خاندان راجپوت —

دہامی

یہ قدیم علاقہ راجپوت ماتحتی کہلور سے بعد جنگ گورکھا بری کیا گیا ایک سند نمبر ۱۰۶
رانا گوبردھن سنگھ کو بتاریخ ۴ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۱۵ء دی گئی جسکی رو سے شرط خدمت کرنے کی
سپاہ سے اور اپنے جانشین بیگاری کے قائم ہوئی تھی اور بیگاری کے عوض مبلغ [illegible]
بعد ازان مقرر ہوا سنہ ۱۸۵۱ء میں بجلدوے خدمت رانا جوارشے بلوہ سنہ ۱۸۵۷ء میں ادا یہ رقم کم ہو کر
مبلغ [illegible] باقی رہا —

راجہ حال گوبردھن سنگھ بروقت شکست گورکھا صغر سن تھا اور اب پچاس سال کے

عمر کمات ہے آمدنی یہان کی مبلغ ... ہے اور آبادی ... نفری

بگہات

درمیان جنگ نیپال کے طریق رانا مہندر سنگہ کا دوستانہ تھا اور بعد دوبارہ قائم ہونے امن کے تین ربع علاقہ بگہات کا بابت ... روپیہ کے مہاراجہ پٹیالہ کے پاس فروخت ہوے اور باقی ایک ربع حسب سند نمبر ۱۰۷ رانا مہندر سنگہ کو اور اوسکے ورثا کو ملا بتاریخ ۱۱ ماہ جولائی ۱۸۳۹ء یہ رانا لاولد فوت ہوا علاقہ ضبط سرکار متصور ہوا اور پنشن تا بتعداد مبلغ ... واسطے خاندان کے مقرر ہوئی۔

۱۸۴۳ء مین یہ علاقہ لارڈ ایلینبارا صاحب نے مہندر سنگہ کے بھائی بجے سنگہ کو دیا چھاونی کسولی کی اوسوقت مین اس علاقے مین شمار ہو گئے تھے اور بجے سنگہ نے کہا کہ جس پہاڑ پر چھاونی مذکور ہے وہ پہاڑ وہ سرکار انگریزی کو دیتا ہے مگر یہ امر نامنظور ہوا بجے سنگہ ۱۸۴۹ء مین مرگیا اور کوئی وارث اصلی اوسکے بعد نہ تھا دعویدار قریب تر برادرزادہ امید سنگہ نامی تھا اور گورنمنٹ نے دوبارہ اس علاقہ کو ضبط سرکار تصور کیا ۱۸۶۱ء مین لارڈ کیننگ صاحب نے منظوری امید سنگہ کے نام کی حاصل کر کے اوسکو علاقہ سپرد کیا مگر قبل اسکے کہ سند اپنے علاقے کی تیار ہو امید سنگہ نے وفات پائی اور اوسکی درخواست آخر یہ تھی کہ اوسکا فرزند دلیپ سنگہ نامی وارث علاقہ بگہات منظور ہو ماہ جنوری ۱۸۶۲ء سند نمبر ۱۰۸ بنام دلیپ سنگہ جاری ہوئی جسکی رو سے علاقہ اوسکو اور اوسکے ورثاے اصلی کو واسطے دوام کے بچند شرائط عطا ہوا۔

بلسن

یہ علاقہ دراصل متعلق سرمور کے تھا صرف خدمت سرمور کی سپاہ سے وقت جنگ کرتا تھا مگر ایک سند نمبر ۱۰۹ علیحدہ اوسکو بماہ ستمبر ۱۸۱۵ء عطا ہوئی اور بالعوض چالیس بیگاری کے بمبلغ ... سالانہ مقرر ہوا۔

ٹھاکر جوگراج رئیس حال ۱۸۵۸ء مین رانا بنایا گیا بجلدوے اوسکے خدمات کے جو اوسنے

بلوسے مین لین آمدنی اسکی مبلغ سے اور آبادی نفری ہے رانا کی عمر سال سے کم کی نہین اور خاندان کا راجپوت ہے —

میلوگ

سند نمبر ۱۱۱ اس علاقہ راجپوت کی مرقومہ ۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء کی ہے اوسمین شرائط معمولی درج ہین اور چالیس بیگاری کے عوض مبلغ سالانہ مقرر ہوا —

رئیس حال ٹھاکر دلیپ چند اونتیس سال کا ہے آمدنی ہے اور آبادی نفری ہین

بیجاہ

سند نمبر ۱۱۱ جو رئیس حزو بیجاہ کو عطا ہوئی مرقومہ ۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء کی ہے اور اون ہی شرائط معمولی کی مشتمل ہے تعداد نفری بیگاری پانچ نفری مقرر ہین اور معاوضہ اوسکا روپیہ سالانہ سے ہوا ہے —

بابت معاوضہ زمین چھاونی کسولی کے اوسکو مبلغ دیا جاتا ہے ٹھاکر حال اودی چند تیس سال کی عمر کا ہے آمدنی ہے اور آبادی نفری

تروچ

جس وقت تروچ قبضۂ سرکار انگریزی مین آیا کرم سنگہ نامے سردار برائے نام تھا مگر بباعث اسکے کم عمری اور ضعف قویٰ کے اوسکا بھائی جھوبو نامے کارپرداز تھا —

اوپر دفعات ٹھاکر کرم سنگہ کے ایک سند نمبر ۱۱۲ مرقومہ ۲۱ جنوری ۱۸۱۹ء مہر و دستخط کپتان راس صاحب اجنٹ گورنر جنرل مقامات کوہستانی نے جھوبو کو دی جسکی روسے ٹھکرائی تروچ کی اوسکو اور اوسکے ورثا کو ملی اس شرائط پر کہ وہ خدمت سرکار کی سپاہ سے کرین اور آٹھ بیگاری دیا کرین اس بیگار کی عوض سالانہ مقرر تھا اس کام کے واسطے حکام عالی کو کچہ تحریر نہین ہوئی اور نہ دعوی میان جھوبو مین کچہ شک واقع ہوا ۱۸۳۳ء مین اوسکے برادرزادہ رنجیت سنگہ نے

دعویٰ کیا اور اپنی جانب بہت آدمی کر لیے۔

اسپر ایک تحریر بہت طول طویل واقع ہوئی آخر کار جھوبو کو حکم ہوا کہ اپنے بیٹے سیام سنگہ کے نام علاقہ کر دیوے۔

یہ انتظام بھی بہت مدت تک اس سبب سے نرہا کہ سیام سنگہ لیاقت نہین رکھتا تھا اور جھوبو اور رنجیت سنگہ تدابیر ترتیب ترکرتے تھے حتے کہ ۱۸۴۱ع مین یہ امر ضروری متصور ہوا کہ سیام سنگہ کو برخاست کرکے علاقہ جبل مین شامل کر دین۔

تروچ کا انتظام معرفت اہلکاران انگریزی کے ۱۸۴۳ع تک رہا جب دعویٰ رنجیت سنگہ کا منظور ہوا اور سند نمبر ۱۱۳ مرقومہ ۲۷ ماہ جون ۱۸۴۳ع اوسکو عطا ہوئی جسکی رو سے علاقہ تروچ واسطے دوام کے اوسکو اور اوسکے ورثا کو بشرائط معمولی تابعداری اور ادائے مبلغ ۲۵ روپیہ بابت بیگار عطا ہوا۔

ٹھاکر حال رنجیت سنگہ تینتالیس برس کا ہے آمدنی ۔۔۔ اور آبادی ۔۔۔ نفری کی ہے

کوٹھار

سند نمبر ۱۱۴ اس رئیس کی مرقومہ ۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ع ہے اور اوسمین شرائط معمولی تابعداری اور پانچ بیگاری کی جسکی عوض مبلغ ۔۔۔ سالانہ قرار پایا ہے مندرج ہین۔

ٹھاکر حال کا نام کشن چند ہے عمر اوسکی پینتالیس سال کی ہے آمدنی ۔۔۔ اور آبادی ۔۔۔ نفری کی ہے۔

منگل

منگل قدیم ماتحت کہلور کے تھا بوقت اخراج گورکہا وہ سرخود کیا گیا سند نمبر ۱۱۵ ماہ دسمبر ۱۸۱۵ع عطا ہوئی اسمین شرائط معمولی مندرج ہین دو بیگاری قرار پائے اور اونکی عوض مبلغ ۔۔۔ سالانہ تجویز ہوا۔

رانا جیت سنگہ اڑتیس سال کی عمر کا ہے آمدنی ۔۔۔ اور آبادی ۔۔۔ نفری کی ہے

درکوتی

یہ ریاست خرد بموجب حکمنامہ نمبر ۱۱۶ کے جو بنام سیتارام کے اجنٹ لفٹنٹ راس صاحب اجنٹ گورنر جنرل نے جاری کیا ہے متصنہ قابض مین ہے شرائط اوسمین یہ ہین کہ وہ تابعداری سرکار انگریزی کی کرے اور کچھ مالگذاری اوسپر مقرر نہین ہے اور نہ کسیطرح کا مطالبہ زر نذرانے کا

رئیس حال پشت ... کی عمر کا ہے آمدنی ... اور آبادی ... نفری کی ہے

از روے سند نمبر ... کے استحقاق متبنی کرنے کا جمیع رئیسان کوہستانی مذکورہ بالا کو عطا ہوا ہے —

نمبر ...

ترجمہ سند بنام راجہ فتح سنگہ راجہ ... مرقومہ ۲۱ ماہ ستمبر ... تعیبہ

چونکہ گورکھا کی فوج ان اضلاع سے خارج ہوئی اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم گورنر جنرل بہادر یہ سند راجہ فتح سنگہ کو عطا ہوتی ہے جسکی رو سے علاقہ سرمور مع تمام حقوق وغیرہ علاقہ مذکورہ کے راجہ کو اور اوسکے ورثا کو دی گئی —

قلعجات منی وجکت گرہ اور دون کیاردہ اور اضلاع جو سرو بوز مولا کی راج سرمور سے علیحدہ ہوکر شامل قبضہ سرکار انگریزی کیے گئے اور قلعجات کرچری و ہنر مع اراضی متعلقہ بجانب مغرب دریاے گری ندی ٹھکرائی کیونتھل مین شامل کی گئی اور قلعجات گھاٹ وسلہر بجانب مشرق دریاے مذکور شامل راج سرمور ہوے —

یہ مناسب ہے کہ فتح سنگہ باداے شکرگزاری عنایات سرکار انگریزی جو علاقہ اوسکو ملا ہے اوسپر قبضہ کرے اور ہرگز خیال دعوی اوس علاقہ مذکورہ بالا کا نکرے جو سرمور سے علیحدہ ہوکر کچہ شامل علاقہ سرکار انگریزی ہوا ہے اور کچہ ٹھکرائی کیونتھل مین شامل ہوا ہے —

ماوراے اسکے اوسکو مناسب ہے کہ کوئی دیوان یا متصدی واسطے انتظام راج سرمور کے بغیر اطلاع اور استصلاح اوس حاکم انگریزی کی جو وہان مقرر ہوگا نکرے راجہ عہود مذکورہ بالا کے

مطابق تکرار رہیگا اور سرکار انگریزی کی متابعت حکم کر کے ہنگام جنگ حسب الحکم شامل فوج انگریزی ہوکر کار لائق دوستی کے کریگا اور وہ راستہ بھی بارہ فٹ عرض کا اپنے کل علاقہ مین بنا رکھیگا

اگر راجہ کسی شرط مذکورہ بالا کی جو مکرر درج ہوتی ہین تعمیل نکریگا اور مثلاً انکی دوسرے کے علاقے پر کریگا تو وہ نارضامندی سرکار انگریزی کا مورد ہوگا اور یہ عمل کیا جاویگا کہ راجہ کو اس سبب سے ابستر اوسکی حرکت کو جائز اور معتبر تصور کرے اور بمطابقت شرائط بالا جو علاقہ اوسکے علاقہ سے ملا ہے اوسپر قابض ہو اور بہبودی رعیت اور ترقی زراعت اور نصفت دہی رعایا اور حفاظت راستہ مین کوشش کرے اور وعدہ سے زیادہ رعیت سے نہ لے اور قصہ مختصر تمام لوگون کو راضی اور خوش رکھے رعایا پر فرض ہوگا کہ وہ فتح سنگھ کو اپنا مالک ذی حق تصور کرے اور اوسکے حکم کی متابعت کرینگے

نمبر ۸۹

سند بنام راجہ فتح پرکاش راجہ ناہن

چونکہ رائٹ ہنوریبل گورنر جنرل باجلاس کونسل بخوشی خاطر فتح پرکاش راجہ ناہن اور اوسکے ورثا وجانشینون کو واسطے ہمیشہ کے علاقہ معروف کھاردادون حزو راج سرمور عطا کرتے ہین واضح ہو کہ علاقہ مذکور یعنی علاقہ کھاردادون فتح پرکاش اور اوسکے ورثا وجانشینون کو واسطے ہمیشہ کے حسب شرائط مذکورہ ذیل عطا ہوتا ہے۔

شرط اول

فتح پرکاش اور اوسکے جانشین لحاظ حقوق باشندگان رکھین گے اور نصفت دہی بلا پاسداری احدے ہر ایک فرقہ و حرفہ کے لوگون کی کرینگے۔

شرط دوم

فتح پرکاش اور اوسکے جانشین کسی قسم کی اجناس تجارت پر جو اوسکے علاقے مین گذر کرے اور اوسکے علاقے مین آئے یا وہان سے کسی اور جگہ جائے محصول تجارت نہ لینگے۔

شرط سوم

فتح پرکاش مذکور اور اوسکے جانشین اون راستون کی ترتیب رکھین گے جو اب اونکے

علاقے مین موجود ہین اور جو اور رستہ بعد ازین سرکار انگریزی وقتاً فوقتاً طیار کرانا مناسب تصور کرے گی اونکی طیاری اور مرمت مین مدد حسب ہدایت کرینگے۔

شرط چہارم

فتح پرکاش اور اوسکے جانشین پولس معقول قائم رکھین گے اور مقامات پولس راستون پر بفاصلۂ مناسب واسطے حفاظت مسافران وتجاران جو علاقۂ کہارداد ون مین گذر کرین طیار کرینگے

شرط پنجم

فتح پرکاش اور اوسکے جانشین ہرگز کسی حیلے سے اپنی رعایا سے نذرانہ وغیرہ جسکو نذرانہ رومالی کہتے ہین نلینگے اور نہ کسیطرح کا جرمانہ یا زیادہ ستانی اونپر کرینگے —

مہر و دستخط رائٹ ہنوریبل گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل بتاریخ پنجم ماہ ستمبر ۱۸۳۳ء عطا ہوئی

دستخط ڈبلیو سی بنٹینک (مہر)

دستخط سی ٹی مٹکلف

دستخط ای روس

نمبر ۹۰

سند بنام راجہ مہاچند راجہ بلاسپور مرقومہ ۶ ماہ مارچ ۱۸۱۵ء

چونکہ راجہ مہاچند بلاسپور نے بدیانت داری دلی تابعداری سرکار انگریزی کی قبول کی اور تابع سرکار انگریزی ہوا اور کچہ تعلق اپنا گورکہا سے نہین رکھا لہذا حسب فحواے مضمون اشتہار جو حسب الحکم ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل بہادر کے بتاریخ ۱۷ ماہ اکتوبر ۱۸۱۴ء جاری ہوا تھا راجہ اپنے علاقہ قدیم کہلور مین جو درحقیقت اوسکے قبضے مین اس جانب دریاے ستلج کے ہی شرائط ذیل قائم اور مستحکم کیا جاتا ہے یعنی راجہ ہرگز ظاہر یا باطن گورکہا سے یا کسی دشمن ہنوریبل کمپنی سے اتفاق اور سازش نہین رکھیگا مگر جادۂ فرمانبرداری احکام سرکار انگریزی مین ثابت قدم رہ کر ہر وقت مع فوج کے آمادۂ خدمتگزاری فوج انگریزی رہ کر رسد وغیرہ اور بیگاری واسطے بار برداری کے دیگا اور جو کام اوسکے تفویض ہوگا سرانجام کریگا جو احکام اوسکو اب ملینگے

یا بعد ازین اوسکے نام جاری ہونگے تعمیل کریگا خصوصاً جسوقت فوج کشی انگریزی کسی جانب دشمن پر ہوگی اوسوقت حتی المقدور والامکان وفاداری اور اتفاق سرکار انگریزی سے انحراف نکرے گا سوائے شرائط مذکورہ بالا کے سرکار انگریزی براہ عنایت وفیاضی دلی کسیطرح کا محصول یا زر نقصانی نلینگے اور اگر گورکھا سے صلح ہوگی تو درصورت اطاعت اور خدمتگزاری راجہ کوئی امر ایسا سرکار انگریزی نسبت راجہ کے مسموع نکرینگے جو منافی شرائط حفاظت راجہ ہوگا ماورای اسکے جوابات سوالات راجہ دستخطی میجر جنرل اوکٹرلونی صاحب مرقومہ ۱۰ ماہ فروری ۱۸۱۵ء گورنر جنرل بہادر نے تصدیق اور منظور کیے اب راجہ کو یہ لازم ہے کہ قائم اور مستحکم اپنے راج مین ہوکر اس جانب سے اطمینان رکھے اور اندیشہ دل سے دور کرکے ہمہ وقت مصروف ترقی خوشی و آسایش رعایا ہے اور اس سند کو اپنے علاقے کی نسبت جائز اور کامل تصور کرے۔

ترجمہ تفصیل سوالات جو مختار راجہ مہاچند نے پیش کیے اور جوابات میجر جنرل اوکٹرلونی صاحب مرقومہ ۱۰ ماہ فروری ۱۸۱۵ء

سوالات	جوابات
اول چونکہ مین نے اپنا تعلق بالکل گورکھا سے علیحدہ کرلیا اور سرکار انگریزی سے اتفاق کیا اور اس اتفاق کو مین مثل اپنی آبرو اور جان کے تصور کرتا ہون لہذا مجھے امید ہے کہ مین اپنے علاقہ قدیم مین قائم رہونگا اور میرا علاقہ محفوظ ہمنوربل کمپنی تصور کیا جائے گا اور اگر کبھی گورکھا اطاعت حکومت انگریزی منظور کرین اور وہ کوئی امر منافی بہ نیت عوض لینے بابت میرے ترک کرنے اونکی دوستی کے پیش کرین تو وہ منظور نہو۔	اگر راجہ نے در اصل اور بالتحقیق گورکھون سے اپنا تعلق جدا کرلیا ہے اور وہ سرکار انگریزی سے اتفاق رکھے گا تو وہ بے شبہہ اپنے علاقہ قدیم کہلور مین جو اس جانب دریای ستلج کے واقع ہی حسب منشاء اشتہار جو حسب الحکم گورنر جنرل بہادر بتاریخ ۱۷ ماہ اکتوبر گذشتہ جاری ہوا ہے قائم رکھا جائیگا اور اوسکا علاقہ ہرطرح محفوظ سرکار انگریزی تصور کیا جائیگا اور درصورتیکہ فیمابین سرکار انگریزی دوستی ہوجاے تو کوئی امر منافی راجہ جو بخلاف شرائط حفاظت ہوگا اور گورکھا

اوسمین گفتگو کرینگے منظور نہوگا مگر درباب اپنے
علاقہ کہلور کے تحریر گورنر جنرل بہادر کو کیجائیگی۔

دوم

یہ بخوبی روشن ہے کہ قلعجات فتحپور
ومندگڑھ وبہادرپور ورتن پور میرے بزرگون کے
تعمیر کردہ ہین اور میرے قبضے مین تھے مگر
اتفاقاً راجہ رام سرن نے اونپر قبضہ کرلیا اور
اوسکا قبضہ سات مہینے رہا بعدازان مین نے
واپس اونسے لیے اب مجھے امید ہے کہ
دیگر تمام مقبوضات قدیم میرے مجکو ملتے ہین
تو یہ قلعجات بھی مجھے ملینگے۔

دوم

مجھے بھی معلوم ہے کہ قلعجات فتحپور ومندگڑھ
وبہادرپور ورتن پور قدیم سے متعلق علاقہ کہلور
کے ہین اگر راجہ گورکھا سے علیحدہ ہوکر متفق
سرکار انگریزی کے ہوگا تو یہ قلعجات مثل سابق
اوسکے پاس رہینگے۔

سوم

درباب امور بارہ ٹھاکرون کے اگرچہ وہ قدیم سے
متعلق ماتحت ہمارے ہین مگر باعث میرے
ضعف کے کبھی وہ ماتحت سرمور کے ہوے
اور کبھی راجہ رام سرن نے اونکو اپنے قبضے
مین رکھا جب گورکھا یہان آئے تو اونھون نے
مجھے دوبارہ اونپر حاکم کیا یعنی وہ بارہ ٹھاکر
پھر میرے قبضے مین آئے جب گورکھا
قلعہ کانگڑہ سے واپس چلے گئے تو اونھون
نے مجھسے کہا کہ چند ٹھاکر منجملہ بارہ کے واسطے
خرچ فوج کے جدا کرنے ضرور ہین بسبب میرے
اور اونکے اتفاق کے اونپر بخیال اپنے

سوم

ہر ایک درخواست راجہ کی نسبت بارہ ٹھاکرون
کے نادرست ہے کیونکہ اصل حال اسکا مختلف ہے
اگرچہ مجھے قطعی نامنظوری اس درخواست کی
کرنی مناسب ہے کیونکہ جب وقت بندوبست
بارہ ٹھاکرونکا آئیگا اوسوقت اصلی حقدار
کو حق ملیگا مگر درصورتیکہ راجہ خدمات لائق کا
نسبت سرکار انگریزی کے متصور ہوگا اور کل
تعلق اپنا گورکھا سے چھوڑ دیگا تو میری نزدیک
ویسا ہی لحاظ اوسکی نسبت سرکار انگریزی مرعی
رکھینگے جو گورکھا نسبت اوسکی درباب دو ایک
ٹھاکرون کے رکھتے تھے۔

ضعف سے کے اور اپنے عہدہ برا نہو سکنے کے
در ضرورت انکار کے مین نے نوبھسا کر
اونکو دیے اور تین میرے قبضے مین رہے
یعنی ٹھاکران دہامی و بھجی و کوٹی اور وہ اب تک
میرے قبضے مین ہین مین نے یہ صرف اطلاعاً عرض
کیا ہے ورنہ بہرحال مجھے اطاعت حکم سرکار
انگریزی اس معاملے مین منظور ہے اور اونکے
حکم کی تعمیل باعث میری خوشی کا ہے —

چہارم

گورکھا نے مجھے سواے میرے اصلی
علاقے کے اور بہت مقامات دیے تھے
اور میجر جنرل صاحب کو بھی اب وہی اختیار
حاصل ہے جو اونکو تھا جو صاحب حکم دینگے
اوسکی تعمیل مین میری عین خوشی ہے از راہ
مہربانی مجھپر نظر مہربانی رکھو یا جب مین خدمات
لائقہ سرکار کی کرونگا اوسوقت نظر الطاف
میری نسبت ہو میجر جنرل صاحب میرے دوست
اور مربی ہین منجانب سرکار انگریزی —

چہارم

کوئی دعوی بنسبت اون مقامات کے جو گورکھا نے
دیے تھے سواے علاقہ قدیم کہلور کے سماعت نہین ہوسکتا
حسب منشاء اشتہار مجریہ ۔ ماہ اکتوبر کسیطرح کا
مطالبہ زر مثل محصول وغیرہ راجہ سے نہوگا بعوض
اون تمام فائدون کے جو راجہ کو نصیب ہونگے
سرکار انگریزی صرف اسقدر چاہتی ہے کہ جب تک
جنگ گورکھا سے جاری ہے راجہ بالاتفاق
فوج انگریزی کام کرے اور جب آئندہ کسیوقت
فوج انگریزی بمقابلہ کسی دشمن کے اس نواح مین
آئے تو راجہ ہر قسم کی مدد حتی الامکان دے گا
یعنی رسد وغیرہ دیگا اور شرائط وفاداری فرمانبرداری
بجالائے گا —

نمبر ۹۱

ترجمہ سند جسکی روسے علاقہ کہلور معروف بلاسپور راجہ جنگ چند کو عطا ہوا المرقومہ ۱۱ اکتوبر سنہ ۱۸۴۷ع

چونکہ ازروے عہدنامہ جو فیمابین سرکار انگریزی اور سرکار لاہور کے بتاریخ ۹ ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۶ع قرار پایا کل علاقہ کوہی قبضہ ہنوربل کمپنی مین در آیا اور چونکہ راجہ جنگ چند کہلور والے نے ہمیشہ فرمانبرداری حکام انگریزی کی سرکار اب واسطے ہمیشہ کے راجہ جنگ چند اور اوسکے ورثا ے ذکور نسلاً بعد نسل کو علاقہ کہلور اون حدود تک باختیارات کل انتظام کے دیتے ہین جو شروع حکومت انگریزی بیچ علاقجات کے نزدیک دریاے ستلج سے اوسکے قبضے مین ہین اگر کوئی وارث اصلی حیثیت مذکورہ بالا کا موجود نہوگا تو علاقہ مع اختیارات کل کسی اوسکے نزدیک رشتہ دار ذکور کو جو وارث قریب راجہ کا ہوگا دیا جائیگا مگر یہ امر واضح رہے کہ اگر کوئی اوسکا جانشین نالائق انتظام امور ریاست ہوگا تو سرکار انگریزی کو اختیار حاصل رہیگا کہ وہ ایسے نالائق جانشین کو برخاست کرکے کسی دوسرے قریب کے رشتہ دار لائق کو علاقہ تفویض کردینگے اور جو کوئی اس طرح جانشین راجہ قرار دیا جائیگا اوسکے پاس علاقہ بشرائط مندرجہ عہدنامہ ذیل جو راجہ نے لکھا ہے بلا مزاحمت رہیگا۔

شرط اول

یہ کہ وہ تمام محصول ترانزٹ اپنے علاقے مین موقوف کرے اور اپنے اوپر فرض گردانے کہ وہ حفاظت صرافان و تجاران و دیگر اہل حرفہ علاقہ کی کرے۔

شرط دوم

یہ کہ وہ راستہ اپنے علاقے مین جو بارہ فٹ سے کم عرض مین نہونگے بنائیگا اور اونکی مرمت وقت ضرورت کریگا۔

شرط سوم

یہ کہ ہنگام جنگ حسب الحکم وہ شریک فوج انگریزی مع اپنے تمام ہمراہیون کے اور بیگار کے ساتھ رہیگا اور آمادہ تعمیل احکام حکام انگریزی رہیگا اور حتی الامکان اپنے رسد وغیرہ کا سرانجام کریگا۔

شرط چہارم

یہ کہ ہر ایک تنازعہ جو میان راجہ کنیلور اور کسی دوسرے رئیس کے واقع ہوگا وہ سپرد عدالت انگریزی ہوگا۔

شرط پنجم

یہ کہ وہ کوئی جزو اپنے علاقے کا بلا اطلاع اور استرضا سرکار کے علحدہ یا رہن نکریگا

شرط ششم

یہ کہ وہ اپنے علاقے مین رسم بردہ فروشی و ستلی و دختر کشی کو موقوف کرادیگا اور نیز رسم جلا دینے یا غرق آب کرنے بیمار مجذوم کی بھی موقوف کردیگا کیونکہ یہ امر خلاف آئین سرکار ہین اور وہ ایسے حکم سخت بنسبت انسداد ان جرائم کے جاری کریگا کہ کوئی مرتکب جرائم مذکورہ بالا کا نہوگا۔

راجہ اپنی سرحد سے باہر کسی دوسرے علاقے پر دست اندازی نہین کریگا اور اس سند کو جائز اور معتبر تصور کرکے شرائط مندرجہ کی تعمیل مین کوشش کریگا اور بہبودی باشندگان اور بہتری علاقہ مین سعی کریگا اور وہ تدابیر بروے کار لائیگا جس سے ترقی زراعت اور دادرسی مظلومان و بحالی حقوق جائز و امنیت شارع عام متصور ہو وہ اپنی رعایا سے اخذ بیجا نکریگا بلکہ اونکے ساتھہ مہربانی سے پیش آئیگا تاکہ وہ اوسکے شکر گزار رہین اور رعایا پر فرض ہے کہ وہ اوسکو اور بعد اوسکے اوسکے ورثا کو اپنا مالک ذیحق تصور کرکے مالگزاری واجبی کے ادا کرنے مین قاصر نہون اور ہمیشہ اوسکے مطیع الحکم رہین اور خوش گویگی سے بسر کرین۔

نمبر ۹۲

سند راجہ رام سنگہ عرف رام سرن بابت علاقہ ہندور

چونکہ تمام علاقہ کوہستان قبضۂ سرکار انگریزی مین درآیا اور چونکہ راجہ رام سنگہ نے اس جنگ مین کارہاے دوستانہ بنسبت سرکار انگریزی کے کیے خود مع اپنی فوج کے شامل فوج انگریزی رہا اور واسطے صفائی راستہ کے اور دیگر امور ضروری کے بیگاری دیے لہذا حسب الحکم رائٹ ہنوربل

گورنر جنرل بہادر یہ سند راجہ مذکور کو عطا ہوتی ہے جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے علاقہ ہندور وغیرہ سات پرگنجات اور بھٹولی مع بارہ مواضع متعلقہ کے اور منجھولی مع چار مواضع متعلقہ کے (باستثناء نصف حصہ فیض اللہ پورہ واقع پرگنہ خاص ہندور و قلعہ ملون مع شش مواضع موضع ملون جاپکران جو تحلہٗ کوہ ملون پر واقع ہین اور مواضع مادہو و جلبند واری والہ وغیرہ جن ساٹھہ مواضع کی جمع مبلغ مامدعہ نقد اور مابدعہ غلہ ہے) مع تمام حقوق متعلقات اونکے اور سائر اور استحقاق دادرسی رعایا بلا بیگار و خدمت سرکار و نذرانہ جواب موقوف ہوگئے ہین عطا ہوتا ہے جسقدر بیگاری ہنگام جنگ راجہ دیگا اونکی اجرت سرکار سے بحساب للعہ ماہواری فی کس ملے گی مگر راجہ جب شریک فوج انگریزی ہوگا تو اوسکو اور اوسکی فوج کو کچہ تنخواہ وغیرہ ندی جائیگی راجہ اس سند کو جائز اور معتبر واسطے اپنے اور اپنے ورثا کے تصور کرکے کوشش بلیغ بیچ ترقی بہبودی رعایا مین کریگا اور دوسرے کے علاقے پر دست درازی نکریگا اور شکرگزاری عنایات سرکار انگریزی بیچ دوستی کے ثابت رہیگا اور شرائط سند ہذا کے موافق کاربند ہوگا۔

رعایا پر یہ فرض ہوگا کہ وہ راجہ کو اپنا مالک ذی حق تصور کرین اور مالگزاری بروقت ادا کرین اور اوسکے احکام کی تعمیل کرین اور کوشش کرکے ترقی زراعت اور آمدنی راجہ کی کرین۔

المرقوم ۲۰ ماہ اکتوبر ۱۸۱۵ء عیسوی

نمبر ۹۴

سند بنام رام سنگہ معروف رام سرن بابت ٹھکرائی بروٹی

چونکہ تمام علاقہٗ کوہستان قبضۂ سرکار انگریزی مین آگیا اور اکثر رئیسون کو اونکا علاقہ دوبارہ عطا ہوا اور چونکہ قلعہ ملون مع چھہ مواضع کے جنکی جمع مامدعہ نقد اور مامدعہ غلہ ہے راجہ سے علیحدہ کرکے واسطے قیام فوج انگریزی کے لیے گئے لہذا بنظر معاوضہ قلعۂ مذکور و شش مواضع کے یہ سند حسب الحکم رایٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر دیجاتی ہے جسکی رو سے ٹھکرائی بروٹی کی مع تمام متعلقات و سائر راجہ کو اور اوسکے ورثا کو عطا ہوتی ہے راجہ مذکور اس سند کو جائز اور معتبر تصور کرکے اور چار موضع واسطے رانی ٹھکرائی مذکور چھوڑکر باقی کا قبضہ کرے ہنگام جنگ

راجہ پر فرض ہوگا کہ وہ بیگاری اور سپاہی دے اور نذرانہ حسب تفصیل ذیل ادا کرے راجہ راستہ ہر طرف ٹھکرائی مذکور کے بنائے ہونگے اور ہوش رکھے کہ کسی دوسرے کے علاقہ پر دست اندازی نکرے رعایا کی بہبود مین کوشش کرے اور سرکار انگریزی کی اطاعت بدل کرے اور شکر گزاری عنایات سرکار کرتا رہے اور رعایا پر یہ امر فرض ہوگا کہ وہ راجہ کو اپنا مالک مستحق تصور کرین اور مالگزاری بروقت ادا کرین اور اوسکے احکام کی تعمیل کرین اور کوشش کرکے ترقی زراعت اور آمدنی راجہ بروے کار لائین ــ

تفصیل مذکورہ بالا

بیگاری کلیتہً موقوف نذرانہ موقوف راستہ ہر طرف گرد ٹھکرائی کے طیار ہون

المرقوم ۲۰ اکتوبر ۱۸۱۵ء

نمبر ۹۴

ترجمہ سند جسکی رو سے قلعہ نلون مع مواضع متعلقہ و دو ضرب توپ و سامان وغیرہ راجہ رام سنگھ بالاگڑھ والے کو عطا ہوا ــ المرقوم ۲۹ اکتوبر ۱۸۴۶ء

چونکہ راجہ رام سنگھ راجہ بالاگڑھ ہمیشہ اتحاد اور خیرخواہی سرکار انگریزی مین ثابت قدم رہا ہے اور چونکہ یہی صرف رئیس این روی ستلج تھا جسنے اپنی وفاداری ساتھ حاضر ہونے کی بخدمت گورنر جنرل بہادر بمقام لشکری خان کی سراے کے شروع مہم لاہور مین ظاہر کی جبکہ فوج سکھ عبور دریاے ستلج کرتی تھی لہذا قلعہ ناگول مع چھہ دیہات متعلقہ و دو ضرب توپ اٹھارہ پی و دیگر سامان موجودہ قلعۂ مذکور سرکار انگریزی نے راجہ کو نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن بشرائط مندرجۂ اقرارنامۂ ذیل دیا ــ

شرط اول

راجہ اپنے طرف سے اور اپنے ورثا کیطرف سے وعدہ کرتا ہی کہ وہ رعایاے علاقہ عطیۂ حال کی نسبت ساتھہ نصفت کے پیش آویگا تاکہ اون لوگون کو تکلیف بباعث تبدیلی حکومت یعنی اونکی حکومت انگریزی سے باہر ہوکر حکومت راجہ مین داخل ہونے کی نہو ــ

شرط دوم

راجہ اونکا استحقاق اپیل کرنے کا بخلاف سختی و ناانصافی کے صاحب ایجنٹ انگریزی کی پیشگاہ مین منظور کرتا ہے —

شرط سوم

راجہ ہمہ تن مصروف تعمیل مصالح و تجویز کے جو صاحب ایجنٹ انگریزی بنسبت رعایا کے ظاہر کرین گے رہیگا ورنہ سزائے ضبطی عطایات کا متحمل ہوگا راجہ کو لائق ہے کہ اس سند کو کامل اوربا تر تصور کرے اور بالعوض اس عنایت کے ہمیشہ ثابت قدم نمک حلالی سرکار انگریزی مین رہے —

موضع مالون چپڑا موضع مالون بدہو موضع جیلا ردان والہ موضع سوبرگہاتی موضع مالون موضع سبج

المرقوم ۲۸ اکتوبر ۱۸۴۶ء مطابق دہم کاتک سنہ سمبت ۱۹۰۳

ترجمہ اقرارنامہ راجہ رام سنگہ راجہ بالاگڑہ المرقوم ۲۹ اکتوبر ۱۸۴۶ء

چونکہ سرکار انگریزی نے ازراہ عنایت قلعہ مالون مع دیہات متعلقہ مندرجہ سند اور دو ضرب اٹھارہ پنی توپ اور سامان موجودہ قلعہ مذکور بذریعہ سند کے نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن عطا کیا مین یہ اسٹامپ ازنامہ لکھکر تعمیل اوسکی اپنے اوپر اور اپنے ورثا کے اوپر لازم اور فرض گرداتا ہون

شرط اول

مین اوس رعایا پر جو میری حکومت مین بذریعہ سند مذکور آئے ہین انصاف اور رعایت کے ساتھ حکمرانی کرونگا تاکہ وہ سرکار انگریزی کی حکومت سے حکومت ہندو رمین آنے سے کسیطرح کی تکلیف نہ اوٹھائین —

شرط دوم

مین اونکے استحقاق اپیل کو بخلاف سختی و ناانصافی پیشگاہ ایجنٹ انگریزی کے منظور کرتا ہون —

شرط سوم

مین وعدہ کرتا ہون کہ اگر مین ہمہ تن مصروف تعمیل مصالح و تجاویز صاحب ایجنٹ انگریزی

نسبت اس رعایا کے ہون تو یہ علاقہ عطیہ میرا ضبط ہو۔

نمبر ۹۵

ترجمہ سند جسکی رو سے علاقہ بالاگڑھ وخطاب راجگی راجہ اگرسنگہ کو عطا ہوا۔

المرقوم ۱۹ ماہ جنوری ۱۸۶۰ء

چونکہ راجہ بجی سنگہ خلف الصدق راجہ رام سنگہ راجہ بالاگڑھ نے لاولد وفات پائی اور کوئی وارث ذکور اوسکی وضع کا موجود نہین لہذا علاقہ بالاگڑھ ضبط سرکار انگریزی ہوگیا اور اب اوسکے اختیار مین ہے مگر بنظر وفاداری راجہ رام سنگہ اور بلحاظ اوسکی خدمات لائقہ کے جو جنگ گورکھا مین ۱۸۱۳ و ۱۸۱۴ وقوع مین آئی ہین سرکار کا منشا یہ ہے کہ علاقہ بالاگڑھ جو قبضہ راجہ مرحوم مین تھا اگرسنگہ ولد غیر منکوحہ راجہ رام سنگہ کو عطا ہو لہذا سرکار انگریزی علاقہ بالاگڑھ مع خطاب راجگی اگرسنگہ اور اوسکی ورثائی ذکور صلبی کو عطا فرماتے ہین واضح ہو کہ راجہ اگرسنگہ اور اوسکے ورثا پانچ ہزار روپیہ سالانہ خراج کا سرکار انگریزی مین داخل کیا کرینگے اور سرکار انگریزی راجہ اگرسنگہ کے بھائیون کی جاگیر کا بھی وعدہ کرتے ہین اور راجہ اجازت عام دیگا کہ رعایاے انگریزی خواہ ہندوستانی ہون خواہ یورپ زاد اوسکے علاقے مین بلا مزاحمت آمد و رفت کرین تجارت کرین اور اونکو بھی اپنی رعایا کی برابر شمار کریگا اور سرکار نے بنانا سڑک کا درمیان علاقہ بالاگڑھ کے اپنے اختیار مین رکھا ہے۔

یہ بھی واضح ہو کہ یہ عطیہ اس شرط پر ملا ہے کہ وہ نیک وضع رہے اور وقت اندیشہ فساد کے فوج اور تدبیر سے خدمت سرکار کی کرے۔

نمبر ۹۶

سند بنام مہندر سنگہ بسہر

بباعث مغلوب ہونے حکومت گورکھا کوہستان ہین تمام یہ ملک اختیار سرکار انگریزی مین آگیا لفٹنٹ راس صاحب اسسٹنٹ اجنٹ گورنر جنرل حسب منشاء ہدایت جنرل سر دیوڈ اوکٹرلونی صاحب کے سی بی اجنٹ گورنر جنرل باختیارات عطیہ رابٹ ہنوریبل گورنر جنرل بہادر مہندر سنگہ

راجہ اگرسنگہ اور اوسکی اولاد کو راج بسہر اوسیقدر علاقہ اندر حدود مین جو بیچ عہدپر سمبت ۱۸۶۸ مطابق ۱۸۱۱ء کے تھا قائم کرتے ہین بشرائط و مستثنیات مفصلہ ذیل یعنی

شرط اول

ریاست بسہر واسطے تیغبندی کے یعنی اخراجات فوج کے واسطے جو سرکار انگریزی واسطے قائم رکھنے امنیت اور حفاظت علاقہ کوہستان کے رکھے گی پندرہ ہزار روپیہ کلدار موجب شرح بٹائی سکہ انگریزی و سکہ رائج الوقت بسہر و چھاونی متصلہ انگریزی کے سال بسال تین اقساط حسب مصرحہ ذیل ادا کیا کرینگے۔

اول ماہ پوس یعنی دسمبر و جنوری — صہ

دوم بیساکھ یعنی اپریل و مئی — صہ

سوم ساون یعنی جولائی و اگست — صہ

شرط دوم

قلعہ رائن گڑھ مع اوس ضلع کے جسمین وہ واقع ہے یعنی قسمت پرگنہ رائن واقع برکنارہ چپ دریاے بابرا اور پرگنہ صندوق مع قلعہ سیلی دان اور قلعہ درتو جو اوسمین واقع ہین اور قلعہ باگی واقع کرن گول یا کوئی اور مقام گرد و پیش اوسکے جسکی تجویز بعد ازین ہوگی سرکار انگریزی واسطے قیام اپنی فوج محافظ کے اپنے قبضے مین رکھینگے۔

شرط سوم

ٹھکرائی دلیٹو اور لکیٹو اور کرانگٹو کی در اصل بہت سال پیشتر مہم گورکھا سے شامل راج بسہر ہوگئی تھی بہ اونکی نسبت وہی امر مرعی رہیگا جو عہد راجہ اگرسنگہ مین تھا اور وہی پرورش وہان کے ٹھاکرون کی اولاد کی ہوگی جو اوسوقت مین تھی اور ٹھکرائی کوٹگڑھ اور کماسین اسلیے ماتحت کسیکے نہین رہی صرف حکومت عامہ سرکار انگریزی کے مطیع رہینگے

شرط چہارم

ہنگام جنگ فوج بسہر شامل فوج انگریزی کے ہوکر حسب ہدایت کاربند ہوگی

شرط پنجم

ریاست بسہر جب کبھی سڑک اونکے علاقے مین طیار ہوگی بیگاری دینگے۔
مقام رام پور ۲۳ کاتک سمبت ۱۸۷۲ مطابق ۶ نومبر ۱۸۱۵ء

نمبر ۹۷

ترجمہ سند بنام راجہ کنسار سنگہ بابت ایک قسط ٹھکرائی علاقہ کیونتھل

چونکہ گورکھا ان اضلاع سے کلیۃً خارج ہوے اور تمام علاقہ کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر یہ سند رانا سنسار سنگہ کو عطا ہوئی جسکی روسے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے پرگنجات گلہانج مع آٹھہ پرگنجات کے او سیار وغیرہ دیے گئے راجہ اس سند کو جائز تصور کرکے پرگنجات مذکورہ بالا پر قبضہ اپنا کرے اور سرکار انگریزی کے ساتھ بدل اتفاق رکھے اور اپنی رعایا کی خیر سگالی مین کوشش کرے اور دیگر پرگنجات کیونتھل پر دست تصرف دراز نکرے اور دوسرے پرگنجات پر ہرگز اپنا دعوی پیش نکرے اور ہنگام جنگ راجہ مع اپنی فوج کے شامل فوج انگریزی ہوگا۔

اور رعایا اور ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہے کہ وہ رانا سنسار سنگہ کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرین اور اپنی اپنی مالگزاری بروقت اوسکو ادا کیا کرین۔

اگر راجہ فرمانبرداری سرکار مین کمی کرے یا وقت جنگ شریک فوج سرکاری نہو تو جسقدر علاقہ اس سند کی روسے اوسکو ملا ہے وہ ضبط سرکار ہو جائیگا۔

المرقوم ۶ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ عیسوی

نمبر ۹۸

ترجمہ سند بنام رانا سنسار سنگہ

چونکہ گورکھا ان اضلاع سے کلیۃً خارج ہوے اور تمام علاقہ کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم گورنر جنرل بہادر یہ سند رانا سنسار سنگہ کو عطا ہوئی جسکی روسے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے ٹھکرائی بہوک اور کوتی اور اکھنڈ اور کیاری کی جو قدیم سے

شامل راج کیونتھل ہین اور راج مذکور کے ماتحت اور رانا راج مذکور کے ہمیشہ سے ہر ایک ٹھکرائی مذکورہ بالا سے نذرانہ پاتے رہے ہین دی گئی رانا ے مذکور رقم نذرانہ سال بسال ٹھکرائی مذکور سے دو اقساط مین حسب تفصیل ذیل لیا کرینگے۔

ٹھکرائی تھوک سے ــــ	عا ر
ٹھکرائی کوتی سے ــــ	عا ر
ٹھکرائی کھند سے ــــ	۸ عہ
ٹھکرائی کیاری سے ــــ	۸ عہ

اور رانا ے مذکور ترقی رفاہ رعایا وحفاظت ٹھکرائیہاے مذکور مین مصروف رہینگے اور رانا حسب الطلب سرکار انگریزی بیگاری اور سپاہی ہر ایک ٹھکرائی مذکورہ بالا سے حاضر کریگا اور سب کی دادرسی کرینگے اور ٹھکرائی مذکور سے مرمت سڑک کرایا کرینگے اور اس سند کو جاگیر تصور کر کے ہمیشہ شکرگزار سرکار انگریزی کے رہینگے اور حسب شرائط مندرجہ سند کاربند ہونگے اگر ان ٹھکرائی مذکور رانا کو اپنا مالک ذی حق تصور کر کے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور نذرانہ مذکور حسب تعداد مصرحہ بالا اوسکو ادا کرینگے اگر انمین کی ایک بھی شرط مین اونکی طرف سے کمی ظاہر ہوگی تو جسکی طرف سے کمی ہوگی وہ خارج کیا جائیگا لہذا اونکو لازم ہے کہ شرائط مذکورہ بالا کی تعمیل کرین اور کسی دوسرے کے علاقہ پر دست درازی نکرین ــــ

المرقوم ۱۱ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء

نمبر ۹۹

ترجمہ سند جسکی روسے پرگنہ پونر رانا سنسار سنگہ کیونتھل والے کو بمہر و دستخط کپتان رابرٹ راس صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ علاقہ سرہند و کوہستان دیا گیا۔

المرقوم ۵ ماہ اپریل ۱۸۲۳ء

چونکہ بعنایات ایزدی گورکھا اس ملک سے کلیتہ خارج ہوے اور تمام علاقجات اس ملک کے قبضہ سرکار انگریزی مین آ گئے لہذا پرگنہ پونر مع حقوق کلیتہ جو از روے حکم گورنمنٹ عزوجہت

۲۰ ماہ ستمبر ۱۸۱۶ء مجریہ جنرل سر ڈیوڈ اکٹرلونی صاحب رانا سنسار سنگہ کیونتھل والے کو واسطے
ہمیشہ کے عطا ہوا تھا اب بذریعہ اس سند کے شامل ٹھکرائی کیونتھل کیا گیا رانا مذکور کو لازم
ہے کہ اس سند کو جائز تصور کرکے پرگنہ مذکور اپنے قبضے مین رکھے اور دوسرے کے
علاقے پر دست اندازی نکرے اور رعایا کی بہبود مدنظر رکھے اور مظلومان کی دادرسی کرے
اور احکام سرکار کی تعمیل تہ دل اور مستعدی سے کرکے اپنی وفاداری نسبت سرکار انگریزی کے
ظاہر کرے اور اس عنایت سرکار کا شکرگزار رہے اور جب کبھی کسی سے سرکار انگریزی کی
جنگ ہو تو وہ مع اپنے ہمراہی کے شامل فوج انگریزی ہو اور وقت ضرورت جب سرکار بیگاری
طلب کرے او تعمیل حکم سرکار مین پہلوتہی نکرے اور اپنے اوپر فرض سمجھے کہ جہان حضور خیمہ زن
ہون وہان راستہ لائق گذرنے گاڑی کے تیار کرے اور ماسوائے فرائض مذکورہ بالا اوپر
کوئی امر مثل نذرانہ وغیرہ اوسپر عائد ہوگا۔

رعایائے پرگنہ پونر پر فرض ہوگا کہ وہ رانا سنسار سنگہ کو اور اوسکے ورثا کو اپنا مالک ذی حق
تصور کرکے فرمانبرداری اونکی کرتے رہین۔

المرقوم ۵ ماہ اپریل ۱۸۲۳ء مطابق ۲۲ رجب ۱۲۳۸ھ

نمبر ۱۰۰

ترجمہ سند بنام رانا جنگ سنگہ باگھل المرقوم ۳ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء

چونکہ گورکھا ان اضلاع سے بکلی خارج ہوئے اور تمام علاقہ کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین
آگیا لہذا حسب الحکم رائٹ ہونربل گورنر جنرل بہادر یہ سند راجہ جنگ سنگہ کو عطا ہوئی جسکی
روسے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے ٹھکرائی باگھل کی مع جمیع حقوق اوسکے
بشرط ادا کرنے نذرانہ مشروطہ واسطے اخراجات فوج حافظ ملک کے دی گئی اور اس شرط پر
کہ وہ بیگاری اور سپاہ حسب تفصیل ذیل بوقت ضرورت سرکار کو دے رانا جنگ مذکور ترقی بہبودی
رعایا کی اور زراعت وکاشتکاری کی کریگا اور حفاظت راستہ کریگا اور نذرانہ معمولی کی ادا ہونے
کی ضرورت جو واسطے اخراجات فوج کے مقرر ہوا ہے قائم کریگا اور حسب الطلب بیگاری او

سپاہی مصرحۂ ذیل لیکر خود ہمراہ سرکار رہے گا اور فرمانبرداری احکام سرکار مین ہمہ تن مصروف رہیگا اور اپنے حدود علاقہ کے باہر دست انداز نہوگا اگر کسیوقت رانا جنگ سنگہ مذکور سے کوئی شرط مذکورہ بالامین سے سرانجام نہوگی تو وہ خارج علاقہ سے کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کرکے شرائط ہذا کے مطابق کاربند ہوگا اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رانا جنگ سنگہ کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اسکی کرینگے اور اپنی اپنی مالگزاری اوسکو بر وقت معمول ادا کرینگے —

تفصیل

ایک سو نفر بیگاری بمقام سپاٹو پاس کپتان راس صاحب کے حاضر رہیگا اور وقت جنگ خود مع اپنی سپاہ کے شامل فوج سرکاری رہیگا اور رستہ یعنی سڑک اپنی ٹھکرائی مین بارہ فٹ عریض طیار کریگا — نذرانہ معاف ہوا

نمبر ۱۰۱

ترجمہ سند جسکی رو سے ٹھکرائی جوبل کی رانا پورن چند جوبل والے کو بمہر و دستخط کپتان راس صاحب کے دی گئی — المرقوم ۱۸ ماہ نومبر ۱۸۱۵ء

چونکہ بروقت اخراج گورکھا تمام علاقۂ کوہستان قبضۂ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا یہ سند حسب الحکم رائٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر لارڈ میرا صاحب جو معرفت جنرل سر ڈیوڈ اوکٹرلونی صاحب کے جاری ہوا رانا پورن چند کو عطا ہوئی جسکی رو سے ٹھکرائی اور علاقہ جوبل کا جو اوسکے قبضے مین واسطے ہمیشہ کے رہیگا اوسیطرح اوسکو دیا گیا اور اوسکے قبضے مین رہیگا جسطرح عہد گورکھا مین اوسکے پاس تھا رانا ے مذکور کوشش کرکے خدمتگزاری سرکار حسب تفصیل ذیل کریگا

شرط اول

یہ کہ وہ ستر نفر بیگاری ہمیشہ خدمت سرکار مین موجود رکھے گا —

شرط دوم

یہ کہ کچھ نذرانہ اوس سے طلب نہوگا —

شرط سوم

یہ کہ سپاہی جوبل کے وقت جنگ شامل فوج انگریزی کے رہا کرینگے اور کسی اور حاکم کی متابعت نکرینگے —

جب واسطے طیاری سڑک وغیرہ کے بیگاری طلب ہونگے تو وہ بیگاری دیسے گا -

المرقوم ۲۳ - ماہ اگھن سمبت ۱۸۷۲ مطابق ۱۸ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ع

نمبر ۱۰۲

ترجمہ سند بنام رودرپال بھجی والا - المرقوم ۴ - ماہ ستمبر ۱۸۱۵ع حسب ذیل ہے

چونکہ گورکھا اس علاقہ سے کلیۃً خارج ہوے اور تمام علاقہ کوہستان قبضہ سرکار انگریزی میں آگیا لہذا حسب الحکم رائٹ ہنوریبل گورنر جنرل بہادر یہ سند رودرپال کو دی گئی جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے ٹھکرائی جوبل کی مع تمام حقوق اوسکے اس شرط پر عطا ہوئی کہ وہ نذرانہ سالانہ بابت اخراجات فوج کے جو واسطے حفاظت علاقہ کے رہیگی دیا کرے اور اگر حکم ہوگا تو وہ خود مع بیگاری و سپاہ حسب مصرحہ ذیل حاضر رہیگا اور رودرپال مذکور بہبودی رعایا کی تربیت کریگا اور کاشتکاری کی ترقی ملحوظ رکھیگا اور حفاظت راستہ مین کوشش کریگا اور صورت اداے نذرانہ سالانہ کی جو واسطے اخراجات فوج انگریزی کے مقرر ہوا ہے قائم کریگا اور جب حکم ہوگا فوراً مع بیگاری و سپاہ حسب تفصیل مصرحہ ذیل حاضر ہوگا اور بدل فرمانبرداری احکام سرکار کریگا اور اپنے علاقے کی حدود سے باہر دست درازی نکریگا اور اگر کسیوقت رودرپال مذکور سرانجام شرائط ہذا مین پہلوتہی کریگا تو وہ خارج کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کرکے اسکی شرائط کے موافق تعمیل کریگا اور رعایاے ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رودرپال مذکور کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرین اور اپنی اپنی مالگذاری حسب معمول بروقت ادا کرتے رہین —

تفصیل

چالیس نفر بیگاری بمقام سپاٹو حاضر رہین اور وقت جنگ اوسکی فوج کے شامل رہین اور سڑک اپنی ٹھکرائی مین

درست رکھے نذرانہ معاف –

نمبر ۱۰۴

ترجمہ سند جسکی روسے ٹھکرائی بھجی کی رانا رن بہادر سنگہ کو بتاریخ ۱۰ ماہ جولائی ۱۸۴۵ء دیگئی

چونکہ بتاریخ ۲۷ ماہ کاتک سمبت ۱۸۹۹ مطابق ۱۰ ماہ نومبر ۱۸۴۲ء ٹھاکر رودرپال رئیس بھجی نے اپنی رضامندی اور خوشی سے انتظام مؤعلاقہ بھجی سپرد اپنے فرزند رانا رن بہادر سنگہ کو کردیا اور چونکہ ایک نقل درخواست ٹھاکر مذکور بذریعہ رپورٹ نمبر ۱۶ بخدمت مسٹر فنیدک صاحب سکرٹری اعظم استدعای حکم رائٹ ہنوریبل گورنر جنرل لارڈ السنبورو صاحب بہادر مرسل ہوئی تھی اور جواب اوسکا مرقوم ۱۲ ماہ نومبر ۱۸۴۲ء نمبری ۱۱۰۶ دستخطی صاحب سکرٹری ممدوح منظوری درخواست ٹھاکر رودرپال آیا لہذا یہ سند رانا رن بہادر سنگہ کو عطا ہوئی جسکی روسے اوسکو واسطے ہمیشہ کے ٹھکرائی مذکور مع حقوق متعلقہ عطا ہوئی اس شرط پر کہ وہ سال بسال وفصل بفصل نذرانہ ایکہزار چارسو چالیس روپیہ بالعوض بیگاری کے اداکریگا اور وہ خود مع بیگاری وسپاہی مصرحۂ ذیل کے حسب حکم ہوگا حاضر ہوگا اب اوسکو لازم ہے کہ بہبودی رعایا کی اور کاشتکاری کی ترقی کرے اور حفاظت راستون کی رکھے اور نذرانہ مقررہ حسب اقساط اداکرے اور حسب ضرورت ہو تو خود مع بیگاری اور سپاہی کے حاضر ہو اور فرمانبرداری احکام سرکار کی کرے اور دوسرے کے علاقے پر دست درازی نکرے اور جب ضرورت ہو اور حکم اوسکے نام جاری ہو تو جسقدر بیگاری وسپاہی مطلوب ہون اوسقدر حاضر کرے اور بنانا راستے کا اپنے تمام علاقے مین اپنے اوپر فرض سمجھے –

رعیت پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رانا رن بہادر سنگہ کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے اوسکے احکام کی تعمیل مین انحراف نکرین –

تفصیل

ایک نذرانہ تعدادی ایک ہزار چارسو چالیس روپیہ سالانہ کا باقساط اداکرے –

وقت جنگ وہ خود مع اپنی سپاہ کے شامل فوج انگریزی ہوگا –

اپنے علاقے مین ہرگز بیعین راستہ باوے —

المرقوم ۱ ماہ جولائی ۱۸۴۵ء مطابق ۴ ماہ رجب ۱۲۶۱ھ مطابق ۹ بیاہ اڑھ سمبت ۱۹۰۲

نمبر ۱۰۴

ترجمہ سند جسکی روسے ٹھکرائی کمارسین کی رانا کہر سنگھ کو مہر و دستخط جنرل سر ڈیوڈ اوکٹرلونی صاحب کے دی گئی —

المرقوم ۷ ماہ فروری ۱۸۱۶ء

چونکہ علاقجات کوہستان سے گورکھا کلیۃً خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا یہ سند حسب الحکم رائٹ ہونربل گورنر جنرل لارڈ میرا صاحب بہادر بمہر و دستخط میرے رانای مذکورہ بالا کو عطا ہوئی جسکی روسے واسطے دوام کے ٹھکرائی کمارسین کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اسکے اوسپر دی گئی کہ وہ نذرانہ سالانہ مشروطہ واسطے اخراجات فوج انگریزی کے جو واسطے حفاظت علاقہ کے مقرر ہیگی دیا کرے اور اگر حکم ہوگا تو وہ مع بیگاری و سپاہ اپنی کے حسب مصرحہ ذیل حاضر ہوگا رانا ے مذکور کوشش بلیغ بیچ تزاید بہبودی رعیت و کاشتکاری اپنی کے کریگا اور حفاظت راستون کی مین سعی کریگا اور اطمینان ادای نذرانہ سالانہ واسطے اخراجات فوج کے جو حفاظت ملک کوہستان کے واسطے معین ہوگی کردیگا اور بموجب تحریر ذیل کے جو حکم ہوگا خود مع بیگاری و ہمراہیون کے حاضر ہوگا اور فرمانبرداری سرکار انگریزی کی بلاتفاوت کریگا اور دوسرے کے علاقے پر دست اندازی نہین کریگا اگر کسیوقت وہ سرانجام شرائط ہذا مین پہلوتہی کریگا تو سرکار اوس سے ناراض ہوگی اور وہ خارج اس علاقہ عطیہ سے ہوگا اس سند کو جائز تصور کرکے انتظام امور علاقہ مین موافق شرائط کے کاربند ہوگا —

رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رانا ے مذکور کو اور بعد اوسکے اوسکی اولاد کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے اپنی مالگزاری بروقت ادا کرینگے اور اوسکی حکومت کی متابعت کرینگے اور جو حکم مناسب اوسکا ہوگا اوسکی تعمیل سے انحراف نکرینگے —

تفصیل

چالیس نفر بیگاری واسطے کار سرکار کی تمام سال تک دیگا (اور سنہ ۱۸۱۴ء مین درج ہے کہ بجاے بیگاری
بوقت جنگ خود مع اپنی ہمراہی کے خدمت سرکار کریگا) مبلغ دو ہزار روپیہ سالانہ حسب اقساط ذیل دیا کریگا یعنی
اپنے علاقہ مین چار گز عریض رستہ طیار کریگا۔ بماہ اپریل — ۶۶۶ روپیہ ۱۰ آنہ ۸ پائی
نذرانہ لیا جائیگا۔ بماہ اگست — ۶۶۶ روپیہ ۱۰ آنہ ۸ پائی
بماہ دسمبر ۶۶۶ روپیہ ۱۰ آنہ ۸ پائی

المرقوم ۷ ماہ فروری سنہ ۱۸۱۶ء

نمبر ۱۰۵

ترجمہ سند بنام رانا بھوپ سنگہ کوٹھار والہ

المرقوم ۱۳ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۱۶ عیسوی

چونکہ گورکھا ان اضلاع سے کلیتہً خارج ہوے اور تمام علاقہ کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین
آگیا لہذا حسب الحکم رایٹ ہنوریبل گورنر جنرل بہادر یہ سند رانا بھوپ سنگہ کو عطا ہوتی ہے
جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے ٹھکرائی کوٹھار کی مع جملہ حقوق وغیرہ
متعلقہ اس شرط پر دی گئی کہ وہ نذرانہ مقررہ سال بسال واسطے اخراجات فوج کے جو واسطے
حفاظت کے معین ہوگی ادا کریگا اور اگر حکم ہوگا تو وہ مع بگاری و ہمراہی کے حسب بیان ذیل
حاضر ہوگا رانا بھوپ سنگہ مذکور افزایش و بہبودی اور عیت اور کاشتکاری اراضی کرے گا اور
راستون کی حفاظت کریگا اور اطمینان دوبارہ ادا ے نذرانہ بنا بر صرف اخراجات فوج انگریزی
کردیگا اور جب حکم ہوگا خود مع بگاری اور ہمراہی کے حسب تصریح ذیل حاضر رہے گا اور
فرمانبرداری بدل سرکار انگریزی کی کریگا اور اپنے علاقے کے حدود سے باہر دست اندازی
ہنین کریگا اور اگر کسیوقت رانا بھوپ سنگہ مذکور کسی شرط کی تعمیل مین پہلو تہی کرے گا جنکا
ذکر مکرر یہان ہوتا ہے تو وہ خارج علاقے سے کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کرکے
رانا ے مذکور تعمیل شرائط کی کرے گا اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رانا بھوپ سنگہ
کہ اپنا مالک ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور اپنی مالگزاری اوسکو بروقت

ادا کرتے رہینگے۔

تفصیل

چالیس نفر بیگاری اور طیاری راستہ بیچ اپنی ٹھکرائی کے اور وقت جنگ خود مع جملہ فوج کے شامل فوج انگریزی ہونا۔

نذرانہ بالکل معاف

نمبر ۱۰۶

ترجمہ سند بنام گوبردھن سنگھ دھامی والہ

المرقوم ۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء عیسوی

چونکہ ان اضلاع سے گورکھا کلیۃً خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم رائٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر یہ سند گوبردہن سنگھ کو عطا ہوئی جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے ٹھکرائی دہامی کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر دی گئی کہ وہ نذرانہ مشروطہ سال بسال واسطے اخراجات فوج کے جو بنا بر حفاظت معین ہوگی ادا کرے اور وہ مع بیگاری وہمراہی سپاہ اپنی کے حسب تصریح ذیل اگر حکم ہو حاضر ہو گوبردہن سنگھ مذکور افزایش بہبودی رعیت وزراعت کرے گا اور حفاظت راستون کی کریگا اور اطمینان بابت اداے نذرانہ واسطے صرف فوج انگریزی کے کردیگا اور جب حکم ہوگا خود مع بیگاری اور سپاہ کے حسب مندرجہ ذیل حاضر ہوگا اور سرکار انگریزی کی بدل فرمانبرداری کریگا اور اپنے علاقے کے حدود کے باہر دست اندازی نہین کریگا اگر کسیوقت گوبردہن سنگھ مذکور کسی شرط مذکورہ بالا کے سرانجام مین پہلوتہی کریگا تو علاقے سے خارج کیا جائیگا اور اس سند کو جائز تصور کرکے جملہ شرائط کی تعمیل کریگا اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ گوبردہن سنگھ کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے اوسکی فرمانبرداری کرین اور اپنی مالگزاری بروقت ادا کرتے رہین۔

تفصیل

بیس نفر بیگاری بمقام سیاتہو اور اپنے علاقے مین راستہ بارہ فٹ عریض تیار کرنا۔
نذرانہ معاف اور وقت جنگ خود مع فوج کے شریک ہونا۔

نمبر ۱۰۷

ترجمۂ سند بنام مہندر سنگہ

چونکہ گورکھا ان اضلاع سے کلیۃً خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضۂ سرکار انگریزی مین آگیا اور چونکہ بباعث اسکے کہ مہندر سنگہ جنگ گورکھا مین شامل سرکار نہین ہوا تھا تمام علاقہ بگہاٹ ضبط سرکار انگریزی ہو گیا تھا اب سرکار جسکی عظم و شان ذاتی مشہور ہے خوش ہوکر براہ عنایت و پرورش چاہتی ہے کہ مہندر سنگہ کو دوبارہ پرگنجات کسولی اور بیچ و بیولی و گولی ناسل چار پرگنہ بگہاٹ کے عطا کرین لہذا حسب الحکم رایٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر یہ سند عطا ہوتی ہے جسکی رو سے چار پرگنہ مذکورۂ بالا مہندر سنگہ اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے دیے جاتے ہین پس اب یہ اوسکو ضرور ہے کہ بمقام دہرم پورہ سکونت پذیر ہوکر پرگنجات مذکورہ کا قبضہ کرے اور افزایش بہبودی رعایا اور دادرسی سب کی کرے۔

واضح ہو کہ اوسکو یہ بجا ہے کہ حدود قدیم ہر چہار پرگنجات مذکور سے باہر دست اندازی کسی اور پرگنہ بگہاٹ پر نکرے اور ہرگز کسی اور پرگنہ کا دعوی پیش نکرے اور نہ دعوی کم سائر بگہاٹ کا جو مبلغ [illegible] ہے کرے کیونکہ یہ مہاراجہ کرم سنگہ کو دیا گیا ہے اوسکو چاہیے کہ اتفاق سرکار انگریزی کے ساتھ رکھے اور ہنگام جنگ جسقدر فوج اوس سے جمع ہوسکے سب کو ہمراہ لیکر شریک فوج انگریزی ہو اور سواے اسکے بیس بیگاری ہمیشہ ہمراہ حاکم مقام سیاتہو کے حاضر رکھے۔

اگر کسیوقت وہ ان شرائط سے انحراف کریگا تو وہ فوراً اس علاقہ سے جو اوسکو ملا ہے خارج کیا جائیگا اور رعیت علاقۂ مذکور پر فرض ہے کہ وہ مہندر سنگہ کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے مالگزاری بروقت اور بلا تفاوت ادا کرین اور اوسکی حکومت کا ادب کرین۔

المرقوم ۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ع

نمبر ۱۰۸

سند بنام وزیر سنگھ کمہات ۱۱

المرقوم ۳۰ ماہ جنوری سنہ ء

ہنگام وفات بیجا سنگہ رئیس سابق کمہات جو لاولد مرگیا علاقہ ضبط سرکار انگریزی ہوگیا مگر یہ ارادہ سرکار شاہ انگریزی تہا کہ علاقہ واسطے دوام کے اوسکے ہمشیرہ زادہ سردار امید سنگہ کو اور اوسکی اولاد کو چند شرائط دیا جاوے مگر قبل وقوع مین آنے اس ارادہ کے امید سنگہ نے وفات پائی اور اب مین بذریعہ اس تحریر کے تمکو جو وارث و فرزند اصلی اوسکے ہو اور تمہاری اولاد اصلی کو واسطے دوام کے علاقہ کمہات بشرائط ذیل دیتا ہون —

شرط اول

یہ کہ علاقہ کمہات پر مالگزاری مبلغ ا ــــــ روپیہ سالانہ لیجاوے گی —

شرط دوم

یہ کہ اوسقدر علاقہ کمہات (مع اون علاقون کے جو اوس میجر جنرل سر صاحب کے ہے) جسکی نکاسی مبلغ ا ــــــ روپیہ سالانہ ہے سرکار انگریزی واسطے دوام کے بعوض اوسکا خراج کے اپنے قبضے مین رکھینگے —

شرط سوم

یہ کہ باقی علاقہ ادائے مالگزاری سے محفوظ اور مرفوع رہے گا —

اطمینان رکھو کہ جب تک تم اور تمہارے جانشین تاج شاہی کے نمک حلال رہینگے اور جو شرائط اور فرائض بنسبت سرکار انگریزی کے واجب اور مقرر ہین باجماندری ادا ہوتے رہینگے اوسوقت تک علاقہ کمہات تمہارے خاندان مین بطور قبضہ دوامی رہیگا —

نمبر ۱۰۹

ترجمہ سند بنام ٹہاکر جوگراج بلسن الہ

المرقوم ۱۶ ماہ ستمبر سنہ عیسوی

چونکہ ان اضلاع سے گورکھا کلیتہً خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم رائٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر یہ سند ٹھاکر جوگراج کو دی جاتی ہے جسکی روسے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے ٹھکرائی بلبسن کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر عطا ہوتی ہے کہ وہ ہرسال نذرانہ مشروط جو واسطے اداے خرچ فوج محافظ ملک کے مقرر ہوا ہے ادا کرے اور اگر حکم ہو تو وہ مع بیگاری اور اپنی سپاہ حسب تفصیل ذیل کے حاضر ہو ٹھاکر جوگراج مذکور افزایش بہبودی رعیت و زراعت کریگا اور رستون کی حفاظت بھی کریگا اور اطمینان بابت اداے زرنذرانہ مقررہ صرف فوج انگریزی کر دیگا اور جب حکم ہوگا خود مع بیگاری و سپاہ کے حاضر ہوگا اور فرمانبرداری سرکار انگریزی کی کریگا اور اپنی حدود سے باہر دست اندازی نہین کریگا اگر کسی وقت ٹھاکر جوگراج مذکور کسی شرط کے سرانجام کرنے سے انحراف کریگا جنکی تفصیل یہان بھی درج ہے تو خارج کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کر کر مطابق شرائط کے کاربند ہوگا اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ ٹھاکر جوگراج کو اپنا مالک ذی حق تصور کر کے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور اپنی مالگزاری بروقت اوسکو دیا کرینگے

تفصیل

تیس نفر بیگاری بمقام سپاتھو ہنگام جنگ خود مع اپنے فوج کے حاضر رہے — رستہ بارہ فٹ عریض تیار کرے — نذرانہ معاف —

نمبر ۱۱۰

ترجمہ سند بنام ٹھاکر سنسار و میلوگ والہ

المرقوم ۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ عیسوی

چونکہ ان اضلاع سے گورکھا کلیتہً خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم رائٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر یہ سند ٹھاکر سنسارو کو دی جاتی ہے جسکی روسے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے ٹھکرائی میلوگ کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر عطا ہوئی کہ وہ نذرانہ سالانہ مشروط جو واسطے اخراجات فوج انگریزی محافظ

ملک کے مقرر ہوا ہے ادا کرے اور جیسا ذیل مین درج ہے وہ مع بیگاری اور سپاہ کے
حاضر رہے اگر اوسکو حکم حاضری دیا جاوے ٹھاکر سنسار وند کور افزایش بہبودی رعیت وزراعت
کریگا اور حفاظت راستون کی کریگا اور اطمینان بابت ادائے زرنذرانہ فوج انگریزی کردیگا اور
حسب حکم ہوگا مع بیگاری اور اپنی فوج کے حسب تفصیل ذیل حاضر ہوگا اور فرمانبرداری سرکار انگریزی
بدل کریگا اور اپنی حدود سے باہر دست اندازی نہین کریگا اگر کسیوقت ٹھاکر سنسار وند کور کسی
شرط کے سرانجام کرنے سے پہلو تہی کریگا جنکی تفصیل یہان بھی درج ہے تو وہ بیدخل کیا جائیگا
اس سند کو جائز تصور کرکے مطابق شرائط کے کاربند ہوگا رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ
ٹھاکر سنسار وکو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور اپنی مالگزاری بلاتفاوت
ادا کرینگے —

تفصیل

چالیس نفر بیگاری — نذرانہ معاف — راستون کی طیاری — ہنگام جنگ خود مع فوج کے
شریک فوج انگریزی ہونا —

نمبر ۱۱۱

ترجمہ سند بنام بال چند بیجاہ والہ

المرقوم ۴ - ماہ ستمبر ۱۸۱۵ ع

چونکہ ان اضلاع سے گورکھا کلیتہ خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین
آگیا لہذا حسب الحکم رائٹ ہونربل گورنر جنرل بہادر کے یہ سند بال چند کو عطا ہوتی ہے جسکی
روسے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے ٹھکرائی بیجاہ کی مع جملہ حقوق وغیرہ
متعلقہ اس شرط پر دی جاتی ہے کہ وہ نذرانہ سالانہ مشروط بنابر ادائے صرف فوج انگریزی محافظ
ملک ادا کرے اور حسب تصریح مندرجہ ذیل مع بیگاری وسپاہ کے حسب حکم ہو حاضر رہے بالچند
مذکور افزایش بہبودی رعیت وزراعت کریگا اور حفاظت راستون کی کرے گا اور اطمینان بابت
ادائے نذرانہ فوج انگریزی کردے گا اور آمادہ رہے گا جب حکم ہو خود مع بیگاری اور اپنی فوج

حسب تفصیل ذیل کے حاضر ہوا اور فرمانبرداری سرکار انگریزی بدل کریگا اور اپنی حدود سے باہر دست اندازی نہین کریگا اور اگر مال چند مذکور کسیوقت کوئی شرط منجملہ شرائط کہ وہ بالا یوری نکریگا جنکی تفصیل یہان بھی درج ہے تو وہ بیدخل کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کرکے مطابق شرائط کے کاربند ہوگا اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ مال چند کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے اوسکی فرمانبرداری کرینگے اور اپنی مالگزاری بلاتفاوت ادا کرینگے۔

تفصیل

پانچ نفر بیگاری ـــ نذرانہ معاف ـــ ہنگام جنگ خود مع اپنی سپاہ کے شامل فوج انگریزی ہو

نمبر ۱۱۲

ترجمہ سند جسکی روسے ٹھکرائی تروج کی ٹھاکر چھوبو ولد ٹھاکر لکو چند کو بمہر و دستخط کپتان راس صاحب کے ملی ـــ المرقوم ۳۱ ماہ جنوری سنہ ۱۸۱۹ء

چونکہ گورکھا ملک کوہستان سے کلیتہً خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا اور چونکہ رانا ے مذکور اوسوقت موجود نہ تھا جب حکم رایٹ ہنوربل گورنر جنرل لارڈ میرا صاحب بہادر کا واسطے بندوبست علاقہ کوہستان کے صادر ہوا تھا اسواسطے عطاے سند ٹھکرائی تروج ملتوی رہی تھی اب شروع سال سنہ ۱۸۱۹ء مطابق سنہ ۱۲۳۴ ہجری و سمیت ۱۸۷۵ سے چونکہ رانا ے مذکور حاضر آیا یہ سند بمہر و دستخط میرے اوسکو عطا ہوئی جسکی روسے اوسکو واسطے دوام کے ٹھکرائی تروج کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر دی گئی کہ وہ نذرانہ سالانہ بشرح واسطے اخراجات فوج انگریزی محافظ ملک کے ادا کرے اور جب حکم ہو مع بیگاری اور ہمراہیون کے حسب تفصیل ذیل حاضر ہوا در فرمانبرداری سرکار انگریزی کی کرے اوسکو لازم ہے کہ اپنے علاقہ کے انتظام مین کوشش کرے اور اپنے تئین مطیع الحکم سرکار تصور کرے اور کسی دوسرے کا تابع نسمجھے اور کسی دوسرے کے علاقے پر دست اندازی نکرے افزائش بہبودی رعیت و زراعت کرے اور حفاظت راستون کی کرتا رہے اگر کسیوقت مین وہ کوئی شرط سرانجام نکریگا تو وہ بیدخل کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کرکے مطابق شرائط بالا کے انتظام علاقے کا کرے

اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رانائے مذکور اور اوسکی اولاد کو اپنا مالک ذی حق تصور کر کے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور اپنی مالگزاری بروقت اور بلاتفاوت اوسکو ادا کرینگے

تفصیل

آٹھ نفر بیگاری ہر وقت حاضر رکھے گا —

نذرانہ اوس سے نہ لیا جاوے گا —

وہ اپنے علاقے مین راستہ تیار کریگا —

جب کبھی جنگ ہوگی تو وہ خود مع اپنے ہمراہیون اور بیگاریون کے افسران انگریزی کے شریک رہیگا — المرقوم ۳۱ ماہ جنوری ۱۸۱۹ء مطابق یکم ربیع الثانی ۱۲۳۴ ہجری

نمبر ۱۱۳

ترجمہ سند جسکی رو سے ٹھکرائی تروج کی ٹھاکر بخیت سنگہ ولد ٹھاکر رام سنگہ کو بمہر و دستخط ہنوربل جان ارسکن صاحب بہادر کمشنر و سپرنٹنڈنٹ سرحد شمالی و جنوبی ملی —

المرقوم ۲۷ ماہ جون ۱۸۴۶ء

چونکہ بمضمون چٹھی صاحب سکرتری ہاملٹن نمبر ۲ مرقومہ ۶ ماہ جولائی ۱۸۴۶ء اور نیز دفعات ۳۸ سے ۴۰ تک چٹھی ہنوربل کورٹ اوف ڈائرکٹر نمبر ۱۵ مرقومہ ۳۱ ماہ اگست ۱۸۴۶ء ٹھکرائی تروج کی ٹھاکر مذکورہ بالا کو عطا ہوئی ہے لہذا یہ سند بمہر و دستخط میرے دی جاتی ہے جسکی رو سے ٹھکرائی مذکور واسطے دوام کے مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ دی گئی ہے اوسکو لازم ہے کہ مطیع الحکم سرکار انگریزی اپنے تئین تصور کرے اور دوسرے کا مطیع اپنے تئین نسمجھے اور افزائش بہبودی رعیت و زراعت کرے اور راستون کی حفاظت مدنظر رکھے اور اپنے علاقے مین راستہ تیار کرے اور جب حکم ہو خود مع بیگاری اور ہمراہیون کے جسقدر ممکن ہو حاضر ہو اور مبلغ [illegible] سالانہ تین اقساط مین خزانہ سرکاری مین داخل کرے یہ روپیہ سابق بھی دیا جاتا تھا اور سوا اسکے مبلغ [illegible] واسطے سیام سنگہ ٹھاکر سابق تروج کے داخل کرے اور ہرگز شرائط ہذا سے انحراف نکرے جو اس دفتر مین بابت انتظام علاقہ و حفاظت رعایا

نمبر ۱۱۶

ترجمہ سند جسکی روسے ٹھکرائی درکوتی کی راناستیس رام کو بمہر ودستخط کپتان ابرٹ راس صاحب کے ملی۔

المرقوم ۱۰ ماہ اگہن سمت ۱۸۷۲

چونکہ تمام رانایان علاقہ کوہستان وقرب وجوار کے زیر حکم سرکار انگریزی ہین اور نیز ٹھاکر درکوتی مطیع اوس سرکار کا ہے لہذا کپتان راس صاحب حکم دیتے ہین کہ راناستیس رام درکوتی والہ ہمیشہ زیر حکم سرکار انگریزی رہے گا اور کسی دوسری حکومت کی اطاعت نکریگا دیگر رانایان کچہ سروکار درکوتی سے نرکھین کے اور تنازعہ کسیطرح کا درباب حق رانا ستیس رام کے پیدا نکرینگے۔

بہاولپور

ازروے اصل کوانف دفتر فورین ورپورٹ پنجاب گورنمنٹ

حاکم بہاولپور اوسوقت سے سرخود حاکم ہوا جب سے تنزل قوت سلطنت درّانی مین بعد اخراج شاہ شجاع کے کابل سے واقع ہوا تھا جب رنجیت سنگہ نے قوت پکڑی نواب بہاول خان نے چند مرتبہ درخواست سرکار انگریزی سے کی تھی کہ عہدنامہ حفاظت اوسکے ساتھہ کیا جاے اور گوازروے عہدنامہ لاہور اوسکی حفاظت سرکار کے اختیار مین تھی کیونکہ عہدنامہ مذکور سے سرحد ملک رنجیت سنگہ کنارہ راست دریاے ستلج تک محدود ہوگئی تھی مگر سرکار انگریزی نے انکار کیا

اول عہدنامہ ساتھہ بہاولپور کے ۱۸۳۳ع مین نمبر ۱۱۷ اوسوقت قرارپایا جب عہدنامہ رنجیت سنگہ کے ساتھہ درباب انتظام تجارت دریاے سندہ منعقد ہوا تھا اسکی روسے نواب کو اختیار کلی اپنے ملک مین حاصل ہوا تھا اور تجارت دریاے سندہ اور ستلج مین باداے محصول مقررہ مقامات متصل کوٹ اور رہری کے جاری ہوئی تھی ۱۸۳۵ع مین محصول کشتیون پر ازروے عہدنامہ نمبر ۱۱۸ بجاے محصول سابق مقرر ہوا ۱۸۳۸ع مین فہرست محصول کی ترمیم نمبر ۱۱۹ کی روسے ہوئی اور پھر ۱۸۴۰ع مین حسب منشاء نمبر ۱۲۰ اسکے اور پیچ ۱۸۴۳ع کی بموجب عہدنامہ نمبر ۱۲۱ محصول لضف ہوا اور ایک تفصیل محصول کی اوپر اسباب تجارت کے جو علاقہ بہاولپور مین براہ خشکی گذر کرے قرارپائی ۱۸۴۷ع مین نواب نے بصلاح صاحب رزیڈنٹ بہادر لاہور تمام محصول کشتیان اپنے علاقے مین معاف کیا اور معاوضہ لینے سے انکار کیا ۱۸۵۵ع مین جب حاکمان ڈاک علاقہ سندہ نے تجویز مقرر کرنے ڈاک شتران علاقہ بہاولپور مین کی نواب نے محصول خشکی کم کیا اور عرصہ قلیل کے بعد محصول بحری دریاے ستلج جو سابق محصول پر مسٹ تھا کم کرکے اوسقدر رکھا جسقدر مزدوری آمدورفت مسافران و اسباب دریا پر ہوسکتا تھا۔

جب تدبیر دوبارہ قائم کرنے شاہ شجاع کی ۱۸۳۸ع مین قرارپائی تو عہدنامہ نمبر ۱۲۲ نواب سے قرارپایا جسکی روسے نواب نے اپنے تئین زیر حکم وخدمتگزار سرکار انگریزی قرار دیا اور اونکی حفاظت کی حمایت مین رہ کر خودسر حاکم اپنے ملک کا منظور سرکار ہوا بیچ مہم افغانستان کی نواب نے بیچ رسد رسانی وگذرنے فوج کے مدد دی جسکے جلدو مین اضلاع سرلکوٹ وبھونگ بابۃ الطہر انعام

نواب کو عطا ہوئی —

بہ تعمیل منشاء ایکٹ سنہ ۱۸۴۳ع کے جب حکام نے چاہا کہ لین پرمٹ انگریزی کی ستلج تک قائم ہو تو اس امر کے واسطے نواب نے ۱۸۴۴ع مین جسقدر زمین درکار تھی بلا معاوضہ دی — سنہ ۱۸۴۷ و ۱۸۴۸ع مین نواب بھاول خان نے خدمتگزاری مہم ملتان مین بدل کی جسکے عوض اوسکو انعام مین لاکھہ روپیہ سالانہ تاحین حیات مقرر ہوا اور یہ روپیہ جب سے حکومت پنجاب قبضہ سرکار مین آئی اوس روز سے شروع ہوا —

سنہ ۱۸۵۰ع مین نواب نے تجویز کی کہ بجاے فرزند اکبر کے ولد ثالث اوسکا اوسکی جگہ جانشین ہو اس بارہ مین گورنر جنرل بہادر نے یہ فیصلہ کیا کہ سرکار انگریزی ہند مجاز مداخلت امور جانشینی مین نہین ہین جب بھاول خان نے وفات پائی تو اوسکا فرزند ثالث جانشین اوسکا ہوا مگر فرزند اکبر نے بمدد داؤد پوترونکے اوسکو برخاست کرکے خود قابض ہوا جب نواب کو یہ دقت عائد ہوئی تو اوسنے مدد بخلاف اپنے برادر کلان کے سرکار انگریزی سے چاہی گورنر جنرل نے یہ فیصلہ کیا کہ سرکار انگریزی نے حسب منشاء عہدنامہ بھاولپور یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ مدد نواب کی بمقابلہ دشمن بیرونی کے کرینگے مگر اونپر فرض نہین کہ تنازعات باہمی مین وہ مداخلت کرین برادر کلان جو فتحیاب ہوکر جانشین ریاست ہوا تھا وعدہ کیا کہ جو عہدنامجات فیمابین سرکار انگریزی اور علاقہ بھاولپور کے منعقد ہین اونکو وہ منظور کرتا ہے لہذا اوسکی جانشینی منظور سرکار ہوئی اور نواب معزول کو بسفارش سرکار انگریزی سولہ سو روپیہ ماہواری بھاولپور سے مقرر ہوا اس شرط پر کہ وہ دعوی ریاست بھاولپور بنام اپنے اور اپنی اولاد کے ترک کرے کا عہدنامہ نمبر ۱۲۳ تجویز ہوکر منظور سرکار انگریزی ہوا —

مگر ایک سال کے عرصے مین نواب معزول نے عہدشکنی کی اوسنے ایک درخواست بخدمت صاحب چیف کمشنر بہادر پنجاب اس مراد سے گذرانی کہ اوسکے مقدمہ کی نظر ثانی فرمائی جاے اور بیان کیا کہ وہ ہرگز تاحین حیات دعوی ریاست نہین چھوڑیگا اور استطلاب اجازت واسطے جانے اور دوبارہ چھین لینے سند بھاولپور کے کی بلحاظ عہدنامہ جو طرفین پر فرض ہے گورنر جنرل بہادر نے حکم دیا کہ نواب معزول نظربند رہے وہ اب قلعہ لاہور مین نظربند ہے

اور صرف نصف تنخواہ اوسکی اوسکو ملتی ہے اور باقی نصف خزانہ لاہور مین اس غرض سے امانت ہے کہ آئندہ اگر وہ مستحق اوسکے پانے کا ہوگا تو اوسکو دیا جائیگا۔

نواب محمد فتح خان نے بتاریخ ۳ ماہ اکتوبر ۱۸۵۸ء وفات پائی اور اوسکا پسر اکبر رحیم یار خان بخطاب بہاول خان مسند نشین ہوا۔

نمبر ۱۱۷

عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و نواب بہاول خان رئیس بہاولپور مرقومہ ۲۲ ماہ فروری ۱۸۳۸ء بفضل خدا واسطے یکجہتی فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و رئیس بہاولپور جو ہنگام تشریف بری ہنوربل الفنسٹن صاحب مقام کابل ۱۸۰۹ء مین منعقد ہوا تھا اب تک بلاتفاوت قائم ہے اور اب کہ کپتان سی ایم ویڈ صاحب پولیٹکل اجنٹ لدھیانہ منجانب رائٹ ہنوربل لارڈ ڈبلیو سی بنٹنگ جی سی بی اور جی سی ایچ گورنر جنرل ہند جو اسواسطے بمقام بہاولپور تشریف لائے کہ یہ واسطہ یکجہتی مستحکم ہو اور تجارت دریاے سندھ اور ستلج جاری ہو تاکہ تجارت کی ترقی ہو جو امر موجب رضاے خدا اور باعث بہبود ملک گرد و نواح ہے شرائط ذیل بواسطہ صاحب موصوف فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی ایک فریق اور نواب رکن الدولہ محافظ الملک مخلص الدولہ محمد بہاول خان عباسی نصرت جنگ بہادر رئیس داؤد پوترہ فریق ثانی بنابر استحکام دوستی سرکارین اور اجراے تجارت بیچ دریاہاے مذکورۂ بالا کے اور واسطہ ترتیب انتظام متعلقۂ تجارت منعقد ہوئین جنکی تعمیل عمل مین آوے گی۔

شرط اول

دوستی اور اتحاد دوامی فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و نواب محمد بہاول خان اور اوسکے ورثا و جانشینون کی قائم رہے گی۔

شرط دوم

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اقرار کرتے ہین کہ وہ ہرگز دست اندازی علاقہ موروثی یا غیر موروثی سرکار بہاولپور مین نکرینگے۔

شرط سوم

درباب انتظام ملک واختیارات وحقوق کلی جو نواب کے اوسکی رعایا کی نسبت اوسکے ہین اونمین نواب مختار ہے کسیکا محتاج نہین —

شرط چہارم

جو عہدہ دار منجانب سرکار انگریزی واسطے رہنے دربار نواب کے مقرر ہوگا وہ حسب منشاء شرط بالا انتظام نواب مین مداخلت کرنے سے محتاط رہیگا اور ہمیشہ لحاظ قیام دوستی سرکارین کا رکھیگا —

شرط پنجم

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی نے جو درخواست آمدورفت دریاے سندھ اور ستلج کی اور راستہ ہاے علاقہ بہاولپور واسطے تجاران ہند وغیرہ ممالک کے کی سرکار بہاولپور اقرار منظوری کا کرتے ہین کہ اوسکے علاقے مین تجاران مجاز آمدورفت کرنے کے ہین بشرطیکہ روانہ اونکے پاس موجود ہو —

شرط ششم

سرکار بہاولپور اقرار کرتے ہین کہ باتفاق راے سرکار انگریزی محصول مناسب واجبی اشیاے تجارت پر جو راستہ ہاے مذکورۂ بالا مین گذرین مقرر کرینگے اور اوسمین کمی و بیشی ہوگی مگر برضامندی دونون فریق کے —

شرط ہفتم

یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ فہرست محصول حسب بیان گذشتہ تجویز ہوگا واسطے اطلاع عام کے مشتہر کیا جاویگا اور اہلکاران پرمٹ وستاجران مالگزاری علاقہ بہاولپور کو ہدایت قطعی ہوگی کہ تجاران گذران کو بعد لینے محصول مقررہ کے ہرگز کسی حیلے سے مزوکین یعنی بہانہ حصول حکم جدید وکسی اور حیلے سے سدراہ اونکے ہون —

شرط ہشتم

جو محصول واسطے لین دریاے مذکورۂ بالا کے مقرر ہوگا وہ صرف متعلق اوسی اشیا کے

تجارت سے ہوگا جو اوس راستے گذر کرینگے اوسکو کچہ مداخلت اوس محصول سے نہوگی جو واسطے گذر کرنے ایک کنارے سے دوسرے کنارہ دریا تک قائم ہے جو جو گھاٹ خشکی پر لیا جاتا ہے القصہ یہ دونون قسم کے محاصل مثل سابق قائم اور برقرار رہینگے ۔

شرط نہم

جو تجاران گذر لین مذکور مین کرین اونکو لازم ہے کہ جب تک علاقہ نواب مین رہین اوس وقت تک حکومت نواب کا بہت لحاظ رکھین اور کوئی امر خلاف انتظام ملک و مذہب ساکنان ملک کے ظہور مین نہ لائین ۔

شرط دہم

جسقدر محصول کا استحقاق نواب کا ہوگا اوسقدر معرفت اوسکے اہلکاران کے مقامات مقررہ پر تحصیل ہوگا ۔

شرط یازدہم

جو اہلکار واسطے تلاشی اشیاے اور تحصیل محصول کے منجانب سرکار بھاولپور مامور ہونگے وہ مقامات مقابل متھن کوٹ اور ہری کے قیام رکھینگے اور سواے مقامات مذکورہ کے اور کسی مقام پر کشتیان روکی نجائینگی اور نہ تلاشی اسباب کی ہوگی ۔

شرط دوازدہم

جب اشخاص ہمراہی کشتیان اپنی خوشی سے کسی مقام پر قیام کرین تا کہ کچہ اسباب اپنا وہان اوتارین یا اسباب جدید خرید کرکے بار کرین تو ایسے اسباب پر محصول سرکار بھاولپور قبل اسباب کے بار ہونے کے اور بعد اسباب کے اوتارے جانے کے حسب منشاء شرط ہشتم لیا جائیگا ۔

شرط سیزدہم

جو سپرنٹنڈنٹ بمقام تقابل متھن کوٹ قیام پذیر ہوگا وہ اسباب کی تلاشی لیکر اور محصول تحصیل کرکے رونہ دیگا اوسمین تفصیل اسباب و سواری وغیرہ کی درج ہوگی جب یہ کشتی بمقام ہری کے پہونچیگی تو سپرنٹنڈنٹ مقام مذکورہ کا مقابلہ رونہ کا ساتھ اسباب کے

کریگا اور جو اسباب اوس سے زیادہ سیرابہ ہوگا اوسپر محصول مقررہ لیا جائیگا اور باقی اسباب جسکا محصول بمقام متھن کوٹ لیا گیا ہے وہ بلا اداے محصول روانہ آئندہ ہوگا۔

شرط چہاردہم

یہی طریق بنسبت اوس اسباب کے مرعی رہیگا جو مقام ہری سے بجانب متھن کوٹ جائیگا

شرط پانزدہم

درباب محافظت تجاران جو آمد و رفت اس راستہ پر کرین اہلکاران نواب اونکی حفاظت حتی المقدور کرینگے اور تجار کسی مقام پر شب باش ہونگے تو اونکو لازم ہے کہ وہ رو نہ تھانہ دار یا کسی اور اہلکار ذی اختیار کو دکھادین اور اوس سے طلب حفاظت کی کرین۔

شرط شانزدہم

شرائط عہدنامہ ہذا کے من کل الوجوہ خواہ بنابر انتظام ملک نواب اور خواہ درباب تجارت جو ہین سب کا لحاظ سرکارین کو رہیگا اور وہ سب واسطے اتحاد ابدی فیمابین سرکارین کے ہونگے۔

المرقوم بمقام بہاولپور تاریخ ۲۲ ماہ فروری ۱۸۳۳ عیسوی

مہر کمپنی دستخط ڈبلیو سی بینٹنگ

تصدیق کیا گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل نے بتاریخ ۱۳ ماہ ستمبر ۱۸۳۳ عیسوی

نمبر ۱۱۸

شرائط تتمہ عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و سرکار بہاولپور

چونکہ شرط ششم عہدنامہ منعقدہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور سرکار بہاولپور مرقومہ تاریخ ۲۲ ماہ فروری ۱۸۳۳ع یہ مشروط ہے کہ محصول مناسب وواجبی بصلاح سرکارین اوپر اشیاء تجارت دریاے سندھ و ستلج کے قرار پائیگا اب سرکارین ممدوحین کی راے مین بباعث ناتجربہ کاری باشندگان ممالک کے بیچ ایسے امور کے طریق تحصیل محصول جو اوس وقت مین

تجویز ہوا تھا (یعنی محصول اوپر قیمت اشیا کے) خالی از تکرار باہمی و نزاع کے نہین یہ مناسب تصور ہوا کہ بنظر رفع تکرار باہمی محصول کشتیون پر بجاے قیمت اشیا کے مقرر کیا جاے اور کچھ لحاظ اسباب محمولہ کشتی کا نکیا جاے لہذا شرائط ذیل بطور تتمہ عہدنامہ سابق تجویز ہوکر منظور ہوئین اور سرکارین یہ وعدہ کرتے ہین کہ مطابق اسکے محصول لیا جائیگا اور تعداد محصول مین ہرگز کمی بیشی نہوگی مگر برضامندی فریقین۔

شرط اول

محصول بتعدادی پانچ سو ستر کا بابت کشتی محمولہ اسباب تجارت جو آمد و رفت دریاے سندھ و ستلج مین کرین کنارہ سمندر سے تا مقام روپر بلا لحاظ مقدار کشتی و وزن و قیمت اسباب لیا جائیگا اور زر محصول مذکورہ بالا درمیان ریاستون کے بقدر علاقہ جو ہر ایک کا کنارہ دریاہاے مذکور پر واقع ہے تقسیم ہوگا۔

شرط دوم

منجملہ زر محصول مذکورہ بالا جو ریاست بھاولپور کا حصہ مبلغ ۱۲ روپے ۳ آنے ۱ پائی کسر ہے کم ہے وہ بمقام مقررہ مقابل متھن کوٹ کے اون کشتیون پر جو سمندر سے بجانب روپر جائین لیا جائیگا اور جو کشتیان مقام روپر سے بجانب سمندر گذر کرینگی اونکا محصول حصہ بھاولپور بمقام ہری کے لیا جائیگا اور کسی مقام پر سواے ان دونون کے تحصیل محصول نہوگی۔

شرط سوم

بنظر تسہیل تحصیل محصول ریاستہاے متفرقہ اور نیز بخیال فوراً تصفیہ مناسب ہونے تکرار و مقدمات کے جو دربارہ حفاظت تجارت و بہبودی تجاران و مسافران ریاستہاے مذکورہ بالا واقع ہون ایک افسر انگریز بمقام متھن کوٹ اور ایک ہندوستانی اجنٹ بمقام ہری کے منجانب سرکار انگریزی مقرر ہوگا یہ دونون افسر مطیع الحکم صاحب اجنٹ لدھیانہ کے رہینگے اور جو اہلکاران منجانب دیگر ریاست کے مامور ہونگے وہ اپنے کار مفوضہ مین باتفاق راے ان دونون افسرون کے کاربند رہینگے۔

شرط چہارم

سرکار انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ جو صاحب مستقل متھن کوٹ کے رہیگا وہ تجارت مین شریک کسی سے ہنوگا اور حسب منشاء شرط چہارم عہدنامہ سابق مداخلت کسیطرح کی انتظام ملک سرکار بہاولپور مین نکریگا۔

شرط پنجم

بنظر انسداد فریب کے جو تجاران گم شدے کے مال کا جو اونکے پاس کبھی نہ تھا کرین تجاران کو لازم کہ جب وہ روانہ اپنے اسباب تجارت کا حاصل کرین اوسیوقت ایک فہرست اپنے اور اسباب کی داخل کرین اوسکی تصدیق ہوکر ایک نقل اوسکی ہمردیف روانہ کے لگادی جائیگی۔

شرط ششم

اوسقدر مضمون شرائط ششم وہفتم و یازدہم و سیزدہم و چہاردہم عہدنامہ ۲۲ ماہ فروری ۱۸۳۳ جو متعلق قرارداد محصول اور مقدار جنس کے اور طریق تحصیل کے ہے اس تحریر سے مسترد ہوا اور شرائط مذکورہ بالا عہدنامہ ہذا کے اونکے عوض قائم ہوے بموجب اونکے اور شرائط تمہید عہدنامہ کے محصول تحصیل ہوگا۔

نقل و ترجمہ صحیح ہے

دستخط سی ڈبلیو ویڈ

پولیٹیکل اجنٹ

مہر کمپنی

دستخط ڈبلیو سی بنٹنگ

تصدیق کیا گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل نے بتاریخ ۵ ماہ مارچ ۱۸۳۵ عیسوی

نمبر ۱۱۹

مفصل شرح محصول جو علاقہ بہاولپور مین بابت کشتیون کے جو آمدورفت دریای سندہ و ستلج مین کرین تحصیل ہوگا۔

چونکہ ازروی عہدنامہ مرقومہ ۲۲ ماہ شعبان سنہ ۱۲۵۹ ہجری مطابق ۲۲ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۴۳ء سرکار بہاولپور اپنے تمام علاقے کے واسطے بمقامات مقررہ مبلغ ۱۲ ؎ ۳ پائی محصول کشتی محمولہ اشیای تجارت جو روپر سے بجانب سمندر یا سمندر سے بجانب مقام روپر آمدورفت کرین مجاز لینے کے ہین یہ قائم اور برقرار رہیگا مگر چند کشتیا ایسی ہونگی کہ وہ کل علاقہ بہاولپور سے گذر نکرینگی بلکہ مقامات اثنای راہ مین وہ اپنے مال کو فروخت کرین یا اور اسباب خرید کرینگی یا ایسے ہی مقامات سے اسباب اپنا لیکر روانہ ہون گی لہذا اقرار کیا جاتا ہے کہ ایسے کشتیون کا محصول مطابق فاصلہ مقامات مذکورہ کے اون مقامون سے جہان وہ اپنا اسباب چھوڑکر آگے روانہ ہون یا جہان سے وہ اپنا اسباب فروخت کرکے واپس اپنے مقام کو جائین حسب تفصیل ذیل لیا جائیگا ۔

اول جو کشتی مع اسباب تجارت سرحد شرقی علاقہ بہاولپور کے پرے سے خیرپور شرگیا تک یا خیرپور شرگیا سے سرحد شرقی علاقہ بہاولپور سے پرے تک جائین سرکار بہاولپور مجاز لینے محصول بحری بابت آمدورفت کے اسقدر ہین ۔ ۶ ر ۱۰ پائی

ایضاً ایضاً سرحد شرقی کے پرے سے بہاولپور تک یا بہاولپور سے سرحد شرقی کے پرے تک ۔ . . . . ۱۱ ر ۵ پائی

ایضاً ایضاً سرحد شرقی کے پرے سے مقام چکرام تک یا چکرام سے سرحد شرقی کے پرے تک ۔ ۶ ر ۵ پائی

ایضاً ایضاً سرحد شمالی و مشرقی کے پرے سے سرحد جنوبی و مغربی تک یا سرحد جنوبی و مغربی سے سرحد شمالی و مشرقی کے پرے تک ۔ ۱۲ ر ۳ پائی

دوم اسیطرح جو کشتی مع اسباب تجارت سرحد جنوبی و مشرقی کے پرے سے مقام چکرام تک یا مقام چکرام سے سرحد جنوبی و مشرقی کے پرے تک جائین سرکار بہاولپور مجاز لینے محصول بحری بابت آمدورفت کے اسقدر ہین ۔ ۵ ر ۶ پائی

ایضاً ایضاً سرحد جنوبی و مغربی کی پرے سے مقام بہاولپور تک یا مقام بہاولپور سے سرحد جنوبی و مغربی کے پرے تک ۔ ۶ پائی

ایضاً ایضاً سرحد جنوبی و مغربی کے پرے سے مقام خیرپور تک
یا مقام خیرپور سے سرحد جنوبی و مغربی کے پرے تک ۔ ۱۶ آنہ ۱ پائی
ایضاً ایضاً سرحد جنوبی و مغربی کے پرے سے سرحد شمالی و شرقی تک
یا سرحد شمالی و مشرقی سے سرحد جنوبی و مغربی تک ۔ ۱ روپیہ ۳ پائی
سوم جو کشتی مع اسباب تجارت دریاہاے پنجاب سے ستلج یا سندھ مین بمقابل معبر باکری آئین اگر وہ معبر مذکور سے سرحد جنوبی و مغربی علاقہ بھاولپور سے پرے تک جائین یا سرحد جنوبی و مغربی علاقۂ بھاولپور کے پرے سے معبر باکری تک جائین تو سرکار بھاولپور مجاز لینے محصول بحری مطابق بعد مسافت جو اوسکے علاقے مین کشتی مذکور طے کرے اسقدر روپیہ کے ہین ۔ ۱ روپیہ ۱۰ آنہ ۱۱ پائی
ایضا ایضاً جو کشتی معبر باکری سے سرحد شمالی و شرقی کے پرے علاقۂ غیر مین جائین یا علاقہ غیر واقع آنروے سرحد شمالی و شرقی سے معبر باکری تک جائین ۔ ۱ روپیہ ۲ آنہ ۱۱ پائی
چہارم جو خالی کشتی کار سرکار پر جائے اوسپر محصول نلیا جائے گا
پنجم جس مقام پر علاقہ بھاولپور مین تجار مقام کرکے اسباب و تجارت یا فروخت کرین تو حسب منشاء عہدنامۂ سابق اونکو محصول مقررہ مقام مذکور بوقت خرید و فروخت اسباب دینا ہوگا ۔

دستخط ایف میکیسن

منظور کیا گورنر جنرل بہادر ہند نے بتاریخ ۱۱ ماہ اکتوبر ۱۸۳۸ء

نمبر ۱۲۰

شرح مجوزہ محصول تجارت دریاے ستلج و سندھ جو کشتیہاے محمولہ اسباب تجارت (باستثناے تجاران و رعایاے نواب بہاول خان) بوقت سفر علاقہ بھاولپور دینگے ۔

شرط اول

غلہ و ہیزم یعنی لکڑی و چونہ مثل علاقہ لاہور بلا ادائے محصول آمد و رفت کرینگے۔

شرط دوم

باستثنائے تین جنس مذکورہ بالا کے اور سب اجناس تجارت پر محصول مطابق مقدار کشتی جو تین قسم کا قرار دیا گیا ہے لیا جاویگا۔

شرط سوم

جس کشتی مین ۱ ہزار من سے زیادہ اسباب نہین آسکتا اور جو روجان یا تھٹھ کوٹ سے دامن کوہ یا روپڑ یا لدھیانہ وغیرہ تک جاوین یا روپڑ یا لدھیانہ سے تا بمقام روجان یا تھٹھ کوٹ جائین۔

جس کشتی مین ۱ ہزار من سے زیادہ ہوگا اور ۲ ہزار من سے زیادہ نہوگا۔

جس کشتی مین ۲ ہزار من سے زیادہ ہوگا۔

شرط چہارم

ہر کشتی پر نمبر ۱ و ۲ و ۳ جلی حروف مین لکھے جاوین تاکہ معلوم ہو کہ کس قسم کی کشتی ہے

المرقوم ۵ ماہ اگست ۱۸۴۳ء مطابق ۵ جمادی الثانی ۱۲۵۶ ہجری

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جارج کلارک

اجنٹ گورنر جنرل

منظور کیا گورنر جنرل ہند باجلاس کونسل نے بتاریخ ۱۰ ماہ اگست ۱۸۴۳ء

نمبر ۱۲۱

اقرارنامہ درباب تحصیل محصول تجارت درمیان علاقہ بھاولپور کے

(باستثنائے تجاران دکوبٹی تجاران خاص رعایائے علاقہ بھاولپور) شرائط ذیل فیمابین سرکار انگریزی و سرکار بھاولپور قرار پائین۔

شرط اول

بابت تمام کشتیون جو براہ دریا علاقہ بہاولپور مین آمد و رفت کرین نصف محصول مقررہ سے لیا جاے گا۔

شرط دوم

بابت اوس اجناس تجارت کے جو براہ خشکی آمد و رفت کرے سواے محصول مندرجہ کے اور محصول اوسپر نلیا جائیگا۔

گاڑی محمولہ اشیای تجارت ۔ عما
شتر ایضاً ایضاً ۔ عہ
قاطر یا یابو نر گاو یا خر ۔ ۸ر

شرط سوم

جس تجارے کے پاس رہ بحسب نمونہ ملحقہ عہدنامہ ہذا ہوگا وہ بلا مزاحمت وبغیر دینے تلاشی اہلکاران ماموریہ چوکیات راستہ کے گذر کرے گا۔

شرط چہارم

اگر کوئی سوداگر کسی مقام اثناے راہ پر خرید و فروخت کریگا اوسکو محصول مقررہ مقام مذکور ادا کرنا ہوگا۔

شرط پنجم

اگر بہاولپور سے مقام سرسانک پختہ چاہات اور سراے واسطے آرام مسافران کے بنجہ بنونگے تو سرکار بہاولپور اپنے علاقے مین ہر منزل پر پختہ چاہات اور سراے واسطے آرام مسافرون کے طیار کر دینگے اور سڑک بھی بنا کر اوسکی مرمت رکھینگے۔

شرط ششم

یہ عہدنامہ براہ دوستی جو فیمابین سرکارین جاری ہے اور نیز بنظر اسکے کہ تجاران باطمینان واعتبار تمام تجارت مین مشغول ہون تحریر ہوا۔

المرقوم ۱۵ ماہ شعبان ۱۲۵۹ ہجری مطابق ۱۱ ماہ ستمبر ۱۸۴۳ ع

مہر نواب

ترجمہ صحیح ہے
دستخط آراین سی ہملٹن

کلکتہ گزٹ مین حسب الحکم گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل بتاریخ ۲۹ ماہ اکتوبر ۱۸۳۳ء مشتہر ہوا۔

نمبر ۱۲۲

عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی انگریزی و نواب بہاول خان بہادر نواب بہاولپور منعقدہ و لفٹنٹ میکنس صاحب منجانب ہنوربل کمپنی باختیارات عطیۂ رائٹ ہنوربل جارج لارڈ اوکلنڈ جی سی بی گورنر جنرل بہادر ہند و منشی چوکس رائے منجانب نواب بہاول خان بہادر حسب اختیارات عطیۂ نواب موصوف۔

شرط اول

دوستی و اتفاق و یکجہتی فیمابین ہنوربل کمپنی اور نواب بہاول خان بہادر اور اوسکے ورثا اور جانشینون کے جاری رہے گی اور دوست اور دشمن ایک فریق کے دوست اور دشمن دوسرے فریق کے تصور کیے جائینگے۔

شرط دوم

سرکار انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ دار الریاست اور ملک بہاولپور کی حفاظت کرینگے۔

شرط سوم

نواب بہاول خان اور اوسکے ورثا و جانشین مطیع الحکم سرکار انگریزی رہین گے اور حکومت اعلی کو تسلیم کرینگے اور کسی اور رئیس یا حکومت سے اتفاق نہین کرینگے

شرط چہارم

نواب اور اوسکے ورثا اور جانشین کسی رئیس و حکومت غیر سے بلا اطلاع و منظوری سرکار انگریزی دوستی و اتفاق نہین کرینگے مگر معمولی تحریرات دوستانہ اپنے دوست

اور یکانون سے جاری رکھینگے۔

شرط پنجم

نواب اور اوسکے ورثا اور جانشین کسی پر زیادتی نہین کرینگے اگر اتفاقاً کسی سے
کوئی تکرار واقع ہوگی تو وہ سپرد ثالثی و بقبضہ سرکار انگریزی کی جائیگی۔

شرط ششم

نواب بہاولپور حسب الطلب فوج سے حتی الامکان مدد سرکار انگریزی کی کرے گا۔

شرط ہفتم

نواب اور اوسکے ورثا اور جانشین حاکم کل اپنے ملک کے رہینگے اور انتظام انگریزی
اوس علاقے مین داخل نہوگا۔

شرط ہشتم

یہ عہدنامہ سات شرائط کا منعقد ہوکر اوسپر مہر و دستخط لفٹنٹ میکینس صاحب اور منشی چوہری کسن راے
کے ہوے اور تصدیق اور منظوری اوسکی رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر اور نواب بہاول خان بہادر
کے آج کی تاریخ سے چالیس روز کے عرصے مین ہوکر فیما بین دی جائیگی۔

المرقوم مقام احمدپور تاریخ ۵ ماہ اکتوبر ۱۸۳۸ء مطابق ۱۴ ماہ رجب المرجب ۱۲۵۴ھ

مہر گورنر جنرل دستخط اوکلنڈ

تصدیق اور منظور کیا رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر نے بمقام شملہ بتاریخ ۲۲ اکتوبر ۱۸۳۸ء

نمبر ۱۲۳

شرط اول

محمد صادق یار معروف محمد صادق خان اپنی طرف سے اور اپنی اولاد کی طرف سے
پشت در پشت اقرار کرتا ہے کہ وہ دعوی تخت بہاولپور کو ترک کرتا ہے۔

شرط دوم

محمد صادق خان اقرار کرتا ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ وہ اپنے حین حیات اور بعد اوسکے اوسکی اولاد آیندہ کبھی بغیر اجازت نواب فتح خان بہادر کے ملک بھاولپور مین قدم نرکھین گے۔

شرط سوم

محمد صادق خان اقرار کرتا ہے کہ وہ بغیر اجازت حاکم بھاولپور کے خطوط یا پیغام کسی اہلکار یا مختار ریاست بھاولپور کے پاس نہ بھیجے گا اور نہ کسی سے ظاہر یا قصد یا ملاقات کریگا اور اگر برعکس اسکے وہ کرے تو اوسکو جوابدہی اسکی روبروے سرکار انگریزی کرنی ہوگی۔

شرط چہارم

محمد صادق خان اقرار کرتا ہے کہ جب وہ علاقہ انگریزی مین آئیگا بعد اوسکے وہ کبھی بغیر اجازت حاکم بھاولپور کے کسیوقت حال یا استقبال مین کسی ملازم یا تحت ریاست بھاولپور کو خواہ ملازم ہو خواہ برخاست شدہ اپنے پاس رہنے نہ دیگا۔

شرط پنجم

محمد صادق خان اقرار کرتا ہے کہ وہ اپنا استحقاق ہمراہ لیجانے اپنے ملازمین یا متوسلین کا چھوڑ دیتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ سواے بیگمات اور خدمہ کے جو دس نفر سے زیادہ نہونگی کسیکو اپنے ہمراہ نہ لیجائیگا۔

شرط ششم

محمد صادق خان اقرار کرتا ہے اور منظور کرتا ہے کہ وہ کبھی حاکم بھاولپور کے اوپر دعوی حکومت بھاولپور کا کسی عدالت سرکار انگریزی ہندوستان و انگلستان کے دائر نہین کریگا اور وہ کبھی کوئی نالش اوپر حاکم بھاولپور کے نہین کرے گا اور اوسکا دعوی اس اقرارنامے کی روسے ناجائز اور عدم سماعت کے قابل متصور ہوگا۔

شرط ہفتم

محمد صادق خان بخوشی منظور کرتا ہے کہ کسی جایداد علاقہ بھاولپور مین اوسکا دعوی

نہین ہے صرف اوس روپیہ پر اوسکو بالعوض اسباب و جواہرات وغیرہ کے ... ہو گیا گیا اور صرف مبلغ الف سالانہ ماہواری تنخواہ ذاتی جسکا ضعف مبلغ ۱/۱ ہوتا ہے۔

شرط ہشتم

سرکار بھاولپور اقرار کرتی ہے کہ وہ معرفت افسران انگریزی کے خزانہ ملتان مین ماہ بماہ تاحین حیات محمد صادق خان کے تنخواہ ماہواری اوسکی داخل کیا کرے گی اور سوائے اسکے جو اخراجات نہایت ضروری ہون گے وہ بھی دیے جائینگے مگر سوائے اسکے اور کچھ اوسکو نہین ملیگا اور بعد وفات محمد صادق خان کے اوسکے ورثا کو نصف تنخواہ ماہواری یعنی مبلغ ۱/۱ دیا جائیگا۔

شرط نہم

سرکار انگریزی تجویز کرکے وعدہ کرتے ہین کہ شرائط مذکورہ بالا کی پابندی محمد صادق خان کرائیگا اور کسیطرح کا ارتکاب خلل اندازی بنسبت فتح خان اور اوسکے ورثا کے نکرے گا اور نواب محمد فتح خان بہادر تخت بھاولپور پر برضامندی سرکار انگریزی تخت نشین ہے گا۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم سین کار

کشمیر و دیگر ریاستہای آنزوی ستلج

از روی رپورٹ گورنمنٹ پنجاب وحسب کواغذ دفتر فورین

کشمیر

بعد ختم ہونے مہم ستلج کے عہدنامۂ لاہور مرقومۂ ۹ ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۶ء کی روسے تمام ملک کوہستان و سطح زمین یعنی میدان مابین دریاے بیاسہ و ستلج کے اور تمام کوہستان مابین دریاے بیاسہ و سندھ کے مع اضلاع کشمیر اور ہزارا کے قبضۂ سرکار انگریزی مین آگیا۔ اوسی عہدنامے مین سرکار انگریزی نے وعدہ کیا کہ وہ راجہ گلاب سنگہ کو بجلدوے خدمات جو اوسنے دربار لاہور کے دربارہ دوبارہ قائم کرنے واسطہ دوستی کے عمل مین لائین بطور انعام علاقہ کوہستان دیا جائیگا اور اوس علاقے مین وہ حاکم سرخود رہیگا اور وہ مجاز عہدنامہ علیحدہ کا ہوگا۔

گلاب سنگہ اوائل مین ایک سوار رسالۂ فوج زیر حکم جمعدار خوشحال سنگہ کا تھا یہ خوشحال سنگہ اوسوقت مین جمعدار ڈیوڑھی رنجیت سنگہ کا تھا بعد ازین ترقی ہوکر وہ خود سردار فوج ہوا اور بیچ گرفتاری اکبر خان رئیس راجوری کے اوسنے بڑا نام پیدا کیا اس خدمت کے جلدو مین علاقہ جموواسطے بود و باش اوسکے خاندان کے اوسکو دیا گیا اب گلاب سنگہ نے سکونت جمو کی اختیار کی اور راجپوتان قرب و جوار پر اپنی حکومت درپردہ اور ظاہر مین براے نام حکومت دربار لاہور کی قائم کرنی شروع کی اور رفتہ رفتہ لداخ تک پہونچا بیچ اون تبدیلیون کے جو قبل وقوع مہم ستلج واقع ہوئین بتحقیق یہ بھی ایک رکن خالصہ قرار دیا گیا تھا اور اوسنے بڑی کوشش بیچ صلح کے جو بعد جنگ سراؤن وقوع مین آئی کی تھی۔

ایک عہدنامہ علیحدہ نمبر ۱۲۴ اوسکے ساتھہ بمقام امرتسر بتاریخ ۱۶ ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۶ء منعقد ہوا اس عہدنامہ کی روسے تمام ملک کوہستان مع متعلقات درمیان دریای سندھ وراوی کے مع علاقہ چمبا و باستثناے علاقہ لاہول بالعوض مبلغ ۷۵ لکہ روپیہ کے اوسکو ملا اور اوسپر لازم آیا کہ تمام تنازعات جو علاقجات قرب و جوار کے ساتھہ واقع ہون اوسکو سپرد ثالثی سرکار انگریزی کرے اور جب فوج انگریزی کوہستان مین کسی کے ساتھہ جنگ آرا ہو تو مع اپنی تمام

فوج کی مدد سرکار کرے اور تعین امور باتحتی اوسکے بنسبت سرکار انگریزی کیے گئے منجملہ ذرحیہ پرگنہ چمپا جو بعد مہم سکھان ۱۸۴۵ و ۱۸۴۶ع کے تھے دست پرگنہ این روئے راوی اور نصف پرگنہ آنروے راوی واقع ہین بالعوض پرگنات چمپا واقع این روے راوی سرکار انگریزی سے نے مہاراجہ گلاب سنگہ کو تعلقہ لکھیم پور واقع دامن کوہ آنروے راوی جسکی جمع سوعت ۱ / ۲ سالانہ ہے دیا اسطرح دریاے راوی سرحد کوہستان سرکار انگریزی کا رہا۔

مالگزاری سالانہ جو راجہ چمپا سرکار انگریزی اور مہاراجہ گلاب سنگہ کو دیتا تھا ۔ کی تھی اسکا نصف روپیہ حصہ سرکار انگریزی کا بابت پرگنجات این روے دریاے راوی ہوتا ہے اور جو فوج کنٹنجنٹ رئیس جمو سابق لیتا تھا اب اوسکا نصف بھی سرکار انگریزی کو ملنا چاہیے

جب یہ معاملات صلح ہوتے تھے ایک سوال درباب اوس ملک کوہی کے جو بنام بھدروا مشہور ہے پیدا ہوا راجہ چمپا نے دعوی کیا کہ وہ اوسکو مہاراجہ رنجیت سنگہ نے سنہ ۱۸۲۰ء مین عطا کیا تھا اور مہاراجہ گلاب سنگہ کا دعوی چودہ یا پندرہ سال کے قبضہ بذریعہ فتح کے تھا مگر سکھون نے بیچ عہد راجہ ہیرا سنگہ کے بھدروا کو راجہ چمپا سے لے لیا تھا اور یہ اب جزو اوس علاقہ کا تھا جو حسب منشاء شرط چہارم عہدنامہ لاہور مرقومہ ۹ ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۶ء سرکار انگریزی کو ملا تھا اور سرکار انگریزی نے ازروے عہدنامہ امرتسر گلاب سنگہ کو دیا تھا۔

سنہ ۱۸۴۷ء مین ایک انتظام ایسا گلاب سنگہ کے ساتھہ قرار پایا کہ جس سے اوسنے اپنا دعوی تمام علاقہ چمپا کا جو دونون جانب دریاے راوی کے واقع ہے چھوڑ دیا اس غرض سے کہ بھدروا اوسکو ملے اور تعلقہ لکھیم پور اوسکے بنام ہوجاے اس طرح ملک چمپا پھر تمام وکمال زیر حکم سرکار انگریزی کے آگیا اس بارے مین کوئی عہدنامہ خاص نہین ہوا۔

جیسے عہدنامہ امرتسر ختم ہوا معاملہ سرکار انگریزی کا ساتھہ کشمیر کے تمام قسم کار ہا سنہ ۱۸۵۷ء مین مہاراجہ گلاب سنگہ نے وفات پائی اور اوسکا فرزند رنبیر سنگہ جانشین اوسکا ہوا اختیار متبنی کرنے کا مہاراجہ کو ازروے سند نمبر ۱۲۵ عطا ہوا بتاریخ یکم ماہ نومبر سنہ ۱۸۶۱ء

مہاراجہ کو خطاب اور تمغہ موسٹ اکزالٹڈ آرڈر آف دی سٹار آف انڈیا کا عنایت ہوا۔

کپورتھلہ

رئیس کپورتھلہ ایک وقت مین علاقجات این روے اور آنروے ستلج اور نیز دواب باری

جمع ...... ۵ لک	اپنے قبضے مین رکھتا تھا جو متفرق مقامات دواب باری مین
رقبہ بمیل مربع ...... ۵۹۸ میل	اوسکے قبضے مین تھے وہ اوسنے بزور شمشیر حاصل کیے
نفری باشندگان ...... ۲ لکھ ۵۲ ہزار	تھے اور اوائل مین سردار جسا سنگھ نے جو بانی اس خاندان
خراج ادائی ...... ۱۳۱ لک	کا تھا حاصل کیے تھے اونمین ایک علاقہ آلو بھی تھا جسکے نام سے

خاندان مشہور ہوا علاقجات آنروے ستلج بھی بزور شمشیر حاصل ہوے تھے اور اونمین کپورتھلہ تھا جسکے نام سے خاندان کا خطاب ہوا اور علاقجات این روے ستلج مین سے چند بزور شمشیر حاصل ہوے تھے اور چند مہاراجہ رنجیت سنگھ نے قبل ماہ ستمبر ۱۸۴۵ء کے دیے تھے کل جمع علاقجات این روے ستلج کی تخمیناً ۵ لک ہے

ازروے عہدنامہ مرقومہ ۲۵ ماہ اپریل ۱۸۰۹ء کے سردار کپورتھلہ نے وعدہ کیا کہ جو فوج انگریزی علاقجات این روے ستلج مین گذر کرے یا چھاونی بنا کرے ہے اوسکی رسد رسانی وہ کریگا اور ازروے دفعہ پنجم اشتہار مرقومہ ۶ ماہ مئی ۱۸۰۹ء اوسپر فرض اور واجب آیا کہ وہ مع فوج کے ہنگام جنگ شریک فوج انگریزی ہوگا۔

۱۸۲۶ء مین سردار فتح سنگھ زیادتی رنجیت سنگھ سے بھاگ کر زیر حمایت سرکار انگریزی علاقجات این روے ستلج مین چلا گیا اور حمایت اوسکی دی گئی اور یہ مشتہر ہوا کہ سردار آلو والہ زیر حفاظت سرکار انگریزی بباعث اوسکے علاقجات موروثی واقع مشرق ستلج کے ہے مگر جو علاقجات اوسکو سرکار لاہور سے قبل ماہ ستمبر ۱۸۴۵ء ملے ہین اونکی وجہ سے وہان وہ زیر حکم دربار لاہور کے ہی مگر حفاظت سرکار انگریزی دونون جانب مبسوط ہے۔

اول جنگ سکھہ مین فوج کپورتھلہ بمقابلہ فوج انگریزی بمقام آلیوال جنگ آور ہوے بباعث اس دشمنی کے اور نیز اسوجہ سے کہ سردار مدد فوج سرکار کو علاقجات این روے ستلج مین

رسد پہونچانیمین سرکار کی اسواسطے اسکے علاقجات واقع این روے ستلج ضبط سرکار ہوے جب جلندہر
دوآب سنہ ۱۸۴۶ء مین تسلط سرکار انگریزی مین آیا علاقجات آنروے ستلج سردار آلووالہ کے اس شرط
پہ قائم اور بحال ہے کہ سردار نقد روپیہ بالعوض اوس خدمت کے جو وہ دربار لاہور کی کرتا تھا
سرکار انگریزی کو دے جمیع علاقجات جلندہر کے تخمیناً مدنی ۵ لاکہ ہرایک تھا شرائط جنکی روسے قیام
علاقہ بنام سردار ندکور کے رہا مفید حق سردار اور اوسکے ورثا اصلی کے تہا ان شرائط پر کہ وہ نیک
رویہ رہین اور انتظام اچہا کرین اور کسی قسم کا محصول نلیا کرین اور راستہ اور سڑک اپنے علاقے
مین طیار کرے اور اونکی مرمت رکہے —

معاوضہ خدمتگذاری دوآب جلندہر ایک لاکہ اڑہتیس ہزار روپیہ تعین ہوا مگر بعد ازین
اسمین معہ روپیہ کی تخفیف ہوئی اسوجہ سے کہ جب تشخیص مالگزاری سرکار راجہ نے کی تہی اوسوقت
مین جاگیر نورمحل شامل علاقہ کپورتہلہ تہی اور بعد ازان اوس سے علیحدہ کی گئی علاقجات باری
دوآب جنکی تشخیص جمع ۵ لاکہ روپیہ کی تہی مگر بعد ازان جمع او سکی ۷ لاکہ روپیہ قرار پائی سردار نہال سنگہ کو
تاحین حیات واگذار ہوے مگر حکومت انگریزی اونمین رہی —

سنہ ۱۸۴۹ء مین سردار نہال سنگہ کو خطاب راجگی عطا ہوا بماہ ستمبر سنہ ۱۸۵۲ء اوسنے وفات پائی
اوسکے بعد رن دہیر سنگہ راجہ حال جانشین ریاست ہوا بیچ بلوہ سنہ ۱۸۵۷ء کے اور بعد ازان سنہ ۱۸۵۸ء
مین بیچ ملک اودہ کے راجہ رن دہیر سنگہ نے خدمت سرکار انگریزی کی بلحاظ خدمت گذاری جو
اوسنے اوسوقت دوآب جلندہر مین کی تہی سرکار نے جہان اور انعام بخشے ایک سال کی مالگزاری
بہی معاف کی اور واسطے دوام کے پچیس ہزار روپیہ مالگزاری سے کم کردیے راجہ نے
درخواست دی کہ جو جاگیر موروثی اوسکی واقع باری دوآب جو ہنگام وفات راجہ نہال سنگہ کے سنہ ۱۸۵۲ء
مین ضبط سرکار ہوگئی ہے گو فی الحال فائدہ بخش نہین مگر بالعوض اس معافی مالگزاری کے اوسکو
عطا ہو یہ درخواست راجہ کی منظور ہوئی اور جاگیر مذکور بنام راجہ واسطے دوام کے واگذار ہوئی مگر حکومت
سول اور پولیس اوس علاقے کی باختیار حکام انگریزی رہی اسوجہ سے مالگزاری راجہ کی بمقدار سابق
ایک لاکہ اکتیس ہزار روپیہ سالانہ ہے —

بجلدوے خدمتگذاری راجہ بملک اودہ راجہ کو علاقہ بونڈی اور بہوبلی واسطے دوام کے

نصف جمع پر حاصل ہوے بموجب نمبر ۱۲۶

بموجب سند نمبر ۱۲۷ کے راجہ کو اختیار متبنی کرنے کا عطا ہوا —

منڈی

یہ قدیم ریاست خاندان ہندو راجپوت کی قبضۂ سرکار انگریزی مین از روے عہدنامۂ لاہور مرقومۂ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ کے آئی کل حکومت بموجب نمبر ۱۲۸ کے راجہ بلبھیر سین اور اوسکے ورثا کو اور اوسکے اون بھائیونکو حسب قاعدہ بزرگی ملی بشرطیکہ سرکار انگریزی خاص کر اوسکو باعث نالیاقتی یا بدوضعی کے علحدہ نکرین راجہ حال بلبھیر سین کا ہی اور عمرو سال ہی

رقبہ	ا مربع میل
آبادی —	ایک لک ... نفر
جمع —	ے لک روپیہ
مالگزاری سرکار —	ایک لاکھ روپیہ

ہنگام وفات راجہ بلبھیر سین کے ۱۸۵۱ مین ایک کونسل اجنبٹی کی مقرر ہوئی کہ تا عرصہ صغر سنی راجہ حال جو اوسوقت مین صرف چار سال کی عمر کا تھا اجراے امور ریاست کرین —

اختیار متبنی کرنے کا از روے سند نمبر ۱۸ کے راجہ کو عطا ہوا

چمپا

یہ قدیم ریاست ہندو راجپوت کے خاندان کی قبضۂ سرکار انگریزی مین ۱۸۴۶ مین ائی اور ایک جزو اوسکا مہاراجہ گلاب سنگھ کو دیا گیا تھا —

رقبہ —	میل مربع
آبادی —	لک ... نفوس
جمع —	لک ... روپیہ
مالگزاری سرکار —	...

از روے عہدنامہ مہاراجہ کشمیر ۱۸۴۷ کے چمپا پھر تمام و کمال زیر حکم سرکار انگریزی آیا اور سند نمبر ۱۲۹ راجہ سری سنگھ کو عطا ہوئی جسکی روسے علاقہ چمپا اوسکو اور اوسکے ورثاے اصلی کو جنکا استحقاق از روے شاستر کے ہو دیا گیا اور اگر کوئی وارث اصلی نہو تو ورثاے برادران حسب قاعدہ بزرگی عطا ہوا اگر کسی راجہ کے وقت مین بدنظمی علاقہ مین واقع ہو تو سرکار اوسکو خارج کرکے دوسرے شخص خاندان راجہ کو اوسکے جگہہ جانشین کر سکتے ہین —

۱۸۴۸ مین چھاونی گدہی ڈلہوسی واقع علاقہ چمپا راجہ نے سرکار کو اس شرط پر دیا کہ دو ہزار

روپیہ اوسکی زر مالگزاری سالانہ سے تخفیف ہون جواب بمبلغ عہ ہی۔
سند نمبر ۱۸ راجہ کو ملی جسکی روسے اوسکو اختیار متبنی کرنیکا عطا ہوا

سوکیت

یہ قدیم ریاست ہندو راجپوت تھی قبضۂ سرکار انگریزی مین ازروی عہدنامہ لاہور آئی بیچ ۱۸۴۶ع
کل حکومت بموجب سند نمبر ۱۳۰ اسکے راجہ اوگرسین راجۂ حال اور اوسکے ورثا اور اون بھائیون کو
حسب قاعدہ بزرگی دیا گیا بشرطیکہ سرکار خاص کر باعث نالیاقتی یا بدوضعی کے علیحدہ نکردین۔
اختیار متبنی کرنیکا راجہ کو ازروی سند نمبر ۱۸ کی عطا ہوا

سند نمبر ۱۳۱ جسکی روسے اختیار متبنی کرنیکا حاصل ہوا سردار شمشیر سنگہ سندھانوالہ اور راجہ
تیج سنگہ کو بھی عطا ہوئی یہ جاگیردار عام قسم کے ہین اونکو اختیارات فوجداری اور مال کے اپنے علاقے
مین حاصل ہین مگر اختیار انتظام ملک کا نہین ہے عرصۂ قلیل گذرا کہ راجہ تیج سنگہ نے وفات پائی۔

نمبر ۱۲۴

عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی ایک فریق اور مہاراجہ گلاب سنگہ جموں والہ فریق ثانی منعقدہ
منجانب سرکار انگریزی معرفت فردرک کری صاحب اور بروٹ میجر ہنری منٹگمری لارنس صاحب جو
کارروائی حسب الحکم رایٹ ہنوربل سر ہنری ہارڈنج جی سی بی اون اوف ہر مجسٹیز پریوی کونسل میجسٹیز موسٹ
ہنوربل پریوی کونسل گورنر جنرل مامورۂ ہنوربل کمپنی بنابر ہدایت و انضباط امور ہند کرتے ہین اور
مہاراجہ گلاب سنگہ بذات خود۔

شرط اول

سرکار انگریزی واسطے دوام کے بلامداخلت غیری مہاراجہ گلاب سنگہ اور اوسکے ورثا
ذکور اصلی کو تمام ملک کوہستان مع متعلقات واقع بجانب شرق دریای سندھ اور بجانب مغرب
دریای راوی مع علاقہ چمبا و باستثناء علاقہ لاہول جو جزو اوس علاقہ کا ہے جو دربار لاہور نے

سرکار انگریزی کو حسب منشا دفعہ چہارم عہدنامہ لاہور مرقومہ ۹ ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۶ء سپرد کیا ہے دیتے ہین

شرط دوم

سرحد شرقی علاقہ جو بموجب شرط مذکورہ بالا مہاراجہ گلاب سنگہ کو دیا گیا کمشنران مامورہ سرکار انگریزی اور مہاراجہ گلاب سنگہ قرار دینگے اور اوسکی تفصیل علیحدہ عہدنامہ مین بعد پیمایش تحریر ہوگی

شرط سوم

بالعوض اِس انتقال علاقے کے جو اوسکو اور اوسکے ورثا کو حسب منشا شرط مذکورہ بالا دیا گیا مہاراجہ گلاب سنگہ سرکار انگریزی کو مبلغ [illegible] روپیہ نانک شاہی ادا کرینگے منجملہ اوسکے مبلغ [illegible] بروقت تصدیق ہونے عہدنامہ ہذا کے اور باقیماندہ [illegible] بتاریخ یکم اکتوبر سنہ حال یعنی سنہ ۱۸۴۶ء یا قبل اوسکے ادا ہوگا۔

شرط چہارم

حدود علاقہ مہاراجہ گلاب سنگہ ہرگز بلا اتفاق رای سرکار انگریزی کی تبدیل نہوگی۔

شرط پنجم

اگر کوئی تنازعہ فیمابین مہاراجہ گلاب سنگہ اور دربار لاہور کے یا کسی اور ریاست قرب وجوار کے پیدا ہوگا تو مہاراجہ اوسکو سپرد ثالثی سرکار انگریزی کریگا اور جو فیصلہ سرکار انگریزی کریگی اوسکے مطابق تعمیل کریگا۔

شرط ششم

مہاراجہ گلاب سنگہ اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کیطرف سے اقرار کرتے ہین کہ وہ مع اپنی تمام فوج کے شامل فوج انگریزی ہونگے جب فوج انگریزی کسی علاقہ کوہی یا علاقہ متصلہ علاقہ مہاراجہ مین جنگ آور ہوگی۔

شرط ہفتم

مہاراجہ گلاب سنگہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی رعایاے انگریزی کو یا کسی اور رعایاے یورپ اور امریکا کو بلا استرضاے گورنمنٹ انگریزی ملازم نرکھینگے۔

شرط ہشتم

نمبر ١٢٧

بنام فرزند دلبند راسخ الاعتقاد راجۂ راجگان راجہ رندہیر سنگہ بہادر کپورتھلہ۔

ملکۂ معظمہ کی یہ خواہش ہے کہ حکومت راجگان و سرداران ہند کی جو اب اپنے علاقے مین
حکمران ہین دوام رہے اور شان و شوکت اونکے خاندان کی قائم رہے مین بذریعہ اسکے
اوس خواہش کو پورا کرنیکے سبب یہ اطمینان دیتا ہون کہ اگر کوئی وارث اصلی نہوگا تو متبنی تمھارا
یا تمھارے بعد کسی اور راجہ ریاست کا جو موجب دہرم شاستر و رسم خاندان کے کیا ہوگا منظور
اور مقبول ہوگا۔

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا نہوگا جو تمسے کیا جاتا ہے جب تک کہ تمھارا خاندان
نمک حلال تاج شاہی اور وفادار شرائط عہدنامجات و عطانامجات و اقرارنامجات کا جنکا لحاظ سرکار
انگریزی کرتے ہین رہے گا۔

دستخط کیننگ

نمبر ١٢٨

ترجمہ سند گورنر جنرل جسکی رو سے علاقہ منڈی راجہ بلبیر سین منڈی والہ کو عطا ہوا

المرقوم ۴ ماہ اکتوبر ۱۸۴۶ عیسوی

چونکہ از روے عہدنامہ منعقدہ مابین سرکار انگریزی اور ریاست لاہور بتاریخ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء
ملک کوہستان قبضۂ سرکار انگریزی مین آگیا اور چونکہ راجہ بلبیر سین راجہ ذیشان منڈی نے التجا
و خیرخواہی سرکار انگریزی ظاہر کی لہذا علاقہ منڈی اوسیقدر جسقدر وقت تسلط انگریزی
وہ تھا مع اختیارات کا انتظام علاقہ مذکور اب سرکار انگریزی اوسکو اور اسکے ورثاے اصلی کو
پشت در پشت دیتے ہین در صورت موجود نہونے وارث اصلی کے جو کوئی قریب رشتہ دار راجہ
سرکار انگریزی کے نزدیک ثابت ہوگا وہ علاقہ مع اختیارات کل حاصل کریگا۔

راجہ کو یہ بھی واضح ہو کہ سرکار انگریزی کو اختیار حاصل رہیگا کہ جو کوئی نالائق ثابت ہوگا
یا جس سے انتظام علاقہ بخوبی نہوسکے گا اوسکو وہ گدی منڈی سے برخاست کرکے دوسرے

کسی رشتہ دار قریب راجہ کو جو ذی حق اور لئیق ہوگا اوسکی جگہ مقرر کرینگے اور راجہ یا جو کوئی لبطن بعد بطن مذکورہ بالا مقرر ہوگا اوسکو متابعت شرائط ذیل کی کرنی ہوگی۔

شرط اول

راجہ سال بسال خزانہ شملہ وسباٹو مین ایک لاکھہ روپیہ نذرانہ دو قسط مین ایک تاریخ یکم جون مطابق ماہ جیٹھ اور دوسری تاریخ یکم نومبر مطابق ماہ کاتک داخل کریگا۔

شرط دوم

وہ کوئی محصول اشیاے درامد و برامد پر نلیگا بلکہ اپنے اوپر حفاظت مہاجنان و تجاران فرض لتصور کرے گا۔

شرط سوم

وہ سڑک اپنے علاقہ مین جو بارہ فٹ عرض سے کم نہوگی تیار کریگا اور اوسکی مرمت رکھیگا

شرط چہارم

وہ قلعہ کملاگڑھ اور آنندپور وغیرہ کو مسمار کرکے برابر زمین کے کردیگا اور ہرگز ارادہ باز تعمیر کرنے کا نکرے گا۔

یہ شرط درباب قلعہ کملاگڑھ کے بعد ازین ترمیم ہوئی اور راجہ کو اجازت دی گئی کہ وہ اون مکانات کو جو عبادتگاہ اور شوالے ہین محفوظ رکھے مگر دیگر تعمیر کو جو متصل شوالہ وغیرہ کے نہین ہون از قسم بُرج وغیرہ کو مسمار کردے اور قلعہ مین بیس سپاہی اور چھہ ضرب توپ غرض واسطے سلامی کے رکھے

شرط پنجم

ہنگام فساد وہ مع اپنی فوج اور بیگاریون کے جہان ضرورت ہوگی فوج انگریزی مین جا کر شامل ہوگا اور جو حکم حکام انگریزی اوسکے نام جاری کرینگے اوسکی تعمیل کریگا اور رسد حتی الامکان بہم پہونچائے گا۔

شرط ششم

جو کوئی تکرار اوسمین اور کسی اور رئیس مین واقع ہوگی اوسکو وہ سپرد عدالت انگریزی کریگا۔

شرط ہفتم

درباب محصول کان آہن ونمک کے جو علاقہ منڈی مین ہین قواعد بعد مشورہ صاحب سپرنٹنڈنٹ
علاقجات کوہستان بعدازین تجویز ہونگے اور اوس سے خلاف ورزی نہوگی ۔

شرط ہشتم

راجہ کسی قدر زمین علاقہ مذکور کی بلا منظوری و استرضاے سرکار انگریزی فروخت نکریگا اور
نہ بطور رہن علیحدہ کرے گا ۔

شرط نہم

وہ اسطرح انسداد بردہ فروشی وستی و دخترکشی و ضائع کرنے مجذوم کا کریگا کہ کوئی اور
آیندہ ارتکاب ان امور قبیحہ کا نکرے راجہ کو لایق ہے کہ اپنے علاقے کے حدود سے
باہر کسی دوسرے علاقے پر دست اندازی نکرے مگر مطابق منشاء سند کے کاربند ہو
اور وہ تدابیر بروے کار لائے جس سے بہبودی باشندگان و بہتری ملک وزمین متصور ہو
اور وہ انتظام کرے کہ جس سے انصاف وعدل مظلومان کو پہونچے اور حقوق اونکے اونکو
ملین اور راستون کی حفاظت رہے وہ اپنی رعایا پر زیادہ ستانی نکریگا بلکہ اوسکو ہمیشہ
خوش رکھے گا ۔ رعایاے علاقہ منڈی راجہ اور اوسکے ورثا کو مالک کل علاقہ کا تصور کرینگے
اور کبھی مالگزاری کے ادا کرنے مین انکار نکرینگے بلکہ ہمیشہ فرمانبردار اور مطیع الحکم اوسکے
رہین گے ۔

نمبر ۱۲۹

ترجمہ سند گورنر جنرل بہادر جسکی روسے علاقہ چمپا راجہ سری سنگہ کو عطا ہوا

المرقومہ ۶ ماہ اپریل ۱۸۴۸ء عیسوی

چونکہ تمام شمالی و مشرقی ملک کوہستان درمیان دریاے ستلج اور سندہ کے جو سابق
شامل ملک پنجاب تھا ازروے عہدنامہ ۹ مارچ ۱۸۴۶ء جو فیمابین ہنوربل کمپنی و دربار لاہور
منعقد ہوا قبضہ سرکار انگریزی مین منتقل ہو گیا لہذا ملک چمپا جو ہنگام انعقاد عہدنامہ مذکور
قبضہ راجہ چمبا مین تھا اب بذریعہ اس سند کے راجہ مذکور اور اوسکے ورثا کو جو ازروے

دہرم شاستر استحقاق وراثت کا رکھتے ہونگے واسطے دوام کے دیا گیا درصورتیکہ راجہ کوئی اولاد ذکور نچھوڑے تو اوسکا بھائی جو باقیماندہ برادران مین کلان ہوگا اوسکا جانشین ہوگا اور راجگان چمپا کل اختیار انتظام ملک بموجب شرائط ذیل کے رکھینگے یعنی —

شرائط اول

راجہ ہر سال خزانہ کانگڑہ مین بارہ ہزار روپیہ نذرانہ دو اقساط مین ادا کیا کریگا اول قسط ماہ جیٹھ مین اور دوسری ماہ ماگھہ مین واجب ہوگی —

شرط دوم

راجہ یک لخت رسم ستی و دخترکشی و بردہ فروشی و قطع اعضا کا اپنے علاقے مین انسداد کلی کرینگے —

شرط سوم

راجہ حفاظت تجاران اور مسافران کی اپنے علاقہ مین کرینگے اور محصول تجارت مثل پرمٹ وغیرہ موقوف کرینگے —

شرط چہارم

راجہ اپنے علاقے مین رستہ بارہ فٹ عریض تیار کرینگے اور اوسکی مرمت رکھینگے —

شرط پنجم

بوقت جنگ راجہ شامل فوج انگریزی ہوگا اور رسد رسائی کریگا اور سپاہی پانچ روپیہ ماہواری اور بیگاری چار روپیہ ماہواری پر بہم پہونچائیگا اگر کوئی راجہ چمپا بدنظمی اپنے علاقے مین کریگا تو سرکار انگریزی اوسکو برخاست کرکے کسی اور شخص کو اوسی خاندان سے اوسکی عوض جانشین راج کرینگے یہ غرض سرکار انگریزی کی نہین ہے کہ ملک چمپا اپنے قابو مین کرین مدعا مطلب یہ ہے کہ خوش انتظامی اور دادرسی سے باشندگان امان مین اور خوش رہین —

شرط ششم

اگر کسیطرح کی تکرار یا نزاع فیمابین راجہ چمپا اور کسی اور رئیس سے پیدا ہو تو مقدمہ سپرد کمشنر انگریزی کے ہوگا اور جو فیصلہ سرکار انگریزی کرینگے اوسکی پابندی راجہ کریگا بغیر استرضا سرکار انگریزی کے

راجہ کسی دوسرے رئیس سے خط کتابت یا اتفاق نکریگا مگر اپنے ملک مین راضی رہے گا اور کوشش بلیغ افزایش رفاہ و خوشی باشندگان کریگا اور جہد کامل افزایش کاشتکاری و داد دہی عوام عمل مین لائیگا۔

نمبر ۱۳۰

ترجمہ سند گورنر جنرل جسکی رو سے علاقہ سوکیت راجہ اوگرسین کو عطا ہوا

المرقوم ۲۴۔ماہ اکتوبر ۱۸۴۶ع

چونکہ ازروے عہدنامہ منعقدہ مابین سرکار انگریزی و دربار سکھ بتاریخ ۹۔ماہ مارچ ۱۸۴۶ع ملک کوہستان قبضہ ہنوربل کمپنی مین آگیا اور چونکہ راجہ اوگرسین راجہ ذیشان و شوکت نے اپنی دوستی اور خیرخواہی نسبت سرکار انگریزی کے ظاہر کی لہذا علاقہ سوکیت اوسیقدر حدود مین جسقدر وقت تسلط سرکار تھا مع کل اختیارات کے اب سرکار انگریزی راجہ مذکور کو اور اوسکے ورثاے اصلی جورانی سے پیدا ہوے ہون اونکو پشت درپشت عطا کرتے ہین درصورت نہونے ایسے وارث کے کوئی اور شخص جو نزدیک سرکار انگریزی کے راجہ کا قریب رشتہ دار ہوگا یہ علاقہ مع اختیارات کلی کے پائیگا۔

راجہ کو واضح ہو کہ سرکار انگریزی کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ ایسے شخص کو جو بدوضع یا نالائق انتظام امور علاقہ ثابت ہوگا اوسکو خارج از گدی کرکے دوسرے نزدیک رشتہ دار مستحق وراثت کو جو لیئق اور قابل انتظام علاقہ کے ہوگا اور استحقاق جانشینی کا رکھتا ہوگا بجاے اوسکی گدی نشین کرین راجہ یا جو کوئی بطور مذکورہ بالا گدی نشین ہوگا اوسکو تعمیل شرائط ذیل کی کرنی واجبات سے ہوگی۔

شرط اول

راجہ ہر سال خزانہ شملہ و سیاتھو مین گیارہ ہزار روپیہ نذرانہ دو قسط مین داخل کرے گا ایک قسط بتاریخ یکم جون مطابق ماہ جیٹھ اور دوسری بتاریخ یکم نومبر مطابق ماہ کاتک واجب ہوگی

شرط دوم

وہ محصول اجناس تجارت آمد و برامد پر نلیگا اور اپنے اوپر حفاظت مہاجنان و تجبازان اپنے علاقے مین فرض تصور کریگا۔

شرط سوم

وہ راستہ اپنے علاقے مین جو بارہ فٹ سے کم عرض مین نہونگے تیار کرائیگا اور اونکی مرمت رکھیگا۔

شرط چہارم

ہنگامہ وقوع فساد کے وہ مع اپنی سپاہ اور بیگاریون کے جہان ضرورت ہوگی شامل فوج انگریزی ہوگا اور جو حکم اوسکو حکام انگریزی دینگے اونکی تعمیل مین آمادہ رہیگا اور حتی الامکان رسد رسانی کریگا۔

شرط پنجم

جو تکرار فیما بین اوسکی اور دوسرے رئیس کے پیدا ہوگی وہ سپرد عدالت انگریزی واسطے تصفیہ کے کیجاے گی۔

شرط ششم

راجہ کوئی جزو علاقہ اپنا بغیر اطلاع اور استرضا گورنمنٹ انگریزی کے جدا نکریگا اور نہ بطور رہن علیحدہ کریگا۔

شرط ہفتم

وہ انسداد رسم ستی و دختر کشی و بردہ فروشی و جلانے اور غرق کرنے مجذوم کے کریگا کہ کوئی اور ارتکاب اونکا کرے۔

راجہ کو مناسب ہے کہ اپنے حدود علاقہ سے باہر کسی دوسرے کے علاقے پر دست اندازی نکرے مگر مطابق اس سند کے کاربند ہوا اور ایسے تدابیر عمل مین لائے جن سے رہنا باشندگان و بہبودی ملک و بہتری زمین متصور ہوا اور داد ہی مظلومان یکسان ہو اور حقوق ذیحق اور حفاظت راستہ عمل مین آئے وہ اپنی رعایا پر زیادہ ستانی نہین کریگا بلکہ اوسکو ہمیشہ خوش رکھیگا اور رعایاے علاقہ سوکیت راجہ کو اور اوسکے ورثا کو مالک کل علاقے کا تصور کرکے

اداے مالگزاری سے انحراف نکرینگے بلکہ فرمانبردار اوسکے رہکر تعمیل اوسکے احکام واجبی کی کرینگے۔

نمبر ۱۳۱

نقل سند بنام سردار شمشیر سنگہ سندھان واله

ملکہ معظمہ کی یہ خواہش ہے کہ تمام راجگان و رئیسان ہندوستان جو اب اپنے ملک مین حکمران ہین واسطے دوام کے رہین اور شان وشوکت اونکے خاندان کی قائم رہے یہ سند اوس خواہش شاہی کے پورا کرنے کے سبب تمکو دی جاتی ہے تاکہ تمکو اطمینان ہو کہ درصورت موجود نہونے اصلی وارث کے سرکار انگریزی تمکو اجازت دیگی اور اوسکو منظور کریگی جو تم یا بعد تمھارے کوئی رئیس تمھارے علاقے کا کسی ایسے شخص کو اپنا متبنی کرے گا جو از روے شاستر و رسم خاندان کے واجب اور لائق متبنی کرنے کا ہوگا۔

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا نہوگا جو تمسے کیا جاتا ہے جب تک تمھارا خاندان نمک حلال تاج شاہی اور وفادار شرائط عہدنامجات وعطانامجات واقرارنامجات کا جنکا لحاظ سرکار انگریزی کرتے ہین رہے گا۔

اسی مضمون کی سند راجہ تیج سنگہ کو عطا ہوئی

سرحد پشاور

ازروی رپورٹ صاحب کمشنر بہادر قسمت پشاور

مومند

مومند ایک بڑی قوم ساکن کوہستان بجانب شمال و مغرب سرحد پشاور کے متصل باجور اورکوہر کے بجانب شمال وضلع ننگرہار بجانب مغرب کے ہے اور اوسکی حد جنوبی پر دریاے کابل واقع ہے وہ امیر کابل سے اتفاق رکھتے ہین اور امیر اونکے سرداروں کو نقد روپیہ دیتا ہے اور آمدنی بعض اضلاع جانب جلال آباد تعدادی قریب ساٹھ ہزار روپیہ کی اونکو دی ہوئی ہے اس قوم کے سترہ ہزار آدمی ہین اور چھہ فرقون مین منقسم ہین بباعث اسکے کہ امیر کابل کی طرفداری بہت کرتے ہین اور امیر کابل نے بعد فتح پنجاب کے ہماری سرحد پر بہت فساد اوس وقت ان مومند کے سبب کی بخشی اور اونکا سردار سعادت خان بھی ہمسے اسوجہ سے دشمنی رکھتا تھا کہ جب ہم کابل مین ۱۸۳۹ء مین تھے تو اوسکے ہمشیرہ زادہ طرہ باز خان کو اوسکی جگہ رئیس مقرر کیا تھا مگر جب ہم وہان سے چلے آئے تو وہ اپنی سرداری قائم نرکھہ سکا یہ قوم بہت آسانی سے دق کرسکتی ہے کیونکہ جو دو راستے کابل کے ہین وہ اونکے علاقے مین سے جاتے ہین—

تین فرقے ان مومند کے ہماری سرحدی اضلاع سے ہم سوانہ ہین اونکا نام ترک زئی حلیم زئی اور بندیالی مومند ہے اور یہ تینون فرقے چند علاقجات ضلع پشاور مین لگے ہوئے تھے جمع اونکی یکجائی قریب دس ہزار روپیہ سالانہ ہے اسوجہ سے اونکا اتفاق سرکار انگریزی سے بھی ہے اور امیر سے سنہ ۱۸۵۰ و ۱۸۵۱ مین اونکے غارتگری و دزدی کثرت سے تھی گروہ اوسکے جوق جوق پہاڑ سے نیچے آکر ہمارے دیہات تباریکی شب غارت کرتے تھے اور باشندون کو قتل کرتے تھے اور گرفتار کرکے بھی لیجاتے تھے اور اونکو بعد لینے روپیہ کے جو اونکے لواحق اور دوست اونکی عوض جاکر دیتے تھے رہائی دیتے تھے ہمارے دیہات کی چراگاہ عین دامن مین مومند کے پہاڑون کے واقع ہے اور آخرکار یہ نوبت پہونچی تھی کہ کوئی روز نہین گذرتا تھا کہ چند مویشی اونکے بغارت نجاتے ہون—

ضلع اس سبب سے تباہ ہوتا تھا لہذا ۱۸۵۱ء کے ماہ اکتوبر مین سرکولن کیمبل صاحب کے

نام جو بخطاب لارڈ کلدیڈ مشہور ہین اور اوسوقت مین فوج پشاور کی کمانڈنگ تھے احکام گورنمنٹ
پہونچے کہ مقابلہ اقوام مذکورین کے روانہ ہون حسب الحکم صاحب موصوف میدان جنگ مین فوج
گران لیکر صف آرا ہوے اور اقوام ترک زئی یعنی مچنی اور ہلیم زئی پر حملہ آور ہوے تمام اقوام اونکے
مقابلے پر بسر کردگی سعادت خان آئے اور جنگ تین مہینے تک جاری رہی اس عرصہ مین اونکے
دیہات جو سرحد پر واقع تھے سب تباہ کر دیے گئے اور برج اڑا دیے گیے اور اکثر صف جنگ
مین اونکے آدمی مقتول ہوے اقوام کی شکست ہوئی اور جب قلعہ مچنی کا کلیتہ محاصرہ ہوگیا اور
سرحد پر چوکیات پوس قائم ہوئین اور برج خبر رسانی کے قائم ہوے فوج واپس آئی یہ امور ختم ہوے
تھے کہ بماہ اپریل ۱۸۵۲ء مین قوم مذکور نے دوبارہ باہم شریک ہوکر عزم جنگ کیا اس مرتبہ بھی
سرکولن کیمبل صاحب نے حملہ کرکے اونکو شکست فاش دی اسکے بعد کبھی قوم مذکور گروہ باندھکر
ہمارے مقابلے پر نہین آئے اور تینون اقوام سرحدی کو اپنے واسطے آپ ہی کوشش کرنے دی
یعنی پھر اونکے شریک اور قوم نہین ہوئی۔

قوم ہلیم زئی نے مع اپنے رئیس احمد شیر نامے کی تابعداری اختیار کی اور عہدنامہ نمبر ۱۳۲
قبول اور منظور کیا اونکو اجازت ہوئی کہ دوبارہ جاکر اپنے دیہات مین آباد ہون اور دو سو روپیے
سالانہ بطور خراج ادا کیا کرین اور نمک حلال اور خدمتگذار رہین اس شرائط کی پابندی اونھون نے
نہایت مضبوطی کے ساتھ رکھے اور ۱۸۵۸ء مین وہ ایسے خدمتگزار رہے کہ اونکے سردار
احمد شیر کو معافی سالانہ معاوضہ خدمتگزاری عطا ہوئی۔

مومند ترک زئی فوراً حاضر نہین ہوے بلکہ تعمیر قلعہ مین جو اونکے انسداد کے واسطے
طیار ہوتا تھا بہت ہرج ڈالا مگر جب اونکو دریافت ہوا کہ کوئی اور قوم اونکی مدد کو نہین آتی اور
جنگ مین بجاے ہمارے اونکا اتنا نقصان بہت ہوتا ہے اونھون نے بھی آخرکار تابعداری
اختیار کی اور اونکو اجازت ہوئی کہ اپنی دیہات مین جاکر آباد ہون اور مبلغ سار بطور خراج ادا کیا
کرین اونکا سردار احمد نامی تعنتی اور شریر تھا اوسکی ترغیب سے اونھون نے پھر امور ممنوع
اختیار کیے اور اپنے دیہات واقع ضلع سرکاری سے فرار ہوکر کوہستان مین بخلاف سرکار
ماہ اگست ۱۸۵۴ء مین چلے گیے فوج سرکاری بسر کردگی سر سڈنی کوٹن صاحب کے مقابلہ اونکے

روانہ ہوئی صاحب موصوف نے دو جانب سے براہ دریاے کابل اونپر حملہ کیا اور اونکے دیہات کلان شاہ موساخیل اور سدن کو تباہ کردیا اس مرتبہ اونکا نقصان بہت سخت ہوا اور نصیحت بھی اونکوا سمرتبہ کامل ہوئی وہ لوگ بلاشرط حاضر ہوے وہ لوگ جو منافق ہوگئے تھے اونکو اجازت ہوئی کہ اپنے دیہات مین آباد ہون اور اونکی زمین پر محصول لگایا گیا اس قسم کا محصول تین ہزار روپیہ سالانہ قرار پایا اور جو لوگ نمک حلال رہے تھے وہ اپنی معافی باداے محصول مقررہ قائم رہے کوئی تحریری عہدنامہ اونکی ساتھہ منعقد نہین ہوا مگر یہ بندوبست اونکے ساتھہ ایسا مفید پڑا کہ یہ قوم بھی مثل دیگران تابعدار رہی ــ

قوم ہدیالی مومند مدت تک خلاف رہے مگر آخرکار دس برس کے جنگ و جدل سے تنگ آکر اونھون نے بھی معافی اور امن چاہی اور بماہ نومبر ۱۸۶۰ء اونکی سردار نواب خان نے تابعداری بلاشرط قبول کی اوسکے قصور معاف ہوے جب اوسنے معاوضہ نقصان ہماری رعایا کا جو اونکی دزدی وغیرہ سے ہوا تھا کیا اور جو اور کچھ نقصان اوسکی قوم نے کیا تھا اوسکا بھی عوض اوسنے دیا ــ

رانی زئی

فوج انگریزی ہنوز میدان جنگ سے بعد شکست مومند واپس نہین آئی تھی کہ اونکو خبر پہونچی کہ دوسری طرف ضلع مذکور کے ایک سخت واردات وقوع مین آئی ــ

دیہہ کلان تنری واقع برلب دریاے سوات مسکن ایک رئیس قومی رجون خان نامے کا تھا یہ محض چالاک اور مغرور اور خودراے تھا جزو کلان اس موضع کا اوسکے پاس معاف تھا مگر وہ چاہتا تھا کہ کل موضع معاف ہوا اور وہ طلبی عدالت سے بری رہے اہلکاران مال و پولیس کی مداخلت اوسکے دیہہ مین نہو ــ

دریافت کرکے کہ یہ درخواست اوسکی قابل منظوری نہین اوسنے وہ طریق اختیار کیا جو عہد درانی اور سکھہ مین عام تھا یعنی کوہستان کو چلا گیا اور وہان آدمی جمع کرکے اونکی سرداری مین دیہات سرکاری مین غارتگری شروع کی اس امید پر کہ گورنمنٹ ایسے اوسکی ــ

حرکات سے تنگ آکر اوسکی درخواست منظور کرینگے اور سکونت اپنے دیہات اوتمان خیل مین یا جو بجانب شمال ضلع سرکاری سے واقع ہے اختیار کی اور سند خان سواتی نے اوسکو چند دیہات سرحد پر جاگیر مین دئے کیونکہ وہ عزم برخلافی سرکار رکھتا تھا لہذا ایسے مفرورین کو بخوشی اوسنے جگہ دی اور اپنی سرحد پر رکھا تاکہ اول وہی برسر مقابلہ آئین اکثر ہمارے علاقے کی شان اسیطرح اوسکے پاس فرار ہو کر گئے اور وہان اونکی پرورش ہوئی جو دیہات اونکو دیے گئے وہ علاقہ انگریزی سے جدا تھے درمیان مین ضلع قوم رانی زئی تھا جو ایک سطح زمین بجانب گوشہ شمال و مشرق علاقہ یوسف زئی واقع ہے اور جسمین سے یہ برخلاف لوگ گذر کر دیہات انگریزی مین آکر غارتگری کرتے تھے۔

عرصہ قلیل گذرا کہ ایک گروہ فوج گائڈ کور پر بمقام گوجر گڑھی ان آدمیونکی ایک گروہ نے بسرکردگی مکرم خان مفرور کے حملہ کیا بشب تاریخ ۲۰ ماہ اپریل ۱۸۵۲ع ارجون خان مع دوسو سوار کے موضع چارسدہ پر جو مقام تحصیل ہشت نگر تھا حملہ آور ہوا تحصیلدار جو سید تھا قتل ہو کر پارہ پارہ ہوا اور چند دیگر اہلکار اسی قسم سے قتل ہوے اور خزانہ تحصیل کو اوسنے لوٹ لیا تمام علاقہ ہشت نگر مین اندیشہ اور وسواس پیدا ہوا ان سب وارداتون مین اصل ممدان سرکشونکا سید شاہ سورت تھا اور مددگار اور ترغیب دہندہ اقوام اوتمان خیل اور رانی زئی تھے۔

واسطے قرار واقعی سزادہی ان اقوام کے پانچ ہزار آدمی جمعیت متصلہ مقام تنگی برلب دریا سوات جمع ہوے اور سر کونس کیمبیل صاحب باہ مئی بمقابلہ اوتمان خیل جو تین ہزار بندوقچی تھے روانہ ہوے اوتھون نے اول خوب مقابلہ کیا مگر آخرکار بہ نقصان کثیر اپنے مقامات مضبوط سے فرار ہوے اور اونکے اصلی دیہات پرانگہر اور نوروم بالکل مسمار کیے گئے فوج یہان سے رانی زئی کو روانہ ہوئی اور اونکے سردارون کو گرفتار کیا۔

کوئی عہدنامہ اوتمان خیل کے ساتھ اوسوقت مین نہین ہوا مگر اونکی شکست پرانگہر نے اونکو متیقن کیا کہ وہ ہماری برابری نہین کرسکتے اور بعد ازین اوتھون نے کوئی امر بخلاف ہمارے نہین کیا سرداران رانی زئی نے عرصہ قلیل کے بعد تابعداری اختیار کی اور چاہا کہ وہ رعایا سے انگریزی ہو جائین یہ درخواست اونکی منظور نہین ہوئی مگر اونکو کرنل میکسن صاحب نے

جو اوسوقت کمشنر پشاور کے تھے اجازت دی کہ دوبارہ اگر شرائط مندرجہ نمبر ١٣٣ آباد ہون اور ان شرائط کی پابندی اوتھون نے باستقلال واستحکام رکھی اس عرصہ مین ایک قلعہ نبتام ریوری برلب دریاے سوات تعمیر ہوا تاکہ ان اقوام کا انسداد ہو نتیجہ اس مہم کا یہ نکلا کہ ضلع ہشتنگر مین انتظام اور امنیت دوبارہ قائم ہوا اور سرداران واہلکاران کی معزولی موقوف ہوئی -

حسن خیل وعاشو خیل

دو درہ کلان اثناے راہ پشاور وکوہاٹ مین واقع ہین ایک درہ کوہاٹ اور دوسرا درہ جواکہ اس درہ جواکہ مین قوم جواکہ آفریدی رہتے ہین مگر کوہ جو پشاور کی جانب سے اس درہ تک آیا ہے اوسپر دیہات حسن خیل جبا خور وکوئی نامی واقع ہین درمیان ان دونون درون کے جو پہاڑ ہین اونمین عاشو خیل رہتے ہین تمام خیل جنکا ذکر اوپر ہوا ہے وہ قوم آدم خیل کے انقسام ہین دیہہ پوری واقع جواکہ عہد سکھہ مین مشہور مسکن غارتگرونکا تھا جو راستہ اٹک پر غارتگری کرتے تھے بعد شمول ملک پنجاب اونکی شہرت اور زیادہ ہوئی اور چونکہ مقام اونکا درے کے سرے پر بہت استحکام کے ساتھہ واقع تھا مجرمان پشاور وراولپنڈی کا وہان ماسن تھا اور وہان سے غارتگری کرتے اور مقامات مین جاتے تھے اسواسطے ضروری متصور ہوا کہ اوسمقام پر فوج کشی کیجاے سر جان لارنس جو اوسوقت مین چیف کمشنر تھے اس فوج کے ساتھہ گئے اور فوج نے مقام درمیان دونون درون کے کیا تحقیقات سے دریافت ہوا کہ حسن خیل اور عاشو خیل روبرو دے قوم جواکہ چندان قوت نہین رکھتے تھے مگر موجودگی فوج انگریزی اونکو تا بہ علیحدہ ہونے کا ملا اور اوتھون نے عہد نامہ اپنی طرف سے نمبر ١٣٤ منظور کیا حسن خیل کے لوگ نوسو بندوقچی ہین اور عاشو خیل کے آٹھہ سو بعد عہد نامہ کے اوتھون نے بمضبوطی اپنے عہد کو قائم رکھا -

جواکہ پوری

فوج اب واسطے حملہ کرنے جواکہ کے اونکے مقامات مضبوط موضع پوری مین گئی یہان جنگ مشکل تھی اور بسبب مقام قلب کے ہمارا نقصان بہت ہوا مگر موضع مذکور اور اوسکے تمام برج

مسمار کیے گئے اور تمام مقامات سے جو اکہ نکال دیے گئے مسماری پوری کا نتیجہ حسب دلخواہ ہوا اور بعد دو مہینے کے سرداران نے تابعداری اختیار کی اور بتاریخ ۱۴ ماہ جنوری سنہ ۱۸۵۵ء عہدنامہ نمبر ۱۳۵ قرار دیا اسمین یہ امر مشروط ہوا کہ وہ لوگ آیندہ غارتگری نہین کرینگے اور دو مہینے کے عرصے مین تمام غارتگران پناہ گزین کو نکال دینگے یہ دونون عہود اونھون نے بوافقی پورے کیے جو اکہ ایک ہزار بندوقچی ہین اس مہم کے بعد قلعہ میکیش درمیان دونون درون کے زمین مسطح تعمیر ہوا اور چوکی پولس ثمس نٹونامے جس سے درہ جو اکہ پرحکومت قائم رہی ہے مع راستہ و بروج الحاق۔

درہ کوہات آفریدی

اس درہ مین قوم گادین اقوام آدم خیل آفریدی سکونت رکھتے ہین باستثنا موضع الٰہی جو راستہ پشاور پر واقع ہے جو متعلق حسن خیل کے ہے یہ قوم بارہ سو بندوقچی کی ہے یہ گھاٹی نزدیک حمل چبوترہ سے جو میدان پشاور مین واقع ہے بارہ میل تک ہے پھر راستہ کوہ پر پیچ کھا کر جاتا ہے قلعہ جبکا سرحد گادا آفریدی اور بنگش کی قوم کا ہے یہ قوم بنگش کوہات کی گھاٹی مین رہتے ہین اس قلعہ کوہ سے کوہات تک فاصلہ قریب سات میل کا ہے اکثر یہ راستہ نہایت نشیب مین جاتا ہے اور اس راستے مین آبادی کسی قوم کی نہین ہے۔

بعد شمول پنجاب ان آفریدیون نے فساد کرنا شروع کیا اور کابل کے دربار سے اون کو ترغیب بذریعہ پیغام کے ہوئی کہ حرکات خلاف قانون عمل مین لائین اونکو اس سے بھی شک پیدا ہوا جب راستہ کوہات سے گدھون تک بننے لگا اور بباعث قوانین نمک کے جو درباب کانہائے نمک آنزوی دریای سندھ جاری ہوے تھے یہ لوگ ناراض ہو گئے تھے۔

بتاریخ ۲ ماہ فروری سنہ ۱۸۵۰ء ایک گروہ سفرمینا راستہ مذکورہ بالا قریب تین میل کے فاصلے پر کوہات سے بنا رہی تھی کہ آفریدیون نے اونپر حملہ کیا اور سب کو مقتول یا مجروح کیا سر چارلس نیپر کمانڈر انچیف اوسوقت مین بمقام پشاور تھے اونھون نے حکم جاری کیا کہ فوج درہ مین جائے دو سبب سے ایک تو یہ کہ کوہات کو زیادہ طاقت پیدا ہوگی اور دوسرے یہ کہ آفریدیون کی سزا دہی

ہو گی یہ امر تاریخ ۱۰ سے ۱۳ فروری تک سرانجام ہوا مگر ہمارا ہمین کچھ نقصان بھی ہوا دیہات درہ کچھ کچھ مسمار ہوئے اور دیگر رجمنٹ سواران اور دیگر پیادگان کے کوہات مین چھوڑی گئین

بماہ اپریل حرکات دشمنی کی پھر ہونے لگین اور ایک کمپنی پیادگان کوہات کو حکم ہوا کہ قلعہ کوہ پر جاگزین رہے مگر دریافت ہوا کہ قابل قیام کرنے کے نہین اور کمپنی کو حکم واپسی ہوا بعد ازین ارادہ ہوا کہ راستہ ونج سے بنا کرائے جائین اس سے آفریدی لوگ پشاور اور کوہات مین جانے سے بند ہوے اور نہ کاروبار اونکا اون دونون مقامون مین ہونے پایا۔

بماہ اپریل ۱۸۴۹ء آفریدیان درہ نے اقرار کیا تھا کہ وہ آیندہ رفت جاری رکھینگے اگر اونکو پانچ ہزار سات سو روپیہ سالانہ ملا کرے اور اوسمین سے تین ہزار وہ ملکون کو دینگے اور دو ہزار سات مین وہ تینتالیس آدمی بعض مقامات درہ مین تعینات کرینگے مگر جو حرکت اونھون نے بعد ازین کی اوس سے یہ اقرارنامہ باطل ہو گیا تھا اور بعد سدودی راہ صاحب ڈپٹی کمشنر پشاور نے ایسا ہی عہدنامہ مالکان درہ جواکہ سے کیا اسپر سختی اور وقت سدودی راہ دوبالا ہوئی تو کلد آفریدیون نے چاہا کہ اونکے قدیم شرائط جو اونکے ساتھ سابق ہوئین تھین دوبارہ قائم ہون اسکا انجام سپرد رحمت خان رئیس قوم ادرک زئی ہوا اور اوسکو دو ہزار روپیہ سالانہ اس کام کے واسطے دینا کیا اور ہدایت ہوئی کہ وہ سو آدمی قلعہ کوہ پر رکھے اونکو پانچ روپیہ ماہواری فی کس دیا جائیگا کل خرچہ اس انتظام کا حسب تفصیل ذیل ہوا۔

تنخواہ ملکان درہ	سمہ
محافظان	اہ للعہ
رحمت خان	الہ
سو سپاہی اورک زئی	سمہ
میزان کل	للعہ

یہ انتظام آخر ۱۸۵۳ء تک رہا جب بباعث بدوضعی مدامی آفریدی اسکا تبدیل کرنا ضروریات

منظور ہوا صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کوہات نے تجویز کی کہ راستہ کوہات سے قلعہ کوہ تک سپرد بنگش کی
دتیم کے ہوا اور کلہ آفریدی اپنی گھاٹی کی حفاظت کرین مگر آفریدیون نے اسکو نمانا اور دعوی کیا کہ
قلعہ کوہ اونکا ہے بنگش واسطے قبضہ کرنے قلعہ کوہ کے گئے مگر ہٹا دیے گئے اور واپس آکر
اونھون نے بیان کیا کہ وہ برابری آفریدیون کی نہین کرسکتے اسوقت مین وہ فوج جسنے موضع بوری
کو مسمار کیا تھا قریب تھی لہذا یہ تجویز ہوئی کہ دونون طرف سے ایک مرتبہ درہ پر فوج کشی کی جاوے
جب کلہ آفریدیون نے یہ دیکھا تو وہ خائف ہوکر راضی ہوے اور دعوی قلعہ کوہ کا چھوڑ دیا اور
سرکار کو اختیار دیا جسطرح چاہے بندوبست اسکے کا کرے بر طبق اسکے بتاریخ یکم ماہ دسمبر ۱۸۵۳ء
اونھون نے عہدنامہ نمبر ۳۶ منظور کیا اور اقرار کیا کہ وہ بموجب شرائط سابق کے راستہ جمل چبوترہ
سے جو بجانب پشاور واقع ہے دامن کوہ تک قائم اور جاری رکھینگے اور اونھون نے تین سو
روپیہ بھی جو واسطے بستی خیل کے اونکو ملتا تھا چھوڑ دیا یہ فوج کو متصلہ شروع درہ پر سکونت رکھتے
ہین اس انتظام کا خرچہ جو اب تک قائم ہے حسب تفصیل ذیل ہے۔

تنخواہ ملکان درہ ۔	[illegible]
محافظان ۔	[illegible]
بستی خیل ۔	[illegible]
میزان کل	[illegible]

تیزوتی و فیروزخیل

اب اسکا انتظام باقی رہا کہ حفاظت راستہ قلعہ کوہ سے کوہاٹ تک کیا جاوے ازروے
انتظام ماہ نومبر [illegible] یہ راستہ سپرد رحمت خان اورکزئی کے بابت [illegible] سالانہ کی
کیا گیا تھا جب بنگش بمقابلہ آفریدی اپنا قیام قائم نکرسکے تو اونھون نے اقوام قرب و جوار کو اپنی
مدد کے واسطے طلب کیا اور اپنی تنخواہ مین سے اونکو بھی حصہ دیکر خود اپنے واسطے مبلغ [illegible]

... میں خیروزخیل اور جزوتی اقوام اورکزئی کلان سے ایک برج قلعہ کوہ پر اونکے سپرد ہوا اور ... اونکو دیناکیا عہدنامہ کا نمبر ۱۳۰ ہے ان اقوام کے لوگ پندرہ سو بندوقچی ہین

جواکہ آفریدی

جواکہ آفریدی کو جو گیارہ سو نفری ہین مبلغ اسے واسطے حفاظت دوسرے برج قلعہ کو کے دیا جاتا ہے اونکے ساتھ جو عہدنامہ ہوا اوسکا نمبر ۱۳۸ ہے — اسی قسم کا عہدنامہ نمبر ۱۳۹ قوم سپاہ اورکزئی کیساتھ جو تین سو نفری ہین کیا گیا اور ایک تیسرا برج اونکے سپرد ہوا اور پانچ سو روپیہ دیناکیا بہادرشیرخان سردار بنگش کے سپرد انتظام تمام درہ کا رہا اور اسکا سالانہ اوسکا مقرر ہوا —

پس دریافت ہوگا کہ کل خرچ درہ کا حسب تفصیل ذیل ہے

تنخواہ کلہ آفریدی —	عہ ا؍
بسی خیل —	؍
جزوتی وخیروزخیل —	اسے
جواکہ آفریدی —	اسے
سپاہ —	؍
بنگش —	سے
بہادرشیرخان —	اسے
میزان کل	عہ ا؍

رابیاخیل

یہ قوم کوہستان شمالی ہنگو واقع ضلع کوہات میں رہتے ہین اور قریب چھہ سو آدمی ہین یہ قوم طاقتدار قوم اورکزئی سے ہین بعد شامل ہونے گھاٹی میرنزئی کے تمام اورکزئی سے متفق ہوکر ہماری سرحد پر فساد برپا کرنے لگے اکثر حملہ او رخون نے کیے اور ۱۸۶۸ء میں رابیاخیل نے

موضع شاہو خیل علاقہ انگریزی کو لوٹا فوج انگریزی بسر کردگی بریگیڈیر جنرل جیمبرلین صاحب کے مقابلہ اونکے روانہ ہوئی اور بتاریخ یکم ستمبر ۱۸۵۵ء اونکے مقامات کوہستان پر قبضہ کر لیا اور اونکا نہایت نقصان جان و مال کیا بعد ازین وہ فوراً مطیع ہوئے اور بتاریخ ۲۰ ماہ ستمبر ۱۸۵۵ء اونھون نے اقرارنامہ نمبر ۱۴۰ واسطے نیک روئیگی آیندہ کے داخل کیا اور اوسکے مطابق بعد ازان تعمیل کرتے رہے۔

اکاخیل

یہ بڑی قوم آفریدیون کی ہے اور ایک ہزار پانچ سو آدمی ہین اور موسم گرما مین یہ لوگ کوہستان تیراہ مین رہتے ہین اور موسم سرما مین وہ لوگ کوہستان ملحقہ ضلع پشاور مین جو درمیان درۂ کوہاٹ اور دریاے بارہ کے واقع ہے آجاتی ہین یہان وہ غارہاے کوہ مین رہتے ہین اور اپنے مویشی میدان مین چراتے ہین وہ اکثر غارتگری مویشی متصل درۂ کوہاٹ کے کرتے تھے مگر یہ قوم اوسیقدر دشمن ہین جسقدر اور اقوام ہین بیچ موسم خزان ۱۸۵۴ء کے جب لفٹنٹ ہملٹن صاحب انجنیر ضلع بمقام بڈابیر خیمہ زن تھے اور رستہ پشاور و کوہاٹ تیار کراتے تھے ایک گروہ اکاخیل کے لوگون کا قریب تین سو آدمی کے آیا اور بلا شور و غل کے گرد مقام مذکور کے محاصرہ کرکے پڑے رہے اور شب کو مشعل روشن کرکے حملہ آور ہوے قریب تمام آدمی جو سوتے تھے مقتول ہوے لفٹنٹ ہملٹن صاحب مجروح ہوئے خیمہ گاہ کو اونھون نے لوٹا اور بعد ازان خیمہ کو جلا دیا جزوی فوج اوسیوقت بسر کردگی کرنیل کریگی صاحب روانہ ہوئی اور کوہ اکاخیل مین جاکر جسقدر ہوسکا قوم مذکور کا نقصان کیا اوسیوقت اونکا راہ آمد و شد بند کیا جسکی نسبت اونکا اور زیادہ تر نقصان ہوا کیونکہ بموسم سرما وہ لوگ محتاج پشاور کے تھے اس سبب سے کہ وہ اس موسم مین لکڑی پشاور مین جاکر فروخت کرتے تھے اور وہان سے اشیاے خوردنی خرید کرکے بسر کرتے تھے فوج اونکے مقابلے پر رہی اور کئی شخص آدمی اور مویشی اونکے ہمارے ہاتھ لگے اور اکثر لڑائی مین مارے گئے مگر اس موسم مین اونھون نے تابعداری اختیار نہین کی اور مثل سابق شروع فصل بہار مین کوہستان تیراہ مین

جاکر آباد ہوے پھر موسم خزان سنہ ۱۸۵۵ء مین جو وہ پھر اپنے مقام سرمائی مین آتے تھے تدابیر عمل مین آئین جنسے اونکی راہ آمد و رفت مسدود ہوئی جب وہ اسطرح مجبور ہوے تو اونھون نے صلح چاہی اور آخرکار اقرار کیا کہ وہ مبلغ [illegible] بطور جرمانہ ادا کرینگے اور علاقۂ انگریزی مین آکر غارتگری نکیا کرینگے اور اوّل سرکار مین بدین غرض داخل کرینگے کہ وہ آیندہ نیک روِیہ رہینگے ایک اقرارنامہ اس مضمون کا نمبر ۱۴۱ بتاریخ ۱۱ ماہ جنوری سنہ ۱۸۵۶ء اونکے ساتھ تحریر ہوا

کوکی خیل

یہ ایک بڑی قوم اقوام خیبری سے ہے اسکے چھہ ہزار آدمی ہین اور درہ خیبر مین تا کہ مقام علی مسجد سکونت رکھتے ہین اور امیر دوست محمد خان سے اونکو کچھ نقدی ملتی ہے اور یہ لوگ برائے نام مطیع امیر ممدوح ہین جب سے پنجاب شامل ہوا ہے اوسوقت سے یہ لوگ خود غارتگری نہین کرتے مگر مجرمان و مفرورین کو پناہ دیتے ہین اور چونکہ اونکی بسر اوقات ہماری چھاونی مین ہیزم فروخت کرنے سے ہوتی ہے اسواسطے ہمکو اکثر موقع اونکی سزا دہی کا حاصل رہتا ہے ایسی ایک واردات ماہ جنوری سنہ ۱۸۵۷ء مین ہوئی جب دوست محمد خان ممدوح مین مقیم تھا اور جب اونکی ملاقات سرجان لارنس صاحب سے جنکا خیمہ چند میل کے فاصلے پر پشاور سے قائم تھا چند صاحبان سوار ہوکر امیر کے خیمے سے آگے درہ مین گئی تھے اونپر کوکی خیل والون نے بندوقین سرکین ایک صاحب لفٹنٹ ہمیڈ نامے اسقدر مجروح شدید ہوا کہ وہ شب کو مرگیا یہ جرم اس قوم پر ثابت ہوا اونکا راہ آمد و شد بند کی گئی اور اکثر اونمین کے ہمارے ہاتھ لگے اس زد و ضرب مین بلوہ ہند ہوگیا مگر تمام اونکا راستہ بند رکھا گیا اور قوم مذکور کو ایسی دقت ہوئی کہ اونھون نے تین ہزار روپیہ جرمانہ داخل کیا اور اقرارنامہ نمبر ۱۴۲ تحریر کیا۔

اوتمان خیل

ضلع کوہاٹ کے چہار طرف اقوام سرحد آباد ہین اور کچھ نہ کچھ واسطے باشندگان علاقے

انگریزی سے رکھتے ہین خاص واردات دشمنی کی بند اقوام مذکورہ کے ساتھ درمیان مین آچکین جنکا ذکر اوپر بیان ہوچکا ہے مگر مصلحت یہ قرار پائی کہ اونکی مدعا بطنا اونکے ساتھ عمل مین لائی کیونکہ جاری آمدورفت اونکے ساتھ بوجوہ ظاہری نہین ہوسکتی تھی جسطرح پشاور مین ہوتی ہے ایک اقرارنامہ مضمون معمولی اونکے ساتھ ہوا جسمین جو اونسے بنسبت رعایای انگریزی کے مطلوب تھا اوسقدر تحریر ہوا جن اقوام کے ساتھ اس قسم کا اقرارنامہ ہوا تھا اونکی تفصیل ذیل مین درج ہوتی ہے —

اول اوتمان خیل قوم اورکزئی جنکے چارسو پچاس آدمی ہین —

دوم زمشت کی کوہستان میران زئی مین سکونت پذیر ہین اور پانچ ہزار آدمی ہین —

سوم شیخان قوم اورکزئی جنکے دو ہزار پانچ سو آدمی ہین —

چہارم علی شیرزئی جنکے تین ہزار آدمی ہین —

پنجم اکاخیل جنکے پانچ ہزار آدمی ہین —

ششم علی خیل قوم اورکزئی جنکے تین ہزار آدمی ہین اور بجانب شمال ہنگو سکونت رکھتے ہین

ہفتم مشتی جو بجانب شمال ابراہیم زئی رہتے ہین اور تین ہزار آدمی ہین —

ہشتم موزئی جو بجانب شمال ہنگو رہتے ہین اور تین ہزار آدمی ہین —

یہ اقرارنامجات مختلف اوقات مین ہوے مگر مضمون سب کا ایک ہی ہے لہذا صرف ایک اونمین کا جو اوتمان خیل کے ساتھ ہوا تھا جسکا نمبر ۱۴۳ اور تاریخ ۲ - اگست ۱۸۵۵ع ہے یہانپر تحریر ہوتا ہے —

اقوام کھوری

بجانب شمال دریاے بارہ کے سرحد پشاور پر ایک کوہستان بنام کھوری واقع ہے موسم سرما مین ان پہاڑ پر گروہ اقوام سپاہ و کمری و ملک دین خیل و کمبر خیل آکر رہتے ہین چونکہ سکونت مشترکہ نہایت تکلیف دہ تھی کیونکہ اوسکے سبب اکثر اقوام والے اونکے پہاڑ مین سے گذر کر غارتگری وغیرہ کرنے جاتے تھے اور ذمہ داری اونکی ثابت نہین ہوتی تھی اس سبب سے وہ اکثر ذمہ داری کا کرتے تھے مگر شروع ۱۸۵۵ع مین ایک گروہ باشندگان دیہات انگریزی کا

جو متصل اونکے مویشی چرائے تھے اوپر دنا خیل والے جو کچوری مین ہٹے تھے اگر حملہ آور ہوے اور ایک کو قتل اور تین کو مجروح کیا اور مویشی اونکے غارت کر کے لیگئے چند کچوری والے گرفتار ہوئے اونکو دہمکایا گیا کہ اگر وہ فوراً معاوضہ نقصانی غارتگری نکرینگے اور ایک عہدنامہ واسطے ذمہ داری آیندہ کے نکرینگے تو اور تدابیر بخلاف اونکے عمل مین آئیگی اقوام ملزم نے اپنے مختار پشاور روانہ کیے اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ داخل کیا اور اقرارنامہ لکھا جسکی روسے تدابیر بخلاف دنا خیل و دیگر اقوام غارتگران باقی رہین اقرارنامہ جو اقوام سپاہ اور کموری کے ساتھ ہوا اوسکا نمبر ۱۴۴ اور تاریخ ۱۴ ماہ اپریل ۱۸۶۱ء ہے اور ملک دین خیل اور کمیر خیل کے ساتھ چند روز بعد ہوا مگر اوسی مضمون کا جسکا سپاہ اور کموری کے ساتھ ہوا۔

زیدون

اس قوم کے آدمی ضلع ہزارہ مین بھی رہتے ہین اور وہان وہ رعایاے انگریزی متصور ہین مگر تھوڑے سے اونمین کے قلعہ وجبال کوہ مہابن مین جو بجانب کنارہ راست دریاے سندھ واقع ہے رہتے ہین جب سے پنجاب شامل ہوا ہے اوسوقت سے یہ لوگ دوستانہ طریق پر ہمسے رہتے ہین مگر اونکے قریب آبادی ستہانا کی ہے جہان کے باشندے ہمیشہ غارتگری اور چوری اور قتل علاقہ انگریزی مین آکر کرجاتے ہین اسمین زیدون والے بھی شریک گردانے گئے کیونکہ اونکے علاقے مین سے گذر کر یہ لوگ غارتگری کرنے جاتے تھے اور نیز اوتمان زئی پٹھان کیا وکیل دو دیہات واقع سطح میدان درمیان کوہستان زیدون دریاے سندھ واقع ہے شامل گردانے گئے۔

۱۸۵۸ء مین فوج بسر کردگی سر سڈنی کوٹن صاحب بمقابلہ ستہانا روانہ ہوئی اور جاکر اوسکو تباہ کیا اسوقت زیدون بجاے خود رہے اور اوتمان زئی ہمارے ہمراہ رہے بعدازین وہ لوگ پھر آکر متصل ستہانا آباد ہوے اور غارتگری شروع کی شروع ۱۸۶۱ء مین قرار پایا کہ اونکے خلاف تدابیر جابرانہ کرنی ضرور ہین اور زیدون اور اوتمان زئی سے جواب طلب ہوا کہ اونھون نے کیون اونکو دوبارہ آباد ہونے دیا اور وہ کیون اونکو اپنے علاقے سے واسطے غارتگری

گذر کرنے دیتے ہین اور غارتگری دیہات علاقہ انگریزی کرکے اوسکو بھی اپنے مقام پر کیون اپنے علاقے میں سے جانے دیتے ہین السنداد راہ آمدشد اونکا کیا گیا اور بعد ازین ان اقوام نے اپنی رضامندی ظاہر کی کہ وہ جو شرائط منظور سرکار ہین اوپر آمادہ ہین عرصے قلیل کے بعد اقرارنامجات نمبر ۱۴۵ و نمبر ۱۴۶ اقرار پایا اوسمین وعدہ ہوا کہ وہ ایک ہزار روپیہ جرمانہ دینگے اور ستھانا والون کو اور غارتگرون کو اپنے علاقے مین نہ آنے دینگے اور جو بعض بعض محصول غیر جائز وہ تجاران دریای سندھ سے جو اس دریا مین آمد و رفت کرتے ہین لیتے ہین، وہ موقوف کرینگے۔

نمبر ۱۴۲

اقرارنامہ قوم ہلیمزئی من اقوام مومند

میان احمد شیر و نور گل ملکرم حبیب رحیم داد و دیگر ملکان قوم ہلیم زئی اقرار کرتے ہین کہ وہ دو سو روپیہ خراج ہر سال ادا کیا کرینگے اور وعدہ کرتے ہین کہ وہ مطیع اور خدمتگزار سرکار رہینگے اور اگر کوئی قصور نسبت اونکے ثابت ہوگا تو وہ سزایاب ہو سکتے ہین وہ لوگ سرکار کے دوستون کو اپنا دوست اور سرکار کے دشمنون کو اپنا دشمن سمجھینگے اس غرض سے اونھون نے یہ اقرارنامہ بتاریخ ۱۲ ماہ جولائی ۱۸۵۶ع لکھدیا۔

نمبر ۱۴۳

چونکہ جوزیین رانی زئی آجکی تاریخ میرے پاس آئی اور عفو قصورات سابقہ چاہی اور درخواست کی کہ اونکو اجازت اپنے ملک کے آباد ہونے کی شرائط ذیل پہ عطا ہو یعنی —

شرط اول

اگر سرکار اونسے خراج طلب کرے گی تو وہ ادا کرینگے۔

شرط دوم

اگر سرکار چاہین کہ قلعہ رانی زئی مین بنائین اونکو اختیار ہے۔

شرط سوم

اگر اونکو اجازت از خود آباد ہونے کی ملے گی وہ مطابق اوسکے کرینگے -

شرط چہارم

خوانین اقرار کرتے ہین کہ وہ ہمیشہ آمادہ خدمتگزاری کار رہینگے اور وہ اپنے ملک مین کسی بدمعطنہ لو رہنے نہ دینگے اور نہ اپنی زمین سے اوسے گذر کرنے دینگے -

شرط پنجم

اگر کوئی فوج دشمن قوی تر اونپر آئے گی جسکا مقابلہ وہ خود نہین کرسکتے تو وہ علاقہ انگریزی مین مع اپنے خانمان کے چلے آئینگے -

یہ شرائط سنکر اونکو اطلاع دی گئی سرکار انگریزی کی یہ مرضی نہین ہے کہ وہ اپنا ملک اور بڑھاوین اور نہ یہ منشا ہے کہ رانی زئی سے خراج لین مگر یہ سرکار انگریزی پر فرض ہے کہ وہ اپنی سرحد زیادتی رانی زئی و دیگر اقوام سے محفوظ رکھین اس نیت سے کہ اونکی رعایا بامنیت رہکر اپنے کاروبار مین مصروف رہین اگر ایسی کوئی واردات ہوگی تو اوسکی سزا ضرور دی جائیگی -

خوانین رانی زئی کو بذریعہ اس تحریر کے اجازت دی جاتی ہے کہ وہ بامنیت اپنے دیہات مین آکر آباد ہون کوئی اونسے مزاحم نہوگا اگر کسیطرح وہ اپنی شرائط کا انفساخ کرینگے تو اونکو مثل سابق اطلاع نہ دیجائیگی بلکہ فوراً فوج انگریزی اونکی گرفتاری اور سزادہی کیواسطے تعینات ہوگی -

ملکان لوندخور نے بہ نمک حلالی پیش ہوکر امداد بیچ رانی زئی کے دوبارہ آباد ہونے مین کی اسواسطے امید یہ ہے کہ خوانین اپنی شرائط کو بہ سبب حفظ آبروے ملکان پورا کرینگے اور اونکی سفارش سے جرمانہ پانچ ہزار روپیہ کا معاف ہوا اور قیدیان رانی زئی رہا کیے جائینگے اوسکو لازم ہے کہ شکرگزار سرکار بابت اس عنایت اور معافی کے رہین -

اسپر دستخط بتاریخ ۱۱ ماہ اگست ۱۸۵۴ع ہوے

نمبر ۱۳۴

اقرارنامہ جو روبروے صاحب چیف کمشنر بہادر پنجاب ملکان جانا فوزرا اور کوہی اور کنڈرو

کیدر و داو جھبل و گاد ہا دیترہ ولی و موسی درہ نے کیا۔

چونکہ ہم لوگون نے جنکے دستخط نیچے ہین اجازت حاصل کی ہے کہ حسب مرضی اپنی آمد و رفت علاقہ سرکار انگریزی مین کیا کرین لہذا ہم شرائط ذیل منظور کرتے ہین۔

شرط اول

ہم خود اور نہ کوئی ہمارے دیہات کا بعد ازین غارتگری دزدی یا جرم علاقہ انگریزی مین کرینگے مگر بلامزاحمت و تردد تجارت و دیگر کاروبار علاقہ مذکور مین کیا کرینگے۔

شرط دوم

ہم بدوضع یا دزد یا بدمظنہ شخص کو خواہ آفریدی ہو خواہ اور کوئی ہو جو ارادہ گذر کرنے کا ہمارے علاقے مین اس نیت سے رکھتا ہو کہ علاقہ انگریزی مین جاکر کوئی جرم کرے اپنے علاقے مین سے گذر کرنے ندینگے اور نہ ہم ان دزدان وغیرہ کو گذر کرنے دینگے جو علاقہ انگریزی سے مال مسروقہ یا مغروقہ لیکر گذر کرین۔

شرط سوم

اگر کوئی مجرم یا قاتل علاقہ انگریزی سے آکر پناہ چاہے گا ہم اوسکو پناہ ندینگے بلکہ ایسے مجرمان و قاتلان کو اپنی آبادی سے خارج کردینگے۔

شرط چہارم

ہم کسی بدوضع یا بدمظنہ شخص کو بذریعہ پروانہ جو ہمکو ملیگا علاقہ انگریزی مین آمد و رفت نکرنے دینگے۔

شرط پنجم

اگر شرائط بالا کا انفساخ ہمسے یا کسی باشندے ہماری آبادی سے سرزد ہوگا تو سرکار کو اختیار ہے جو چاہے ہماری نسبت کرے۔

دستخط اسپرہوی تاریخ ۱۵ ماہ نومبر ۱۸۵۳ع

نمبر ۱۴۵

ترجمہ اقرارنامہ جواکہ آفریدی سالبان پوری — المرقوم ۱۱ ماہ جنوری سنہ ۱۸۵۶ء

ہم تلمرنگ موسی خان و اعظم شیر و فتح شیر و محمد امین و مجید خان و رمان نکان پوری قوم سوانخیل اپنی طرف سے اصالتاً اور تمام جرگہ سفیدریشان قوم کیطرف سے مختارہ جنکا علاقہ ہم سرحد علاقہ سرکار انگریزی سے بذریعہ اس تحریر کے بخوشی خاطر اپنے روبرو کپتان کوک صاحب ڈپٹی کمشنر کوہاٹ کے بعد تامل و غور مراتب مجوزہ اقرار کرتے ہین —

شرط اول

ہم اقرار کرتے ہین کہ فساد و غارتگری یا کوئی اور جرم جو ہمارے قوم کے لوگ علاقہ انگریزی مین سابق کرتے تھے تمام موقوف ہوگا —

شرط دوم

اگر کوئی مجرم سرکاری ہمارے پاس آکر پناہ چاہیگا تو ہم اوسکو نکالدینگے اور جو کچھ اسباب مسروقہ اوسکے پاس ہوگا وہ ہم واپس دینگے جب اوسکے نام و تعداد کی کیفیت ہمارے پاس آئیگی —

شرط سوم

اگر کوئی ہماری قوم کا یا باشندہ ہمارے علاقے کا سرکار انگریزی مین جاکر مرتکب کسی جرم کا ہوکر وہان گرفتار ہوگا ہم اوسکی رہائی کی کوئی تدبیر نہین کرینگے اور اگر ایسا مجرم وہان سے فرار ہوکر ہمارے علاقے مین آئیگا ہم وعدہ کرتے ہین کہ جو کچھ اسباب وہ لایا ہوگا وہ ہم واپس کردینگے اور ہم اوس مجرم کو اپنی آفتابی قاعدے کے موجب سزا بھی دینگے اور پھر اوسسے دوبارہ اس قسم کا جرم علاقہ انگریزی مین ہونے نہ دینگے —

شرط چہارم

اگر کوئی مفرور یا ہلاکی وغیرہ جنسے آنرودے دریای سندھ سے آکر پناہ ہمارے پاس لی ہوگی اوسکو اجازت ہوگی کہ دو مہینے کے عرصے مین ہمارے حدود سے باہر چلا جاے —

شرط پنجم

ہم اقرار کرتے ہین کہ جب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کوہاٹ کو ضرورت مدد اور نصرت اور اقوام جواکہ کی ہوگی ہم بھی اوسی قبیل سے سرکار کی خدمت مین حاضر رہینگے —

شرط ششم

اکثر خاندان قوم محمدی جو بنام مکہی مشہور ہین ہمیشہ ہمارے شریک رہے ہین اور ہمارے ساتھہ بود وباش رکھتے ہین ہم ہر طرح اونکی حمایت منظور کرتے ہین اور امید سرکار سے یہ ہے کہ اونکے قصورات ماضیہ معاف کیے جائین اور ایسے لوگ اقوام آفریدی کے جو ہماری حدود مین رہتے ہین اونکی بھی حمایت ہم کرتے ہین اور چاہتے ہین کہ ان سبکو بھی اجازت آمد ورفت علاقہ انگریزی کی مثل ہمارے ہو جاوے —

شرط ہفتم

واسطے اطمینان تعمیل شرائط بالا کے ہم اپنی طرف سے ضامن تمام جواکہ ملکان تیراہ وغیرہ سید میر مبارک شاہ نائب محمد سعید خان گومیت والہ وبہادر شیر خان کو دیتے ہین اگر نقض شرائط واقع ہو تو وہ ذمہ دار ہمارے واسطے ہونگے —

شرط ہشتم

بر وقت تصدیق ہونے شرائط بالا کے ہم چاہتے ہین کہ صاحب ڈپٹی کمشنر کوہات صاحب ڈپٹی کمشنر پشاور کو اس بارہ مین تحریر کرین تاکہ ہم لوگون کو اجازت وہان جانے کے واسطے امور قانونی کے حاصل ہو اور ہم یہ بھی چاہتے ہین کہ مضمون بالا کے پانچ پروانے ہمکو دیے جائین اور نیز ایک حکم اس مضمون کا ہمکو ملے جسکے سبب ہمکو کوئی آنروے دریای سندھ ضلع راولپنڈی مین گرفتار نکرے —

شرط نہم

سات آدمی ہماری قوم کے پانچ کوہات مین اور دو پشاور مین قید ہین ہم چاہتے ہین کہ بر وقت تصدیق ہونے اس عہدنامے کے صاحب ڈپٹی کمشنر کوہات اونکی رہائی کی تجویز کرین

شرط دہم

ہم وعدہ کرتے ہین کہ ہم احمدی کو جو سرکار کا دشمن ہے اپنے ساتھہ علاقہ انگریزی مین نہ لیجائینگے اور نہ کسی اور ایسے بدآدمی کو لیجائینگے

یہان دستخط لکھے ہوے

نمبر ۱۳۶

ترجمہ اقرارنامہ جو کہ فریدیون یا آفریدیان کوہات نے بتاریخ یکم دسمبر ۱۸۵۳ء منظور کیا

ہم ملکان جنکے دستخط نیچے ہین یعنی خان محمد و امیر و پوری و میر و تاج خان یوسف و غور

و میران و میر غسکار و ضابطہ خان و سید خان و جمعہ و جعفر خان ارغون خیل و پایندہ خان گل خان

و میان شیر احمد خان و دوست محمد ملکان شرکی و ملا خان و اکرام و شیراز و گلستان ملکان چار خیبر

جو سب کوتل کوہات پر جمع ہین بعد صفا کرنے و غور کرنے احکام محررہ کپتان کوک صاحب جو بنسبت

ہمارے ہوے ہین بخوشی خاطر اقرار نامہ ذیل سرکار انگریزی کے ساتھہ کرتے ہین ـ

شرط اول

سرکار انگریزی نے دعوی کیا کہ کوتل کوہات سرحد بنگش مین ہے اور ہمنے عذر کیا تھا

اب ہم اپنے عذر سے باز رہ کر کوتل مذکور بنگش رعایاے سرکار کو دیتے ہین سرکار کو اختیار ہے

جو انتظام دونون جانب کوتل مذکور کے جو بنام پنیا و سویری مشہور ہے مناسب تصور کرین وہ عمل

مین لائین اور جہان کوتل مذکور پر مقامات رہنے کے لائق مناسب سمجھین وہان مقامات مقرر کرین

شرط دوم

جو کچہ اسباب سرکار کا یا اوسکے ملازمین یا رعایا کا ہمارے ہاتھہ آیا ہے ہم وعدہ

کرتے ہین کہ ہم اوسکو واپس دینگے اور جو ہمارے پاس نہوگا تو اوسکی بنسبت قسم کرینگے ـ

شرط سوم

جو اسباب تجاران درہ فیما بین ارغون خیل و پوستی خیل وغیرہ کے بدزدی گیا ہوگا اور پوستی خیل

دونون نے لیا ہوگا وہ واپس دیا جائیگا اور جو دزدی وغیرہ میغون خیل والون نے کی ہوگی اوسکی

بنسبت بھی یہ ہی امر جائز رہیگا اگر یہ ممکن نہوگا کہ میوہ جات وغیرہ جو تلف ہوگئے ہونگے واپس

دیے جائین لہذا ہم چاہتے ہین کہ ایسے اشیا کی بنسبت سرکار ہمکو معاف کرے گی اگر ارغون خیل

والون نے کوئی شے فروخت کردی تھی تو اوسکی قیمت واپس دیجائیگی اور قول و قسم درباب

قیمت کے لیا جائیگا ـ

شرط چہارم

بعد ازین درحالیکہ کوئی زدوی شارع عام یا بیرتہ درمیان حجال چوترہ بجانب پشاور از درسوری کوتل کے وقوع مین آئے اور صاحب ڈپٹی کمشنر کوہاٹ احکام مع فہرست اسباب مسروقہ یا مغروتہ جاری کرین اور پندرہ روز کی مہلت دیجاے تو ہم وعدہ کرتے ہین کہ بیچ عرصہ موعودہ کے اسباب مذکور واپس دینگے یا قیمت نقصانی کی پوری کر دینگے۔

شرط پنجم

ہم تمام وعدہ کرتے ہین کہ اگر کوئی ہماری قوم کا کسی پہرہ فوج سرکاری پر یا مقام پولس پر یا اوسکے مقامات ملحقہ پر جو ضلع پشاور یا کوہاٹ مین ہو بندوق چلائے گا اور جرم بخوبی ثابت ہو تو جواول ہم دیتے ہین اونکو سرکار جہان مناسب تصور کرے جلاے وطن کر دے اور ہمسے جرمانہ لے کیونکہ یہ عہدنامہ کسی ہماری قوم کے آدمی کی ایسی حرکت سے فسخ ہو جاتا ہے۔

شرط ششم

بعد از تصدیق ہونے اس اقرارنامہ کے اگر کوئی قاتل یا دزد یا زانی وغیرہ علاقہ انگریزی سے مفرور ہوکر ہماری پناہ چاہے گا ہم اوسکو اپنی حدود سے باہر کر دینگے اور اگر کوئی قبل اسکے اگر ہمارے پاس رہتا ہو تو ہم اوسکو بھی حاضر کر دینگے اگر صاحب ڈپٹی کمشنر کوہاٹ کی مرضی ہو کہ وہ بھی حاضر ہوکر عہد وپیمان کرین اور جو ایسے لوگ اسپر بھی ہمارے پاس رہینگے اونسے پھر علاقہ سرکار انگریزی مین یا نسبت رعایاے سرکار کی ایسی حرکت ہم ہونے دینگے ہم اونکے ضامن ہونگے۔

شرط ہفتم

اگر کوئی ہماری قوم کا علاقہ انگریزی مین جاکر جرم قتل کرے ہم اوسکو فوراً اوسکے گانوسے نکال دینگے اور اوسکا گھر جلا کر خاک سیاہ کر دینگے اور اگر کوئی مجرم گرفتار سرکار ہو اوسکی سزا دہی مثل اور مجرمان کے حسب مرضی سرکار ہوگی۔

شرط ہشتم

اگر کوئی رعایاے سرکار کچھ مال مسروقہ ہمارے علاقے مین لائیگا بشرط اطلاع یابی ہم مال مذکور واپس کر دینگے اور مجرم کو نکال دینگے۔

شرط نہم

ہم وعدہ کرتے ہین کہ چوکیات وغیرہ جو سابق کرنیل جی لارنس صاحب اور کپتان نے مقرر کین ہین جسقدر مقرر کین تھین اور جسقدر سپاہی رکھے گئے تھے اوسیقدر ہم پھر واسطے حفاظت مسافران درہ کے حسب تفصیل ذیل مقرر کردینگے۔

آخور والہ مین چوکی پچیس سپاہی کی یعنی پندرہ سپاہی محل چبوترہ ہزارا باغ دورسک پر اور پانچ اوکھے دورسک پر۔

شرقی ارغون خیل اور غارجوالہ مین چوکی بیس سپاہی کی یعنی دس سپاہی رنجو تنگی پر پانچ سند استاپر اور درمیان شرقی اور کوتل کے پانچ۔

شرط دہم

سرکار تین چوکی کا بندوبست کوتل پر دوست خیل اور جوالہ او بنگش سے کرلین اور اگر کوئی منجملہ دو فریق مذکورہ بالا سے ہمارے علاقے مین غارتگری کرے اگر متعلق فرقہ بنگش کے ہوگا تو بنگش اوسکا بندوبست کرینگے اور اگر متعلق کسی فرقہ درہ سے ہوگا تو ہم اوسکا بندوبست کرینگے اور اگر جرم کسی ہماری قوم کے لوگون سے وقوع مین آئے تو ہم ذمہ دار ہین۔

شرط یازدہم

ہم اقرار کرتے ہین کہ کوئی ہماری قوم کا دزدی یا کوئی اور جرم علاقہ انگریزی مین نہین کریگا اور اگر ایسا ہوگا اور مجرم گرفتار ہوگا تو قانون اوسکی نسبت جاری ہوگا اگر مجرم اور مال ہمارے علاقے مین پہونچیگا تو مال واپس ہوگا۔

شرط دوازدہم

ہماری درخواست یہ ہے کہ سرکار از راہ مہربانی درباب رہائی ہماری قوم کے قیدیون کے جو پشاور یا کوہات مین ہون یا روانہ آنزدی سمندر ہوگئے ہون ہدایت جاری کرین بشرطیکہ مجرمان مذکورین نے جرم قتل نکیا ہو اور ہم چاہتے ہین کہ اسباب و مویشی مقرر تہ بھی واگذاشت کیے جائین۔

شرط سیزدہم

شرط ہشتم

ہم ذمہ دار اس امر کی ہونگے کہ کوئی شخص جرم زدہ کی علاقہ انگریزی مین کرکے ہمارے علاقے مین سے گذر نکر سکیگا۔

شرط نہم

ہم کسی اپنی قوم کے آدمی کو اجازت نہ دینگے کہ درہ مین درمیان حدود آدم خیل کوئی امر ممنوع کرے اور اگر ایسا ہوگا تو ہم ذمہ دار اوسکے ہونگے۔

شرط دہم

ہم اپنی طرف سے بطور ضامن مسمیان بہادر شیر خان اور ملک مرغولہ خان و خطاب خان صاحبزادہ کو دیتے ہین۔

دستخط ہوا بتاریخ ۲ ماہ دسمبر ۱۸۵۳ء

نمبر ۱۳۸

ترجمہ اقرارنامہ جواکہ آفریدی مرقومہ ۳ ماہ دسمبر ۱۸۵۳ء عیسوی

ہم کہ ملکان سراج و قاسم و شاہ ولی وشکی قوم قاسم خیل و بجری و سکراج محب اللہ و محمد و سراج امداے قوم اسمٰعیل خیل جمیع ملکان ترکی شیر دین خان گل و نامدار ہوار ملکان جمعہ شیر یار صاحب خان یار محمد محمد مجیب ملکان بدیشان ملکان غریبا تمام قوم ماہیۃ پتیا و جواکہ آفریدی جو ہم سرحد علاقہ انگریزی کے ہین کوتل کوہاٹ پر روبروے کپتان کوک صاحب ڈپٹی کمشنر کوہاٹ جمع ہوے اور بعد سماعت کرنے اور بخوبی غور کرنے مرضی سرکار پر بذریعہ اس تحریر کے بخوشی خاطر اقرار نامجات ذیل منظور کرتے ہین۔

شرط اول

بباعث دوستی سابق جو نگش سے تھی ہم اونکی مدد کے واسطے بمقابلہ آفریدیان درہ کوہاٹ درباب تنازعہ حدود علاقجات فریقین کے آئے ہم اب اقرار کرتے ہین کہ ہم شرائط چہارگانہ ذیل منظور کرتے ہین یعنی

شرط اول

ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم ایک چوکی بارہ سپاہیان مسلح کی اپنی سرحد کوتل پر ایک برج بنا کر ہمیشہ موجود رکھینگے

شرط دوم

اب جو ہم واسطے امداد بنگش کے آئے اور شرط بالا منظور کی تو ہم اقرار کرتے ہین کہ اگر کوتل پر پھر تنازعہ برپا ہوگا تو ہم پھر مع اپنی فوج کے واسطے اونکی مدد کے آوینگے۔

شرط سوم

ہم باتفاق بنگش کے ذمہ دار اوس حرکت مجرمانہ یا نقصان کے ہونگے جو کوتل مین واقع ہوگا

شرط چہارم

اگرچہ ہم سابق اقرار کر چکے ہین کہ ہم کوئی جرم مثل قتل و دزدی شارع عام و دزدی وغیرہ علاقہ انگریزی مین نہین کرینگے اب ہم پھر اوسی اقرار کا اعادہ کرتے ہین کہ اگر کوئی ہماری قوم کا مجرم کسی جرم کا علاقہ انگریزی مین ہوگا ہم تمام قوم یکجائی ذمہ دار اور جوابدہ اوسکے ہونگے۔

شرط پنجم

بنظر اسکے کہ اطمینان تعمیل شرط بالا ہو ہم اپنا ضامن میر مبارک شاہ اور بہادر شیر خان کو کرتے ہین اگر ہمسے پہلو تہی ظہور مین آوے تو سرداران مذکورہ بالا جو علاقہ انگریزی مین سکونت پذیر ہین جوابدہی اوسکی اپنے ذمہ گردانینگے

شرط ششم

بنظور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ہم بعد ازین بلحاظ اقرارنامہ ہذا اپنا حصہ مواجب کا جو بنگش کو تنہا سابق عنایت ہوا تھا مبلغ دو ہزار روپیہ لینگے

شرط ہفتم

اگر کوئی ہماری قوم کا کوئی جرم درہ کوہات مین کریگا ہم حسب شرط بالا ذمہ دار اوسکے ہونگے اور بذریعہ اسکے یہ بندوبست ہوتا ہے کہ ہمارا حصہ مواجب کا تعدادی دو ہزار روپیہ سالانہ ہمکو بلاتفاوت ملتا رہیگا جب تک کہ اقرارنامہ ساتھ آفریدیان درہ کے قائم رہیگا

یہان دستخط سبکے ہوے

نمبر ۱۳۹

اقرارنامہ سپاہ آفریدی متعلق انتظام درہ کوہات بتاریخ ۶ ماہ دسمبر ۱۸۵۳ع جو ہوئی

ہم سب جنکے دستخط نیچے ہوئے ہین یعنی میان سینک احمد شاہ و ضابطہ خان و مراد خان و صفدر علی شاہ و رستم علی و ابو الحسن و حیدر علی و شاہ ولی و ترم خان و جواہر علی و احمد شیر و غلام جنت ملکان قوم سپاہ سرحدی ضلع کوتل پر موجود ہوئے اور کپتان کوک صاحب ڈپٹی کمشنر سے گفتگو کی اور بخوبی سمجھا کہ ہمسے مطلوب ہے لہذا اقرارنامہ ذیل سرکار انگریزی سے کرتے ہین

اول قوم بنگش کی تکرار آفریدیان درہ کوہات کے ساتھہ درباب سرحد کے ہوئی اور تکرار بمقام کوتل منجر بفساد ہوئی اور ہم قوم سپاہ بباعث درستی سابق جو بنگش کے ساتھہ تھی حسب درخواست اونکے اونکی مدد کو آئے اور بعد اختتام فساد کوتل مین ہمنے اقرارنامہ بنگش کے ساتھہ چار شرائط ذیل پر کیا

شرط اول

دو آدمی ہمارے قوم کے ہمیشہ بنگش کے برج سرحدی پر رہا کرینگے —

شرط دوم

بیچ تمام مقدمات کوتل مین اور اوسکی حفاظت مین ہم ہمیشہ جانبداری بنگش کی کیا کرینگے اور بوقت ضرورت اپنی کل فوج سے اونکی مدد کرینگے —

شرط سوم

درصورت واقع ہونے کسی نقصان یا فساد کے بمقام کوتل ہم بھی بنگش کے ساتھہ جوابدہ اوسکے اوسیقدر تک رہینگے جسقدر ہمارے آدمی وہان موجود ہونگے —

شرط چہارم

اگرچہ ہمنے سابق زبانی وعدہ کیا ہے کہ آیندہ کوئی ہماری قوم کا دزدی و رہزنی و شبخون و قتل و دیگر جرائم بیچ علاقہ انگریزی مین نہین کریگا مگر اب ہم اس تحریری اقرارنامہ کو منظور کرتے ہین کہ اگر کوئی ہماری قوم کا مجرم کسی جرم مذکورہ بالا کا علاقہ انگریزی مین ہوگا ہم سب باتفاق جوابدہ اوسکے رہینگے اور بادرای اوسکے مال مسروقہ واپس کردینگے اور مجرم جرم قتل یا دزدی کو حسب قاعدہ افغانان سزا دہی اوسکی گھر جلا دینے سے اور خارج از وطن کرنے سے کرینگے اگر مجرم علاقہ انگریزی مین گرفتار ہوگا تو اوسکی سزا جیسا سرکار مناسب متصور کرینگے ہوگی ہم اوسکے بارہ مین کچہ دخل نہ دینگے یا گفتگو نکرینگے ہمہ کلیتہ اور بخوشی خاطر ان چار شرطون کو

منظور کرتے ہیں—

دوم باطمینان تعمیل شرائط بالا ہماری طرف سے ہم سید حسین علیشاہ اور سید میر زین خلیفیان ساکنان میرے علاقہ انگریزی کو اور ملک لہ یارخان علی زئی ساکن ایضاً کو اپنا ضامن اس امر کا دیتے ہیں کہ اگر ہم ان شرائط کو جو روبرو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بنگش کے ساتھہ ہوئے ہیں سرانجام نکریں تو ضامنان مذکورہ جوابدہ اوسکے رہینگے اور نہ سے معاوضہ اوسکا کرا ئینگے۔

سوم قوم بنگش نے اقرار کیا کہ مبلغ پانچ سو روپیہ سالانہ وہ ہمکو اپنے حصہ موجب کوتل سے بالعوض اس اقرارنامہ کے جو روبرو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ہوا ہے دینگے—

چہارم اگر کوئی ہماری قوم کا کوئی جرم درہ کوہات مین مثل دزدی یا کوئی اور امر ممنوع کرے گا ہم ذمہ کرتے ہین کہ ہم سرکار کی رضامندی کر دینگے ہمارا حصہ مبلغ جو کا ہمکو بلاتفاوت اوسوقت تک ملا کرے جبتک انتظام درہ کوہات قائم ہے صحیح ہوا بتاریخ ۶ ماہ دسمبر ۱۸۵۳ء

یہان دستخط سبکے ہوئے

نمبر ۱۴۰

اقرارنامہ سرداران قوم رانیا خیل

چونکہ تقصیرات سابقہ ہمارے معاف ہوئے اور ہمنے وعدہ کیا کہ آیندہ علاقہ سرکار مین کوئی جرم نکرینگے لہذا ہم برضا و رغبت شرائط ذیل منظور کرتے ہین—

شرط اول

ہم تمام مویشی جو ہمارے پاس اب مغرورہ رعایا سرکار انگریزی موجود ہین واپس کر دینگے اور جو کوئی بعد ازین ہمارے پاس ثابت ہوگا اوسکو بھی واپس دینگے مگر سرکار سے مطالبہ اون مویشی کا نکرے جو ہنگام جنگ ہمراہ فوج کے چلے گئے ہون—

شرط دوم

ہم آیندہ کوئی جبر یا زیادتی خلاف مال و جان رعایا سرکار انگریزی نکرینگے اور ہم وعدہ کرتے ہین کہ اگر کوئی اور قوم مال و اسباب علاقہ انگریزی سے چرا کر ہمارے علاقہ مین

ادا کرے گی وہ اسباب بھی ہم لیکر واپس کردینگے اگر دزد ہماری قوم کا ثابت ہوگا تو ہم اوسکو علاوہ بریں جرمانہ بھی لینگے اگر مال مسروقہ ہماری پاس ثابت نہوگا مگر صرف شبہہ مجرم پر ہوگا ہم اوس شخص مشتبہ سے قسم لینگے اور اگر وہ قسم نہ کھائینگے تو معاوضہ مال کا لیا جائیگا۔

شرط سوم

ہم پانچ آدمی اپنی قوم کے بطور اَول صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی خدمت مین حاضر رکھینگے اور اونکی تبدیلی وقتاً فوقتاً ہوا کرے گی۔

دستخط ہوے بتاریخ ۲۰ ماہ ستمبر ۱۸۵۵ء

نمبر ۱۴۱

اقرارنامہ اکاخیل

چونکہ بباعث ہمارے مقصورات سابقہ کے ہماری راہ آمدورفت سرکار نے بند کی ہم افسوس اپنے حرکات قبیحہ کا کرتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ ہم دو ہزار چھہ سو چھتر روپیہ جرمانہ سرکار مین داخل کرینگے اور آیندہ ایسے حرکات کے ارتکاب سے اجتناب کرینگے اور اگر کوئی ہماری قوم کا علاقہ انگریزی مین خون کریگا ہم اوسکو سپرد سرکار کردینگے اور اگر وہ مفرور ہوجائیگا تو ہم اوسکی جایداد ضبط کرلینگے اور ہرگز اوسکو اپنے علاقے مین بغیر اجازت سرکار کے آنے نہین دینگے۔

شرط اول

اگر سرکار ہمسے خونبہا چاہے گی تو ہم دینگے۔

شرط دوم

اگر کوئی ہماری قوم کا رعایاے سرکار کو مجروح کرے گا ہم جرمانہ جسقدر سرکار تجویز کرے گی ادا کرینگے۔

شرط سوم

اگر کوئی ہماری قوم کا کسی رعایاے سرکار کا مال چوری کرے گا اور گرفتار ہوگا

ہم اوسکے باب مین گفتگو کچہ نکرین گے اور اگر وہ ہمارے علاقے مین آ گیا اور جرم اوسپر ثابت ہوگا تو معاوضہ مال مسروقہ کا ہم کر دینگے اور مجرم سے جرمانہ لینگے۔

شرط چہارم

اگر کوئی ہماری قوم کی عورت مفرور ہوکر علاقۂ انگریزی مین چلی جائے تو ہم ایک جرگہ سفید ریش اور مسن آدمیونکا واسطے تفتیش مقدمہ کے بھیجین گے اور اگر وہ راضی ہوگی تو اوسکو واپس لائینگے اور سرکار مین ضمانت اوسکی حفظ جان کے لکھہ دینگے۔

شرط پنجم

اگر کوئی ہماری قوم کا شرارت سے کسی دشمن سرکار کو علاقۂ انگریزی مین لے آئے اگر وہ دشمن گرفتار ہو ہم پچاس روپیہ جرمانہ ادا کرینگے اور درباب دشمن مذکورہ کے کچہ گفتگو نکرینگے

شرط ششم

اگر کوئی مجرم ہمارے علاقے مین آئے گا جسقدر اسباب مسروقہ اوسکے پاس ہوگا وہ ہم لیکر واپس کر دینگے اور اوسکو اپنی آبادی سے خارج کر دینگے۔

شرط ہفتم

ہم کسی مجرم کی مدد بیچ اوسکے فرار ہونے قبضہ گرفتار کنندہ سے جسنے اوسکو باہر ہمارے مقامات سے گرفتار کیا ہو نکرینگے۔

شرط ہشتم

ہم ایک شخص ذی عزت ہر ایک خاندان کو بطور اول سرکار کے پاس رکھینگے۔

شرط نہم

جب تک مبلغ دو ہزار چھہ سو ستھتر روپیہ جرمانہ کا تمام وکمال داخل سرکار نہوگا اوسوقت تک ہم شہر پشاور مین نجائینگے اور اگر جائین تو گرفتار کیے جائین ہم روپیہ تھانہ خدا بیر مین داخل کرینگے

شرط دہم

اگر کوئی [illegible] ان [illegible] کے فتح ہو تو سرکار ہمکو ایک مہینے کی مہلت دے [illegible]

[illegible] خواہش سرکار کار بند ہونگے اور اگر اس [illegible] سرکار کو [illegible]

کہ ہماری اولاد کو چاہین ہندوستان کو روانہ کرین یا جو چاہین اوسکا کرین ——

شرط یازدہم

اگر ہم کچھ بیادبی ورہ کوہات مین کرین تو ہماری تنخواہ سالانہ تیرہ سو روپیہ کی موقوف ہو ——

شرط دوازدہم

اگر شبہہ ہماری نسبت سرکار کو یا رعایاے سرکار کو پیدا ہو تو ہم جوابدہی اوسکی بروقت تحقیقات اوسیطرح کرینگے جسطرح رعایاے سرکار کرتی ہے ——

شرط سیزدہم

اگر کسی ہمارے آدمی کو سزادہی تجویز ہوگی تو ہم ایک افسر انگریزی کو اجازت دینگے کہ وہ بروقت موجود رہین تاکہ سرکار کو اطمینان سزادہی ہو ——

شرط چہاردہم

اگر ہمکو کوئی الزام یا دعویٰ نسبت رعایاے سرکار کے ہوگا ہم خود اوسکا معاوضہ نہ لینگے مگر کیفیت اوسکی افسران انگریزی کے پاس بھیجینگے تاکہ جسطرح دعوی رعایاے سرکار تحقیقات ہوتی ہے اوسیطرح اوسکی بھی تحقیقات ہو ——

شرط پانزدہم

درباب اون عورات کے جو علاقہ انگریزی سے ہمارے علاقے مین آئین وہی بندوبست مرعی رہیگا جو پہلے نسبت عورات جو ہمارے علاقے سے ملک سرکار مین جائین منظور کیا ہے

شرط شانزدہم

قصورات ماضیہ معاف ہون اور برادران اون لوگون کے جو مدام سرکار کے پاس رہینگے ہم اول تا اداے زر جرمانہ سرکار مین دینگے اور یہ لوگ بعد اداے جرمانہ رہا ہو کر واپس چلے آئینگے ——

دستخط ہوا بتاریخ ۱۱ ماہ جنوری ۱۸۵۶ع

نمبر ۱۴۲

اقرارنامہ سرداران آفریدیان کوکی خیل

چونکہ ہماری قوم بباعث قتل ایک افسر انگریزی کے علاقہ انگریزی سے خارج ہوئی اور ہم قاتلان مفرورین کو پیدا نہین کرسکتے ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم تین ہزار روپیہ بابت اوس جرم کے داخل سرکار کرینگے اور سواے ازین شرائط ذیل بخوشی منظور کرتے ہین۔

شرط اول

ہم بعد ازین علاقہ انگریزی مین کوئی جرم نکرینگے۔

شرط دوم

ہم کسی قوم کے آدمی کو جو دشمن سرکار ہوگا اپنے ہمراہ علاقہ انگریزی مین نہین لاینگے

شرط سوم

اگر کوئی چور یا مجرم جرم قتل ہماری قوم کا علاقہ انگریزی مین گرفتار ہوگا ہم اوسکی نسبت گفتگو نہین کرینگے۔

شرط چہارم

اگر ایسا چور یا مجرم ہمارے پاس مفرور ہوکر آئیگا اور جرم ثابت ہوگا ہم اوسکے گھر کو تباہ کردینگے اور اپنی آبادی سے اوسکو خارج کردینگے اور قیمت مال مسروقہ کی ادا کرینگے اگر کوئی گواہی اوسکی خلاف نہوگی تو وہ اپنی صفائی پانچ گواہون کی گواہی قسمیہ سے کرسکتا ہے۔

شرط پنجم

اگر کوئی منکوحہ یا غیر منکوحہ عورت ہمارے دیہات مین مفرور ہوکر آئے ہم اوسکو پناہ ندینگے مگر جو کچھ اسباب اوسکے پاس ثابت ہوگا کہ وہ لیکر آئی ہے وہ البتہ واپس کیا جائیگا اگر اوسکے دوست یا لواحق اگر بندوبست کرینگے تو ہم اوسکو اونکے سپرد کردینگے یا جرگہ سفید ریشان کے سپرد کردینگے۔

شرط ششم

اگر کوئی چور یا ملازم سرکار علاقہ انگریزی سے مفرور ہوکر ہمارے علاقے مین آئیگا

ہم اوسکو خارج علاقے سے کر دینگے اور اگر اوسکے پاس مال مسروقہ ہوگا تو ہم اوسکو واپس کر دینگے

شرط ہفتم

اگر ہمکو کوئی دعوی روپیہ کا نسبت رعایاے سرکار انگریزی کے ہوگا تو ہم اوسپر حسب ضابطہ عدالت مین نالش کر دینگے اور ہم جوابدہی بھی عدالت مین کرینگے اگر ہماری نسبت کوئی دعوی پیش ہوگا اور فارغخطی دعوی پیش کرینگے ہم اپنا طریق معاوضہ لینے کا علاقہ انگریزی مین جاری نہین کرینگے مگر اپنے علاقے مین ہمکو اختیار اسکا حاصل رہے گا اور کسی قوم دشمن کے ساتھ ہم بمقابلہ سرکار اتفاق نہین کرینگے۔

شرط ہشتم

جب ہمکو حکم ہوگا ہم ایک مختار اپنی طرف سے ہمراہ حاکم وقت انگریزی کے رکھینگے اور حاکم کو اختیار رہے گا کہ اگر کوئی غفلت سرزد ہو تو اوس سے جواب طلب کرین۔

شرط نہم

چونکہ اکثر آفریدی ملازم سرکار ہین اگر کسیکو ہمارے اوپر دعوی ہوگا تو اوسکا فیصلہ جرگہ سفید ریشان کے روبرو ہوگا۔

شرط دہم

ہم اپنا ضامن ارباب محمد امیر خان اور ارباب عبد المجید خان کو بابت اداے زرجرمانہ و تعمیل شرائط ہذا کے دیتے ہین اور بالعوض اسکے سرکار ہمارا اسباب اور قیدی جو اونکے قبضے مین ہین رہا کر دینگے۔

دستخط ہوا تاریخ ۱۴ ماہ اگست ۱۸۵۳ع

نمبر ۱۴۳

اقرار نامہ اوتمان خیل

ہم سب جنکے دستخط ذیل مین ہین اقرار کرتے ہین

شرط اول

ہم کسی ساکن علاقہ انگریزی کی نسبت کوئی جرم نہین کرینگے

شرط دوم

اگر کوئی ہماری قوم کا علاقہ انگریزی مین خون کرے اور گرفتار ہو ہم اوسکی نسبت کچھ گفتگو نہین کرینگے اور اگر وہ ہمارے پاس آئے اور جرم اوسکی نسبت ثابت ہو ہم اوسکو خارج از وطن کرینگے اور اوسکی جایداد ضبط کرینگے اور بغیر اجازت سرکار اوسکو دربارہ آباد ہونے کے اجازت نہین دینگے —

شرط سوم

اگر کوئی ہماری قوم کا بجرم دزدی شارع عام و دزدی گرفتار ہوگا ہم اوسکے باب مین کچھ گفتگو نہین کرینگے اور اگر وہ مفرور ہوکر ہمارے دیہات مین آئے اور جرم اوسکی نسبت گواہی دیداہان سے جو ہماری قوم کے دشمن نہونگے ثابت ہوگا تو یا تو ہم مال مسروقہ واپس کرینگے یا اوسکا معاوضہ مالک کو ادا کرینگے اور سوائے ازین مجرم کا مکان خراب اور تباہ کردینگے اور اگر اوسکے خلاف کوئی وجہ ثبوت نہین ہے تو سرکار کی اطمینان دو شخص کی گواہی قسمیہ سے کردینگے —

شرط چہارم

اگر کوئی اور مجرم علاقہ انگریزی سے ہمارے علاقے مین آئیگا اور مال مسروقہ اوسکے پاس ہوگا تو ہم مال مسروقہ اوس سے لیکر واپس کرینگے اور اوسکو خارج اپنے حدود سے کردینگے

شرط پنجم

ہم کسی بدمظنہ آدمی کو اپنے ہمراہ ملک انگریزی مین نہین لیجاینگے اور اگر ہم ایسا کرین اور وہ گرفتار ہو تو ہم اوسکے باب مین کچھ گفتگو نہین کرینگے —

شرط ششم

اگر کوئی شخص عورت کو ہمارے علاقے مین بھگا کر لائے اور اسباب بھی اوسکے ساتھ ہو تو ہم اسباب واپس کردینگے مگر درصورتیکہ وہ اسباب سے انکار کرے تو ہم عورت اور مرد دونون کو

قسم دینگے مگر ہم عورت کو واپس نہین کرینگے ہم ایسی تجویز کرینگے کہ جرگہ کے ذریعہ سے کچھ بندوبست ہو جائے اگر کوئی عورت ہمارے علاقے مین اپنے والدین یا ولی کو چھوڑ کر آئے اگرچہ گہ سفید بریشیان کا اوسکے لینے کو آئے اور بندوبست کرے گا تو ہم اوسکو عورت واپس دینگے

شرط ہفتم

اگر کسی ساکن علاقہ انگریزی کو دعوی روپیہ کا بنسبت کسی ہماری قوم کے ہوگا اور سرکار مین نالش دائر کریگا تو ایک حکم ہمارے نام جاری ہو کہ ہم جرگہ جمع کر کے داد دہی اوسکی کرین یا مدعا علیہ کو روانہ کرین کہ عدالت مین جوابدہی کرے ۔

شرط ہشتم

اگر کسی ہماری قوم کے آدمی کو کوئی دعوی روپیہ کا بنسبت کسی رعایاے انگریزی کے ہوگا ہم اوسکا معاوضہ اپنے طور پر نہین لینگے مگر نالش اپنی بپیشگاہ حکام انگریزی دائر کرینگے ۔

شرط نہم

ہم کسی اقوام کوہستانی کی مدد بیچ نافرمانی سرکار کے نہین کرینگے اگر کوئی ہماری قوم کا ایسا کریگا اور یہ امر ظاہر ہوگا تو ہم اوسکا مکان خاک سیاہ کر دینگے اور اوسکو اپنے علاقے سے خارج کرینگے اور دوبارہ آکر آباد ہونے کی اجازت اوسکو بغیر حکم سرکار کے نہین دینگے

شرط دہم

اگر کوئی ہماری قوم کا شرکت کسی گروہ قزاقان غیر قوم کے ساتھ کریگا کہ علاقہ سرکاری مین جا کر قزاقی کرین تو سرکار ہمکو ذمہ دار اوس شخص کا نہ گردانے بلکہ جوابدہی اسکی اوسکی قوم سے کرے جسکے گروہ نے ساتھ اوسکے اتفاق کیا ہو ۔

شرط یازدہم

اگر کوئی ہماری قوم کا کسی غیر قوم سے کوئی مویشی جو مسروقہ ملک انگریزی ہو خرید کرے یا امانتاً اپنے پاس رکھے ہم اوسکو واپس کر دینگے ۔

شرط دوازدہم

ہم تعمیل ہر ایک حکم تحریری سرکار کی کرینگے جو ہمارے نام جاری ہوگا ۔

شرط سیزدہم

اگر کوئی قرضدار ہمارے علاقے مین بھاگ آئے ہم کوشش کر کے اوسکا تصفیہ معرفت جرگہ کے کرادینگے اگر ہمسے ایسا نہو سکے گا تو ہم فریقین کو روانہ عدالت کرینگے اس شرط پر کہ قرضدار قید نہو بلکہ بندوبست ادائی قرضہ کا باقساط ہو جاے —

شرط چہاردہم

ہم اپنا ضامن ملکان بنزوتی کو دیتے ہین اگر ہمسے کسی شرط کا سرانجام نہو تو سرکار اونسے جواب طلب کرین —

شرط پانزدہم

سرکار نے ہمارے قصورات ماضیہ بشرط ادائی مبلغ ایک سو چھپتر روپیہ معاف کردی ہین ہمسے اب بابت اونکی جواب طلب نہوگا اور ہمکو اجازت ہوگی کہ ہم اپنی خوشی سے جب چاہین آمدورفت علاقہ انگریزی مین رکھین —

شرط شانزدہم

درباب ہر چ درہ کے ہم وعدہ کرتے ہین کہ ہم اوسکو اوسی شرط پر رکھینگے جو تاریخ دوم ماہ اگست ۱۸۵۶ء بزوتی وفیروز خیل کے ساتھہ ہوئی ہے اور علی شیر زئی کے ساتھہ قرار پائی ہے

نمبر ۱۴۴

اقرارنامہ ملکان قوم سیاہ وکگوری

ہم اپنے طرف سے اور اپنی قوم کی طرف سے برضا ورغبت شرائط ذیل منظور کرتے ہین

شرط اول

درمیان چھہ مہینے موسم سرما کے جب ہم علاقہ کگوری مین رہتے ہین ہم جوابدہ رہین اگر کوئی واردات چوری یا کوئی اور جرم نسبت کسی رعایاے انگریزی کے ہماری قوم کے آدمی سے یا وجیسل یا کسی اور قوم کے آدمی سے جو علاقہ کگوری مذکور مین سے گذر کرے گا سرزد ہوگا —

شرط دوم

جب تک کہ وخاخیل منحرف سرکار سے رہینگے ہم اوس قوم کے کسی آدمی کو علاقہ کچہری مین رہنے نہین دینگے۔

شرط سوم

ہم ذمہ دار اس امر کے ہین کہ جب اقوام ملک دین خیل اور کمبر خیل اپنے مقامات کرمائی سے مراجعت کرینگے اوسوقت وہ اپنے مختار حکام سرکار کے پاس روانہ کرینگے۔

المرقوم ۲۴ ماہ اپریل سنہ ۱۸۶۱ عیسوی

نمبر ۱۴۵

اقرارنامہ جو فروع پٹھانان اوتمان زئی کھیل وکناہ نامے نے ویتہ سالار آنزوی سعد کھیدو زئی نے سرکار انگریزی کے ساتھ کیا۔

شرط اول

ہم بذریعہ اس تحریر کے بالاشتراک وفرداً فرداً عہد کرتے ہین کہ ہم اجازت سیدان ستھانا کو جو سابق وہان رہتے تھے یا ہندوستانیان متعصب و دیگران کو جو اونکے شامل ہین اور جو اب ملکا واقع علاقۂ اٹاری مین یا دیگر مقامات مین رہتے ہین بلکہ سبکو اونمین سے یا کسی اور دشمن سرکار انگریزی کو یا کسی اور کو جسنے بخلاف سرکار کوئی امر زبون کیا ہو یا ارادہ کرنیکا رکھتا ہو یا کسی اور شخص کو باستثنا اوتمان زئی پٹھانان کھیل وکناہ اور اونکے مزارعین کے اجازت ندینگے کہ ستھانا یا اوسکے متعلقان مین یا کسی مقام پر اندر حدود ہمارے علاقے کے آکر آباد ہوین اور اگر وہ کوشش کرکے یہ امر کیا چاہین تو ہم سب شامل ہوکر اونکو اس سے باز رکھینگے یا خارج کردینگے اور اگر کوئی فریق عہدنامہ ہذا بخلاف شرائط کاربند ہوگا تو وہی فریق ملزم قرار دیا جائیگا بشرطیکہ باقی فریق اوس حالت مین اوسکو ایک دشمن تصور کرین اور خود حتی المقدور شرائط اقرارنامہ ہذا کے تعمیل مین جہد بلیغ کرین۔

شرط دوم

ہم دوست سرکار انگریزی کو اپنا دوست اور دشمن کو اپنا دشمن گردانینگے اور درحالیکہ منجملہ قبائل آئندہ مستند ہمارے دوسری جو فریق اس عہدنامے کا ہمین سے سرکش رہے تو ہم جہان تک کہ مطابق اقرار نامہ ہذا کے مقتضی ہوگا اوس سے علیحدہ رہینگے اور ایسے امور مین جو سرکار انگریزی مناسب مشہور کرے گی وہ بخلاف اونکے سرکار کو ہم دینگے اور جبقدر فوج اونکی سزادہی کو مامور ہوگی اوسکو اپنے علاقے مین راستہ دینگے ۔

شرط سوم

اگر کوئی شخص ساکن ہمارے علاقے کا زمین مندی یا متعلقات اونکے علاقہ سرکار انگریزی مین جاکر کوئی امر بیجا کریگا ہم وعدہ کرتے ہین کہ ہم اوسکے ذمہ دار ہونگے اور اوس شخص کو اپنے علاقے سے خارج کر دینگے یا جو سرکار حکم دیگی وہ کرینگے اور بابت اسکے ہم کسی شخص علاقہ غیر کو جو ہماری سرحد سے باہر رہتا ہوگا اور ارادہ رکھتا ہوگا کہ علاقہ انگریزی مین جاکر کچھ نقصان رسانی کرے اپنے علاقے سے گذر کرنے نہ دینگے اور نہ اوسکو جو علاقہ انگریزی سے نقصان رسانی کرکے ادھر سے اپنے مقام یا مسکن یا بود و باش مین جاتا ہوگا اور اگر ہم سے ایسا وقوع مین نہ آئے تو جو سرکار ہماری نسبت تجویز کرے اوسکی تعمیل ہم کرینگے بشرطیکہ ہر ایک عہد کے انفساخ کے واسطے ہر ایک قوم بلازم علیحدہ علیحدہ جوابدہ رہے ۔

شرط چہارم

ہم کسی کو اپنے علاقے سے گذر کرنے نہ دینگے جو روپیہ یا اسلحہ یا سامان جنگ یا کسی قسم کی مدد واسطے ہندوستانیان متعصب مذکور کے لیجاتا ہوگا ۔

شرط پنجم

ہم کسی مفرور یا مجرم قتل یا دزد یا چور کو جو علاقہ انگریزی سے یہ جرائم کرکے آیا ہوگا پناہ یا مدد نہ دینگے اور نہ ہم اوسکو اجازت دینگے کہ اگر ہمارے علاقے مین آباد ہو اور اگر وہ ایسا ارادہ کریگا تو ہم اوسکو فوراً خارج کر دینگے بشرطیکہ ہر ایک عہد کے انفساخ کیواسطے ہر ایک قوم بلازم علیحدہ علیحدہ جوابدہ رہے اور جو اوسکے معاوضہ تجویز ہو وہ ادا

کرے

شرط ششم

درصورتیکہ کوئی رعایاے انگریزی ہمارے علاقے مین آکر کوئی امر نقصان رسانی کا
کرے ہم اوسکا معاوضہ اپنے طور پر نہین لینگے بلکہ دعوی دادرسی عدالت انگریزی سے کرینگے

شرط ہفتم

ہم شرط کرتے ہین کہ ہم آتفاق مستثنا ہونے تعمیل شرائط عہدنامہ ہذا سے بعذر نااتفاقی
باہمی نہین ہونگے اور نہ واسطے تمام مطالبات وسکے ہم ذمہ دار حرکات تمام ساکنان ہمارے
علاقے کے بالحاظ اقوام فریق عہدنامہ اقوام غیر کے رہینگے —
شرائط مستزاد جو اوتمان زی کہیل و کیاہ کی ساتہہ ہوے

شرط ہشتم

ہم کسی شخص کو خواہ ساکن ہمارے علاقے کا ہو یا نہو نمک تازہ آنر وہی دریای سندھ جو علاقہ
انگریزی مین اپنے علاقے سے لیجانے ندینگے —

شرط نہم

چونکہ معبر کہیل دریای سندھ پر قائم ہوا ہے اور سرکار انگریزی نے ایک کشتی ہمارے
آرام کے واسطے وہان تعینات کی ہے ہم بذریعہ اسکے بیان کرتے ہین کہ ہم اوسکو رکہینگے
اور اوس سے منتفع ہونگے اون شرائط پر جو سرکار انگریزی ہمارے واسطے تجویز کرے اور ماورای
اسکے ہم کسی اپنے علاقے کے باشندے کو یا کسی اور کو عبور دریای سندھ جو وقت شب اور پہ
گہروائی کے نکرنے دینگے اور وہی لوگ صرف وقت روشن گہرنائی پر عبور کرنیکے مجاز ہونگے
جنکو اجازت بہنامہی معتبر ملکان کے سرکار انگریزی سے حاصل ہوئی ہوگی —

شرط دہم

چونکہ ہمکو اجازت حاصل ہے کہ آمدورفت علاقہ سرکار انگریزی مین بلا مزاحمت و بلا ادای
محصول کیا کرین لہذا ہم بذریعہ اس تحریر کے تمام دعوی محصول اوپر مال تجارت تجاران علاقہ
انگریزی جو ہمارے علاقے مین گذر کرین ترک کرتے ہین اور نیز محصول لکڑی کا جواب تک تجاران
سے بابت لٹھہ ہای لکڑی کے جو دریاے سندھ سے وہ لوگ لیجاتے تھے لیا جاتا تھا ہم معاف

کرتے ہین اور بالعوض حمایت اور حفاظت کے جو ہم علاقہ انگریزی مین پاتے ہین ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم بھی حفاظت حتی المقدور تمام تجاران وغیرہ کی جو علاقہ انگریزی سے یہان آکر تجارت کرتے ہین یا اس راستے سے جاتے ہین کرینگے اور ہم حتی الامکان دزدان وغیرہ کا انسداد کرینگے کہ وہ زبردستی کسیطرح کا زر پیہ ناجائز طور پر ہمارے علاقے مین اونسے لینے پائین —

شرط یازدہم

ہم بطور مالک زمین ستہانا کو اپنے قبضے مین رکھین گے اور ہم خود بندوبست اور انتظام اوسکی زراعت وغیرہ کا کرینگے اور ہم ہرگز قبضہ اوسکا یا کسی جزو اوسکا بعذر کاشتکاری یا کسی اور وجہ سے سیدان سابق ستہانا یا ہندوستانیان متعصب یا اونکے ہمراہیون کو نہ دینگے —

بمقام ایبٹ آباد سالار پتہ زیدون نے بتاریخ ۱۲ ماہ ستمبر ۱۸۶۱ء تحریر کیا

بمقام ایبٹ آباد کھیل وگیاہ فرع اوتمان زئی پٹھانان نے بتاریخ ۱۷ ماہ ستمبر ۱۸۶۱ء تحریر کیا

نمبر ۱۴۶

اقرارنامہ جو منصور پتہ آنزوی سندھ زیدون نے ساتھ سرکار انگریزی کے کیا —

چونکہ کھیل وگیاہ فرع قوم اوتمان زئی اور سالار پتہ آنزوی سندھ زیدون نے بتاریخ ۱۲ ماہ ستمبر ۱۸۶۱ء و ۱۷ ماہ ستمبر ۱۸۶۱ء اپنی اپنی طرف سے اقرارنامہ ساتھ سرکار انگریزی کے کیا اور اوسکے شرائط آج کی تاریخ میجر ایڈم صاحب ڈپٹی کمشنر ہزارا نے ہمارے روبرو پڑھے اور ہمکو بخوبی سمجھا دین لہذا بذریعہ اس تحریر کے منجانب تمام منصور پتہ کے اقرار کرتے ہین کہ ہم اور تمام ہماری قوم پابند شرائط عہدنامہ مذکور مندرجہ شرائط ۱ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ کے اوسیطرح اور اوسیقدر رہے گی جسقدر سالار پتہ زیدون اور درباب شرط ۲ کے جسکا ذکر اوپر فروگذاشت ہوا ہے ہم دوست سرکار کو اپنا دوست اور دشمن کو اپنا دشمن تصور کرکے اقرار کرتے ہین کہ در صورتیکہ کوئی پتہ یا جزو پتہ کسی فریق معاہدہ کا انفساخ منشار عہدنامہ کرے اور سرکش ہو جاوے تو ہم جہانتک کہ مطابق اقرارنامہ ہذا کے مقتضی ہوگا اوس سے علیحدہ رہین گے اور باوجود ایسی امور مین جو سرکار انگریزی مناسب تصور کرے گی وہ مدد بخلاف اوس پتہ یا جزو پتہ کے سرکار انگریزی

ہم دینگے اور جسقدر فوج اوسکے سرکوبی کو مامور ہوگی اوسکو اپنے علاقے مین رستہ دینگے۔

ماوراے اسکے بابت سرانجام جمیع شرائط اقرارنامہ ہذا کے ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم جو عہدہ اور ذمہ دار بابت مواضع جوئی جو قبضہ اخون خیل مین ہے اور گوئی اور کوسری اسکے جو قبضہ سیدان مین ہین ہوتے ہین کیونکہ ہم جانتے ہین کہ وہ ہمارے دست نگر ہین اور بغیر ہماری مدد اور رضامندی کے وہ کوئی امر جس سے یہ عہدنامہ متعلق ہو نہین کرسکتے۔

مقام ایبٹ آباد بتاریخ ۲ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۶۳ عیسوی کے تحریر ہوا۔

سرحد دیرہ جات

ازروی رپورٹ صاحب کمشنر بہادر قسمت دیرہ جات

اقوام سرحد دیرہ جات شمال سے جنوب تک حسب تفصیل ذیل ہین

اقوام پٹھان

- وزیری:
  - ۱ احمدزئی
  - ۲ روشان زئی
  - ۳ محسود
  - ۴ پٹنہ
- ۵ شیورانی
- ۶ استرانا معروف اوسترانی

بلوچ پٹھان

- ۷ کسرانی
- ۸ کھیتران

اقوام بلوچ

- ۹ بوزدار
- ۱۰ لوند
- ۱۱ کھوسا
- ۱۲ سکھاری
- ۱۳ کورچانی
- ۱۴ متواری

باستثنا محسود وزیری کے اور کسی قوم سرحدی دیرہ جات سے تحریری اقرارنامہ نہین ہوا محسود وزیری کئی سال تک برخلاف سرکار انگریزی رہے اور گروہ ہاے ناجائز اقوام متسخرجہ وزیری سے جو ہماری سرحد کے برابر بستے تھے جمع کر کے قریب جوار کے دیہات علاقہ انگریزی مین غارتگری و لوٹ کرتے تھے مگر ان حرکات کی تکلیف ہمکو اسوجہ سے کم معلوم ہوتی تھی کہ یہ غارتگری وغیرہ سرحد ٹانک پر ہوتی تھی اور انتظام ٹانک کا متعلق سرکار کے بھف بان نواب شاہنواز خان ختر خیل تدابیرین ہین درستی و محافظت کی کر رہا تھا اور یہ تدابیر گو قابل

اطمینان نہین مگر اونکی موقوفی بھی قرین مصلحت متصور نہین ہوئی آخرکار یہ عدمہ اوپر آیا یعنی جب
نواب اور اہل حکام فوجی و ملکی موجود نہ تھے قوم محسود نے بسرکردگی اونکے مشہور ملک کا ارادہ
غارت کرنے شہر تانک کا کیا اونکو شکست فاش ایک گروہ سواران پنجابی اور چند سواران
پولس نے دی اسکے بعد ایک مہینے کے عرصے مین کوہستان وزیری پر فوج کشی ہوئی
اونکے مقام خاص کی عوض خراج لیا گیا اور باقی دوسرا مقام کلان غارت کیا گیا تمادی ایام سے
دریافت ہوا کہ اس مہم کا نتیجہ حسب دلخواہ پیدا ہوا تھا گو اول مین محسود وزیری متوجہ تابعداری
نہین ہوے فوج مذکور بماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء واپس آئی اور بماہ مارچ سنہ ۱۸۶۱ء بعد منقضی ہونے ایک
سال امن و امان کے سرداران قوم آکر خواستگار صلح ہوے شرائط اونسے کہی گئین مگر اونھون نے
کہا کہ وہ ان شرائط کو منظور نہین کر سکتے لہذا واپس اپنے کوہستان کو چلے گئے —

بعد ازین اونھون نے جسقدر فساد اور تکلیف دہی ممکن تھی کی مگر بجاے نقصان ہمارے
کے نقصان اونکا ہوتا رہا بماہ جون سنہ ۱۸۶۱ء اونھون نے پھر درخواست شرائط صلح کی کی چونکہ
سابق اونکو ہدایت ہوئی تھی کہ بہیئت مجموعی صلح کرین اس مرتبہ اونکو حکم ہوا علیحدہ علیحدہ اقرارنامہ
داخل کرین کیونکہ تین تفریق اس قوم مین تھے یہ منعتمات سے متصور ہوا اور عہدنامہ نمبر ۱۴۲ اظاہرا
برضامندی و خوشنودی طرفین قائم ہوا اسکی روسے سرکار کو اختیار حاصل ہوا کہ اگر کوئی فریق نقصان
رسانی کرے تو سرکار اوسکا معاوضہ بفروخت اشیار تجارت فریق ملزم وصول کرے دو مہینے
بھی نہین گذرے تھے کہ یہ عہد اونھون نے ایک گروہ گھسیارونکو قتل کرکے فسخ کیا مشہور ہے
کہ یہ فعل بترغیب ایک ملک کے ظہور مین آیا تھا جو فریق اور شامل عہدنامہ نہ تھا دو فریق اس
قتل مین شریک تھے لہذا تمام اونکی قوم کے آدمی اور اسباب گرفتار ہوا اور قوم مذکور کو علاقہ
انگریزی سے خارج کر دیا یہ اخراج اونکا وسط ماہ اکتوبر تک رہا جب سرداران قوم حاضر آئے
اور مبلغ چہار ہزار پانچ سو روپیہ جو ازروے عہدنامہ اون پر جرمانہ ہوا تھا ادا کیا اسطرح امن دوبارہ
قائم ہوا یہ قوم اب برملا بیان کرتی ہے کہ اونکی عین خواہش یہ ہے کہ امن رہے اور اونھون
نے وفاداری اپنی اب تک ظاہر کی ہے اونھون نے یہ بھی بیان کیا کہ اونھون نے
اب تک تمام اقوام کو اس امر پر قائم نہین کیا مگر اونکو امید ہے کہ وہ جلدی سب کو

راہ راستی و صلح پر لائینگے اور وہ وعدہ معاوضہ نقصان کا ہم اپنے ذمہ
ایک فوج کنٹنجنٹ بلوچ کی دیرہ جات پر واسطے حفاظت کے تعینات کی گئی ہے
مگر اصل مطلب اوس سے یہ ہے کہ سرداران قوم جانبدار سرکار کے ہو جائین سوار بھی اکثر
مقامات سرحدی پر مامور ہوے ہین اور ایسے سوار تعینات ہوے ہین جنکا علاقہ قریب تر
مقام معینہ سے تھا اور تنخواہ اس کنٹنجنٹ کی شامل خرچ پولیس ضلع کی گئی ہے اور سرداران
بلوچ جو ہمارے علاقے مین رہتے ہین ذمہ دار درہ کے ہین جو اونکے علاقے کے
متصل کوہ مین واقع ہے اور بالعوض اس خدمت کے اونکو سرکار سے تنخواہ ملتی ہے یہ تنخواہ
سب قریب پانچ ہزار دو سو روپیہ سالانہ کے ہے —

نمبر ۱۴۷

ترجمہ اقرارنامہ جو فرقہ سانم خیل قوم محسود وزیری نے ساتھ کپتان مترو صاحب ڈپٹی کمشنر بنوں کے
بمقام بنوں روز چہارشنبہ تاریخ ۱۹ ماہ جون ۱۸۶۱ء مقرر کیا —

ہم سب جنکے دستخط نیچے ہین ملکان فرقہ سانم خیل قوم محسود وزیری یعنی ببر گل خان و صاحب خان
و الہ داد خان و قمر الدین خان و میر الدین خان و سادی خان و سید امین و عادل شاہ و عباس خان
و زین الدین خان و سر گند خان و منصب خان و خواجہ میر خان و الہ یار خان و سید میر خان کے
از جانب اپنے اصالتاً و منجانب شیر علیخان و پردل خان و خداداد و حسین و غیرہ ملکان خیل جو موجود
نہین ہین مختارۃً صمیم خواہش ہے سرکار انگریزی کے ساتھ صلح ہو جاوے لہذا اقرارات ذیل
کرتے ہین —

شرط اول

ہم آیندہ سرکار انگریزی کے ساتھ مراتب دوستی قائم رکھینگے —

شرط دوم

اگر کوئی قوم سانم خیل محسود کا مجرم کسی جرم کا حیلتہً و صریحاً بخلاف سرکار انگریزی ہوگا ہم اوسکے
ذمہ دار باعث ہم قومی کے ہونگے اور سرکار اوس جرم کا معاوضہ ہمارے تمام خیلے کو گرفت کرکے

کرے یا جسطرح چاہے لے۔

شرط سوم

اگر کوئی شخص دونانی فریق محسود یعنی علی زئی و بہلول زئی کا مرتکب کسی امر قبیحہ کا علاقہ انگریزی مین ہوگا وہ ہمسے پناہ یا مدد نپاوے گا اور نہ اوسکو اجازت دیجاوے گی کہ مال مسروقہ لاکر ہمارے علاقے مین رکھے۔

شرط چہارم

اسیطرح ہم اقرار کرتے ہین کہ کوئی مجرم مفرور علاقہ انگریزی خواہ رعایاے انگریزی ہو خواہ ہماری قوم ہو پناہ ہمسے نپائیگا خصوصاً مسمیان خواجہ حافظ و مرزی دین دیار گل جو قاتل مفرور کپتان میچم صاحب مرحوم کے ہین ہرگز اجازت رہنے کی یا پناہ لینے کی حدود علاقہ سانم خیل مین نپائینگے

شرط پنجم

ہم ذمہ دار اس امر کے ہوتے ہین کہ حملہ اندر علاقہ سرکاری کے یہ قوم بہئیت مجموعی نکرینگے اور نہ صریحاً مسلح ہوکر حملہ آور ہونگے درباب دزدی کے ہم وعدہ نہین کرسکتے کہ کوئی واقع نہوگی مگر ہم کوشش بلیغ اوسکے انسداد مین کرینگے اور جب کبھی کوئی حرکت ہماری قوم کا آدمی علاقہ انگریزی مین کرے گا یعنی اگر خون یا دزدی یا آتش زنی وغیرہ کریگا تو سرکار کو اختیار ہے کہ اوسکا معاوضہ حسب شرح ذیل ہمارے قافلہ تجاران سے لے۔

بابت خون کے۔ سار

بابت مجروحی جس سے کسی عضو کا نقصان ہو یا برابر اوسکی شدید [illegible]

بابت مجروحی خفیف کے حسب حیثیت جرم۔

بابت آتش زنی یا کسی اور جرم کے حسب حیثیت جرم

شرط ششم

بطور اطمینان ہماری ایمانداری کے ہم دو شخص بطور اول اپنی قوم کے ایک سال کے سرکار کے پاس رکھین گے منجملہ اونکے ایک باعیال واطفال رہے گا اور دوسرا تنہا یہ دونون خواہ تانک مین رہینگے خواہ ہو مین جہان سرکار کی مرضی ہوگی رہینگے اگر اس صورت

ایک سال مین کوئی جرم بایدو بنی منجانب فرقہ سانم خیل محسود کے علاقہ انگریزی مین سرزد ہوگا تو یہ دو ہنون اول بعد انقضاے اوس مدت کے قابل رہائی کے ہونگے اور اگر اس عرصے مین کوئی امر انفساخی عہد کا ظہور مین آوے یا کوئی جرم جسکے عوض معاوضہ حسب شرح بالا منظور ہوا ہی وقوع مین اوے تو اس حالت مین کھنا یا رخصت کرنا دو ہنون اول کا منحصر اوپر راے سرکار کے رہیگا۔

جو ہمنے منجانب فرقہ سانم خیل قوم محسود وزیری کے مختارگی منظور کیا ہے کہ مطابق ان شرائط کے تعمیل ہوگی ہم فرداً فرداً وکلیتہً اس کاغذ اقرارنامہ پر اپنی نشانی کرتے ہین امید کہ سرکار اس اقرارنامے کو ہماری طرف سے منظور کریگی۔

یہان دستخط اور نشانی سب کی ہوئی

تتمہ یادداشت

یہ اقرارنامہ جسکا ترجمہ اوپر تحریر ہے بمقام بنو بتاریخ ۱۹ ماہ جون ۱۸۶۱ء میرے روبرو دستخط اور صحیح ہوا نواب شاہنواز خان ٹانک والہ اور سلطان محمود خان تحصیلدار بھی موجود تھے تمام محسود جاگون مین جمع ہوے اور آیات قرآنی قبل و بعد دستخط ہونے کے زبان پر لائے اس کاغذ کی تصدیق صاحب کمشنر بہادر قسمت دیرجات نے بتاریخ ۲۰ ماہ جون ۱۸۶۱ء بمقام ٹانک کی۔

ایسے مضمون کے اقرارنامجات اوسیوقت اور اوسی مقام پر ثانی دو فریق محسود نے یعنی علی زئی اور بہلول زئی نے بھی دستخط کیے علی زئی کیطرف سے ملک عمر خان و یار خان و منیر گل و مبین درازمحمد و علی خان و شجاع و ولایت خان و طوطی خان و دوک خان و سوال خان و راسی خان و ولی خان و کلان و غزنی گل و علی ہیبت و بیدل و گل شاہ بھی اور منجانب بہلول زئی ملک تاج محمد ملک لائی خان و شیر خان و یار محمد و مشک و گدھی و ہادی خان و حاتم و برخوردار و رانی خان و لشکر خان بھوچر و مہرات و خواجہ احمد و بدہا و قلندر شاہ و ننا زئی جمالتا و منجانب زبردست و سید خان و سیٹھے بھٹی و اخلاص و شاہباز و فتح خان و دیگر ملکان غیر حاضر بہلول زئی مختارگہ موجود تھے۔

یہ بھی حکم ہوا تھا کہ جو چھ شخص بطور اول یعنی دو ہر ایک فریق کی طرف سے ہونگے وہ

فرزند یا برادر یا برادرزادہ ملکان ہون اور منجملہ اونکے تین بنو مین رہینگے اور تین ٹانک مین اور انکو خرچہ خوراک وغیرہ سرکار سے ملیگا —

دستخط ای ای منتر ولفنٹ
قائم مقام ڈپٹی کمشنر

کابل

شروع صدی حال مین سلطنت درانی ہرات سے کشمیر تک اور بلخ سے سندھ تک تھی اور یہ ممالک احمدشاہ ابدالی نے حاصل کی تھی اور اوسکے بنیرہ یعنی پوتہ زمان شاہ کے عہد تک یکجا رہے یعنی منقسم نہین ہوے اس زمان شاہ نے خاندان بارکزئی کو جو خاندان اعلی تھا خفہ اور ناراض کیا اسوجہ سے اوسکے بھائی محمود نے اوسکو بمدد فتح خان اور بارکزئی لوگون کے تخت سے اوتار کر نابینا کیا اور آخرکار یہ زمان شاہ بمقام لدھیانہ پنشن خوار سرکار انگریزی مین مر گیا سنہ۱۸۰۳ مین شاہ محمود کو شجاع الملک برادر کوچک زمان شاہ نے خارج کر کے خود تخت نشین ہوا اور یہ شاہ شجاع سنہ۱۸۰۹ تک جب الفنسٹن صاحب بسفارت گئے تھے احمدشاہ کے سلطنت کو یکجا سے اپنے پاس رکھتا تھا۔

یہ سفیر اس نیت سے بھیجا گیا تھا کہ شاہ شجاع کے ساتھہ اتفاق کر کے تدبیر حفاظت افغانستان و ہندوستان جسپر فوج ایران کا بسازش فرانس اندیشہ حملہ آور ہونیکا تھا عمل مین آئین اس سفیر کی نہایت خاطرداری ہوئی اور ایک عہدنامہ نمبر ۱۴۸ قرار پایا جسکو لارڈ منٹو صاحب نے بتاریخ ۱۷ ماہ جون سنہ۱۸۰۹ منظور کیا اوسوقت یہ تصور ہوا تھا کہ منشاے شرط دوم یہ تھا کہ سرکار انگریزی صرف اوسوقت مدد شاہ شجاع کی کرینگے جب فرانس اور ایران دونون متفق ہوکر بارادہ افغانستان و ہندوستان حملہ آور ہونگے مگر اوس حالت مین نہین کرینگے جب صرف ایران افغانستان پر بغیر ارادہ مذکورہ بالا کے بباعث دشمنی سابق و تکرار حال حملہ آور ہون۔

الفنسٹن صاحب جب کابل سے روانہ ہوے اوسیوقت شاہ محمود نے باعانت فتح خان شاہ شجاع کو خارج کر دیا شاہ شجاع چند سال تک آوارہ پھرتا رہا کبھی کشمیر مین گرفتار ہوا کبھی رنجیت سنگہ کے پاس لاہور مین مقید ہوا مگر آخرکار بماہ ستمبر سنہ۱۸۱۶ اوسکو پناہ علاقہ انگریزی مین مقام لدھیانہ ملی اب فتح خان بارکزئی جو اصل مدد شاہ محمود کا تھا مورد عتاب شاہی ہوا امیر شاہ نے اوسے نابینا کر کے قتل کیا قتل فتح خان باعث غصہ و لینے انتقام خاندان بارکزئی کا ہوا۔

منجملہ عدد بھائی فتح خان کے دوست محمد خان برادر کوچک واسطے لینے انتقام قتل کے

مستند تر تھا شاہ محمود تمام علاقہ سے خارج کیا گیا مگر ہرات اوسکے پاس رہا تمام افغانستان برادران بارکزئی مین منقسم ہوا اور بوقوع بے انتظامی کے بلخ کو بخارا والے نے دبا لیا اور دیرہ جات کو رنجیت سنگھ نے اور علاقہ سندھ کہ علیحدہ سب علاقے سے تھا سرخود ہو گیا بیچ انقسام افغانستان کے غزنی دوست محمد کے قبضے مین آیا مگر اوسنے بہت جلد اپنی حکومت کابل مین بھی قائم کی اور اس وجہ سے سب سے بڑا سردار بارکزئی کا ہوا —

شاہ شجاع کو جسکے رفیق اب بھی کابل مین بہت تھے ہرگز نا امیدی دوبارہ لینے سلطنت سے نہین ہوئی تھی اس ارادے سے اوسنے ۱۸۳۳ء مین عہد نامہ رنجیت سنگھ کے ساتھہ کیا وہ (اس عہد نامے کا حال پنجاب کے حال مین درج ہے) اور فوج لیکر سندھ کے راستے سے روانہ ہوا اور امیران سندھ کو شکست دیکر قندھار کو روانہ ہوا اور ہرا سے چندے قابض ہوا یہان اوسکو شکست فاش دوست محمد خان نے دی لاچار ہو کر اپنی جائے پناہ لدھیانے مین آیا اس فساد مین جو ایسے امور جنگ کا نتیجہ ہوتا ہے رنجیت سنگھ نے پشاور اپنے قبضے مین کر لیا اس زیادتی سکھان سے غصہ ہو کر دوست محمد خان نے چاہا کہ جنگ مذہبی سکھون کے ساتھہ کرے اوسنے اپنا خطاب اس جنگ مین امیر المومنین رکھا اور تمام پیروان محمد سے درخواست کی کہ اگر شامل اوسکے ہون اور فوج کثیر جمع کر کے بجانب پشاور روانہ ہوا مگر رنجیت سنگھ نے تخم دغا اونکے کمپو مین بویا اور تمام فوج منتشر ہو گئی پس پشاور امیر کے ہاتھہ سے جاتا رہا —

یہ تجویز مدت سے سرکار انگریزی کی تھی کہ کوئی سد راہ ایران مین قرار دی جائے تاکہ فرانسیس اور روس بجانب مغرب ہندوستان پر حملہ نکر سکین اور یہ تدبیر عمل مین آئی تھی جب سے قدر انگلشیہ کی دربار طہران مین زیادہ ہو روس نے بباعث عہد نامہ ترکمان چی کے جو ۱۸۲۸ء مین منعقد ہوا تھا فتوحات شمالی کی قوت اور توقیر ایران مین حاصل کی تھی اور اوسنے بہت ترغیب دی کہ دعوی ایران کا اوپر ہرات اور مغربی افغانستان کے واجب ہے — جب ۱۸۳۷ء مین فوج ایران بمقابلہ ہرات آئی دوست محمد خان کی مرضی یہ ہوئی کہ اوس سے صلح کرے کیونکہ اوسکو امید تھی کہ وہ اوسکی مدد بمقابلہ سکھان کرینگے اور پشاور دوبارہ دلوا دینگے —

اسی عرصے مین لارڈ اوکلنڈ نے کپتان برنس صاحب کو پیغام لیکر کابل روانہ کیا پیغام نامہ

درباب عہدنامہ تجارت کے تھا مگر باطناً یہ تجویز تھی کہ ایران آگے نہ آسکین اور صلح دوست محمد خان اور رنجیت سنگھ مین قائم ہو دوست محمد خان کو اس سفیر سے اطمینان کلی نہوئی کہ انگریز اوسکی مدد سے دوبارہ حاصل کرنے پشاور کے کرینگے لہذا اوسنے میل بجانب روس کیا جنسے اوسکو توقع زیادہ بہ نسبت دوستی انگریزی سے تھی ۔

تدبیر گورنمنٹ انگریزی کی واسطے قائم رکھنے آزادی افغانستان کے اسطرح معرض شکستگی مین آئی یہ یقین کلی تھا کہ گروہ کثیر کابل مین جو لوگ ناراض حکومت بارکزئی سے ہین شاہ شجاع کا آنا غنیمت سمجھینگے لہذا دوبارہ قائم کرنا شاہ معزول کا مصمم قرار پایا اور اس نیت سے عہدنامہ تین فریق کا ماہ جون ۱۸۳۸ع فیما بین سرکار انگریزی اور رنجیت سنگھ اور شاہ شجاع کے قرار پایا (اسکا حال بھی پنجاب کے حال مین درج ہے) بتاریخ ۹ ماہ مئی ۱۸۳۹ء شاہ شجاع کو قندھار مین تخت نشین کیا اور عرصہ قلیل کے بعد دوست محمد خان حاضر ہوا اوسکو ہندوستان مین لائے مگر جو خیال تھا کہ شاہ شجاع کے جانے سے اکثر لوگ خوش ہونگے وہ نہوا اوسکی اعانت صرف فوج انگریزی کرتی تھی سرکشی اکثر پیدا ہوئی جسکی سرداری مین محمد اکبر فرزند ثانی دوست محمد خان کرتا تھا انکا نتیجہ یہ ہوا کہ فوج انگریزی کابل مین تباہ ہوئی اور شاہ شجاع قتل ہوا ان حرکات ناواجبات کا عوض جنرل پالک صاحب اور جنرل نوٹ صاحب نے لیا یہ دونون صاحب مع فوج کابل مین قلع قمع کرتے ہوے آئے ایک صاحب تو براہ خیبر اور دوسرا صاحب براہ قندھار و غزنین ۔ اسطرح حرمت انگریزی قائم رکھکر فوج نے افغانستان کو خالی کردیا دوست محمد خان کو رہا کرکے اجازت ہوئی کہ کابل واپس جاوے اور افغانون کو اختیار رہا کہ جسکو چاہین اپنا حاکم مقرر کرین ۔

درمیان جنگ ثانی پنجاب کے دوست محمد کابل سے پھر آیا اور پشاور پر قابض ہوا مگر بعد شکست سکھان جنگ گجرات مین امیر خیبر سے آگے بھاگ گیا جب فوج انگریزی قریب آئی بعد ازین چند سال تک کسیطرح کی رسم فیما بین سرکار انگریزی اور امیر کے جاری نہین ہوئی اور ترغیب دہی اقوام سرحدی پشاور سے واسطے ہمیشہ تنگ کرنے سرکار انگریزی کو بار بار رہا ۔ ۱۸۵۰ء مین امیر نے بلخ کو شامل اپنے ملک کے کرلیا ۱۸۵۵ء مین جب اوسنے دریافت کیا کہ باعث نزاع اوسکے برادران قندھاری کے اوسکی قوت نین ضعف آیا اور ایرانیان نے

مداخلت کرنی شروع کی اوسنے اپنے فرزند غلام حیدرخان کو روانہ پشاور کیا جہان بماہ مارچ ۱۸۵۵ء عہدنامہ نمبر ۴۹ اقرار پایا جسکی رو سے صلح فیما بین سرکار انگریزی اور امیر کے قرار پائی اس مضمون سے کہ ہر ایک فریق دوسرے کے ملک کا لحاظ رکھیگا اور دوست اور دشمن سرکار انگریزی کے دوست اور دشمن کابل کے متصور ہونگے —

بعد از صحیح ہونے اور دستخط ہونے عہدنامے کے غلام حیدرخان نے اطلاع دی کہ اوسکے والد کا ارادہ یہ ہے کہ فوج بھیجکر جبال درہ پر قابض ہو یہ مع دیگر اراضی این روی وآنروی دریای سندھ شاہ شجاع نے دربار سکھہ کو دی تھی اور بعد اشتمال پنجاب کے سرکار انگریزی کا حق اوس کوہ اور اراضی کا تھا مگر اس استحقاق کا اظہار نہین ہوا تھا اور گورنر جنرل نے اپنی استرضا درباب امیر صاحب کے قبضہ کرلینے جبال مذکورہ کے ظاہر کی —

۱۸۵۶ء مین جب ایران کے ساتھہ لڑائی شروع ہوئی حالآنکہ ہرات نے امیر صاحب کے دلمین اندیشہ پیدا کیا اسیلیے اوسنے مشورہ سرکار انگریزی سے کیا اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک اور عہدنامہ نمبر ۵۰ بتاریخ ۲۶ ماہ جنوری ۱۸۵۷ء منعقد ہوا جسکی رو سے استحکام عہدنامہ ۱۸۵۵ء کا ہوا اور یہ وعدہ ہوا کہ سرکار انگریزی فوج لکھی امیر صاحب کو دینگے تاکہ سرحد اوسکی مضبوط ہوا ور جب تک جنگ ایران قائم رہے اوسوقت تک افسران انگریزی قندہار مین رہین اور نگران رہین کہ فوج کمکی کار مفوضہ اچھی طرح کرتی ہے یا نہین اور نیز یہ قرار پایا کہ ایک سفیر کابل مین منجانب سرکار انگریزی اور ایک سفیر پشاور مین منجانب دربار کابل رہا کرے —

عرصہ قلیل گذرا کہ ہرات والون نے جو علاقہ کابل پر حملہ کیا تھا اور اوسکا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ امیر نے جاکر محاصرہ اوس شہر کا کیا تھا اس سے نہایت تفکر درباب آیندہ حال کابل کے پیدا ہوا اسمین کچہ شبہہ نہین کہ یکجا رہنا اس ملک کا صرف بباعث ذاتی صفات امیر کے ہے اور وہ اب بہت مسن ہوگیا تفصیل ذیل غالب نفری سپاہ امیر صاحب ہے جو میجر لمسدن صاحب نے جو بعد ختم ہونے عہدنامہ ماہ جنوری ۱۸۵۷ء قندہار کو روانہ کیے گئے تھے تحریر کی ہے فوج آئین اوسکے سولہ رجمنٹ پیادگان کے فی رجمنٹ برائے نام آٹھہ سو نال بندوق کی اور تین رجمنٹ سواران فی رجمنٹ تین سو سوارون کے اور توپخانے مین ایک عبارہ پانچ توپہاے کلان جسمین

ملکی اتدابِ اور چھ کوہی توپ ہین سوا ے انکے قریب تین ہزار پانچ سو پیادگان خود گی پابند گروہ ملکیہ جو ہزار بارہ سو آدمی ایک مقام پر جمع ہو سکتے ہین سواران کشادہ قریب تخمیناً بیس ہزار کے ہین اور تخمیناً نفری باشندگان امیر کے ملک کی چوبیس لاکھ چھبیس ہزار آٹھ سو نفری ہے

نمبر ۱۴۸

ترجمہ عہدنامہ جو امیر کابل کے ساتھ ہوا اور جسکے تصدیق بتاریخ ۱۰ ماہ جون ۱۸۰۹ء ہوئی

چونکہ بباعث سازش کے جو ایران کے ساتھ فرانس والون نے اس غرض سے کی ہے کہ اول علاقہ شاہ درانیان وثانیاً علاقہ ہندوستان پر حملہ آور ہون لہذا ہنوربل موسٹ سٹوارٹ الفنسٹن روانہ دربارے کابل بطور سفیر کل مختار بجناب رائٹ ہنوربل لارڈ منٹو گورنر جنرل بہادر جنکو اختیار کل امورات ملکی و مالی و فوجی ہندوستان مین جسقدر انگریزون کے قبضے مین ہے حاصل ہے اس غرض سے ہوئی ہے کہ اراکین سلطنت سے گفتگو کر کے تدبیر حفاظت دونون ملکون کی بمقابلہ حملہ فرانس وایران کی جاے اور چونکہ سفیر مذکور نے بہرہ یاب ملازمت شاہ ہو کر عرض اپنی سفارت کی جو محض دوستانہ اور مفید تھی بیان کی اور شاہ نے آگاہ فوائد دوستی واتفاق سرکارین سے جو اس موقع پر کاربر ارتھا ہو کر اپنے اراکین کو حکم دیا کہ ہنوربل موسٹ سٹوارٹ الفنسٹن سے گفتگو کر کے اور دونون ملکون کا فائدہ بنظر رکھکر دوستانہ اتفاق قائم کرین لہذا چند شرائط عہدنامہ فیمابین اراکین شاہ و سفیر انگلشیہ منعقد ہوے اور تصدیق اونکی دستخط شاہ سے ہوئی پس ایک نقل اس عہدنامے کی سفیر مذکور نے واسطے تصدیق گورنر جنرل کے روانہ کی اور گورنر جنرل بہادر نے بلاکم وکاست اون شرائط کو منظور کر کے ایک نقل اوسکی حسب تفصیل ذیل مزین بمہر و دستخط گورنر جنرل و دستخط اراکین گورنمنٹ انگریزی ہندوستان واپس ہوئی اور حسب منشا ان شرائط کے امور سرکارین کے قرار پائی اور آیندہ جاری رہینگے۔

شرط اول

چونکہ فرانس اور ایران نے سازش بمقابلہ کابل کی ہے اگر وہ درمیان علاقہ بادشاہ گذر کرینگے تو ملازمان فلک بارگاہ اونکو گذر کرنے نہ دینگے اور کوشش تمامتر عمل مین لاکر جنگ آزما

ہونگے اور اونکو اپنے ملک سے خارج کردینگے اور ہندوستان تک اونکو پہونچنے نہین دینگے

شرط دوم

اگر فرانس اور ایران متفق ہو کر شاہ کابل کے ملک مین بہ نیت فاسد آئینگے تو سرکار انگریزی بدل اونکے اخراج مین کوشش کرینگے اور جو خرچ اس کام مین ہوگا اوسکے متحمل خود ہونگے اور جب تک سازش فرانس اور ایران کی جاری رہے گی یہ عہدنامہ بھی قائم رہیگا اور تعمیل اسکی فریقین کرتے رہینگے۔

شرط سوم

ان دونون سلطنتون مین دوستی اور اتفاق واسطے دوام کے رہیگا اور پردۂ جدائی درمیان سے اوٹھا لیا جائیگا اور ممالک باہمی مین ہرگز دست اندازی کوئی نہین کریگا اور شاہ کابل کسی فرانس والے کو اپنے ملک مین آنے ندیگا۔

ملازمین وفادار سرکارین نے جو یہ عہدنامہ منظور کیا اور شرائط منظوری اور تصدیق سرانجام ہوچکین اور اس سند پر مہر اور دستخط رابٹ ہنوربل گورنر جنرل اور ہنوربل ممبر سوپریم گورنمنٹ ہند کے ہوے بتاریخ ۱۷ ماہ جون ۱۸۰۹ء مطابق سنہ ۱۲۲۴ھ

نمبر ۱۴۹

عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی اور امیر دوست محمد خان والی کابل و دیگر مقامات افغانستان جو اب اوسکے قبضے مین ہین جسمین منجانب گورنمنٹ انگریزی جان لارنس صاحب چیف کمشنر پنجاب باختیارات عطیۂ موسٹ نوبل جمیس اینڈر دمارکونس ڈلہوسی کی بی گورنر جنرل بہادر ہند اور منجانب دوست محمد خان امیر کابل سردار غلام حیدر خان باختیارات عطیۂ امیر صاحب کارکن تھے۔

شرط اول

فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور امیر دوست محمد خان والی کابل وغیرہ ملک مقبوضہ افغانستان اور اوسکے ورثا کی صلح و دوستی جاوید رہے گی۔

شرط دوم

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ وہ لحاظ اون علاقجات افغانستان کا رکھینگے جو
اب امیر صاحب کے قبضے مین ہین اور ہرگز اوسمین دست اندازی نہین کرینگے۔

شرط سوم

امیر دوست محمد خان والی کابل وغیرہ ملک مقبوضہ افغانستان اپنی طرف سے اور اپنے
ورثا کی جانب سے وعدہ کرتے ہین کہ وہ لحاظ ممالک سرکار کمپنی کا رکھینگے اور ہرگز اومین دست اندازی
نہین کرینگے اور ہنوربل کمپنی کے دوستون کا وہ دوست اور دشمنون کا وہ دشمن رہے گا۔
بمقام پشاور بتاریخ ۳۰ ماہ مارچ سنہ ۱۸۵۵ء مطابق ۱۱ ماہ رجب سنہ ۱۲۷۱ ہجری۔

دستخط جان لارنس (مہر)

چیف کمشنر پنجاب

مہر غلام حیدر خان ولیعہد

ابطور مختار امیر دوست محمد خان اور اپنی طرف سے
بحیثیت ولیعہد کے۔

تصدیق کیا رائٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر نے بمقام اوٹک منڈ بتاریخ یکم ماہ مئی سنہ ۱۸۵۵ عیسوی

دستخط ڈلہوسی

(مہر)

حسب الحکم موسٹ نوبل گورنر جنرل بہادر

دستخط جی ایف ایڈمنسٹن

سکرٹری گورنمنٹ ہند

ہمراہ گورنر جنرل

نمبر ۱۵۰

شرائط عہدنامہ جو بمقام پشاور بتاریخ ۲۶ ماہ جنوری سنہ ۱۸۵۷ء مطابق ۲۹ ماہ جمادی الاول سنہ ۱۲۷۳ھ
فیمابین امیر دوست محمد خان والی کابل وغیرہ ملک مقبوضہ افغانستان بذات خود ومنجانب اپنے اور
سر جان لارنس کی سی بی چیف کمشنر پنجاب اور لفٹنٹ کرنل ایچ بی ایڈورڈس کمشنر قسمت پشاور

منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی باختیارات عطیہ رابٹ ہنوربل چارلس جان وائکونٹ کیننگ گورنر جنرل ہند باجلاس کونسل —

شرط اول

چونکہ شاہ ایران نے بخلاف عہد جو اوسنے سرکار انگریزی کے ساتھ کیا تھا قبضہ ہرات پر کرلیا اور اب ارادہ دست اندازی کرنے اوپر مقامات مقبوضہ حال امیر دوست محمد خان رکھتا ہے اور اب فیمابین سرکار انگریزی اور ایران کے جنگ واقع ہے لہذا ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی واسطے اعانت امیر دوست محمد خان کے بنابر حفاظت قبضہ مقامات بلخ و کابل و قندہار کے از راہ دوستی وعدہ کرتے ہین کہ جب تک جنگ ایران قائم رہیگی مبلغ ایک لاکھ روپیہ ماہواری بموجب شرائط ذیل وہ امیر صاحب کو دینگے —

شرط دوم

امیر صاحب جسقدر اب سوار اور توپخانہ ہے اوسکو قائم رکھین اور اٹھارہ ہزار پیادگان سے کم موجود نہ رکھین اور منجملہ انکے تیرہ ہزار آئین فوج ہوگا اور تیرہ رجمنٹ مین منقسم ہوگی —

شرط سوم

امیر صاحب روپیہ لینے کا بندوبست خزانہ انگریزی سے خود کرین اور اوسکے لیجانے کا اپنے علاقے مین انتظام خود کرینگے —

شرط چہارم

افسران انگریزی مع عملہ واردلی حسب مرضی گورنمنٹ انگریزی کابل یا قندہار یا بلخ کو یا ان مقاموں کو یا جہان ایک فوج انگریزی بمقابلہ ایرانیان جمع ہوگی بھیجے جائینگے ان افسرونکا کام یہ ہوگا کہ وہ نگرانی رکھینگے کہ جو امداد دی گئی ہے وہ کارآمد متعلقہ جنگ مین کام آتی ہے اور اپنی سرکار کو وہان کے حالات سے اطلاع دیتے رہینگے وہ کچھہ مطلب بتقسیم تنخواہ فوج سے نہین رکھینگے نہ بابت دربار کابل کو کسی بارہ مین مشورہ دین اور نہ کسی حالت مین انتظام ملک مین مداخلت نہین کرینگے اون افسرون کی حفاظت اور خاطرداشت جب تک وہ اونکے ملک مین ہین امیر صاحب کے ذمہ ہوگی اور اسیطرح یہ بھی امیر صاحب کا ذمہ ہوگا کہ وہ اونکو تمام حالات جنگ سے اطلاع دیتے رہین

شرط پنجم

امیر کابل ایک وکیل مقرر کر کے پشاور مین رکھین گے۔

شرط ششم

یہ کمک ایک لاکھ روپیہ ماہواری کی اوس تاریخ موقوف ہوگی جس تاریخ صلح ایران اور گورنمنٹ انگریزی سے ہو جاوے گی یا قبل اوسکے جب مرضی لارڈ گورنر جنرل بہادر ہند کی ہوگی

شرط ہفتم

جب یہ کمک موقوف ہوگی اوسیوقت افسران انگریزی ہم ملک امیر سے برخاست ہو کر چلے آئینگے مگر بصورتیکہ مرضی گورنمنٹ انگریزی کی ہوگی تو ایک وکیل مگر انگریز نہوگا منجانب گورنمنٹ انگریزی کابل مین رہیگا اور ایک وکیل پشاور مین منجانب والی کابل۔

شرط ہشتم

امیر صاحب معقول گروہ سپاہ کا ہمراہ افسران انگریزی کی کرینگے جبکہ وہ ملک انگریزی سے باہر اور ملک امیر صاحب مین داخل ہونگے اور نیز جب وہ واپس آئینگے تو ایسا ہی گروہ سپاہ معقول تا سرحد ملک انگریزی اونکے ہمراہ رکھنا ہوگا۔

شرط نہم

زر کمک یکم ماہ جنوری ۱۸۵۷ء سے شروع ہوگا اور ایک مہینے رہکر دوسرے مہینے کا روپیہ دیا جایا کریگا ایک مہینا ہمیشہ چڑھا رہیگا۔

شرط دہم

جو پانچ لاکھ روپیہ قبل اسکے امیر صاحب کے پاس بھیجا ہے یعنی تین لاکھ قندہار مین اور دو لاکھ کابل مین وہ روپیہ اس عہدنامہ مین محسوب نہوگا اور یہ روپیہ علیحدہ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی [illegible] مگر جو ایک لاکھ روپیہ اب مہاجنان کابل کے پاس موجود ہے اور وہ ایک اور مطلب [illegible] واسطے روانہ ہوا تھا وہ البتہ اول ماہ کی قسط مین ادا ہوگا۔

شرط یازدہم

یہ عہدنامہ کسیطرح ناسخ عہدنامہ پشاور منعقدہ [illegible] ماہ مارچ ۱۸۵۵ء مطابق ۱۱ ماہ رجب ۱۲۷۱ھ کا

نکو گا جسکی روسے امیر کابل وعدہ کرتا ہے کہ وہ دوست دوستونکا اور دشمن دشمنونکا ہوویگا ایسٹ انڈیا کمپنی کا ہوگا اور امیر کابل بمنشاء عہدنامہ مذکور کے وعدہ کرتے ہین کہ وہ سرکار انگریزی کو اطلاع دینگے اگر وہ کوئی پیغام ایران یا دوستان ایران سے پاوینگے اوسوقت تک جنگ جاری رہے گی یا اوسوقت تک جب تک فیمابین کابل اور سرکار انگریزی کے دوستی قائم رہے گی۔

شرط دوازدہم

بلحاظ دوستی کے جو فیمابین سرکار انگریزی اور امیر دوست محمد خان کے قائم ہے سرکار انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ چشم پوشی قصورات ماضیہ اقوام افغانستان سے کرینگے اور کسیطرح اونکو سزا ندینگے۔

شرط سیزدہم

چونکہ امیر صاحب چاہتے ہین کہ چار ہزار نال بندوق اونکو دیجاے سواے اون چار ہزار کے جو سابق اونکو دی گئی ہین یہ وعدہ ہوتا ہے کہ چار ہزار نال بندوق سرکار انگریزی مقام تل تک بھیجدینگے وہان سے امیر صاحب کے آدمی باربرداری لاکر لیجاوینگے۔

(مہر) دستخط جان لارنس

(مہر) چیف کمشنر

(مہر) دستخط ہربرٹ بی

کمشنر قسمت پشاور